تاریخ میں سفر

عدنان طارق

www.KitaboSunnat.com

الہلال بکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

23315

تاریخ میں سفر

عدنان طارق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DATA ENTERED

تاریخ میں سفر

عدنان طارق

23315

الهلال

الہلال بکس، لاہور

alhilalbooks@msn.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ
۲۰۰۴ء

کتاب : تاریخ میں سفر
مصنف : عدنان طارق
اہتمام : عبدالواحد چوہدری
مطبع : میٹرو پرنٹرز' لاہور
قیمت : ۲۵۰ روپے

ڈسٹری بیوٹرز
کتاب سرائے
پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، ہشیران کتب خانہ جات
فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور فون: 7320318
ای میل: hikmat100@hotmail.com

کراچی میں ملنے کا پتہ
فضلی بک سپر مارکیٹ
اردو بازار کراچی ۰۲۱-۲۲۱۲۹۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

''تاریخ میں سفر'' تاریخی معلومات کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ ہے اور غالباً اردو زبان میں اپنی نوعیت کی اولین کوشش ہے جس میں واقعات کو سن وار بیان کرتے ہوئے تمام معلوم تاریخ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مصنف نے تاریخ کے تجزیہ سے گریز کرتے ہوئے ،اسے محض واقعاتی تناظر میں ترتیب دیا ہے۔

عظیم دھماکہ اس کتاب کا افتتاحی عنوان ہے اور خود اس کائنات کی ابتدا کا عنوان بھی ـــــ بگ بینگ کا یہ نظریہ انسانی عقل کی حیرت انگیز قوتِ پرواز اور رسائی کا آئینہ دار بھی ہے۔

پھر مصنف ماقبل از تاریخ کے انسان سے ہماری ملاقات کرواتا ہے۔ پتھر کے زمانے سے ہوتا ہوا، معلوم تاریخ کے دور میں پہنچ جاتا ہے۔ سن ایک عیسوی سے لے کر اب تک (سن ۲۰۰۴ء کا آغاز) کے تاریخی واقعات زمانی ترتیب سے ہمارے سامنے آتے چلے جاتے ہیں۔

اہرامِ مصر، ہماری آنکھوں کے سامنے تعمیر ہوتے ہیں، پہیہ ایجاد ہوتا ہے، تہذیبیں جنم لیتی ہیں، پروان چڑھتی ہیں، عروج آشنا ہو کر زوال کے گہرے غاروں میں اتر جاتی ہیں۔ سائنس اپنی تمام تر محیّر العقول پیش رفت کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے۔ شخصیات تاریخ بناتی اور بدلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جنگوں کی تخریبی ہولناکیاں اور ان کے بعد تعمیرِ نو کے مرحلے ایک فلم کی طرح نظروں سے گذرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان چاند پر پہلا قدم رکھتا ہے اور ''سپرٹ'' روور زندگی کی تلاش میں مریخ کی سطح پر اتر جاتا ہے۔ ''گیارہ ستمبر'' تاریخ کے بدلنے کا عنوان بن کر سامنے آتا ہے۔ دلچسپ انداز میں یہ کتاب تاریخ کے دروازے یکے بعد دیگرے کھولتی چلی جاتی ہے۔

عباس اطہر
ڈپٹی ایڈیٹر نیوز
روزنامہ نوائے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ارب سال پہلے

عظیم دھماکہ اور کائنات کی ابتداء

تقریباً ۱۰ ارب سال پہلے اس وسیع و عریض کائنات کا آغاز ہوا۔ کائنات کا آغاز ایک بڑے دھماکے سے ہوا جسے سائنسدان بگ بینگ کا نام دیتے ہیں۔ یہ عظیم دھماکہ ایک سیکنڈ کے سوویں حصے میں وقوع پذیر ہوا۔ اس دھماکے کے بعد ایک ناقابل تصور حد تک بڑی کائنات نے اپنی حرکت شروع کر دی۔ اس کائنات کی ابتداء میں نہ کہکشائیں تھیں، نہ ستارے، نہ سیارے، نہ نظام ہائے شمسی اور نہ حیات۔ بس ایک دھکتا ہوا آگ کا گولہ پوری کائنات پر چھایا ہوا تھا۔ (Big Bang) کے خوفناک دھماکے سے لے کر کائنات کے وجود میں آنے تک کا دور مادے اور حرارت کی حیرت انگیز تبدیلی کا نتیجہ علت و معلوم کے فلسفہ کے تحت اگر ہم اس کی علت جاننے کی کوشش کریں تو ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جدید سائنس ابھی تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی کہ کس بنیادی عمل کے نتیجہ میں یہ کائنات تشکیل پائی۔ تاہم سائنسدانوں نے بے تحاشا مفروضے قائم کیے جن میں سے ایک یہ (مذکورہ بالا) ہے جس کے سچ ہونے کے امکانات عقل کی بالائی حدود تک پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ یہیں پر انسانی عقل کے الہامی علم کے محتاج ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ تاہم اس مفروضے کے مطابق اس واقعہ کے ہونے کے ایک سیکنڈ کے سوویں حصے میں کائنات کی تشکیل کے ساتھ ساتھ وقت اور روشنی کے سفر کا آغاز ہوا جو اب تک جاری ہے۔ اس دھماکے سے پیدا ہونے والی ریڈیائی شعاعوں نے پوری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اسی لپیٹ کی وجہ سے کائنات میں کروڑوں کہکشائیں، تمام ستارے، سیارے اور نظام ہائے شمسی آپس میں فاصلہ رکھتے ہوئے ایک بڑا ملغوبہ بن گئے۔ اسی ملغوبہ کا نام کائنات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسی تھیوری کے مطابق کائنات نے اپنے سفر کا آغاز بگ بینگ واقع ہونے کے بعد سیکنڈ کے سودیں حصے سے کیا جواب تک جاری ہے۔

۴.۶ ارب سال پہلے

نظام شمسی وجود میں آیا

کائنات کے وجود پذیر ہو جانے کے تقریباً ۴.۶ ارب سال بعد وہ نظام شمسی تخلیق قرار پایا جس کے ایک حصے کے طور پر ہماری زمین بھی ہے۔یہ نظام شمسی کس حادثہ کے نتیجے میں بنا اس کے بارے میں سائنسدانوں کا علم چند حسابی قیاس آرائیوں سے آگے نہیں بڑھ سکا تاہم جس ایک نظریے پر سب کا کسی نہ کسی طرح سے اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ آج سے چھ اعشاریہ چار ارب سال قبل کائنات کے پیٹ میں اربوں کی تعداد میں ناقابل تصور حد تک بڑے آگ کے گولے تھے ان گولوں کے اندر مادے کی غیر معمولی بڑی تعداد گیسی قوتوں کے ساتھ موجود تھی۔ان میں سے دو گولوں کے آپس میں بہت زیادہ قریب آ جانے سے پیدا ہونے والی کشش ثقل (Gravity Force) کے نتیجے میں ایک گولے کے کناروں (Edges) سے مختلف چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بکھر کر دور نکل گئے تاہم کشش ثقل کی وجہ سے اپنے اپنے مخصوص مداروں (Specfic Orbits) میں رہنے پر مجبور ہو گئے ان میں سے ایک ہماری زمین تھی۔ان ٹکڑوں نے بتدریج گول شکل اختیار کی سائنس کی زبان میں انہیں سیارے (Planets) کہا جاتا ہے ان کی تعداد کتنی ہے یہ ابھی تک حتماً تو معلوم نہیں ہو سکا تاہم اب تک دریافت ہونے والوں کی تعداد نو ہے۔جس گولے سے ٹوٹ کر یہ سیارے بنے اسے ہم سورج کے نام سے جانتے اور مشاہدہ کرتے ہیں۔

۶۰۰۰۰۰۰ ق م

قدیم سنگی دور

ہم یہ بات بلا شک وشبہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے اب تک جو عرصہ گزارا ہے اس کا ننانوے فیصد حصہ سنگی دور پر مشتمل ہے۔سنگی دور تقریباً بیس لاکھ سال پہلے شروع ہوتا ہے۔اس کے متعلق ہماری معلومات اوزاروں، جانوروں اور انسانوں کے ڈھانچوں یا قدیم پوشیدہ غاروں وغیرہ سے حاصل کی گئی ہیں یا ایسے مقامات سے جہاں انسانوں کے رہنے کے نشانات پائے گئے ہوں۔سنگی دور کا انسان خوراک حاصل کرنے کے لئے یا تو شکار پر گزارا [illegible] جانور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پالنے کا بھی کوئی نشان نہیں ملتا۔ موسم کے اتار چڑھاؤ سے بچنے کے لئے یا تو درختوں کی شاخوں سے معمولی جھونپڑیاں بنالی جاتی تھیں یا غاروں میں پناہ لے لی جاتی تھی۔ جانوروں کی کھالوں سے یا پرندوں کے پروں وغیرہ سے جسم پوشی کا کام لیا جاتا تھا۔ ضرورت کے اوزار یا حفاظت کے ہتھیار ہڈی یا پتھروں سے بنائے جاتے تھے۔ اس دور کا انسان اغلباً مجلسی زندگی یا جماعتی زندگی سے ناواقف تھا۔ تاہم قدیم غاروں کی دیواروں پر کھودی جانے والی تصاویر کی نوعیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ جادوٹونے اور زندگی بعدازموت کا عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں اس کی زندگی کا حصہ تھا۔ اس زمانے سے متعلقہ ملنے والے ہتھیاروں اور اوزاروں میں کلہاڑیاں، سوئے، کھرچنیاں، سوئیاں، برچھوں اور تیروں کے پھل شامل ہیں۔ یہ تمام چقماق سے بنائے گئے ہیں۔ یہ تمام چیزیں تدریجاً بہتر صورت میں ملتی رہی ہیں۔ اس دور میں ایک خاص مرحلے پر خانہ بدوشی کی زندگی میں آگ جلائے جانے کے آثار بھی ملتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت انسان آگ کے استعمال پر قابو پا چکا تھا۔

۱۰۰۰۰۰ ق م

نیانڈرتھل انسان کا دور

تقریباً ایک لاکھ سال قبل آخری حجری دور کے خاتمہ پر جس ہیئت کے انسان کا پتہ چلتا ہے اسے نیانڈرتھل کا نام دیا جاتا ہے۔ اس انسان کے آثار یورپ اور مغربی ایشیائی علاقوں میں نمودار ہوئے ہیں۔ ایک مخصوص مکتبہ فکر [1] سے تعلق رکھنے والے ماہرین کا اندازہ ہے کہ یہ انسان ناطق نہ تھا[2]۔ اس کے آثار پہلی بار جرمنی میں ڈسلڈارف کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پائے گئے۔ پہلے اس گھاٹی کا نام نیانڈرتھل تھا جس کے نام پر

1 ڈارونیت (Darwinism)

اس مخصوص مکتبہ فکر کے آثار تاریخ میں یونانی دور سے ملتے ہیں تاہم اس کی جدید اور باقاعدہ شکل کا بانی ایک برطانوی مفکر چارلس ڈارون (Charles Darwin 1809-1892) تھا۔ ۱۸۵۹ء میں اس نے اپنی کتاب (Origin of Species) میں اپنا مشہور زمانہ نظریہ ارتقاء پیش کیا جس کے مطابق اس دنیا کے تمام جاندار اجسام بتدریج (Gradualy) اپنے جسمانی اور سماجی ارتقاء سے گزرتی رہی ہیں جس کی اعلیٰ ترین مثال بذات خود انسان کی ہے۔ ڈارون کے مطابق انسان کا ابتدائی نمونہ بندر تھا جو کہ وقت اور حالات کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ شعوری اور جسمانی تبدیلیوں سے گزر کر انسان کی موجودہ شکل میں پہنچا۔ ڈارون کے نظریہ میں بے تحاشا ابہام ہیں۔ مذہبی خصوصی اسلامی نقطہ نظر سے قطع نظر جدید سائنسی رد یے (Modern Scientific Aproach) بھی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام بھی یہی پڑ گیا۔اس نمونے کے مردوں اور عورتوں کے جسم گٹھے ہوئے تھے۔ان کے سر بڑے تھے، ٹھوڑیاں کسی قدر پیچھے ہٹی ہوئی تھیں، جبڑے آگے نکلے ہوئے تھے اور پیشانیاں ڈھلوان تھیں۔یہ لوگ اوزاروں سے کام لیتے تھے، آگ کا استعمال جانتے تھے۔یہ اپنے مُردوں کے ساتھ کھانے پینے کی اشیاء، زیورات، اشیاء صرف اور سرخ رنگ کا مخصوص تیل دفن کرتے تھے۔اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس دور کے انسان کے شعور یا لاشعور میں حیات بعد از موت کا تصور کسی نہ کسی ابتدائی حالت میں موجود تھا۔

۴۰۰۰۰ ق م

آرگنیسی دور

۴۰۰۰۰ ہزار سال قبل مغربی یورپ میں آرگنیسی دور کا آغاز ہوتا ہے۔اس دور میں یورپ میں مختلف چیزوں کی بناوٹ میں تھوڑی پختگی اس دور کے انسان کی آرٹ سے دلچسپی کی ابتدائی مظہر ہے۔آرگنیسی آرٹ کی ثقافت پہلی مکمل انسانی روایات کی آئینہ دار ہے۔دقیانوسی اور بوسیدہ طرز رہن سہن کے بجائے نئے طور طریقے وضع کیے گئے۔اسی دور میں سنگ تراشی کا کام بھی شروع ہوا۔رہائشی غاروں کے اندر تصویریں بنانے کی اولین روایت بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔مختلف تصویریں یا تو غاروں کی دیواروں اور چھتوں پر کھودی جاتی تھیں یا پھر مختلف رنگوں کی مدد سے بنائی جاتی تھیں جن میں خاکستری، زرد اور سرخ رنگ نمایاں ہیں۔خصوصاً جانوروں کی تصویریں بنائی جاتیں، جن میں بھینسا اور گھوڑا قابل ذکر ہیں۔بھینسے کی تصویر میں زیادہ زور اس کے سینگوں کی بناوٹ میں ہوتا تھا۔شاید اس دور کا انسان سینگوں سے کوئی خاص انسیت یا مرعوبیت کا جذبہ رکھتا تھا۔

نظریے کی ثقاہت پر گہرے شکوک کا اظہار کرتی ہے۔جدید سائنسی رویے کے مطابق ڈارون کے نظریے کے برعکس تمام جانداروں کے ارتقاء کے درمیانی مراحل (Transitional periods) کے بارے میں کوئی تاریخی شواہد نظر نہیں آتے۔

2 اسلامی نقطہ نظر

اسلام نے نظریہ ارتقاء کی واضح طور پر تردید کی ہے۔قرآن مجید میں انسان کو اس کی اعلیٰ ترین شکل میں تخلیق کرنے کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے جس کا ثبوت اس دنیا میں پہلے انسان حضرت آدمؑ کو ان کی کاملیت حالتِ شعور و جسمانی میں بھیجے جانے کا ذکر ہے۔اسلامی نقطہ نظر کے مطابق نظریہ ارتقاء کی کوئی سائنسی، عقلی اور مذہبی حیثیت نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

93315

۳۵۰۰۰ ق م

کرومیگنن نسل کا دور

اندازاً ۳۵ ہزار سال قبل یورپ میں آخری حجری دور کی آخری نسل کرومیگنن کے آثار ملتے ہیں۔ یہ لمبے قد اور چوڑے چہرے کی نسل تھی۔ ۱۸۶۸ء میں فرانس میں ایک پہاڑی مقام پر ان کے چند ڈھانچے پائے گئے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسل موجودہ انسانی نسل کی نسبت دیوہیکل اور سخت جسم کی مالک تھی۔ نیانڈرتھل نسل کی طرح یہ بھی اپنے مُردوں کی مختلف اشیاء اور کھانے پینے کی اشیاء ان کے ساتھ دفن کرتے تھے۔ آرٹ سے دلچسپی ان میں بھی بہت زیادہ تھی۔ غاروں میں منقشی تصاویر اور مجسمے بنانے کا رواج ان کے ہاں بھی تھا۔ اپنے اوزاروں اور ہتھیاروں کو سجاوٹ سے رکھتے تھے۔ اس نسل کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کہ ان کا مسکن کیا تھا اور یہ کہاں پر ختم ہوئے؟ تاہم اندازہ ہے کہ فرانس اور سپین کے علاقوں میں یہ لوگ کافی عرصہ رہے۔

۱۰۰۰۰ ق م

درمیانی سنگی (حجری) دور

قدیم سنگی دور تقریباً ۱۰۰۰۰ ق م تک اندازاً ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد کا دور یعنی درمیانی یا سنگی دور شروع ہوتا ہے۔ درمیانی سنگی دور کی معلومات نسبتاً قدیم سنگی دور کے زیادہ بہتر انداز میں ملتی ہیں۔ تاہم ہمیں پورے دس ہزار سال کے پورے واقعات کا تفصیلی علم تو نہیں لیکن پھر بھی ملنے والی معلومات کے مطابق نئے سنگی دور کے اوزار اور آلات خاصے تیز اور تراشیدہ ہیں اور قدیم سنگی دور کے اوزاروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اس دور کا انسان مٹی کے برتن بھی بنانے لگا تھا۔ اس نے کھانے پینے کی اشیاء کو پکا کر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ جانور بھی پالے مثلاً کتے، بھیڑ، بکریاں اور گھوڑے وغیرہ۔ اغلباً خیال یہی ہے کہ پہیہ بھی اسی دور کی ایجاد ہے۔ درمیانی سنگی دور کے آثار عراق میں ۵۰۰۰ سال ق م میں ملتے ہیں۔ ان سے واضح ہے کہ سرزمین دجلہ وفرات میں نیا سنگی عہد خاصا عروج پر تھا۔ عراق کے ساتھ فلسطین، شام اور دیگر تمام عرب علاقوں میں ایشیائے کوچک سمیت سنگی دور کے آثار واضح طور پر نمایاں ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایران اور روسی ترکستان میں بھی کم وبیش اسی عرصے میں سنگی عہد کا دور رہا۔ جبکہ پاک وہند، سائبیریا، منچوریا، وسطی ایشیا اور چین میں سنگی عہد کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متذکرہ بالا علاقوں کی نسبت ذرا دیر سے شروع ہوا۔ اندازاً چار سے پانچ ہزار سال قبل مسیح جبکہ وسطی یورپ اور میسوامیر میں یہ دور ۸۰۰۰ سال قبل مسیح عروج پر تھا۔

۱۰۰۰۰ سال ق م

امریکہ میں پہلی انسانی بستی

۱۰۰۰۰ سال ق م امریکہ میں پہلی انسانی بستی کی بنیاد پڑتی ہے جو کہ مہاجرین کی بستی تھی۔ یہ مہاجرین ایشیا سے ہجرت کر کے شمالی امریکہ گئے۔ ان کا راستہ آبنائے بیرنگ تھا۔ یہ مہاجرین دو قبیلوں پر مشتمل تھے۔ ایک قبیلہ کا نام اسکیمو جبکہ دوسرے کا نام ایلوٹس تھا۔

۱۰۰۰۰ سال ق م

نیولیتھک انقلاب

ماقبل از تاریخ انسان کی ثقافتی اور تکنیکی ترقی کا آخری دور نیولیتھک (Neolithic Period) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کا آغاز ۱۰۰۰۰ سال ق م میں ہوا۔ اس دور میں انسان نے اپنے اوزاروں، ہتھیاروں اور دوسری اشیائے زندگی کو زیادہ منجھا ور (Polished) بنانا شروع کیا۔ کچا گوشت اور پتے کھانے کی بجائے زراعت کا باقاعدہ کام شروع کیا۔ گوشت حاصل کرنے کے لئے جانور پالنے شروع کئے جن میں کتا قابل ذکر ہے۔ مال برداری کے لئے بھی جانور رکھنے شروع کئے جن میں بھینس اور گھوڑا خاص طور پر شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس دور کا آغاز ایشیا اور یورپ کے آپس میں ملنے والے علاقوں میں ہوا جنھیں ہم یوروایشیا بھی کہہ سکتے ہیں۔ کاشتکاری اور جانوروں کی افزائش کا کام ایشیا میں ۹۰۰ سال سب سے پہلے ہوا جبکہ یہی رواج وادی دجلہ وفرات میں سات ہزار سال بعد ہوا۔

۹۰۰۰ ق م

دودھ کا باقاعدہ استعمال

دودھ انسانی زندگی کی ضروریات میں ناگریز اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا استعمال یوں تو شروع ہی سے چلا آرہا ہے لیکن اس کا باقاعدہ استعمال ۹۰۰۰ ق م میں شروع ہوا۔ انسان نے سب سے پہلے دودھ گائے سے حاصل کرنا شروع کیا۔ یہ رواج باقاعدہ طور پر ہندوستان میں سب سے پہلے پڑا۔ بعد ازاں چین اور دوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایشیائی ممالک میں بھی اس کی پیروی کی جانے لگی۔ان علاقوں میں گائے کے علاوہ بھینس سے بھی دودھ حاصل کیا جاتا تھا تاہم بکری سے حاصل کردہ دودھ کم اہم سمجھا جاتا تھا۔

۸۰۰۰ق م

ظروف سازی کا آغاز

تقریباً آٹھ ہزار سال ق م موجودہ ترکی کے علاقے اناطولیہ میں ظروف سازی کا کام شروع ہوتا ہے۔یہ دنیا بھر میں سب سے پہلی ظروف سازی سمجھی جاتی ہے۔اس زمانے میں ظروف سازی صرف اشیائے ضرورت کے برتن بنانے تک محدود نہ تھی بلکہ گھروں کی سجاوٹ کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔اس مقصد کے لئے ظروف پر مختلف آرٹ کے چھوٹے چھوٹے نمونے بنائے جاتے تھے۔ایک ایک چیز کے کئی ماڈل تیار کئے جاتے تھے اور ان پر مختلف رنگ کئے جاتے تھے۔

۸۰۰۰ق م

مشرق وسطیٰ میں زراعت

مشرق وسطیٰ کے رہنے والوں نے زراعت کا باقاعدہ کام شروع کیا۔زراعت کے ساتھ انہوں نے گوشت حاصل کرنے کے لئے مختلف جانوروں کی افزائش نسل کا کام باقاعدہ شروع کیا۔ زراعت اور مختلف جانوروں کی افزائش نسل کا باقاعدہ آغاز تاریخ میں پہلی مرتبہ مشرق وسطیٰ کے باسیوں نے کیا۔یہ وہی علاقہ ہے جہاں بعدازاں میسوپوٹیمیا کی تہذیب شروع ہوئی۔یہ علاقہ آج کے شام، فلسطین، اسرائیل اور عراق پر مشتمل تھا۔ایک طرف ٹورس کا پہاڑی سلسلہ جبکہ دوسری جانب زگراس کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ پہلا جانور جسے گوشت حاصل کرنے کے لئے افزائش کیا گیا تھا سور تھا۔ بعدازاں جنگلی بھیڑیں اور بکریاں بھی اس مقصد کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال ہونا شروع ہوگئیں۔جبکہ زراعت کے لئے سب سے پہلے جنگلی گھاس اور جڑی بوٹیاں وسیع پیمانے پر کاشت کی گئیں۔

۸۰۰۰ق م

جریکو شہر کی بنیاد

جریکو کا شہر بحیرۂ مردار کے شمال میں واقع تھا۔ اس دور میں یہ ایک اہم تجارتی شہر تھا۔ یہ شہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Oasis)اوسس نامی صحرا کے اندر بنایا گیا تھا۔ صحرا میں سفر کرنے والے صحرا میں موجود اس شہر کے پاس سے گزرتے تو اپنی ضروریات کی اشیاء پانی اور خوراک حاصل کرکے تازہ دم ہوکر سفر کا دوبارہ آغاز کرتے ۔اس شہر میں پانی کا وافر انتظام کیا گیا تھا۔ جریکو کے لوگوں نے اپنے آپ کا دفاع کرنے کے لئے ایک حفاظتی دیوار قائم کی۔ انہیں صحرا کے خانہ بدوشوں اور قزاقوں سے لوٹے جانے کا خطرہ ہر وقت رہتا۔ چنانچہ انہوں نے شہر کے گرد دیوار قائم کی جو کہ ۲۰ فٹ اونچی تھی اور تقریباً ۶ فٹ چوڑی تھی۔ جریکو دنیا کا سب سے قدیم شہر ہے جیسا کہ معلوم تاریخ ہم تک پہنچی ہے۔

۷۰۰۰ ق م

مشرق وسطیٰ میں سماجی زندگی

۷۰۰۰ ق م کے لگ بھگ مشرق وسطیٰ کے علاقہ میں رہنے والے لوگوں نے اپنی ابتدائی شہری زندگی کا آغاز کاشت کاری سے کیا۔ اس سے پہلے یہ لوگ مختلف قبیلوں کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے پھرتے رہتے۔ بعدازاں انہوں نے ایک مناسب زرخیز جگہ جہاں پانی کا بھی وافر انتظام موجود تھا دیکھ کر ڈیرے ڈال لئے۔ پانی اور زرخیز زمین کو کاشت کے لئے استعمال کرنا شروع کیا۔ مختلف قبیلوں نے اپنی حدبندیاں قائم کرلیں اور اپنے گاؤں بنالئے۔ حدبندیوں کے لئے دیواریں قائم کی گئیں۔ گارے اور پتھروں سے اپنے مکان تعمیر کئے۔ اپنے استعمال کے برتن اور مختلف ضروریات زندگی کی اشیاء بہتر سے بہتر بناتے گئے جن میں سے بہت سوں کے آثار اب بھی ملتے ہیں۔ اس دور میں انہوں نے شراب کی کشید کا کام بھی شروع کیا۔ زیتون اور بادام سے تیل نکالنے کا فن بھی اس دور میں ایجاد کیا گیا۔ مال برداری کے لئے مویشیوں سے کام لینے کا فن بھی بہتر کیا۔

۸۰۰۰ ق م

جریکو شہر کی بنیاد

جریکو کا شہر بحیرۂ مردار کے شمال میں واقع تھا۔ اس دور میں یہ ایک اہم تجارتی شہر تھا۔ یہ شہر (Oasis)اوسس نامی صحرا کے اندر بنایا گیا تھا۔ صحرا میں سفر کرنے والے صحرا میں موجود اس شہر کے پاس سے گزرتے تو اپنی ضروریات کی اشیاء پانی اور خوراک حاصل کرکے تازہ دم ہوکر سفر کا دوبارہ آغاز کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس شہر میں پانی کا وافر انتظام کیا گیا تھا۔ جریکو کے لوگوں نے اپنے آپ کا دفاع کرنے کے لئے ایک حفاظتی دیوار قائم کی۔ انہیں صحرا کے خانہ بدوشوں اور قزاقوں سے لوٹے جانے کا خطرہ ہر وقت رہتا۔ چنانچہ انہوں نے شہر کے گرد دیوار قائم کی جو کہ ۲۰ فٹ اونچی تھی اور تقریباً ۶ فٹ چوڑی تھی۔ جریکو دنیا کا سب سے قدیم شہر ہے جیسا کہ معلوم تاریخ ہم تک پہنچی ہے۔

۶۵۰۰ ق م

کانسی کا عہد

لگ بھگ ۶۵۰۰ ق م کانسی کا عہد شروع ہوتا ہے۔ کانسی کے عہد کو مادی ثقافت میں تیسرا دور کہا جاتا ہے۔ یہ دور یورپ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس دور میں کانسی کو پہلی بار وسیع پیمانے پر ضروریات زندگی میں استعمال کیا جانے لگا۔ اس دور کا آغاز کاپر کے استعمال سے ہوا شروع میں کاپر کو صرف انتہائی چھوٹے پیمانے پر قیمتی اشیاء بنانے کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ بعدازاں اس سے ہتھیار اور برتن وغیرہ بنائے جانے لگے۔

۶۰۰۰ ق م

دریائے سندھ کی تہذیب

دریائے سندھ کی وادی میں قدیم دریائے سندھ کی تہذیب کے آثار پنپ رہے ہیں۔ لوگ قبیلوں کی شکل میں رہ رہے ہیں اور اس خطے کی تاریخ میں پہلی بار کاشت کاری اور زراعت کر رہے ہیں۔ یہ ہڑپہ اور موہنجوداڑو کی تہذیب کے ابتدائی آثار تھے۔

۵۰۰۰ ق م

جدید سنگی دور (Neolthic)

تقریباً پانچ ہزار سال ق م جدید سنگی دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس دور میں پہیہ کی ایجاد خاص ترقی پا چکی تھی جبکہ زرعی گاؤں اپنی ابتدائی شکل میں قائم کئے جا رہے تھے۔ خصوصاً مشرق وسطیٰ اور میسوامریکہ میں لوہے کی نت نئی اشیاء تخلیق کی جا رہی تھیں جبکہ لوہے کے دیگر اوزار، ہتھیار اور آلات بہتر سے بہتر ہو رہے تھے۔ ان کی مختلف اقسام بنائی گئیں اور ان کو چمکانے دمکانے کا کام بھی شروع ہو چکا تھا۔ عورتوں نے قیمتی دھاتوں مثلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونا چاندی کو زیورات کے طور پر پہننا شروع کر دیا تھا بلکہ مرد بھی اپنی عظمت اور رعب دبدبے کے لئے ان زیورات کو مختلف انداز میں پہنتے تھے۔ نئے سنگی دور میں مختلف نسلوں کے لوگوں کی نقل و حرکت کی شہادت بھی ملتی ہے۔ جنہوں نے ہندی، یورپی زبانوں کو یورپ کے بڑے حصوں میں پھیلایا۔ یونانی اور آرامی زبان بولنے والے لوگ ملتان سے ہوتے ہوئے یونان پہنچے، اطالوی بولنے والے اٹلی میں مقیم ہوئے۔ جبکہ اسیری بولنے والے لوگ وسطی اور شمالی یورپ سے مغرب کی جانب گئے اور فرانس، جزائر برطانیہ تک چلے گئے۔ ان کے بعد ٹیوٹانی زبان بولنے والے ان کے نقش قدم پر چلتے گئے، پھر اس راستے کا کچھ حصہ سلافی زبان بولنے والوں نے بھی طے کیا۔

۴۷۰۰ ق م

کپڑا بننے کی مشین

انسان شروع میں اپنے جسم کو سردی گرمی کے اثرات اور فطری شرم کے باعث چھپانے کے لئے پتوں اور درختوں کی چھال یا پھر جانوروں کی کھال سے کام لیتا تھا۔ بعد ازاں یہی ضرورت کپڑا بننے کا طریقہ بنانے میں کام آئی۔ تقریباً ۴۷۰۰ ق م میں دنیا میں پہلی لوم یعنی کپڑا بننے والی مشین کے آثار ملتے ہیں۔ لوم کے آثار یورپ اور ایشیا دونوں خطوں میں تقریباً ایک ہی وقت میں ملتے ہیں۔

۴۵۰۰ ق م

ایلامی تہذیب کا دور

مشرق وسطیٰ کی تاریخ میں جس تہذیب کا سب سے پہلے پتہ چلتا ہے وہ ایلامیوں کی تہذیب ہے۔ ایلامی ۴۵۰۰ ق م میں گزرے ہیں۔ اس زمانے میں ان کے بڑے شہر کا نام سوس تھا۔ اس علاقے کو قدیم زمانے میں شنار کا میدان بھی کہا جاتا تھا۔ ادھر ایک نامعلوم قوم رہتی تھی جسے یہودیوں نے ایلام کا نام دیا۔ ایلامی قوم کسی وقت گلہ بانی و خانہ بدوشی و دیگر گذر بسر سے واقف تھی۔ اسباب معیشت پہلے ہی سے موجود تھے۔ بہت سی اقسام کے جانوروں کا سدھاؤ جانتے تھے۔ ان کے پاس تانبے کے ہتھیار، اوزار، زراعتی غلے، تصویری تحریر، تجارت، آئینے اور جڑاؤ زیور تھے۔ ان کی تجارت مصر سے لے کر ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی۔ چقماقی پتھر کی چپکاری کے ساتھ نہایت عمدہ گول منقش برتن بنائے جاتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۴۱ ق م

دنیا کا پہلا کیلنڈر

مصریوں نے دنیا کا پہلا کیلنڈر بنایا۔ اس دور کے مصری نجومیوں نے ستارہ شعریٰ یمانی (Sixius) کے ہر سال طلوع آفتاب سے پہلے اور سیلاب کے چڑھنے کی مناسبت سے یہ کیلنڈر تیار کیا۔ اس کیلنڈر کے مطابق سال کو 365 دنوں اور بارہ مہینوں میں تقسیم کیا گیا۔ ستارہ شعریٰ یمانی ان کے نزدیک افزائش ومحبت کی دیوی سے تعبیر ہوتا تھا۔ یہ انسانی تاریخ کا پہلا کیلنڈر تھا جس میں ایک ایک دن کی تاریخ مقرر کی گئی۔ تیس تیس دن کے بارہ مہینے اور آخر کے پانچ دن سال نو کے جشن کے لئے۔

۴۵۰۰ ق م

باکسنگ کی ابتداء

انسان کے دل میں شروع ہی سے کھیل کود کے ذریعہ جی بہلانے اور دوسروں کے لئے تفریح کا باعث بننے کا جذبہ موجزن ہے۔ تاریخ انسانی میں سب سے پہلے جس کھیل کو اس مقصد کے کے لئے کھیلا گیا، وہ مکے بازی (Boxing) تھا۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ۴۰۰۰ ق م میں افریقہ میں موجود ایتھوپیا میں اس کھیل کا آغاز ہوا۔ یہ کھیل ایتھوپیا کے علاقے سے لیکر دریائے نیل کی وادی تک کھیلا جاتا تھا۔

۴۵۰۰ ق م

دھات کاری

تقریباً ۴۵۰۰ ق م میں کرۂ ارض پر پہلی دفعہ دھات کاری کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ دھاتوں کا کھوج لگایا جاتا، ان کی خصوصیات معلوم کی جاتیں، ان کو مختلف پتھروں چٹانوں اور غاروں میں سے نکال کر خالص حالت میں بنایا جاتا تھا تا کہ ان سے کام لیا جا سکے اور ان سے مختلف اشیائے ضرورت بنائی جا سکیں۔ بہت سی دھاتیں کیمیکل اور طبعی خصوصیات کی حامل ہوتی جن سے ان کی خاصیت کے مطابق فائدہ حاصل کیا جاتا۔ دھات کاری کا کام سب سے پہلے مشرقِ وسطیٰ میں شروع ہوا۔ تاہم تقریباً اسی دور میں اس کے آثار مغربی یورپ میں بھی ملتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰۰ ق م

شراب کی کشید

مصری اور بابلی غالباً پہلی تہذیبیں ہیں جن میں سب سے پہلے شراب کشید کی گئی۔ شراب کی کشید کا آغاز انگور کی شراب سے ہوا۔ بعد میں قدرتی مٹھاس سے بھی شراب حاصل کی جانے لگی۔ قدرتی مٹھاس بعض جڑی بوٹیوں اور مخصوص درختوں کے پتوں سے حاصل کردہ نشاستوں کی مدد سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۵۰۰ ق م

اُر شہر کی تعمیر

۳۵۰۰ ق م کے لگ بھگ جنوبی عراق کے علاقے میں دریائے فرات کے کنارے قدیم شہر اُر تعمیر ہوا۔ یہ شہر قدیم میسوپوٹیما کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ ۳۳۰۰ ق م میں اُر شہر آس پاس کی طاقتور ریاستوں کے قبضے میں آتا جاتا رہا۔ یہ شہر متعدد بار تباہ ہوا اور تعمیر کیا گیا۔ اس شہر کا شمار قدیم تاریخ کے چند بڑے شہروں میں ہوتا تھا۔

۳۵۰۰ ق م

سمیری تہذیب کا عروج

تقریباً ۳۵۰۰ ق م میں میسوپوٹیما کے جنوبی علاقے میں غیر سامی قبائل کا قبضہ تھا۔ ان قبائل کی بیس سے زیادہ ریاستیں موجود تھیں۔ ان کے حکمران بیک وقت بادشاہ اور پروہت تھے جو پتیسی کہلاتے تھے۔ ان قبائل کے اجتماع کو سمیری تہذیب کا نام دیا گیا۔ انہوں نے سب سے پہلے نہروں، تالابوں اور پشتوں پر مشتمل آبپاشی کے وسائل تعمیر کئے تھے۔ سمیریوں کا خاص پیشہ زراعت تھا۔ مصر کی طرح اس حصے میں بھی زمین کسانوں کی برادریوں میں تقسیم تھی۔ اور جو، گندم، پٹ سن وغیرہ کی فصلیں عام تھیں۔ میخی طرزِ تحریر کے موجد بھی یہی لوگ تھے۔ یہ لوگ اچھے کاریگر تھے اور تانبے کے استعمال سے واقف تھے۔

۳۵۰۰ ق م

اشیائے آرائشِ حسن

خواتین میں بننے سنورنے کا جذبہ اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ نسل انسانی کی تاریخ۔ شروع میں خواتین جانوروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہڈیاں اور مختلف دھاتوں کے چمکیلے ٹکڑے بے ڈھنگے انداز میں پہنا کرتی تھیں۔ تاہم سب سے پہلے اشیاء آرائشِ حسن یعنی (Cosmetics) کا باقاعدہ استعمال قدیم مصر کی خواتین نے کیا۔ اس بات کا اندازہ مصر کے پرانے خواتین کے مجسموں سے ہوتا ہے جن میں پلکوں اور گلے کی آرائش پر خاص طور پر زور دیا جاتا تھا۔

۳۴۰۰ ق م

چین میں ریشم کے کپڑے کی بنائی

تقریباً ۳۴۰۰ ق م میں قدیم چین میں کپڑے کی بنائی کا ایک الگ طریقہ دریافت کیا گیا۔ یہ طریقہ ریشم کے کیڑے سے ریشم حاصل کر کے کپڑا تیار کرنے کا تھا۔ اس دور میں ریشم کے کیڑوں کی خصوصی نگہداشت کی جاتی تھی اور ان کی وسیع پیمانے پر افزائش کی جاتی تاکہ زیادہ سے زیادہ ریشم حاصل کیا جا سکے۔ اس کپڑے کی خصوصیات نے اس دور کے امراء اور کپڑا تیار کرنے والوں کو بہت متاثر کیا۔

۳۴۰۰ ق م

چھکڑے کی ایجاد

۳۴۰۰ ق م میں پہیہ پہلی مرتبہ کسی مقصد کیلئے استعمال ہوا۔ اس سے پہلی بار چھکڑا بنانے کا کام لیا گیا۔ اس چھکڑے میں دو پہیے لگے ہوئے تھے جن کو آگے سے ایک بیل یا گھوڑا کھینچتا تھا۔ اسے عام طور پر سواری کرنے یا مال برداری کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ چھکڑا سب سے پہلے یونان کے علاقے میں اشوریوں نے ایجاد کیا تھا۔ یہ چھکڑا انتہائی سادہ اور ناپختہ طریقے سے بنایا گیا تھا۔

۳۴۳۰ ق م

امریکہ میں کاشت کاری

۳۴۳۰ ق م میں امریکہ میں کاشت کاری کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ امریکہ میں سب سے پہلے جو چیز کاشت کی گئی وہ مکئی، کافی کے پودے اور ناشپاتی تھی۔ بعد میں ہری مرچ، سرخ ٹماٹر بھی بڑے پیمانے پر کاشت کئے جانے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۰۰ ق م

برفانی انسان کا دور

یورپ کے برفانی علاقوں میں برفانی انسان کا دور تقریباً ۳۳۰۰ ق م کے آس پاس پھیلا ہوا ہے۔ ماہرین ابھی برفانی انسان کے دور اور خطہ کا تعین نہیں کر پائے تاہم اندازہ ہے کہ برفانی انسان آج سے تقریباً تین ہزار سال قبل تک پائے جاتے تھے اور ان کے علاقے یورپ کے برفانی علاقے تھے۔ ملنے والے آثار کے مطابق برفانی انسان ایک حد تک تہذیب کے دائرے سے آشنا تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس دور کا برفانی انسان اپنے بال کاٹتا تھا، ناخن تراشتا تھا مختلف وضع کے کپڑے بھی استعمال کرتا تھا اور جانوروں کی کھال کے بنے ہوئے خود ساختہ جوتے بھی استعمال کرتا تھا۔ کانسی کے بنے ہوئے چند اوزار مثلاً چھری، کلہاڑی وغیرہ بھی اپنے پاس رکھتا تھا۔

۳۳۰۰ ق م

طوفان نوح

حضرت نوحؑ کا زمانہ ۵۵۰۰ ق م کا ہے انجیل کی کتاب پیدائش اور قرآن پاک کے مطابق ان کی عمر ۹۵۰ برس تھی۔ جب حضرت نوحؑ کی قوم نے خدا اور اس کے پیغمبر نوحؑ پر ایمان لانے سے انکار کیا تو نوحؑ نے خدا سے التجا کی اور خدا نے سرکش قوم کو طوفان اور سیلاب میں غرق کرنے کا فیصلہ کیا اور نوحؑ کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا تا کہ جب سیلاب آئے تو حضرت نوحؑ کشتی میں اپنے بیوی بچوں اور تمام جانوروں کے ایک ایک جوڑے سمیت سوار ہو جائیں۔ اس کے بعد چالیس روز تک پانی زمین سے ابلتا اور آسمان سے برستا رہا۔ پرانی روایات کے مطابق حضرت نوحؑ کی کشتی دس مہینے تک پانی پر چلتی رہی اور بالآخر ایک اونچی جگہ پر ٹھہر گئی۔ قرآن نے اس اونچی جگہ کو جودی کہا ہے۔ چنانچہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اونچی جگہ کوئی پہاڑ ہی ہوگی۔ قیاس ہے کہ آرمینیا میں واقع کوہ ارارات یہ جگہ تھی۔ اس کشتی میں حضرت نوحؑ کے تین بیٹے بھی سوار تھے۔ جن کے نام سام، حام اور یافث تھے۔ سام سے سامی نسل پیدا ہوئی، حام سے حامی اور یافث سے آرین نسل۔ اس طرح سے انسانی نسل بڑھنا شروع ہوئی اور دجلہ وفرات سے پھیلتے ہوئے جنوبی عراق تک پہنچ گئی اور چند سو سالوں بعد ایک نئی تہذیب نے جنم لیا۔ یہی وہ تہذیب ہے جس کے ابتدائی پانچ سو سالوں کو سمیری اور بقیہ ہزاروں سالوں کو سمیری اکادی تہذیب کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۵۰ق م

دریائے سندھ کی تہذیب

۳۲۵۰ق م میں وادیٔ سندھ کی تہذیب اپنے عروج پر تھی۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب کے دو بڑے آثار اب بھی موجود ہیں یعنی ہڑپہ اور موہنجودڑو۔ اس تہذیب کے باشندے اپنے زمانے کے لحاظ سے بڑی اعلیٰ درجے کی زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ اونٹ، بھیڑ اور بکریاں وغیرہ بھی پالتے تھے۔ اعلیٰ درجے کا سوتی کپڑا استعمال کرتے تھے۔ مکانات کی تعمیر بھی ان کے اعلیٰ ذوق کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس زمانے کی اکثر قوموں کی طرح وادیٔ سندھ کی تہذیب میں بھی دیوی دیوتاؤں کی پرستش شامل تھی۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب شاید تاریخ عالم کی پراسرار ترین تہذیب تھی کیونکہ آج تک اس بات کا سراغ نہیں ملا کہ یہ تہذیب کب اور کیوں شروع ہوئی اور کن ناگہانی حالات کا شکار ہو کر تباہ ہوئی؟ اندازہ ہے کہ ۲۷۵۰ق م میں کوئی ایسا حادثہ پیش آیا جس نے اس تہذیب کو ختم کر دیا۔

۳۱۰۰ق م

سٹون ہنج (Stone Henge) کی تعمیر

۳۱۰۰ق م میں برطانیہ میں سٹون ہنج نامی عمارت کی تعمیر ہوئی۔ دراصل یہ عمارت نہ تھی بلکہ ایک پلیٹ فارم سا تھا جو کہ مختلف ہموار سطح کے پتھروں کو ترتیب کے ساتھ رکھ کر تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ پلیٹ فارم اس دور کے برطانیہ کے رہنے والوں کی مذہبی عبادت گاہ تھی۔ یہاں پر کھڑے ہو کر لوگ سورج یا روشنی کی عبادت کرتے تھے۔

۳۱۰۰ق م

قدیم مصر کا بادشاہ

۳۱۰۰ق م یعنی اب سے کوئی پانچ ہزار سال پہلے مصر کے بالائی اور زیریں علاقے پہلی مرتبہ متحد ہوئے۔ اس متحدہ مصر کا بادشاہ منا یا منی تھا جس کا پورا نام بعض روایات کے مطابق نارمرینا تھا۔ نارمرینا نے بالائی اور زیریں مصر پر پھیلے ہوئے بے شمار چھوٹے چھوٹے ریاست نما قبیلوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ یہیں سے باقاعدہ مصری بادشاہت کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی نے مصر کی تمام ریاستیں متحد کیں اور پرانی آبنائے پاٹ کر ایک زبردست بند کے ذریعے دریائے نیل کا رُخ تبدیل کیا۔ اس آبنائے کے ایک طرف مشہور قدیم مصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر ممفس کی بنیاد رکھی جو آج قاہرہ کا ایک حصہ ہے۔ نارمرینا نے تقریباً ۶۲ برس تک حکومت کی۔ اس کے بعد ہیو پوتاس کے ہاتھوں قتل ہوا جو کہ اگلا بادشاہ بنا۔ میناس خاندان میں آٹھ بادشاہ یا فرعون ہوئے۔ اس خاندان نے ۳۱۰۰ ق م سے لے کر ۲۸۵۰ ق م تک حکومت کی۔

۳۰۶۷ ق م

خوفو کا اہرام

۳۰۶۷ ق م میں مصر میں سب سے بڑا مقبرہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ یہ مقبرہ مصری بادشاہ خوفو نے اپنی زندگی میں تعمیر کروایا۔ یہ مقبرہ صحرائے زرد کے تقریباً تیرہ ایکڑ رقبے پر محیط اور چار سو اکاسی فٹ بلند ہے۔ اس کا نقشہ خوفو نے خود بنایا تھا اور اپنی زیر نگرانی اس کی تعمیر کروائی۔ اس مقبرہ کی تعمیر میں ایک لاکھ معمار سنگ تراش، کان کن اور مزدور تیس سال تک روز و شب سے بے خبر مصروف رہے۔ اس مقبرہ کی تعمیر انجینئرنگ کی دنیا میں انتہائی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ جو پتھر اس مقبرہ میں استعمال کئے گئے وہ اپنی جسامت میں اتنے بڑے ہیں کہ انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایسے پتھر اتنی اونچائی پر کیسے لے جائے گئے۔ ہر پتھر کا وزن ڈھائی من سے لے کر ۱۵ ٹن تک ہے۔ اس اہرام میں ایسے تقریباً پچیس لاکھ پتھر لگے ہوئے ہیں۔ اس اہرام کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے۔

۳۰۰۰ ق م

پہلا ہل استعمال ہوا

۳۰۰۰ ق م میں عراق میں سمیریوں نے پہلی دفعہ زراعت کے کام میں ہل استعمال کیا۔ ہل نے اس دور کی زراعت کی رفتار کو غیر معمولی حد تک تیز کر دیا۔ کاشتکار کم وقت میں کم زمین پر زیادہ فصل حاصل کر لیتا تھا۔

۲۸۰۰ ق م

پپی اول مصر کا بادشاہ بنتا ہے

پپی اول کا تعلق قدیم مصر کے تیسرے شاہی خاندان سے ہے۔ ۲۸۰۰ ق م کے لگ بھگ اس نے عنان حکومت سنبھالی۔ اس کے دور میں تجارت، بحری تجارت، فتوحات اور حکومتی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ پپی اول کے دور حکومت میں بالائی مصر پر اس کا اثر و رسوخ بڑھا۔ اسی دور میں نیوبیا، جنوبی مصر کے علاقوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیگر افریقی علاقوں میں مصری حکومت کے اثر ونفوذ میں اضافہ ہوا۔ لبنان اور بابل سے تجارت شروع ہوئی۔ پپی اول کا شمار قدیم مصر کے چند قابل اور ذہین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کا اہرام سقارہ میں بنایا گیا جو کہ قاہرہ کے جنوب میں واقع ہے۔ اور بعد ازاں ممفس سے ملحق ہو گیا۔

۲۸۳۸ ق م

مصر میں پپی دوم کی حکومت

۲۸۳۸ ق م میں مصر میں پپی دوم تخت نشین ہوتا ہے۔ پپی دوم کا شمار ان قدیم فراعنۂ مصر میں ہوتا ہے جنہوں نے طویل عرصے تک مصر پر حکومت کی۔ پپی دوم کا عرصہ حکومت تقریباً ۹۶ برس ہے۔ وہ ۲۸۳۸ سے لے کر ۲۶۴۴ تک مصر پر حکمران رہا۔ مصر کی تاریخ میں یہ سب سے طویل ترین حکومت ہے۔ پپی دوم کے دور حکومت میں مصر بدانتظامی کا شکار رہا۔ اندرونی اور بیرونی مسائل کی وجہ سے حکومت کمزور ہو گئی۔ مختلف علاقائی سرداروں نے طاقت پکڑنا شروع کر دی یوں مرکز کمزور ہو گیا۔ باوجود اس کے کہ پپی دوم نے ۹۶ برس کی طویل حکومت کی، سلطنت مصر کمزور ہوتی گئی۔ ۲۶۴۴ ق م میں اس کی وفات کے بعد مصر کی سلطنت میں طوائف الملوکی پھیل گئی۔ فراعنہ اپنا اثر ورسوخ کھو بیٹھے اور جاگیرداروں نے خود مختارانہ حیثیت سے مصر میں اپنی نجی حکومتیں قائم کر لیں۔ اقتدار کی اس اچانک غیر مرکزیت سے مصر سیاسی بدحالی کا شکار ہو گیا۔

۲۷۰۰ ق م

ٹرائے کا شہر آباد ہوتا ہے

تقریباً ۲۷۰۰ ق م میں قدیم یونان کا پہلا مشہور شہر ٹرائے آباد ہوتا ہے۔ یہ شہر اس دور میں بنا جب آخری حجری دور کا خاتمہ تقریباً ہو ہی چکا تھا۔ پرانے آثار اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ اس شہر کے اردگرد ایک بڑی دیوار تعمیر کی گئی تھی۔ دشمنوں سے تحفظ کے لئے تعمیر کردہ دیوار میں گارے اور پتھر کا استعمال کیا گیا تھا۔ یہ شہر دراصل ایک قلعہ بند شہر تھا جسے دنیا کا پہلا قلعہ بند شہر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

۲۷۰۰ ق م

ہنگ تی کا دور

۲۷۰۰ ق م چین میں مشہور بادشاہ ہنگ تی کا دور تھا۔ ہنگ تی ایک دیو مالائی بادشاہ کی حیثیت رکھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔چین میں اسے ثقافتی ہیرو سمجھا جاتا ہے۔اس کے دیو مالائی دور میں چین میں لکڑی کے بنے ہوئے مکانات کا آغاز ہوا۔ہنگ تی نے اپنے دورِ حکومت میں بہت سے اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں کو شکست دی۔اسی کے دور میں سب سے پہلے سکوں کا استعمال شروع ہوا۔تاہم یہ اتنا کامیاب نہ ہو سکا۔ہنگ تی کو چینی بادشاہت کا سب سے پہلا دانشور بادشاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۶۷۰ق م
قدیم مصر کی پہلی حقیقی شخصیت

مصر کی معلوم تاریخ کی پہلی شخصیت کوئی فاتح یا بادشاہ نہیں بلکہ ایک مصور، دانشور، سیاست دان اور سائنسدان تھا جس کا نام ام ہوتپ تھا جو بیک وقت انجینئرنگ، طب اور دیگر علوم کا ماہر تھا۔خاص طور پر قدیم مصری طب میں اس نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔اس کے بعد کی نسلوں نے اسی وجہ سے اس کی ایک دیوتا کی حیثیت سے پوجا کی۔یونان میں ام ہوتپ کو طبی دیوتا کی حیثیت حاصل تھی۔ام ہوتپ جوسر نامی بادشاہ کا مشیر خاص تھا بلکہ اس کا مقبرہ اسی نے اپنی زیرِ نگرانی تعمیر کروایا۔ام ہوتپ فنِ تعمیر میں ایک منفرد فن کا بانی تھا جس نے مصری تہذیب کو اولین عظیم معماروں سے نوازا۔اسی نے قدیم ترین مصری عمارت کا بنیادی منصوبہ بنایا۔سقارہ کا سیڑھیوں والا ہرم، پتھر کی ایک ڈھلوانی عمارت۔اس کے بعد کی نسلوں نے علم کے دیوتا، اپنے علوم اور فنون کی کتابوں کے مصنف کے طور پر اس کی پرستش کی۔

۲۶۵۰ق م
کرسی کی ایجاد

کرسی کو آج کی دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔دنیا کے ہر گھر میں، دفتر میں، بازاروں، گلیوں غرض ہر جگہ اسے استعمال کیا جاتا ہے۔اس کو سب سے پہلے تقریباً ۲۶۵۰ق م میں قدیم مصر میں تیار کیا گیا۔یہ کرسی مصری باشاہوں کے کہنے پر تیار کی گئی تھی۔اس کی شکل کافی حد تک موجودہ مروّجہ کرسیوں سے ملتی جلتی تھی۔اس کے پائے جانوروں کی ٹانگوں سے مشابہ تھے۔

۲۶۵۰ق م
جوسر مصر کا حکمران بنتا ہے

۲۶۵۰ق م میں جوسر نامی شخص مصر کا بادشاہ بنتا ہے۔جوسر کا تعلق قدیم مصر کے تیسرے شاہی خاندان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ جوسر نے مصر میں سب سے پہلے پتھر کی تعمیرات کروائیں۔ اس کا دورِ حکومت تقریباً ۱۹ برس رہا۔ اپنے دورِ حکومت میں اس نے بے تحاشا تکنیکی کام کروائے۔ اپنے انتہائی قابل وزیر امحوتپ کی مدد سے اپنے لئے مقبرہ تعمیر کروایا۔ یہ مقبرہ ممفس کے مقام پر تعمیر کروایا۔ یہ مقبرہ پتھر کے ٹکڑوں کی مدد سے تعمیر کیا گیا۔ مقبرہ کا احاطہ ایک بڑی دیوار میں گھرا ہوا تھا جو کہ بہت سے دروازوں کی مدد سے کھلتی تھی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ اس مقبرہ کی دیوار اتنی بڑی تھی کہ کچھ ہی عرصہ میں ممفس شہر کی بیرونی دیوار کے طور پر اس کی حد بندی کر دی گئی۔ جوسر نے ممفس کو اس وقت کے مصر کا سیاسی اور ثقافتی مرکز بنا دیا۔ ۲۵۷۵ ق م میں جوسر کی وفات ہوئی۔

۲۵۰۰ ق م

پیرو میں ٹماٹر کی کاشت

جنوبی امریکہ کے علاقے جہاں آج پیرو واقع ہے۔ ۲۵۰۰ ق م میں ٹماٹر کی کاشت شروع ہوئی۔ یہیں سے بعد میں ٹماٹر یورپ، ایشیائے کوچک اور امریکہ منتقل ہوا جہاں پر اسے ایک خاص اہمیت حاصل ہوگئی۔

۲۵۰۰ ق م

چین میں آکوپنکچر (Acupuncture)

آکوپنکچر کا طریقہ علاج دنیا بھر میں اپنے موثر ہونے کی بنا پر اب بھی کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار سب سے پہلے قدیم چینی بادشاہت میں ۲۵۰۰ ق م میں ایجاد کیا گیا۔ اس طریقہ کار میں مختلف لمبائی کی سوئیاں انسانی جسم کے مخصوص حصوں میں ایک خاص انداز میں چبھوئی جاتی ہیں جس سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ علاج چینی بادشاہ شینگ ننگ نے ایجاد کیا تھا۔

۲۴۰۰ ق م

حضرت ہود علیہ السلام کا زمانہ

۲۴۰۰ ق م حضرت ہودؑ کا زمانہ ہے۔ حضرت ہودؑ یمن کے علاقے میں پیدا ہوئے۔ اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اپنی ساری زندگی اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی مگر قوم نے ہدایت قبول نہ کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ یہ عذاب ایک آندھی کی صورت میں تھا جس نے ساری بستی کو تباہ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ حضرت ہودؑ کی عمر مبارک ساڑھے چار سو سال کے لگ بھگ تھی۔ بعض مؤرخین کے مطابق آپ کی قبر یمن میں ہے لیکن ابن بطوطہ اسے جامع دمشق میں بتاتے ہیں۔

۲۴۰۰ق م

کاغذ کا استعمال

۲۴۰۰ ق م میں مصر میں پہلی مرتبہ پیپر کا استعمال ہوا۔ اس وقت اسے مصری زبان میں پائپرنس کہا جاتا تھا۔ یہ زیادہ تر شام و مصر کے علاقوں میں استعمال ہوتا تھا۔ یہ پیپر درختوں کی چھال، پتے کے بڑے ٹکڑے وغیرہ پر مشتمل ہوتا تھا۔ تاہم پیپر کا باقاعدہ استعمال یونانیوں نے شروع کیا۔

۲۴۰۰ق م

مقدس بلیاں

تقریباً ۲۴۰۰ ق م میں مصر میں مصری کاہنوں نے پالتو بلیوں کو مقدس اور واجب الاحترام قرار دیا۔ ان بلیوں میں سیامیس (Siamese) اور ابی سینین (Abyssinian) قسم کی بلیوں کو زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ ان بلیوں کے بال سنوارے جاتے، مختلف اقسام کے روغن اور تیل سے ان کی مالش کی جاتی اور کھانے کو عمدہ چیزیں فراہم کی جاتیں۔

۲۳۵۰ق م

سارگون اول کی حکومت

سمیریوں کے جنوب میں کچھ اتحادی قبائل رہتے تھے۔ یہ سامی لوگ تھے۔ ان قبائل نے سارگون نامی شخص کو اپنا بادشاہ بنایا اور سمیریوں پر حملہ کر دیا۔ سارگون ایک دانشور ناظم اور فوجی رہنما تھا۔ وہ تاریخ کا پہلا فرد تھا جس نے غریب کسان برادریوں میں سے باقاعدہ فوج بھرتی کی تھی جنہیں بعد میں فوجی خدمت کے عوض قطعات اراضی دیئے گئے تھے۔ ان فوجوں پر بھروسا کرتے ہوئے سارگون نے سلسلہ وار کامیاب فوجی مہمیں چلائیں۔ سمیری علاقوں پر فتح حاصل کر کے اس نے اپنی حکومت کے اندر پوری وادیٔ دجلہ و فرات کو متحد کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اگادے کے مقام پر اپنا دارالحکومت قائم کیا۔ اس نے وادیٔ دجلہ و فرات کے مشرق میں واقع ایک کوہستانی ریاست ایلام کو بھی فتح کیا۔ سارگون اول نے شاہِ ہفت اقلیم کا لقب اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا۔

۲۲۵۰ ق م

بابل میں علم ریاضی کی ابتداء

کہا جاتا ہے کہ علم ریاضی کی ابتداء قدیم تہذیب بابل سے ہوئی۔میسو پوٹیما کے کاہنوں، پروہتوں نے ستاروں کا معائنہ کرنے میں ماہر نجومیوں اور مصنفین کی حیثیت سے ان تمام سائنسی علوم کی بنیاد رکھی جن میں قدیم ریاضی بھی شامل ہے۔بابل میں علم ریاضی کی بنیاد دائرے کی ۳۶۰ ڈگریوں اور سال کی ۳۶۰ دنوں کی تقسیم پر تھی۔اسی بنیاد پر ساٹھ شماری کا نظام قائم کیا گیا جو بعد میں بارہ شماری نظام کی بنیاد بنا۔علم ہندسہ میں صرف تین ہندسے تھے۔اکی علامت جو ۹ تک ۹ بار لکھی جاتی ۱۰ کی علامت جو ۹۰ تک ۹ بار لکھی جاتی اسی طرح ۱۰۰ کی علامت۔علم ہندسہ کو آسان کرنے کے لئے پہاڑے ایجاد کئے گئے۔پائی کی قیمت اسی زمانے میں متعین کی گئی۔

۲۲۱۲ ق م

آمن حت اول

۲۲۱۲ ق م میں مصر کے حکمران پیپی دوم نے چورانوے برس کی عمر میں وفات پائی۔اس کی وفات کے بعد آمن حت اول نامی شخص بادشاہ بنا۔اس نے سلطنت کے انتظام حکومت کو کڑی تنظیم دی۔دارالحکومت ممفس سے بدل کر تھیبس بنایا اور آمن ام حت کے لقب کے تحت اس بارھویں سلطنت کا افتتاح کیا جس کے دوران شاید فن تعمیر کے علاوہ باقی تمام فنون درجہ کمال کو پہنچے۔پہلے یا بعد کے معلوم مصر میں کوئی دور بھی اس اعتبار سے اسکی ہمسری نہیں کرسکتا۔اس مطلق العنان حکمران نے ایک ایسا نظام حکومت قائم کیا جو نصف ہزار سال تک برقرار رہا۔

۲۱۹۲ ق م

سن اسرت اول کی حکمرانی

۲۱۹۲ ق م میں آمن حت اول کی وفات کے بعد سن اسرت اول کا دور حکومت شروع ہوا۔سن اسرتِ اول نے دریائے نیل سے لیکر بحیرۂ احمر تک عظیم نہر تعمیر کروائی۔نیوبیائی حملہ آوروں کو پرے دھکیلا اور ہیلیو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس، ابائیڈرس اور کارنک کے مقام پر عظیم معبد تعمیر کروائے۔ اس نے اپنے دس نشستی دیو قامت مجسمے بھی تعمیر کروائے۔ سن اسرت اول نے ۲۱۵۷ ق م میں وفات پائی۔ سن اسرت کا دورِ حکومت انتہائی پرشکوہ اور شاندار معرکہ آرائیوں بھرپور تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں سلطنت مصر کی حدود میں اضافہ ہوا اور تاریخی عمارات تعمیر ہوئیں۔

۲۱۰۰ ق م

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور

۲۱۰۰ ق م حضرت ابراہیمؑ کا دور ہے۔ حضرت ابراہیمؑ عراق کے قصبہ اُر میں پیدا ہوئے۔ اس وقت عراق پر نمرود نامی بادشاہ کی حکومت تھی جس کا تعلق سومیری خاندان سے تھا۔ نمرود اپنی تمام رعایا سمیت بت پرست تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کو جوان ہونے پر نبوت ملی تو آپ نے اپنے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔ ایک دن جب تمام شہر والے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے آپ نے معبد میں جا کر تمام بت توڑ دیئے جس پر غضب میں آکر نمرود نے آپ کو آگ میں پھینکوا دیا لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی اور آپ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ کچھ عرصے بعد آپ فلسطین کی طرف ہجرت کر گئے اور وہاں اپنے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔ اسی دوران مکہ بھی گئے اور یہاں بھی تبلیغ شروع کر دی۔ مکہ ہی میں اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی مدد سے کعبہ کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پا کر اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے پر تیار ہو گئے لیکن اللہ نے اسماعیلؑ کی جگہ دنبہ بھیج دیا۔ اسی واقعہ کی یاد میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ۱۷۵ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۲۰۵۰ ق م

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا زمانہ

حضرت اسماعیلؑ اللہ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیمؑ کے بڑے صاحبزادے۔ حضرت ہاجرہؑ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش تقریباً ۲۰۷۵ ق م میں عرب کے علاقے میں ہوئی۔ حضرت اسماعیلؑ جب بارہ سال کے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت اسماعیلؑ نے نہایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرات سے فرمایا کہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے منہ کے بل لٹایا تو خدا کی طرف سے ایک دنبہ آ گیا جسے حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کیا۔ مسلمان اسی کی یاد میں ہر سال بقرعید مناتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ سے مل کر مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی عمارت تعمیر کی۔

۲۰۰۰ ق م

حضرت صالح علیہ السلام

۲۰۰۰ ق م اندازاً حضرت صالحؑ کا زمانہ ہے۔ حضرت صالح قوم ثمود میں مبعوث کئے گئے۔ قوم ثمود عرب کے شمال میں الحجر کی پہاڑیوں میں رہتی تھی۔ ان کی راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو مبعوث فرمایا لیکن قوم ثمود نے ان کی بات نہ مانی، قیامت کا مذاق اڑایا۔ آپ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے پہاڑوں میں زلزلہ پیدا کر دیا۔ ایک سخت چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی اور قوم ثمود نیست و نابود ہو کر رہ گئی۔

۲۰۰۰ ق م

حضرت اسحٰق علیہ السلام کا زمانہ

۲۰۰۰ ق م حضرت اسحٰقؑ کا دور تھا۔ حضرت اسحٰقؑ حضرت ابراہیمؑ کے چھوٹے بیٹے تھے اور آپ کی والدہ کا نام سارہ تھا۔ آپ کی جائے پیدائش شام تھی اور شام ہی میں ۱۸۰ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ حضرت اسحٰقؑ کی شادی حضرت ابراہیم کے بھائی نحور کی پوتی ربقہ سے ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ کی دعا سے بیس سال بعد دو لڑکے عیسو ادوم اور یعقوب پیدا ہوئے۔ عیسو ادوم سے بنی ادوم اور یعقوبؑ سے بنی اسرائیل کی نسل پیدا ہوئی۔

۲۰۰۰ ق م

بابل میں ستاروں کے علوم کا ارتقاء

اہل بابل نے ۲۰۰۰ ق م میں مختلف سیاروں کے طلوع اور غروب ہونے کا بالکل درست حساب لگانا شروع کیا۔ انہوں نے مختلف ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے کے متعین اوقات اور ان کے مفصل خاکے بنانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیئے۔ پروہتوں نے چاند سورج اور دوسرے ستاروں کے مداروں کا تعین کیا۔ ان کے گرہنوں کا اندراج کیا۔ سیاروں کی رہگزر کا حساب لگایا اور پہلی مرتبہ سیارے اور ستارے کے درمیان فرق واضح کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سردیوں اور گرمیوں کے انقلاب شمسی کے بہاری اور خزانی نقاط اعتدالین کی تاریخوں کو بھی معلوم کیا۔

۲۰۰۰ ق م

آریاؤں کی یورپ میں آمد

۲۰۰۰ ق م میں آریہ قوم نے وسط ایشیا سے نکل کر یورپ کی طرف رُخ کیا۔ سب سے پہلے یونان میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد فرانس، اٹلی، جرمنی، اسکنڈے نیویا اور یورپ کے دوسرے علاقوں میں قدم جمالئے۔ تاریخی شواہد اور مورخین کے خیالات کے مطابق موجودہ تمام یورپی نسلیں، جرمن، انگریز، فرانسیسی، اطالوی، گاتھ، گال، ہن، یونانی وغیرہ آریائی نسل سے تعلق رکھتی ہیں۔

۲۰۰۰ ق م

سلطنت حطی

تقریباً ۲۰۰۰ ق م میں ایشیائے کوچک میں ٹھیک اسی جگہ پر جہاں آج ترکی موجود ہے دریائے قزل ارماق کے ساحل پر سلطنت حطی عالم وجود میں آئی۔ اس علاقے کی دیسی آبادی جسے عام طور پر ابتدائی حطی کہا جاتا ہے حطی سلطنت صحیح معنوں میں موجود میں آنے سے ذرا پہلے سیمیتی قبیلوں نے ان پر حملہ کیا تھا۔ حطی قوم ان لوگوں کی باہمی آمیزش کی وجہ سے وجود میں آئی۔

۲۰۰۰ ق م

نوسس میں پہلا محل

تقریباً ۲۰۰۰ ق م میں قدیم کریٹ کے شہر نوسس میں سب سے پہلا محل تعمیر کیا جاتا ہے۔ یہ محل نوسس شہر سے ذرا ہٹ کر تعمیر کیا گیا۔ اس محل کی تعمیر کے تقریباً ۱۰۰ سال بعد نوسس شہر میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس کے نتیجے میں یہ محل تباہ و برباد ہو گیا تاہم کچھ ہی عرصے کے بعد اس محل کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۰ ق م

اکاد پر حملہ

تقریباً ۲۰۰۰ سال ق م میں اکاد پر عرب کی جانب سے اموری نام کے قبیلے نے اور سمیر پر ایلامی قبیلے نے حملہ کیا۔ جلد ہی پوری وادیٔ دجلہ و فرات پر حملہ آوروں کو قبضہ کر لینے میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ پھر اموریوں اور ایلامیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ جنگ کے خاتمے پر اموری بادشاہوں کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی اور بابل کا عروج شروع ہو گیا جسے آگے چل کر انتہائی اہم معاشی سیاسی اور تہذیبی مرکز بننا تھا۔ قدیم سلطنت بابل کے پھلنے پھولنے کا آغاز ہو گیا تھا۔

۱۹۲۵ ق م

حتی قوم کا بابل پر حملہ

۱۹۲۵ ق م میں حتی قوم نے بابل پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ حتی قوم غیر سامی النسل تھی اور ان کا تعلق ایشیائے کوچک سے تھا۔ انہوں نے بابل پر حملہ کر کے اسے تاخت و تاراج کیا اور بابلی تہذیب کا خاتمہ کر دیا۔

۱۹۰۰ ق م

فونیقی تہذیب کا آغاز

فونیقی بنیادی طور پر سامی نسل کے تھے۔ ۱۹۰۰ ق م میں انہوں نے زور پکڑنا شروع کیا۔ بنیادی طور پر یہ خانہ بدوش قسم کے لوگ تھے۔ جہاں ماحول سازگار دیکھا وہاں قبضہ کر لیا۔ ان کی دوسری خوبی یہ تھی کہ انہوں نے قدیم تاریخ میں سب سے پہلے باقاعدہ منظم طور پر بحری تجارت شروع کی۔ ۱۹۰۰ ق م میں انہوں نے لیونٹ کے ساحل پر قبضہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ایشیائے کوچک کے بہت سے دوسرے علاقے جوپا، ڈار، ایکر، اور یوگرگ وغیرہ بھی کم و بیش اسی دور میں ان کے قبضے میں آ گئے جبکہ دوسری طرف انہوں نے اناطولیہ قبرص اور شمالی افریقہ پر اپنا قبضہ جما لیا۔ انہوں نے فن جہاز رانی کو ترقی دی۔ بادبان اور مستول ان کی ایجاد ہے۔ یہ لوگ اپنی عقل اور دلیری کی بدولت نہایت دولت مند اور طاقت ور ہو گئے۔ انہوں نے پرانی تہذیبوں کو یونان، افریقہ، اٹلی اور سپین میں پہنچایا۔ ان کا سب سے بڑا شہر ٹائر تھا جو کہ قلعہ بند تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کاغذ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجاد سب سے پہلے انہی نے کی۔

۱۹۰۰ ق م

مصر میں پہلا باجا ایجاد ہوا

۱۹۰۰ ق م کے لگ بھگ قدیم مصر میں پہلا باجا ایجاد کیا گیا۔ شروع میں یہ باجا فوجی مقاصد کے لئے تیار کیا گیا تھا، خصوصاً جب بھی کسی جنگ پر جانا ہوتا تھا، یا پھر شہروں کے اندر عوام کو مختلف پیغام دینے کے لئے اشارہ کے طور پر مخصوص انداز میں بجایا جاتا تھا۔

۱۸۵۰ ق م

حضرت یعقوب علیہ السلام کا دور

۱۸۵۰ ق م حضرت یعقوبؑ کا دور ہے۔ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰق کے بیٹے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کے بھائی عیسو ادوم ان کے درپے آزار ہو گئے۔ اس پر آپ کی والدہ نے انہیں اپنے بھائی کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ جناب یعقوبؑ ایک لمبا عرصہ اپنے ماموں کے پاس رہے اور ان کی مال مویشی اور بکریاں پالتے رہے۔ بالآخر اپنے ماموں کی دونوں لڑکیوں لیاہ اور راحل سے شادی کی۔ اس کے علاوہ بھی شادی کی۔ مجموعی طور پر تمام ازواج سے آپؑ کے بارہ لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ آپ بیس سال ماران میں رہے پھر کنعان آ گئے۔ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے یوسفؑ کو بہت چاہتے تھے۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو کنویں میں پھینک دیا جس پر شدت غم سے آپ کی بینائی چلی گئی۔ بعد ازاں یوسفؑ سے عرصے کے بعد ملاقات کے نتیجے میں بینائی واپس آ گئی۔ یعقوبؑ کا دوسرا نام اسرائیل ہے۔ اسی وجہ سے آپ کے بارہ بیٹوں کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔

۱۸۱۰ ق م

حضرت یوسف علیہ السلام کا زمانہ

حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے گیارہویں بیٹے تھے۔ بارہویں بیٹے کا نام بن یامین تھا۔ یہ ماں کی طرف سے یوسفؑ کے چھوٹے بھائی تھے۔ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ سے بہت محبت کرتے تھے جس پر ان کے باقی دس بھائیوں نے انہیں کنویں میں پھینک دیا اور بہانہ بنایا کہ انہیں بھیڑیا کھا گیا ہے۔ بیٹے کی جدائی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوبؑ رو رو کر نابینا ہو گئے۔ دوسری طرف حضرت یوسفؑ کو ایک تجارتی قافلے نے کنویں سے نکال لیا اور مصر لے جا کر غلام بنا کر بیچ دیا۔ عزیز مصر نے آپؑ کو خرید لیا۔ آپ بہت حسین اور خوبصورت تھے جس کی بنا پر عزیز مصر کی بیوی نے آپ کو ورغلانا چاہا لیکن آپ اس کے دام میں نہ آئے۔ لوگوں کے سامنے معاملہ پیش ہوا جس پر آپ بے قصور ثابت ہوئے۔ لیکن اسی ناکردہ گناہ کی پاداش میں آپؑ چند سال جیل میں رہے۔ مصر کے بادشاہ نے ایک خوفناک خواب دیکھا۔ کوئی بھی عالم اس کی تعبیر نہ بتا سکا۔ حضرت یوسفؑ نے ہی اس خواب کی تعبیر بتائی اور آئندہ پیش آنے والے خطرناک قحط سے نمٹنے کی تدبیر بھی بتادی۔ اس کے نتیجے میں آپؑ باعزت طور پر بری ہو گئے اور اپنی وجاہت اور فراست کی بنا پر حضرت یوسفؑ نے زمینی خزانوں کی وزارت کا منصب سنبھالا اور مشہور قحط سالی کے دوران بہترین انتظامات کے سبب رعایا خشک سالی کے اثرات سے محفوظ رہی۔ عہد منصبی کے دوران ہی غلہ حاصل کرنے کی غرض سے ان کے بھائی بھی مصر پہنچے۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے ان سے معافی مانگی۔ بعد ازاں حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں پر حضرت یوسفؑ کا پیراہن ڈالا گیا تو ان کی بینائی واپس آ گئی۔ اس کے بعد حضرت یعقوب اور ان کا تمام خاندان مصر میں پہنچ گیا۔ حضرت یوسفؑ نے زندگی کا بڑا حصہ مصر میں ہی گزارا اور ایک سو دس برس کی عمر میں وفات پائی۔

۱۸۰۰ ق م

مصری بادشاہ سسوسترس ثالث کا دور

۱۸۰۰ ق م کے لگ بھگ مصر میں بارہویں خاندان کے بادشاہ سسوسترس ثالث کا دور شروع ہوتا ہے۔ سسوسترس ثالث نے مصر میں امراء کی طاقت کم کر دی اور مصری سلطنت میں وسعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلے کنعان یعنی فلسطین پر حملہ کرتا ہے اور اپنے زیر تصرف لے آتا ہے۔ بعد ازاں نوبیا کو فتح کرتا ہے اس کے زمانے میں جزیرہ نمائے سینا میں کان کنی کا کام بھی شروع ہوا۔

۱۸۰۰ ق م

مصر میں ہائیکسوس کا غلبہ

۲۰۰۰ ق م میں مصری فرعون آمن حت سوم کی وفات کے بعد مصری سلطنت بد انتظامی اور شورش کا شکار ہو گئی۔ تخت و تاج پر قبضہ کرنے کے لئے متحارب گروہوں میں جنگ چھڑنے کے باعث مصر شدید ابتری کا شکار ہو گیا اور وسطی بادشاہت شورش اور بے قاعدگی کی وجہ سے دو سو سالوں میں اختتام پذیر ہو گئی۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ایشیا سے آنے والی ایک قوم ہائیکسوس نے مصر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ تمام بڑے شہروں میں لوٹ مار مچائی، آگ لگا دی، عبادت خانے تباہ کر دیئے اور دولت لوٹ لی۔ ہائیکسوس بنیادی طور پر خانہ بدوش تھے اور ایشیا سے وارد ہوئے تھے۔ ہائیکسوس کے بنیادی معنیٰ چرواہے کے ہیں۔ ہائیکسوس نے مصر پر قبضہ کر کے اس کی تہذیب و تمدن کو ختم کرنے کی بجائے اپنا لیا۔ اس طرح وہ ایک خاصی مدت تک تقریباً ۱۶۰۰ ق م تک حکومت کرتے رہے۔

۱۷۹۲ ق م

حمورابی کے قوانین

تاریخ عالم میں سب سے پہلا مجموعۂ قوانین مرتب کرنے کا اور ان کو نافذ کرنے کا اعزاز حمورابی کو حاصل ہے۔ حمورابی نے ایلامیوں کو شکست دی اور بابل میں اپنی سلطنت قائم کی۔ حمورابی کو صرف فاتح کی حیثیت سے ہی شہرت حاصل نہ ہوئی بلکہ اس نے ایک مشہور ضابطہ قوانین بھی مرتب کیا۔ یہ قوانین ۲۸۲ دفعات پر مشتمل تھے اور پتھر کی ایک لاٹ پر کندہ کرا دیے گئے تھے۔ یہ لاٹ آج بھی محفوظ ہے۔ ان قوانین کا مجموعہ صاف طور پر ایک ایسے سماج کی نشاندہی کرتا ہے جس میں طبقاتی درجہ بندی سختی سے نافذ ہو۔ زمینداروں، پروہتوں اور سوداگروں کے حقوق ملکیت کی ضمانت دی گئی اور ان گروہوں کے مفادات کو احتیاط کے ساتھ محفوظ کر دیا گیا۔ حمورابی کا ضابطہ قوانین قدیم بابل میں غلاموں کی حیثیت کا بھی تعین کرتا ہے۔ حمورابی کے عہد حکومت میں بابل کا سماج ترقی کی نہایت بلند سطح پر پہنچ گیا تھا۔

۱۷۷۵ ق م

آبپاشی کا نظام

بابل میں حمورابی کے دورِ حکومت میں تقریباً ۱۷۷۵ ق م میں آبپاشی کا نظام قائم کیا گیا۔ یہ غالباً دنیا کا پہلا آبپاشی کا نظام ہے جس سے دریائے دجلہ سے پانی مختلف چھوٹی چھوٹی نہروں کے ذریعے کھیتوں تک لایا گیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا کارنامہ تھا جو کچھ عرصہ کامیابی سے چلا، بعد میں چند غیر فطری رکاوٹوں کے سبب تباہ ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶۰ ق م

آریاؤں کا حملہ

۱۷۶۰ ق م میں آریہ قوم نے وسط ایشیا سے نکل کر پاک و ہند کی طرف رخ کیا اور یہاں کی مقامی آبادی پر اپنا تسلط قائم کر لیا۔ تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ارضِ مغربی پاکستان میں آریہ کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندوکش کے دروں کو عبور کر کے پنجاب کی سرزمین میں داخل ہوئے اور اپنے سے پہلی قوم دراوڑوں کو مار بھگایا۔ ہندوؤں کی قدیم کتاب رگ وید سے پتہ چلتا ہے کہ آریوں اور پنجابیوں میں ایک طویل عرصے تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ان میں دس بادشاہوں کی لڑائی سب سے زیادہ مشہور ہے۔ تاہم ان تمام جنگوں میں آریہ قوم برتری حاصل کرنے میں کامیاب رہی اور رفتہ رفتہ ہندوستان پر ان کا سماجی، ثقافتی اور سامراجی قبضہ ہوتا گیا۔

۱۷۵۰ ق م

آریاؤں کی ایران میں آمد

۱۷۵۰ ق م کے لگ بھگ آریہ قبائل نے ایران کے خطہ پر حملہ کیا۔ جو آریہ قبائل ایران پر حملہ آور ہوئے انہیں تاریخ میں میدیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تاہم ان آریہ قبائل کا ایران پر زیادہ عرصہ اقتدار قائم نہ رہ سکا لیکن پھر بھی نسلی طور پر آریا ایران میں بڑی تعداد میں آباد تھے۔ اسی وجہ سے اس خطہ کا نام آریاؤں کے نام پر پڑ گیا یعنی ایران۔

۱۷۴۵ ق م

شنگ بادشاہت کا قیام

چین کی قدیم تاریخ کی سب سے پہلی بادشاہت کا قیام عمل میں آتا ہے۔ اس بادشاہت کا نام شنگ تھا۔ اسی بادشاہت کے دور میں چینی رسم الخط وجود میں آتا ہے۔ اس کے ساتھ چینی تاریخ کا پہلا کیلنڈر بھی تیار ہوتا ہے۔ شنگ بادشاہت کا دور چین میں کانسی کے دور کا سنہرا آغاز بھی ثابت ہوتا ہے۔

۱۶۰۰ ق م

کلیپڈرا گھڑی

۱۶۰۰ ق م میں مصر میں کلیپڈرا گھڑی تیار کی گئی۔ یہ پانی کی گھڑی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے اس کے نظام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقات کا تعلق ایک بڑے ڈبے میں پانی کے ٹپکنے سے کیا جاتا تھا۔

۱۵۷۰ ق م

اماسیس اول

۱۵۷۰ ق م میں مصر میں اماسیس اول تخت نشین ہوا۔ اس کا تعلق مصر کے اٹھارہویں شاہی خانوادے سے تھا۔ اس کا شمار قدیم مصر کے مشہور ترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ مصر پر قابض ہائیکسوس حکمرانوں کی بادشاہت کو کمزور کر کے مصر پر پرانی بادشاہت بحال کرنا ہے۔

۱۵۴۵ ق م

تحوت مس اول

مصر میں ایک طویل عرصے کی بدنظمی اور انتشار کے بعد باقاعدہ سیاسی استحکام آیا۔ ۱۵۴۵ ق م میں تحوت مس اول تخت نشین ہوا۔ تحوت مس اول نے نہ صرف بادشاہت کی قوت بڑھائی بلکہ عظیم تر مصر کا نعرہ لگا کر شام پر حملہ کیا اور اسے زیرنگیں بنایا اور مصر کا مفتوح دارالحکومت تھیبس واپس لیا۔

۱۵۰۳ ق م

تحوت مس دوم

تحوت مس اول کی وفات کے بعد اس کی بیٹی نے تحوت مس دوم کے لقب سے حکومت کی۔ جس کا دورانیہ تقریباً ۲۲ سال بنتا ہے۔ تحوت مس سوم ایک سمجھ دار حکومتی معاملات کی سوجھ بوجھ رکھنے والی ملکہ تھی۔ اس نے انتہائی بہترین طریقے سے بادشاہت کی۔ اس نے مصر میں داخلی نظم وضبط قائم کرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی حکومتوں سے تجارتی تعلقات قائم کیے۔

۱۵۲۰ ق م

حضرت ایوب علیہ السلام کا دور

۱۵۲۰ ق م حضرت ایوبؑ کا دور ہے۔ آپ زارح بن رعوائل بن عیسو کے بیٹے تھے۔ آپ کی پیدائش فلسطین میں ہوئی۔ آپ نے حضرت اسماعیلؑ کی نسل میں ایک لڑکی سے شادی کی۔ ان سے جو اولاد ہوئی اسے لے کر کوہ شعیر کے دامن میں چلے گئے۔ یہ مقام شمال مغربی عرب میں واقع ہے۔ کچھ مدت بعد آپ کے قبیلے نے ایک طاقتور قوم کی شکل اختیار کی جس پر آٹھ بادشاہوں نے حکومت کی۔ بائبل کے مطابق آپ کی عمر ۱۴۰ سال تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۰ ق م

ہیلیو پولس شہر

ہیلیو پولس شہر کا شمار قدیم مصر کے چند ایک بڑے شہروں میں ہوتا تھا۔ یہاں کے لوگ سورج کی پوجا کرتے تھے۔ پندرہویں صدی ق م میں اس شہر کو مصر کا دارالحکومت بنا دیا گیا۔ اس شہر میں ایک مشہور عبادت گاہ تھی جس کا نام "ری" تھا۔ ری کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ لوگ یہاں عبادت کرتے تھے۔ بادشاہ اکثر ادھر اپنا دربار لگایا کرتے تھے۔ جبکہ اکثر شاہی ریکارڈ بھی اسی عبادت گاہ میں رکھا جاتا تھا۔ اسی عبادت گاہ کے ساتھ ایک ملحقہ عمارت میں عورتوں کی طبی تعلیم کا انتظام تھا۔

۱۵۰۰ ق م

ہندومت کی ابتداء

تقریباً ۱۵۰۰ ق م میں ہندومت کی ابتداء ہوئی۔ ہندومت کی بنیادی کتابیں جنہیں ویدیں کہا جاتا ہے اسی دور میں تخلیق پائیں۔ ہندومت کی ان کتابوں کا بنیادی فلسفہ قربانی اور سومار سومات کے اردگرد گھومتا ہے۔ وید کے مطابق تمام دنیا مختلف چیزوں کی بنیاد پر ہے جن میں آگ، بارش، سورج، صبح، جنگ، عزت، طوفان اور اقتدار اعلیٰ شامل ہیں۔

ویدوں میں مختلف منتر ہوتے ہیں جنہیں مہا منتر مختلف مواقع پر پڑھ کر سناتا ہے۔

۱۵۰۰ ق م

حطیوں کا شام پر قبضہ

اس دور میں حطیوں کا مشہور بادشاہ شپیلی اولی اوماش برسر اقتدار آتا ہے۔ اس کے دور میں سلطنت حطی اپنے عروج پر تھی۔ اس کی قیادت میں حطیوں نے اپنی سلطنت اور شام کے درمیان ایشیائے کوچک کی پوری سرزمین کو فتح کر لیا اور سلطنت متانی کو اپنا تابع کر لیا۔ سلطنت متانی دریائے دجلہ اور فرات کے بالائی علاقوں پر پھیلی ہوئی تھی۔ شپیلی اولی اوماش کے جانشین مصر کی عارضی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شام بلکہ فلسطین تک چلے گئے۔ متانیوں نے حطیوں کے خلاف مصریوں کے ساتھ اتحاد کر لیا تاکہ وہ اپنے مقبوضہ علاقے واگزار کرا سکیں تاہم ان کو اس میں ناکامی ہوئی۔ شام کا علاقہ بدستور حطیوں کے قبضے میں رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۰ ق م

حتی سلطنت کا زوال

۱۵۰۰ ق م میں حتی سلطنت کو زوال آنا شروع ہوتا ہے۔ حتی بادشاہ مارلز کے انتقال کے بعد سلطنت انتظامی بدحالی کا شکار ہو جاتی ہے۔ محلاتی سازشیں جنم لینا شروع کر دیتی ہیں۔ اس دور میں حتی اپنے تمام مقبوضات سے محروم ہوتے چلے گئے۔

۱۵۰۰ ق م

اینڈین تہذیب کا عروج

۱۵۰۰ ق م میں جنوبی امریکہ میں اینڈین تہذیب اپنے عروج پر تھی۔ اینڈین تہذیب جنوبی امریکہ میں ٹھیک اس جگہ پروان چڑھی جس جگہ آج پیرو اور بولیویا کے ممالک موجود ہیں۔ اس تہذیب کی سرحدیں ایکواڈور، کولمبیا، چلی اور ارجنٹائن کے اس وقت کے علاقوں کے بین بین تھیں۔

۱۵۰۰ ق م

متانی سلطنت

۱۵۰۰ ق م میں میسو پوٹیمیا میں ایک عظیم الشان سلطنت قائم ہوئی جس کا نام متانی تھا۔ یہ آریاؤں کی قائم کردہ تھی۔ جو کہ اس علاقے کی سب سے بڑی آبادی بن گئے تھے۔ اس سلطنت کے دارالحکومت کا نام واسوکانی تھا۔ یہ سلطنت آہستہ آہستہ شام سے لے کر Medulausee تک پھیل گئی۔ پندرہویں صدی ق م کے آغاز میں جب متانی سلطنت نے شام پر قبضہ کیا تو مصریوں نے حتیوں کے ساتھ اتحاد کر کے ان کو شام سے باہر نکال دیا تاہم پندرہویں صدی ق م کے آخر تک انہوں نے حتیوں کی مخالفت میں متانیوں کے ساتھ اتحاد کر لیا اور حتیوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ یہ جنگ طویل عرصے تک مختلف وقفوں سے جاری رہی۔ کبھی ایک فریق جیت جاتا اور کبھی دوسرے فریق کو فتح حاصل ہو جاتی تھی تاہم حتی متانی سلطنت کے خاتمے پر لگا۔ ●

۱۴۷۲ ق م

دنیا کی پہلی ملکہ

۱۴۷۲ ق م میں دنیا کی تاریخ میں سب سے پہلی ملکہ تخت نشین ہوتی ہے جس کا تعلق سلطنت مصر سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام ہلشی پسط ہے۔ ہلشی پسط کا تعلق قدیم مصر کے اٹھارہویں خاندان سے تھا۔ ہلشی پسط اپنے ماں باپ کی چوتھی اولاد تھی۔ بقیہ تین بچے نوعمری میں ہی چل بسے۔ چنانچہ مصری قانون تخت نشینی کے تحت یہ تخت نشین ہوئی۔ ہلشی پسط کو اس وقت کی تمام اہم شخصیات اور مقتدر ہستیوں کی پوری پوری حمایت حاصل تھی۔ وہ احکام جاری کرتی، شکایات و مقدمات کی سماعت کرتی، فیصلے اسی کے نافذ ہوتے، الغرض سلطنت کے تمام کام وہ انجام دیتی۔ قدرت نے اسے تعمیراتی فن کی نزاکتوں سے خوب آگاہ کیا تھا۔ مصر کو اس نے ایسی عمارات سے زینت بخشی کہ جو اپنی مثال آپ تھیں۔ ان تمام عمارتوں کی مرمت کروائی جنہیں ہائیکسوس کے دورِ حکومت میں نقصان پہنچ گیا تھا۔ اس نے غیر ممالک سے پرامن تجارتی تعلقات قائم کیے۔ بحیرۂ قلزم کے جنوبی ساحلوں پر کچھ بندرگاہیں تعمیر کرا کے بحری بیڑے تیار کروائے۔ اس کا دورِ حکومت مصر کا سنہری دور ہے۔

۱۴۶۰ ق م

حتی سلطنت کا احیاء

۱۴۶۰ ق م میں حتی سلطنت کا از سرِ نو احیاء ہوا۔ اس دور میں حتیوں کا بادشاہ ٹوڈھالیس اول تھا۔ اس بادشاہ نے حتی سلطنت کو دوبارہ بامِ عروج پر پہنچانے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا شروع کیا۔ شام اور دوسرے علاقوں کی طرف جانے والے راستے بحال کیے۔ سلطنت کے مختلف حصوں پر اپنا کنٹرول مضبوط کیا۔

۱۴۵۱ ق م

حضرت یوشع علیہ السلام کا بیت المقدس پر حملہ

۱۴۵۱ ق م میں حضرت یوشعؑ نے بیت المقدس پر حملہ کیا۔ اس وقت بنی اسرائیل کے تمام قبائل یروشلم میں موجود تھے اور شرک میں مبتلا ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنے بت تراشے ہوئے تھے اور دیویوں دیوتاؤں کی طرف غیر اخلاقی اور غلط روایات منسوب کی ہوئی تھیں۔ بچوں کی قربانی کرنا ایک عام رواج تھا۔ عبادت گاہیں فحاشی اور بدکاری کے اڈے بنی ہوئی تھیں۔ عورتوں کو دیوداسی بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاری ایک عام مذہبی رسم بن گئی تھی۔ حضرت یوشعؑ نے ان حالات میں بیت المقدس پر حملہ کر کے ان لوگوں کی اصلاح و تربیت کرنے کی کوشش کی جو تقریباً ۲۸ سال جاری رہی۔ حضرت یوشعؑ نے یہودیوں کو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام نہاداور خودساختہ مشرکانہ عقائداور رسومات سے نکالنے کی بھرپور کوشش کی لیکن اٹھائیس سال تک یوشع کی تربیت اور رہنمائی میں رہنے کے باوجود یہ قوم اپنے ان خودساختہ مشرکانہ اور گمراہ کن خیالات اور رسومات سے باہر نہ نکل سکی۔

۱۴۴۹ ق م

تحوت مس سوم

حتشی پسط کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا تحوت مس سوم تخت نشین ہوا۔ ملکہ مصر حتشی پسط کی وفات سے فائدہ اٹھا کر شام اور جنوبی قبائل نے بغاوت کردی۔ تحوت مس سوم نے اس بغاوت کو کامیابی سے کچل دیا۔ مغربی ایشیا پر باقاعدہ پے در پے حملے کرنے والا یہ پہلا مصری حکمران تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب سارا مغربی ایشیا، جنوبی سوڈان، نوبیا، سومالی لینڈ کے جزائر حتیٰ کہ اٹلی اور یونان کے ساحلی علاقے اس سلطنت کے باجگوار تھے۔ تحوت مس سوئم نے اپنے عہد حکومت میں سب سے بڑی جنگ مگدو کے مقام پر شامیوں کے خلاف لڑی، کامیابی حاصل کی اور مال غنیمت میں بے تحاشا چیزیں حاصل کیں۔ یہ قدیم مصر کی تاریخ کی ایک بڑی فتح شمار ہوتی ہے۔ تحوت مس سوم نے مصر کو بحیرۂ روم کی دنیا کا آقا بنا دیا۔ اس نے صرف فتوحات ہی نہیں کیں بلکہ تنظیم کا کام بھی کیا۔ ہر جگہ پر ایک قابل گورنر مقرر کیا۔ ایک بہترین بحری بیڑہ بنایا جس نے مشرق قریب پر اپنا تسلط قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۳۲ سال حکومت کرنے کے بعد ۱۴۱۷ ق م میں وفات پائی۔

۱۴۳۰ ق م

آمن حوتپ دوم

تحوت مس سوم کی وفات کے بعد آمن حوتپ دوم کا عہد حکمرانی آتا ہے۔ اس کے دور حکومت میں شام میں دوبارہ بغاوت ہوئی جسے اس نے کامیابی سے فرو کیا۔ شام کے باغی قبیلوں کے سات سرداروں کو گرفتار کیا اور آمن دیوتا کے نام پر قربان کردیا۔

۱۴۱۲ ق م

آمن حوتپ سوم

۱۴۱۲ ق م میں مصر میں آمن حوتپ دوم کی وفات کے بعد آمن حوتپ سوم تخت نشین ہوتا ہے۔ آمن حوتپ سوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دورِ حکومت خاصا طویل ہے جس میں اس نے حکومت مصر کے شاہی خزانے میں دولت کا بے تحاشا اضافہ کیا۔ اس کے دور میں تھیبس کے دارالحکومت میں کثیر عالیشان عمارات تعمیر ہوئیں۔ تھیبس کے بازار اور گلیاں دنیا جہاں کی درآمدی اشیاء سے بھرے ہوتے تھے۔ آس پاس کی بہت سی ریاستیں سلطنت مصر کی باجگوار تھیں اور خراج ادا کرتی تھیں۔ بڑے بڑے بنگلے اور قلعے سلطنت میں جا بجا مقامات پر بنائے گئے۔ مصر کے عروج کے دور میں تھیبس نے یہ سب سے عالیشان دور دیکھا۔ یہ سب آمن حوتپ سوم کی تخلیقانہ صلاحیتوں کا کرشمہ تھا۔ آمن حوتپ سوم نے ۱۳۷۶ ق م میں وفات پائی۔

۱۳۸۰ ق م

مصر میں موحد فرعون کا دور

۱۳۸۰ ق م میں مصر میں آمن حوتپ سوم کا بیٹا اخناتون تخت نشین ہوا۔ اس کا شاہی نام آمن حوتپ چہارم تھا۔ اس کے اقتدار سنبھالتے ہی پروہتوں اور کاہنوں نے اس کے خلاف بغاوت شروع کر دی۔ اصل میں یہ پروہت اور کاہن مذہبی مندروں میں عصمت فروشی کے کام کو فروغ دیتے تھے۔ اخناتون کو یہ سرگرمیاں انتہائی ناگوار گزریں اس نے اس کے خلاف احکامات جاری کیے۔ اس نے تجسیم خداوندی سے متعلق تمام قدیم مصری نظریے ٹھکرا دیے اور ایک ان دیکھے خدا کا تصور پیش کیا۔ اس لئے اسے تاریخ کا پہلا موحد بادشاہ کہا جاتا ہے۔ آمن دیوتا کی پوجا اور اس کے اثرات کا سختی سے خاتمہ کرنا چاہا مگر مکمل کامیاب نہ ہو سکا۔ اس نے ایک خدا کی تبلیغ کے لئے اپنی تمام حکومتی اور ذاتی صلاحیتیں وقف کر دیں۔ اس کے خلاف ثیبہ کے پجاری طبئی نے علانیہ بغاوت کر دی۔ اخناتون نے ان کی بغاوت ختم کی۔ اخناتون نے موجودہ قاہرہ سے ۱۶۰ میل دور ایک نئے دارالحکومت کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے مذہبی فلسفے کے خلاف پوری سلطنت میں ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی۔ داخلی اور خارجی معاملات بگڑ گئے۔ تمام بیرونی مقبوضات نے خراج دینا بند کر دیا۔ ذرائع آمدنی ختم ہو گئے۔ ۱۳۶۲ ق م میں وہ ایک ناکام بادشاہ کی حیثیت سے مر گیا۔

۱۳۶۰ ق م

پہلی آشوری سلطنت

بابل کے شاندار دور کے بعد آشوریہ میں نیم آزاد حکومت قائم ہو گئی۔ یہ حکومت میتنی کے بادشاہ کی باجگوار تھی۔ اسی دور میں آشوریہ کے نیم آزاد حکمران آشوریہ لیلیت نے حطیوں کے ساتھ مل کر میتنی کے با

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست دی اور پہلی آزاد آشوری سلطنت قائم کر لی۔ آشور ابلیت کے پیش رو عدد یزاری نے میسو پوٹیمیا پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح آشوری سلطنت وسعت اختیار کرتی گئی۔ کچھ ہی عرصے میں سلطنت کو آرمینیا تک وسعت دے دی گئی۔ اس کے بعد کے حکمران تکلتی نینورتا کے دورِ حکومت میں سلطنت آشور یہ بہت زیادہ تباہ حالی سے گزری۔ بابل نے آزادی حاصل کر لی۔ تکلتی نینورتا نے آشور میں اپنے لئے ایک محل تعمیر کروانے اور دریائے دجلہ کے اس پار ایک نیا دارالحکومت بنانے میں بے جا اسراف کیا جس کے باعث اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا۔

۱۳۶۲ ق م

توت آنخ آمن مصر کا بادشاہ بنا

۱۳۶۲ ق م میں موحد بادشاہ اخناتون کے مرنے کے بعد اس کا باغی داماد اور پروہتوں کا خاص منظورِ نظر توت آنخ آمن تخت نشین ہوتا ہے۔ اس نے پہلا کام یہ کیا کہ تھیبس کو دوبارہ دارالحکومت بنایا۔ پروہتوں اور کاہنوں سے تعلقات از سرِ نو قائم کیے۔ عوام کے سامنے قدیم دیوتاؤں کے تقدس کو بحال کیا۔ اخناتون کے دور کی تمام یادگار تعمیرات مسمار کر دیں یا ان پر سے اخناتون کا نام مٹا دیا اور اخناتون کو مجرم اعظم کا نام دیا۔ اس کے خلاف ۱۳۵۰ ق م میں ایک جرنیل نے بغاوت کی اور اسے قتل کر دیا۔

۱۳۶۰ ق م

نہر سویز کی اولین تعمیر

نہر سویز کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ انیسویں صدی عیسوی میں باقاعدہ طور پر اسے تعمیر کیا گیا لیکن اس سے پہلے یہ کئی بار تعمیر کی گئی۔ سب سے پہلے ۱۳۶۰ ق م میں کھدوائی گئی۔ اس وقت مصر کا بادشاہ نکوس تھا۔ نکوس کو مشرقِ قریب اور مغرب کے درمیان تجارتی تعلقات کے حوالے سے اس نہر کی اہمیت کا اندازہ تھا۔ اس نے بحیرۂ روم اور بحیرۂ احمر کو آپس میں ایک قریبی نہری راستہ بنانے کی غرض سے اس نہر کی تعمیر کروائی۔ یہ نہر اس دور میں مصری تجارت کے لئے بہت سودمند ثابت ہوئی کیونکہ اس وقت مصری اپنی بحری تجارت میں دنیا بھر میں چھائے ہوئے تھے۔

۱۳۵۰ ق م

حضرت موسیٰ علیہ السلام

۱۳۵۰ ق م کے لگ بھگ حضرت موسیٰؑ کا دور تھا۔ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر تھے۔ فرعون کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اس کو قتل کر دے گا۔ اسی لئے وہ تمام لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی سے حضرت موسیٰ ؑ اسی کے گھر میں پرورش پاتے ہیں اور بڑے ہونے پر نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور فرعون رعمیس دوم کو توحید کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ معجزات دکھاتے ہیں۔ لیکن رعمیس دوم آپ کی جان کا دشمن بن جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے روانہ ہوتے ہیں۔ راستے میں بحرہ قلزم پڑتا تھا۔ اللہ کے حکم سے آپ نے اس پر اپنا عصا مارا تو درمیان میں راستہ بن گیا۔ فرعون بھی آپ کے تعاقب میں پیچھے چلا آیا۔ حضرت موسیٰ ؑ تو اپنے ساتھیوں سمیت دریا کے پار چلے گئے لیکن فرعون اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ رعمیس دوم کی لاش اب تک مصر کے عجائب گھر قاہرہ میں ممی کی صورت میں موجود ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا سامان بنی رہے گی۔

۱۳۵۰ ق م

حضرت شعیب علیہ السلام کا زمانہ

۱۳۵۰ ق م حضرت شعیب ؑ کا زمانہ ہے۔ قرآن پاک میں آپ کو اصحاب المدین کے بھائی کہا گیا ہے۔ آپ مدین میں پیدا ہوئے۔ یہ قوم بہت بددیانت تھی اور ناپ تول میں کمی و بیشی کرتی تھی۔ آپ ان کو سمجھاتے اور ڈراتے تھے لیکن وہ باز نہ آتے تھے۔ آخر انہوں نے حضرت شعیب ؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور زلزلہ سے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ روایات سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ ؑ مصر سے بھاگ کر آپ کے پاس آ گئے تھے اور آپ کی بیٹی سے شادی کی۔ حضرت شعیب ؑ کی وفات حضر موت میں ہوئی۔

۱۳۴۶ ق م

حرم حب مصری حکومت کا تختہ اُلٹتا ہے

۱۳۴۶ ق م میں مصر میں توت آنخ آمن کی بدانتظام حکومت کے خلاف اس کا جرنیل حرم حب بغاوت کرتا ہے۔ بغاوت کامیاب رہتی ہے۔ حرم حب عنانِ حکومت سنبھالتا ہے۔ حرم حب نے مصر کا خارجی اور داخلی اثر و رسوخ بحال کیا۔ مصر کے بالائی اور زیریں حصے متحد کر کے ان پر اپنی فوجیں تعینات کیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۶ ق م

سوپیلومس کی فتوحات

۱۳۴۶ ق م میں حتیوں کے بادشاہ سوپیلومس اول نے اناطولیہ پر حتیوں کا قبضہ بحال کیا اور اپنی سلطنت کی سرحدوں میں وسعت پیدا کی۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ شام کی فتح اور مثانی قبائل کی شکست ہے۔

۱۳۲۱ ق م

سیتی اول

سیتی اول کا تعلق قدیم مصر کے انیسویں شاہی خانوادے سے تھا۔ ۱۳۲۱ ق م میں تخت نشین ہوا۔ اس کے باپ کا نام رعمسیس اول تھا۔ اس کی ناگہانی وفات پر اسے بادشاہ بنایا گیا۔ سیتی اول نے شمال جنوبی مصر کے علاقوں کو دوبارہ سلطنت مصر میں شامل کیا۔ اس نے حتی قوم سے کئی جنگیں لڑیں جن میں ایک جنگ فلسطین اور شام کے علاقے میں قابل ذکر ہے۔ سیتی اول نے مصر کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس نے سلطنت کی حدود طے کیں، سرنگیں کھودیں، نہری نظام مضبوط کیا، مندر تعمیر کروائے۔ اس نے اپنے دور حکومت میں کرناک کا عظیم معبد تعمیر کروایا جو کہ مصر کی چند ایک شاندار تاریخی عمارات میں شمار ہوتا ہے۔ سیتی اول کے بارے میں بہت سے مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ انیسویں خاندان کا سب سے بہترین بادشاہ تھا۔

۱۴۰۰ ق م

آژی تہذیب کا زوال

بحیرہ آژی کی یہ تہذیب ۲۷۰۰ ق م سے ۱۴۰۰ ق م تک برقرار رہی۔ لوہے کے دور کے آغاز کے ساتھ یہ تہذیب چار اہم گروہوں میں تقسیم ہوگئی (۱) کریٹ (۲) سکلائیڈی جزائر (۳) یونان، تھیسل وغیرہ (۴) ٹروڈ ٹرائے کی سرزمین۔ ان چاروں تہذیبوں کو علی الترتیب مینوئی، سکلائیڈی، ہیلاڈی اور ٹروڈی کہتے ہیں۔ ۱۴۰۰ ق م میں جب یونانی بحیرہ آژ میں پھیلے تو اپنے ساتھ ایک اور تہذیب وثقافت بھی لائے جس کی بنیاد پر موجودہ یورپی تہذیب کا آغاز ہوا۔ انہوں نے شہروں کی تعمیر، منصوبہ بندی، فن کاری، مجسمہ سازی، موسیقی، مصوری اور آرٹ کے ایسے نمونے تخلیق کئے جو موجودہ یورپی تہذیب کی اساس ہیں۔ اس تہذیب کی بنیاد آژی تہذیب پر ہے۔ آژی تہذیب کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب ڈھائی ہزار ق م کے لگ بھگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرق کی طرف سے فونیقی یا مصری لوگ یہاں داخل ہوئے اور اپنا تہذیبی مرکز کریٹ کو بنایا۔ یہاں کی تہذیب کونوسس کے بادشاہ کے نام پر مینوئی تہذیب بھی کہا جاتا رہا۔ ۱۴۰۰ قبل مسیح میں یونانیوں کے حملے کے بعد آٹری تہذیب کا مرکز یونان میں منتقل ہو گیا۔ جب کریٹ کی قوت کمال کو پہنچی ہوئی تھی تو اس نے بحری قوت قائم کر کے پورے بحیرہ آٹر پر اپنا قبضہ کر لیا۔ اسی دور میں ان کی چند آریائی قبائل سے جھڑپیں شروع ہو گئیں جس کے نتیجے میں انہیں زوال کی راہ دیکھنا پڑی۔ تیرہویں صدی قبل مسیح میں آٹری جزائر کے تمام بڑے بڑے شہروں پر مختلف قبائل نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ بعد میں یونانی بولنے والے قبائل نے دھاوا بول کر اپنا قبضہ جمالیا اور انہوں نے رہی سہی آٹری تہذیب کا بالکل خاتمہ کر دیا۔

۱۳۰۰ ق م

رعمسیس دوم مصر کا حکمران بنا

۱۳۰۰ ق م میں رعمسیس دوم مصر کا بادشاہ بنتا ہے۔ مصری تاریخ میں اس جیسا شاندار حکمران شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس نے مصر کا پرانا نظام بحال کیا۔ رعمسیس نے اپنے لئے ایک الگ شہر تعمیر کروایا جس کا نام پی رعمسیس رکھا۔ اس کا مطلب "رعمسیس کا شہر" کے ہیں۔ رعمسیس نے اپنے دور حکومت میں آمن دیوتا کے نام پر ہر سال شہر تھیبس میں ایک میلہ کروانے کی رسم کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ اس نے ابی دوس کے مقام پر ایک مشہور مندر تعمیر کروایا جہاں اُسیرس دیوتا کی پوجا ہوتی تھی۔ تعمیراتی کاموں کے علاوہ اس نے کثیر فتوحات حاصل کیں۔ شام لبنان اور فلسطین کے علاقوں میں قبضہ مستحکم کیا اور فوجی اڈے بنائے۔ گیلیلی اور امور کے علاقوں میں حتیوں سے جنگ کر کے ان کو شکست دی اور بزالقلب پر قبضہ کیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد حتیوں سے صلح کر لی اور حتیوں کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی۔ اس کے عہد حکومت کا دوسرا حصہ امن کے ساتھ گزرا۔ اس نے مصر کا پرانا دبدبہ بحال کیا لوبیا کو مصر کا حصہ بنایا اور ایشیائی حریفوں کا خاتمہ کیا۔ یہودیوں کی ایک بڑی تعداد غلاموں کی شکل میں مصر میں لائی گئی۔ رعمسیس دوم وہی فرعون ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اسی کے دور میں ہوا۔

۱۲۷۴ ق م

شلمانیسر اول اشور کو متحد کرتا ہے

شمالی عراق میں سولھویں صدی ق م میں ایک مستقل حکومت قائم ہوئی لیکن بیرونی اور اندرونی عدم استحکام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے زوال پذیر ہوئی۔ ایسے میں ۱۲۷۴ق م کے لگ بھگ شلماصیر اول نے تمام شمالی ریاستوں کو متحد کر کے اپنا زیرنگیں کیا اور کلخ کو پایۂ تخت بنا کر حکومت کی بنیاد رکھی ۔ یہاں سے سلطنت اشوریہ کا احیاء ہوتا ہے۔ شلماصیر نے اشوریہ کے بڑے تجارتی راستوں کو دوبارہ بحال اور مضبوط کیا۔ دارالحکومت کلخ میں اس نے اپنے لئے شاندار محل بنوائے اور پرانے معبدوں کی تعمیر و ترقی کا کام کیا۔ نینوا اور کالخ میں بہت سی تعمیرات کروائیں۔

۱۲۳۳ق م

مصر میں مرنے پتاح کا دورِ حکمرانی

۱۲۳۳ میں رعمسیس دوم کا بیٹا مرنے پتاح مصر کا حکمران بنا۔ اس وقت مصر بیرونی حملہ آوروں کے حملوں کی زد میں تھا۔ لیبیا کا سردار حملہ آور ہوا اور نیل کے ڈیلٹا پر قبضہ کرلیا۔ مشرقی روم کے قبائل مصر پر ٹوٹ پڑے تاہم کچھ ہی عرصے میں مرنے پتاح نے اپنی طاقت کو منظم کیا اور پوری تیاری کے ساتھ پیدل فوج لے کر حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور شکست فاش دی۔ فلسطین، شام اور ہٹی تک یلغار کی۔ ایمور کے علاقے میں بھی پہنچا جو حملہ آوروں کا مرکز تھا۔ بے شمار مال غنیمت جمع کیا جس سے مرنے پتاح نے بحری قوت کو مضبوط کیا۔ بحرروم اور بحرہند تک بحری تجارت کو وسعت دی۔ پوری سلطنت کے اندر بہترین امن وامان کا انتظام قائم کیا۔ اس کی تائی ملکہ اپنے بیٹے کو بادشاہ بنانا چاہتی تھی، مرنے پتاح کو اس کا قبل از وقت پتہ چل گیا، اس نے تمام مجرموں کو گرفتار کر کے سزا دی لیکن اسی دوران مر گیا۔

۱۲۱۴ق م

سیتی دوم مصر کا حکمران بنا

۱۲۱۴ق م میں مرنے پتاح کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا سیتی دوم کے نام سے تخت نشین ہوا۔ سیتی دوم انیسویں بادشاہی خانوادے کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کا دورِ حکومت انتہائی مختصر رہا۔ اس کے دور میں بالائی مصر کے باشندوں نے بغاوت کردی جو کہ اس کی موت تک جاری رہی۔

۱۲۰۰ق م

حتی قوم کا زوال

۱۲۰۰ق م میں ایشیائے کوچک کی بڑی سلطنت حتی کا زوال شروع ہوا۔ حطیوں کی طاقت آہستہ آہستہ کم زور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا شروع ہوگئی۔ سلطنت کے اندر بد انتظامی اور اندرونی شورشوں کا دور دورہ تھا۔ ایشیائے کوچک کے اطراف سے شام، فلسطین پر بحری قوموں کے حملے شروع ہوگئے۔ یہ قومیں بحیرہ ایجیئن کے جزیروں سے آئی تھیں۔ بعد میں انہوں نے حطی سلطنت کو تاراج کر ڈالا۔ حطی سلطنت چھوٹے چھوٹے راجواڑوں میں تقسیم ہوگئی اور آخرکار اشوریہ کا ایک صوبہ بن گئی۔

۱۲۰۰ق م

جنگ ٹروجن

جنگ ٹروجن کے بارے میں مؤرخین کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو یہ کہتا ہے کہ اس جنگ کا حقیقی دنیا سے کوئی تعلق نہیں، یہ صرف ایک دیو مالائی افسانہ ہے۔ جبکہ دوسرے گروپ کا کہنا ہے کہ ۱۲۰۰ق م میں اس جنگ کے آثار ملتے ہیں۔ تاہم اگر اسے حقیقت مان بھی لیا جائے تو اس کا زمانہ ۱۲۰۰ق م کا ہے۔ ٹروجن جنگ یونان اور ٹرائے کے درمیان لڑی گئی۔ ٹرائے کا بادشاہ پرائم امیر اور طاقتور تھا۔ اس کے دور میں (یونانی روایات کے مطابق) پلیوس اور تھیٹس کی شادی کے موقع پر تمام دیوتا جمع تھے مگر اریس کو دعوت نہ دی گئی۔ اریس نے آتے ہی ایک سیب حاضرین کی طرف پھینکا جس پر مختلف دیویوں کے درمیان جھگڑا شروع ہوگیا۔ جھگڑا بڑھا تو ٹرائے کے شہزادے پارس کے پاس تصفیہ کے لئے پہنچا۔ پارس نے افرودیتہ کے حق میں فیصلہ دے دیا، جس پر دوسری دیویاں ہیرا اور اتھنا ٹرائے کی دشمن ہوگئیں اور مینلایوس نامی شہنشاہ کو جنگ کرنے پر اکسایا۔ مینلایوس نے تمام یونانی بادشاہوں اور شہزادوں سے مدد مانگی اور دو سال کی تیاری کے بعد ٹرائے پر حملہ آور ہوا۔ ۹ سال تک محاصرہ جاری رہا مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر تنگ آ کر لکڑی کے گھوڑے والی چال چلی اور ٹرائے کو فتح کرنے میں کامیاب رہا۔ ٹرائے شہر ایشیائے کوچک کے ساحل پر درہ دانیال کے کنارے واقع ہے۔

۱۱۵۸ق م

بابل پر ایلامیوں کا حملہ

۱۱۵۸ق م میں بابل پر ایلامیوں نے حملہ کیا اور لوٹ مار کرنے کے بعد بہت یادگاریں تباہ کر دیں۔ اور حمورابی کا مشہور زمانہ قانون جو کہ پتھروں پر کندہ تھا اپنے ساتھ لے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۰ ق م

آلمک تہذیب کا آغاز

۱۱۵۰ ق م کے لگ بھگ میسوامریکا میں کولمبین ثقافت کا آغاز ہوتا ہے۔ چونکہ اس ثقافت کی ابتدائی جگہ پر رہنے والے لوگ آلمک نسل کے تھے اس لئے اسے آلمک تہذیب کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ آلمک لوگ گرم اور نچلی جگہوں پر رہتے تھے جو کہ جنوبی میکسیکو کے ساحلی علاقوں میں واقع ہے۔ یہ لوگ ایک دیوتا کی پوجا کرتے تھے جس کا نام موٹف (Motif) تھا۔

۱۱۱۵ ق م

تگلت پلناسر اول اشوریہ کی توسیع کرتا ہے

تگلت پلناسر اول سلطنت اشوریہ کا پہلا بڑا نام ہے۔ اس کے بارے میں روایات ہیں کہ اس نے پیدل شکار میں ۱۲۰ شیر مارے اور آٹھ سو فوجی رتھ پر چڑھ کر مارے۔ اس نے شکار کے شوق میں قوموں پر حملہ کیا۔ کموہ قوم پر حملہ آور ہوا۔ ان کے شہر تباہ کر دیے۔ آونس قوم کو زیر کیا۔ ہیٹوں اور آرمینیوں کو کچل دیا۔ مصریوں پر کاری ضرب لگائی۔ مفتوحہ علاقوں میں ہر جگہ اپنے دیوتاؤں اور دیویوں کے مندر بنائے۔ تاہم بعد میں اہل بابل نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے شکست دی۔ اس کے دیوتاؤں کے بت قید کر کے بابل لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ تگلت پلناسر اول اس بے عزتی کو برداشت نہ کر سکا اور شرم کے مارے مر گیا۔ تاہم اس شکست کے باوجود سلطنت اشوریہ کی توسیعات میں فرق نہ آیا۔ ۱۱۰۲ ق م میں اس کا انتقال ہوا۔

۱۱۱۰ ق م

بابل میں مردوک کی عبادت

۱۱۱۰ ق م کے لگ بھگ جنوبی عراق میں بابل میں مردوک نامی دیوتا کی پوجا شروع ہوئی۔ یہ دیوتا عام طور پر طوفانوں کے دیوتا کے نام سے مشہور تھا۔ اسے بابل کا خدا بھی کہا جاتا تھا۔ اس وقت بابل پر بنوکدرضر کا دورِ حکومت تھا۔ بنوکدرضر نے اس خدا کی عبادت کے لئے قومی سطح پر اہتمام کیا۔ بڑے بڑے بت خانے بنائے جن میں مردوک دیوتا کے بت رکھے تھے۔ بابل شہر کے اندر اس کا سب سے بڑا بت خانہ تعمیر کروایا جس کا نام ایزاگیلا تھا۔ ایک دوسرا بت خانہ بھی تعمیر کروایا جس کا نام اِ-تمنا نکی تھا۔ مردوک کا ستارہ جیوپٹر تھا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقدس جانور گھوڑے، کتے اور اژدھے تھے۔ اسی زمانے میں اشوریہ اور پرشیا کے بادشاہ بھی اس خدا کی پرستش کرتے تھے اور انہوں نے اپنے ملکوں میں اس کے بہت سے بت خانے بنوائے۔ مردوک کو بعد میں "بل" کا نام دیا گیا جو کہ سامی زبان کے لفظ بال سے ماخوذ ہے اس کا مطلب "مالک" کے ہیں۔

۱۰۴۹ ق م

آشور نفر پال آشوریہ کا بادشاہ بنا

آشوریہ نفر پال شمس عدد چہارم کا بیٹا اور تنگلت پلنا سر اول کا چچا تھا۔ اس نے ۱۰۴۹ ق م سے ۱۰۳۱ ق م تک حکمرانی کی۔ اس کے دور میں مغربی علاقوں سے آنے والے لوگوں نے آشوریہ کو کمزور کر دیا۔ اس نے نینوا کو سلطنت آشوریہ کا دارالحکومت بنایا۔ اس کے عہد حکمرانی میں مشرقی صحرائی خانہ بدوشوں نے سلطنت پر پے در پے حملے کر کے سلطنت کے استحکام کو کمزور کیا۔ اس کا دور حکومت انتہائی بدنظمی اور بدحالی کا شکار تھا۔

۱۰۲۷ ق م شنگ بادشاہت کا خاتمہ

۱۰۲۷ ق م میں چین میں شنگ کی بادشاہت کا خاتمہ ہوا اور ایک نئے شاہی خاندان چو کی حکومت کا آغاز ہوا۔ جو خاندان کے لوگ خانہ بدوش قبائل پر مشتمل تھے انہوں نے شنگ بادشاہت پر یلغار کی اور شکست دے کر اپنی بادشاہت قائم کر لی۔

۱۰۲۰ ق م سول تخت نشین ہوا

۱۰۲۰ ق م میں اسرائیلیوں کا پہلا بادشاہ سول تخت نشین ہوتا ہے۔ سول عبرانیوں کے لئے ایک بہترین بادشاہ ثابت ہوا۔ اس نے اسرائیلیوں کو پہلی مرتبہ ایک بہترین سلطنت بنا کر دی۔

۱۰۰۰ ق م

حضرت داؤد علیہ السلام کا دور حکومت

۱۰۰۰ ق م میں اسرائیلیوں کے دوسرے بادشاہ اور اللہ کے پیغمبر حضرت داؤد کا دور حکومت شروع ہوتا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے از سر نو اسرائیل کو ایک مضبوط بادشاہت بنا کر دی۔ انہی کے دور حکومت میں یروشلم کو دارالحکومت بنایا گیا۔ حضرت داؤدؑ کے باپ کا نام ایشا تھا۔ آپ کے عہد میں طالوت بنی اسرائیل کا ایک نیک شخص تھا جسے حضرت شموئیل نے بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔ جب جنوبی فلسطین کے بادشاہ جالوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس پر حملہ کیا تو حضرت داؤدؑ طالوت کی جانب سے لڑے اور جالوت کو قتل کر ڈالا۔ اس پر طالوت نے آپ کو اپنا داماد بنا لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد آپ سے حسد کرنا شروع کر دیا۔ مؤرخین کے مطابق آپ نے طالوت کو قتل کر دیا اور اسرائیل کے بادشاہ بن گئے۔ حضرت داؤدؑ نے یروشلم میں اپنے ہیکل کی بنیاد رکھی جو آپ کے فرزند حضرت سلیمانؑ کے دورِ حکومت میں مکمل ہوا۔ بائبل کے مطابق آپ نے چالیس سال حکومت کی اور کہن سالی میں وفات پا کر صیہون میں دفن ہوئے۔

۱۰۰۰ ق م

عبرانی زبان پھلتی پھولتی ہے

۱۰۰۰ ق م میں فلسطین کے مقام پر عبرانی زبان پروان چڑھتی ہے۔ عبرانی زبان کا شمار دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں ہوتا ہے۔ عہد نامہ قدیم، تلمود، بائبل اور مشناح یہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں لکھی گئی تھیں۔

۱۰۰۰ ق م

آریہ خلیج بنگال میں

۱۰۰۰ ق م میں آریہ قوم نے بنگال کے علاقے تک اپنے قدم جما لئے۔ اس دور میں راجہ سترتھ اس علاقے کا حکمران تھا۔ ۱۰۰۰ ق م میں ہندی آریہ تہذیب کا عقلی دور شروع ہوتا ہے۔ جنوبی اور مشرقی ہندوستان کے بعض قبیلوں نے آریہ مذہب، آریہ زبان اور تہذیب اختیار کی۔ اس کے ساتھ ساتھ آریہ ادب میں بھی خاصی ترقی ہوئی۔ بے شمار سوتر لکھے گئے، نثر کو فروغ ہوا اور جیومیٹری بھی استعمال کی گئی۔

۹۷۶ ق م

حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ بنے

۹۷۶ ق م میں حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ اسرائیل کے تیسرے بادشاہ بنے۔ ان کا دورِ حکومت ۹۷۶ ق م سے لے کر ۹۲۲ ق م تک ہے۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جانوروں کی آوازیں سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ تمام جنات بھی آپ کے زیرِ تصرف تھے۔ حضرت سلیمانؑ نے اسرائیل کی معاشی صورتحال کو بہتر بنایا اور یہودیوں کا ایک معبد بھی بنایا۔ جس کو ہیکل سلیمانی کہا جاتا تھا۔ یہ ہیکل یروشلم میں بنایا گیا تھا۔ حضرت سلیمانؑ ایک ادیب بھی تھے اور کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ ملکۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبا کے تخت کا واقعہ آپ ہی سے متعلق ہے۔

۹۳۵ق م

شی شونک اول تخت نشین ہوا

۹۳۵ق م میں مصر میں شیشونک اول تخت نشین ہوتا ہے۔شیشونک اول کا تعلق مصر کے بائیسویں شاہی خانوادے سے تھا۔اس نے اسرائیلیوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں جن کا ذکر اس کے مقبرے کی دیواروں پر بائبل میں ملتا ہے۔بائبل میں اسے شیشک کے نام سے پکارا گیا ہے۔شیشونک نے فلسطین پر حملہ کیا اور وہاں سے تمام خزانے خراج کے طور پر ساتھ لے گیا۔

۹۲۲ق م

حضرت سلیمان کی وفات

۹۲۲ق م سلطنت فلسطین کے سب سے عظیم الشان فرمانروا حضرت سلیمانؑ کا انتقال ہوا۔حضرت سلیمانؑ کے وصال کے ساتھ ہی مملکت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔شام نے اپنی خودمختاری کا اعلان کردیا۔عربوں نے بحیرۂ احمر کے راستے پر قبضہ کرلیا۔فرعونِ مصر نے فوج بھیج کر ہیکل سلیمانی کو لوٹنے کا حکم دیا۔۱۲ میں سے ۱۰ قبائل اس کے مطیع ہوگئے اور یوں ریاست پھر دو حصوں میں بٹ گئی۔شمال میں ۱۰ قبیلوں کی ریاست اسرائیل اور جنوبی پہاڑوں میں یہودا اور بن یمین کے دو قبیلوں کی ریاست یہودیہ۔شمالی ریاست اسارہ اور جلیل تک پھیلی ہوئی تھی۔اس کا دارالحکومت سماریہ تھا۔یہودیہ نے مذہبی و دینی اقتدار لاوی قبیلے کو سونپا ہوا تھا۔اسرائیل اور یہودیہ دونوں شام کی باجگوار ریاستیں بن گئیں۔

۹۱۳ق م

آسا تخت نشین ہوا

۹۱۳ق م میں سلطنت یہودیہ کا تیسرا بیٹا بادشاہ آسا تخت نشین ہوا۔اس وقت عزریاہ بن عود اور حنانی پیغمبر تھے۔اس کے دورِ حکومت کو داؤد اور سلیمان کے دور کے بعد تیسرا شاندار دور سمجھا جاتا ہے۔اس سے پہلے اسرائیل کی ریاست سرائم کی جنگ کی وجہ سے بہت کمزور پڑ چکی تھی۔آسا نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور بت پرستوں کے بتوں کو تباہ کرنا شروع کیا۔اسی دوران جنوب میں حبشہ کی طرف سے ایک بڑا خطرہ نمودار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ یہ حبشہ کا شہزادہ زراح تھا۔ اس نے ایک ٹڈی دل لشکر لے کر یہودیہ پر حملہ کر دیا۔ آسا کی فوج نے اس کا بہادری سے مقابلہ کیا اور شکست دے کر مار بھگایا۔ لڑائی کے بعد سلطنت یہودیہ میں حضرت عزریاہ بن عودں نے تبلیغ شروع کی۔ آسا نے ان کی تبلیغی مہم میں ان کا بہت ساتھ دیا اور لوگوں کو ان کی بات ماننے کے لئے کہا۔ کچھ ہی عرصے بعد اسرائیل کے بادشاہ لعشاہ نے یہودیہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں آسام ریاست کے بادشاہ بن ہدد نے آسا کی بھرپور مدد کی۔ حضرت عزریاہ بن عودں کے بعد حضرت حنانی ں کا دور آیا جس نے آسا کو راہ راست سے بھٹکتے ہوئے دیکھا تو اسے تبلیغ شروع کی۔ اس پر آسا نے حنانی ں کو قید میں ڈال دیا۔ آسا ۸۷۳ میں ۴۱ برس حکومت کرنے کے بعد فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا یہوسقط تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانے میں سلطنت یہودیہ کو ویسا ہی عروج ملا جیسا حضرت داؤد کے زمانے میں تھا۔

۹۰۰ ق م

ہومر اوڈیسی لکھتا ہے

قدیم یونان کا مشہور اور عظیم شاعر ۹۰۰ ق م کے آس پاس یونان میں کہیں پیدا ہوا۔ اس نے دو مشہور رزمیہ نظمیں لکھیں جنکے نام ایلیڈ (Iliad) اور اوڈیسی (Odyssey) ہیں۔ مؤرخین کے مطابق ہومر نام کی کوئی شخصیت تاریخ میں نہیں گزری اور دونوں نظمیں یونانی اساطیر سے ماخوذ ہیں۔ تاہم مؤرخین کا ایک گروہ اس کا قائل نہیں۔ اس کے حالات زندگی پر گمنامی کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اس کی پیدائش کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ نویں صدی ق م کے وسط میں آئیونیا (ترکی) میں پیدا ہوا۔ جبکہ یونان کے سات شہر اس کے مدعی ہیں کہ ہومر یہیں پیدا ہوا تھا۔ ہومر اندھا اور مفلس تھا۔ ایک لڑکے کی انگلی پکڑ کر قریہ قریہ شہر شہر گھومتا گاتا پھرتا تھا۔ ۵۰۰ ق م میں سپارٹا میں اس کی نظمیں گائی جاتی تھیں۔ یونانی حکمران جنگوں کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خاص خیال رکھتے تھے کہ ہومر کا دیوان صحیح صحیح مدوّن ہو۔ ہر یونانی شہر میں اس کے کلام کے نسخے موجود تھے۔

۹۰۰ ق م

جیومیٹری کی ابتداء

جیومیٹری علم ریاضی کی ایک شاخ ہے جو ایک جگہ یا مقام کی ماہیت، اس کی حقیقت حال اور اس کی صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریافت سے تعلق رکھتی ہے۔اس علم کی ابتداء یوں تو مصر سے ہوئی جہاں دریائے نیل میں وقتاً فوقتاً طغیانی آتی رہتی تھی چنانچہ قدیم مصری لوگ اپنی فصلوں اور زمینوں کی حفاظت کے لئے زاویے وغیرہ بنا کر حساب لگایا کرتے تھے۔تاہم اس فن کو صحیح معنوں میں ترقی یونانیوں نے ۹۰۰ ق م میں دی۔ایتھنز میں لوگ اس علم پر تحقیق کیا کرتے تھے اور نت نئے فارمولے تخلیق کیا کرتے تھے۔پروٹو جیومیٹرک سٹائل کی ابتداء بھی یہیں سے ہوئی ۔یہ علم جیومیٹری کی ترقی یافتہ شکل تھی۔اس سے پہلے جیومیٹری دائرہ اور قوس تک محدود تھی۔یونانیوں نے اس میں قاعدہ، ٹیڑھے میڑھے اضلاع، تکون اور دائرہ کے ۱۸۰ زاویے معلوم کئے۔ مینڈر اور سواستیکا بھی اہل ایتھنز کی تخلیق ہے۔شروع میں جانوروں اور انسانوں کی تصویریں جیومیٹری کے قوانین کو سمجھنے کے لئے وضع کی جاتی تھیں۔یہ جیومیٹری کا ہی علم تھا جس نے یونان اور پھر رومن فنِ تعمیر کی بنیادیں کھڑی کیں۔

۸۹۹ ق م

یہودہ پر شام اور عرب کا حملہ

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے کچھ ہی عرصہ گزر جانے کے بعد یہودہ کی سلطنت کا ایہو رام نامی شخص حکمران بنا۔ایہو رام ایک نا اہل بادشاہ تھا۔اس کی نا اہلیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۸۹۹ ق م میں عربوں اور شامیوں کی متحدہ فوجوں نے یہودہ پر حملہ کر دیا۔انہوں نے ہیکل کو لوٹا، بادشاہ کے محل میں داخل ہو کر جو کچھ ملا لوٹ کر لے گئے حتیٰ کہ بادشاہ کی بیویاں اور بچے قیدی بنا کر لے گئے۔یہ محض لوٹ مار کی خاطر تھا اس لئے حملہ آوروں نے شہر کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

۸۸۳ ق م

آشور نصر پال دوم کا دورِ حکومت

آشورہ نصر پال دوم نے ۸۸۳ ق م سے لیکر ۸۵۹ تک حکومت کی۔اس کا اہم کام نئی آشوری سلطنت قائم کرنا تھا۔سات سال متواتر حملے کرنے کے بعد وہ آرامیوں کو دریائے فرات کی بالائی وادیوں میں زیر نگیں کرنے میں کامیاب ہوا۔شمال کی طرف سے اس نے آرامیوں کی بغاوت کو دبایا اور وہاں ایک نیا آشوری صوبہ تشخان قائم کیا تاکہ سرحد پر قابو رکھا جا سکے۔آشورہ نصر پال دوم ایک بہترین منتظم بادشاہ ہونے کے ساتھ اعلیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعمیرات کا ذوق بھی رکھتا تھا۔اس نے شمال مغرب میں اپنے لئے ایک شاندار محل تعمیر کروایا۔نینورتا اور انیل کے مقبرے معبد اور شہر کی دیواریں تعمیر کروائیں۔ایک چھوٹا چڑیا گھر اور نباتات کا عجائب گھر بھی بنوایا۔ دریائے زیب سے ایک نہر نکلوائی جو شہر کو سیراب کرتی تھی۔

۸۷۶ ق م

آمری فلسطین کا بادشاہ بنتا ہے

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد سلطنت اسرائیل کا شیرازہ بکھر گیا۔مختلف حصوں پر مختلف حکومتیں قائم ہو گئیں۔شمالی فلسطین میں آمری نامی شخص نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔اس نے جنوبی فلسطین کو نسبتاً طاقتور ریاست بنایا،اس کی سرحدوں میں وسعت کی ،ماب کا علاقہ فتح کیا اور ٹائر کے ساتھ اتحاد کر کے فلسطین کے دارالحکومت کو سمیریا منتقل کر دیا۔آمری نے ۸۷۳ میں وفات پائی۔

۸۷۳ ق م

شمالی فلسطین میں احب کا دورِ حکومت

۸۷۳ ق م میں شمالی فلسطین میں آمری کی وفات کے بعد اس کا بیٹا احب بادشاہ بنتا ہے۔احب نے اپنی سلطنت کو مزید وسعت دی اور سلطنت کی سرحدیں دریائے اردن سے لیکر باشن تک وسیع کر دیں۔احب نے فونیقی قوم کے ساتھ اتحاد کیا اور شام کے بادشاہ کے خلاف ایک بڑی جنگ لڑی۔تاہم فتح حاصل ہونے کی بجائے سلطنت کو نقصان پہنچا اور موب کے علاقے میں مقامی سرداروں نے میشا نامی سردار کی سربراہی میں بغاوت کر کے اپنی خود مختاری قائم کر لی۔اسی اثناء میں شامی حکومت نے فلسطین پر حملہ کر دیا اور ایک وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا۔احب نے جوابی کاروائی کی ناکام کوشش کی جس میں ناکامی کے ساتھ ساتھ موت اس کا مقدر بنی۔یہ واقعہ ۸۵۳ ق م کا ہے۔

۸۶۰ ق م

الیجاہ علیہ السلام کا دور

۸۶۰ ق م میں اسرائیل میں حضرت الیجاہؑ کی نبوت کا دور تھا۔اس وقت اسرائیل میں ملکہ جزبال کی حکومت ہوتی ہے ملکہ جزبال نے اپنے دورِ حکومت میں بعل دیوتا کی پوجا کرنے کا حکم جاری کیا اس کے ساتھ اشترتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوی کی بھی پرستش ہونا شروع ہوگئی۔دیوی دیوتاؤں پر چھوٹے بچوں کی بھی قربانی دی جانے لگی۔حضرت الیجاہؑ نے ان مشرکانہ رسوم کے خلاف احتجاج بلند کر کے تبلیغ شروع کردی۔آہستہ آہستہ آپ کی تبلیغ عوام میں نفوذ پذیر ہونا شروع ہوتی ہے اور آخر کار حضرت الیجاہؑ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک کامیاب خونی انقلاب کے ذریعہ اس مشرکانہ حکومت کو ختم کر دیتے ہیں۔

۸۵۹ ق م

شلمانیسر سوم آشوریہ کا حکمران بنا

شلمانیسر سوم ۸۵۹ ق م میں سلطنت آشوریہ کا حکمران بنا۔اس نے تخت سنبھالتے ہی سلطنت کے توسیع پسندانہ عزائم کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا۔اس نے مشرقی اور جنوبی سرحدوں پر فوجی مہمات روانہ کیں۔ شمالی شام کو زیر نگیں کیا،۸۵۳ ق م میں اس نے فلسطین پر چڑھائی کردی۔شام اور فلسطین دونوں نے اس کے خلاف اتحاد کرلیا۔اتحاد ٹوٹنے پر آشوریہ کو فتح حاصل ہوئی۔تاہم شام کے خلاف مہمات رنگ نہ لاسکیں۔لیکن سلیسیا کا علاقہ فتح کرلیا گیا۔سلیسیا کے بادشاہ تارسس کو گرفتار کر کے علاقے کو آشوری سلطنت کا حصہ بنا دیا گیا۔۸۲۴ ق م میں جب اس کا انتقال ہوا تو سلطنت آشوریہ بغاوت کی زد میں تھی۔

۸۴۳ ق م

اتھالیہ سلطنت یہودیہ کی ملکہ بنتی ہے

سلطنت یہودیہ کی تاریخ میں پہلی ملکہ اتھالیہ تھی۔اس نے ۸۴۳ ق م میں اپنے بیٹے اہازیہ کے مرنے کے بعد حکمرانی سنبھالی۔یہ سابقہ بادشاہ احب کی بیٹی اور حاھم کی بیوی تھی۔اس نے اپنے دور حکومت میں ہر اس شخص کو قتل کروادیا جسے وہ اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھتی تھی۔اتھالیہ سات سال تک ملکہ رہی۔اس نے یہودیہ کے شاہی خاندان کے تمام افراد کو اپنے تخت کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے قتل کروادیا۔تاہم شاہی خاندان کا ایک فرد جوش بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔جوش نے اتھالیہ کے خلاف ایک کامیاب بغاوت کی اور اسے قتل کر کے حکومت پر قبضہ کرلیا۔

۸۴۲ ق م

اسرائیل میں انقلاب

اسرائیلی بادشاہ احب شام کے ساتھ جنگ میں مارا گیا۔اس کے بعد جاہورام بادشاہ بنا۔جاہورام ایک نااہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ تھا۔اس کے دور میں سلطنتِ اسرائیل بدانتظامی کا شکار رہی۔انہی حالات میں پیغمبر الیسع اپنی تبلیغ کا آغاز کرتے ہیں۔جاہورام کی فوجوں کا کمانڈر جاہو پیغمبر الیسع کا دین قبول کر کے جاہورام کے خلاف بغاوت کر دیتا ہے۔

۸۱۴ق م
کارتھیج کا شہر

۸۱۴ق م میں مشہور شہر کارتھیج آباد کیا گیا۔اس شہر کو اہل فونیقیا نے آباد کیا تھا۔اس شہر کی اہمیت کی وجوہات میں اس کا بہترین ساحل،اس کی اقتصادی اور سیاسی اہمیت شامل تھیں۔

۸۰۰ق م
کورنتھ کی تعمیر

۸۰۰ق م میں مشہور یونانی شہر کورنتھ تعمیر کیا گیا۔یہ ایک چھوٹی بندرگاہ تھی۔یہ اس دور میں یونان کا تجارتی اور معاشی نقطۂ نظر سے اہم شہر تھا۔ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے یہاں سے بحری تجارت بھی کی جاتی تھی۔کورنتھ کا شمار قدیم تاریخ کے بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔

۷۹۵ق م
سارگون دوم کا دورِ حکومت

تگلت پلنا سر سوم کی وفات کے بعد سلطنت آشوریہ بدحالی اور سیاسی عدم استحکام کا شکار ہو گئی۔اس صورتحال میں فوج کے سپہ سالار سارگون دوم نے فوجی انقلاب کے ذریعے خود کو بادشاہ بنایا۔سارگون دوم بڑا بہادر اور مدبر تھا۔فوجوں کی خود کمان کرتا تھا اور خطرناک سے خطرناک مقام پر بھی خود لڑتا تھا۔اس وقت بابل میں ایک کلدانی بلادان نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔اسے اعلامیوں کی مدد مل گئی۔سارگون دوم ایک طویل عرصے تک اس کی بغاوت کو دبانے کی کوشش کرتا رہا،آخر کامیابی حاصل ہوئی۔بلادان عیلام کی طرف بھاگ گیا اور سارگون نے جشن عام کا اعلان کیا۔اس کے علاوہ یونان اور ساپٹرس سے اطاعت کروائی۔حکومت کا بہت اچھا انتظام کیا۔تحریر،آرٹ اور تجارت کو ترقی دی لیکن بیرونی حملہ آوروں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔یہ واقعہ ۷۲۲ق م کا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷۶ق م

اولمپک گیمز کی ابتداء

۷۷۶ق م میں قدیم یونان میں اولمپیا کے مقام پر پہلی مرتبہ اولمپک گیمز منعقد ہوئیں۔ گیمز کی ابتداء ایک چکر کی دوڑ تھی جسے سٹیڈ کہا جاتا تھا۔ اسی سے لفظ سٹیڈیم نکلا ہے۔ سٹیڈ کا فاصلہ تقریباً ۲۰۰ گز کا تھا۔ شروع شروع میں عورتوں کی شرکت پر پابندی تھی صرف مرد حصہ لیتے تھے۔ تمام مرد برہنہ حالت میں حصہ لیتے تھے۔ شروع میں اولمپک گیمز صرف یونانی نسل کے طبقہ شرفاء کے لئے مخصوص تھے۔ اولمپک کھیلوں میں بعض مذہبی رسومات بھی ادا کی جاتی تھیں۔ مذہبی رسومات کی ادائیگی کے بعد جشن کا آغاز ہوتا تھا۔ پہلے پہل یہ جشن ایک دن رہتا تھا بعد میں اس کا دورانیہ پانچ دن کر دیا گیا۔ قدیم اولمپک کھیلوں میں جیتنے والوں کو انعام کے طور پر زیتون کے پتوں کا تاج پہنایا جاتا تھا۔ پانچویں صدی ق م اولمپک کھیلوں کے عروج کا زمانہ تھا۔ اس کے بعد یونان کی ریاست کا شیرازہ بکھرنا شروع ہو گیا تو اولمپک گیمز کو بھی بند کر دیا گیا۔

۷۵۳ق م

روم کی بنیاد

۷۵۳ق م میں مشہور زمانہ شہر روم وجود میں آیا۔ اس شہر کو ارومولس اور ریمس نے تعمیر کیا۔ یہ دونوں جڑواں بھائی تھے اور ان کے متعلق روایت سننے میں آئی ہے کہ بوقت پیدائش ارمولس اور اس کے جڑواں بھائی ریمس کو ویران علاقے میں چھوڑ دیا گیا مگر انہیں ایک مادہ بھیڑیے نے اپنا دودھ پلایا اور بعد ازاں ایک گڈریے نے پالا پوسا۔ روم کی تاریخ کی ابتداء ایک چھوٹے سے شہر سے ہوئی مگر بعد ازاں یہ شہر عظیم الشان سلطنت کا مرکز بن گیا۔

۷۵۰ق م

حضرت اموس علیہ السلام کا دور

۷۵۰ق م کے لگ بھگ سلطنت اسرائیل میں ایک نئے نبی کا ظہور ہوتا ہے جن کا نام حضرت اموسؑ ہے۔ حضرت اموسؑ شمالی اسرائیل کی تباہی کی پیش گوئی کرتے ہیں جو کہ پوری ثابت ہوتی ہے۔ حضرت اموسؑ پر ایک کتاب بھی نازل ہوئی تھی جو کہ تمام کی تمام ان کے پیروکاروں کے ہاتھوں مرتب ہوئی۔ اس کتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ان کی زندگی کے بہت کم حالات کا پتہ چلتا ہے۔ان کے ظہور کے وقت سلطنت یہودیہ میں اذیہ نامی حکمران تھا جبکہ سلطنت اسرائیل (جنوبی) میں جرویوم نامی حکمران تھا۔حضرت اموسؑ کا عرصہ نبوت انتہائی مختصر تھا۔انہوں نے اپنے دور نبوت میں کئی پیش گوئیاں کیں جو حرف بہ حرف پوری ثابت ہوئیں۔ان میں سلطنت اسرائیل میں آنے والے زلزلہ کے بارے میں دو سال قبل کی جانے والی پیش گوئی بھی شامل تھی۔حضرت اموسؑ کو جرویوم نے جلاوطن کر دیا تھا اس لئے ان کے بقیہ حالات زندگی پردہ گمنامی میں ہیں۔

۷۵۰ ق م

مصر پر کش کا حملہ

۷۵۰ ق م میں کش بادشاہت نے مصر کے بالائی علاقے فتح کر کے ان پر اپنی حکومت کر لی۔کش افریقہ کے علاقہ نوبیا کی بادشاہت تھی جس نے اپنی توسیع پسندانہ پالیسی کے مطابق مصر پر حملہ کر کے اس پر تسلط قائم کر لیا۔اس وقت ان کا بادشاہ پیانکھی تھا۔

۷۴۰ ق م

شامی فوجوں کا یروشلم پر حملہ

شامی فوجوں نے یروشلم پر حملہ کر دیا۔شدید لڑائی ہوئی اور یہودہ کا بادشاہ آخر کار شامی حکومت کا باجگوار بن گیا۔شامی فوجوں کے واپس لوٹتے ہی شمالی یہودی بادشاہت اسرائیل نے یروشلم پر حملہ کر دیا، یہودہ کی کمزور سلطنت مقابلہ نہ کر سکی۔اسرائیلی فوج نے یروشلم کو لوٹا اور دو لاکھ یہودی عورتوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے لیکن سامرہ پہنچتے ہی انہیں آزاد کر کے واپس بھیج دیا۔

۷۳۵ ق م

اہوز تخت نشین ہوا

۷۳۵ ق م میں سلطنت یہودیہ کا بادشاہ اہوز تخت نشین ہوا۔یہودیہ یہودیوں کی جنوبی ریاست تھی۔اہوز کو شام اور اسرائیل کی شمالی ریاست کی جانب سے دھمکیاں ملیں تو اس نے اشوریہ کے بادشاہ سے مدد کی درخواست کی۔چنانچہ اشوریہ کے بادشاہ نے اس کی مدد کرتے ہوئے شام پر حملہ کر دیا اور دمشق میں ہزاروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا خون بہایا جس نے اہوز کو اتنا متاثر کیا کہ اس نے بھی طریقہ اسرائیل کی شمالی ریاست پر حملہ کے وقت اپنایا۔

۷۳۱ ق م

سپارٹا کا یونان کی ریاست پر قبضہ

۷۳۱ ق م میں سپارٹا نے یونان کی ایک ریاست میلسینیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ یہ ریاست زرخیز زرعی زمین سے مالا مال تھی جس نے اسے اردگرد کی ریاستوں کے لئے بہت پر کشش بنا دیا تھا۔ اس کے باسیوں نے کئی دفعہ بغاوت کرنے کی کوشش بھی کی لیکن حملہ آوروں نے طاقت کے ذریعے اسے دبا دیا۔

۷۲۷ ق م

تگلت پلناسر سوم آشوریہ کا حکمران

۷۲۷ ق م میں تگلت پلناسر سوم آشوریہ کا بادشاہ بنتا ہے۔ اس نے سلطنت آشوریہ کی سابقہ عظمت بحال کی۔ آرمینائی یورارٹو سلطنت کی جارحانہ مہم جوئی کا کامیابی سے جواب دیا۔ تگلت پلناسر سوم نے نئی افواج تشکیل دیں، کئی مغربی ریاستوں کا مقابلہ کیا، شام اور بابل کے خلاف مہم جوئی کی۔ شام کے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر کے لوٹ مار مچائی۔ دمشق، سامرہ اور بابل پر حملہ کر کے سلطنت آشوریہ میں شامل کئے۔ اس کے دور میں سلطنت آشوریہ کی حدود کا کیشیا سے لے کر مصر تک پہنچ گئیں۔ اس نے بہت سے معبد اور محلات بھی تعمیر کروائے۔ یہ تعمیری اور عسکری فتوحات کا سلسلہ اس کی موت تک جاری رہا۔ اس کی موت ۷۴۵ ق م میں ہوئی۔

۷۲۲ ق م

بیجنگ چین کا دارالحکومت بنا

۷۲۲ ق م میں چین میں بیجنگ کو دارالحکومت بنایا گیا۔ بیجنگ کے لفظی معنیٰ شمالی علاقہ کے ہیں۔ اس کی تعمیر سب سے پہلے چاؤ خاندان کے حکمرانوں نے اپنے دورِ حکمرانی میں کروائی۔ ابتداء میں اس کو چی، پھر یو چاؤ، پھر تا تو، بعد ازاں پی پنگ اور پیکنگ کہا گیا۔ یہ شہر دنیا کے چند قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۵ق م

حزقیاہ یہودیہ کا بادشاہ بنا

۷۱۵ق م میں قدیم اسرائیل کی جنوبی ریاست میں آحز کا بیٹا حزقیاہ تخت نشین ہوا۔اس نے ۷۱۵تا۷۰۴ق م تک حکومت کی۔اپنے دورِ حکومت میں سلطنت یہودیہ میں بہت سی اصلاحات کروائیں۔اس نے بال دیوتا کی پوجا کے خلاف مہم چلائی، یہودیوں کو شرک اور بت پرستی کی لعنت سے نجات دلائی اور ہیکل سلیمانی کی عظمت کو بحال کیا۔اس کے دور میں اشوریوں کے بادشاہ سنحریب نے یہودیہ پر حملہ کیا اور یروشلم کا محاصرہ کرلیا۔اسی محاصرہ کے دوران اشوریوں کی فوج میں ہیضے کی وباء پھیل گئی جس سے اس کے سپہ سالار اور فوجی مرنے لگے۔مجبوراً اشوریوں کو ناکام و نامراد واپس لوٹنا پڑا۔اس کے دورِ حکومت میں کچھ عرصے بعد اشوریہ کے دوسرے حکمران سارگون دوم نے یہودیہ پر حملہ کیا۔سامریہ کو فتح کر کے شمالی یہودی سلطنت کا خاتمہ کردیا۔اس کے بعد جنوبی یہودیہ کی ریاست پر بھی حملے شروع کردیے، اس کے کئی شہر تباہ کر ڈالے۔یروشلم پر قبضہ تو نہ کرسکا لیکن اسے اتنا غیر مستحکم کردیا کہ یروشلم ایک باجگوار ریاست بن کر رہ گیا اور اشوریوں کو خراج دینے پر مجبور ہوا۔حزقیاہ کو ریاست سے جلاوطن ہونا پڑا اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہوگیا۔

۷۰۵ق م

آشوریہ کا بادشاہ سنحریب

۷۰۵ق م میں سلطنت آشوریہ میں سارگون دوم کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا سنحریب تخت نشین ہوتا ہے۔سنحریب نے سلطنت میں دور تک پھیلی ہوئی تمام بغاوتیں دبا دیں۔یروشلم اور مصر پر حملہ کیا۔اس کے دور میں یہودیہ کے حکمران حزقیاہ نے بغاوت کردی۔سنحریب نے فلسطین پر حملہ کردیا اور یروشلم کا محاصرہ کرلیا۔بابلیوں کی ایک اور بغاوت فرو کی اور اپنے بیٹے کو بابل کا حاکم مقرر کردیا۔ان سے نمٹ کر ایلامیوں کو سزا دینے کے لئے آگے بڑھا، اس مقصد کے لئے بحری بیڑہ تیار کروایا اور دریائے فرات کے ذریعے خلیج فارس کی طرف بڑھا اور آندھی کی طرح پورے علاقے میں چھا گیا۔اسی اثناء میں بابل دوبارہ ہاتھ سے نکل گیا۔دوبارہ محاصرہ کیا اور حملہ کردیا، قبضہ کر کے شہر کو جلا کر راکھ بنا دیا، کسی کو زندہ نہ چھوڑا، مندر ڈھا دیے، دیوتاؤں کو توڑ مروڑ کر پھینکا، مردوک دیوتا کو اشتری دیوی کا نوکر بنا دیا۔اس کے بعد سنحریب نے نینوا کو دوبارہ تعمیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروایا اور شہر کو سیلابوں سے بچانے کے لئے دریا کا رُخ بدل دیا۔ سنحریب اپنے ہی بیٹوں کے ہاتھوں دورانِ عبادت قتل ہوا۔ یہ واقعہ ۶۸۱ ق م کا ہے۔

۷۰۰ ق م

پہلی مرتبہ کرنسی کا استعمال

۷۰۰ ق م میں دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لیڈیا میں کرنسی کا استعمال ہوا جو کانسی کے سکوں پر مبنی تھا۔ اور اس سے محدود پیمانے پر خرید و فروخت کی جاسکتی تھی۔ لیڈیا کا علاقہ موجودہ ترکی کے کچھ علاقوں پر مبنی تھا۔

۶۹۱ ق م

آبراہ کی تعمیر

۶۹۱ ق م میں اشوری بادشاہ سنحریب نینوا پر قبضہ کر لینے کے بعد ایک آبراہ تعمیر کرواتا ہے۔ آبراہ ایک پانی کی عمارتی شکل میں نالی ہوتی ہے۔ یہ آبراہ نینوا سے ۵۰ کلومیٹر دور ایک دریا سے پانی کی ترسیل کا کام دیتی تھی۔ اس آبراہ کے لئے ایک ۳۰ فٹ اونچا پل بھی بنایا گیا تھا۔ اس آبراہ کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب نینوا کے شہر کو دریائے فرات کے سیلاب سے بچانے کے لئے مصنوعی طریقے سے دریا کا رخ موڑ کر شہر سے دور کر دیا گیا۔ اس سے شہر سیلاب کے خطرے سے تو بچ گیا تاہم شہر میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو گئی۔ اس قلت کو دور کرنے کے لئے یہ آبراہ تعمیر کی گئی۔

۶۸۸ ق م

باکسنگ کا آغاز

۶۸۸ ق م میں اولمپک گیمز میں پہلی دفعہ باکسنگ کا کھیل شامل کیا گیا۔ یونانیوں کا خیال تھا کہ یہ کھیل دیوتاؤں کا پسندیدہ کھیل ہے لہٰذا اسے اولمپک گیموں میں شامل ہونا چاہیے۔ باکسنگ کا حوالہ ہومر کی رزمیہ نظم ایلیڈ میں بھی ملتا ہے۔

۶۸۱ ق م

اشور کا بادشاہ ایسرہدون

۶۸۱ ق م میں سنحریب کے قتل ہو جانے کے بعد اس کا بیٹا ایسرہدون سلطنتِ آشوریہ کا حکمران بنا۔ اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے بھائیوں کو قتل کروادیا اور تنِ تنہا حکومت پر قبضہ کر لیا۔ مصر پر چڑھائی کی اور قبضہ کر لیا۔ شامی بغاوتوں کو ختم کیا۔ ممفس سے ایلم اور نینوا سے بابل تک تمام علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ نینوا میں بے تحاشا دولت جمع کی۔ عیلام میں قحط آیا تو ان کو مفت خوراک مہیا کی۔ شمال میں سکا تھیا والے قوت پکڑتے جارہے تھے ان کی بار بار مداخلت سے تنگ آکر اس نے اپنی بیٹی ان کے بادشاہ پرٹوتھیا سے بیاہ دی۔ ایسر ہدون نے اپنے پیشروؤں کی بہ نسبت سلطنتِ آشوریہ کو اور زیادہ وسیع کیا۔ مصر میں ایک بغاوت فرو کرتے ہوئے ۶۶۹ ق م میں مارا گیا۔

۶۷۵ ق م

مصر پر آشوری حملہ

۶۷۵ ق م میں آشوریوں کے بادشاہ ایسر ہوڈن نے اپنی توسیع پسندانہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مصر پر حملہ کیا اور مصری دارالحکومت ممفس پر قبضہ کر لیا جس کے نتیجے میں مصر میں آشوری حکومت قائم ہوگئی۔ ایسر ہوڈن ابھی مصر میں تھا کہ اسے اشوریہ میں بغاوت کی خبر ملی وہ بغاوت کو کچلنے کے لئے روانہ ہوا اور راستے میں ہی مر گیا۔

۶۷۴ ق م

مصر پر آشوری تسلط

۶۷۴ ق م میں مصر پر آشوری بادشاہ آسیر ہدون نے حملہ کر دیا اور اسے سلطنت آشوریہ کا ایک صوبہ بنا لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مصر والوں کی آشوریہ سے عرصہ سے لڑائی تھی اور دونوں ایک دوسرے کو غیر مستحکم کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے۔ مصری سلطنت نے شامیوں کو آشوریوں کے خلاف بغاوت پر اکسایا اور ان کی مدد بھی کی۔ آشوریوں نے نہ صرف شامیوں کی بغاوت کو کچل ڈالا بلکہ مصر پر حملہ کر کے ممفس پر قبضہ کر لیا اور مصر کو آشوری سلطنت کا ایک صوبہ بنا لیا۔ مصر پر آشوری سلطنت کا قبضہ ۶۵۰ ق م تک رہا۔

۶۶۴ ق م

مصر میں شاہی استحکام

۶۶۴ ق م میں ایک طویل عرصے کے سیاسی عدم استحکام کے بعد مصر میں سیاسی استحکام آتا ہے۔ بادشاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامتک اول نے مصر کو تمام بیرونی حملہ آوروں کی دست برد سے محفوظ کیا اور ایک متحد اور مضبوط سلطنت کی شکل دی اور طویل عرصے تک شاندار حکومت کی۔ شامتک کا تعلق چھبیسویں شاہی خاندان سے تھا۔ شامتک اول کو پہلے پہل اشوریوں نے سائیس کا گورنر بنایا تاہم بعد میں موقع پا کر اس نے یونانیوں کی عسکری مدد کا سہارا لے کر اشوریوں کا قبضہ ختم کیا۔ آہستہ آہستہ مختلف حیلوں اور چالوں سے اس نے جنوبی مصر پر بھی قبضہ کر کے ایک مستحکم بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ یہ سلسلہ ۶۴۹ ق م اس کی وفات تک جاری رہا۔

۶۵۷ ق م

شہر بازنطیم کی بنیاد پڑی

۶۵۷ ق م میں مشہور شہر بازنطیم کی بنیاد پڑی۔ یہ شہر موجودہ زمانے میں استنبول کہلاتا ہے۔ اس وقت یہ قدیم رومن سلطنت کا حصہ تھا۔

۶۵۵ ق م

سلطنت ماد کی بنیاد پڑی

۶۵۵ ق م میں سلطنت ماد کی بنیاد پڑی۔ مادی، آریا نسل سے متعلق تھے اور آذربائیجان، کردستان اور عراق کے رہنے والے تھے۔ اپنی سلطنت کے قیام سے پہلے آشوریوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے تھے۔ سلطنت ماد کا پہلا بادشاہ یوکس تھا۔ اس نے ہمدان کو اپنی سلطنت کا پایہ مرکز بنایا اور علاقے میں موجود تمام مادی قبائل کو یکجا کر کے سلطنت ماد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

۶۵۳ ق م

کیا کسار کا نینوا پر حملہ

۶۵۳ ق م میں سلطنت ماد میں کیا کسار تخت نشین ہوتا ہے۔ اس نے اپنی فوج کو از سر نو منظم کیا اور نیزہ بازوں، تیر اندازوں اور گھڑ سواروں میں تقسیم کیا۔ فوج کی تنظیم کرتے ہی اس نے آشوری سلطنت پر حملہ کر دیا اور نینوا کا محاصرہ کر لیا لیکن اسی اثناء میں خبر آئی کہ قبائل سکیتھ نے آذربائیجان کے علاقوں میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا ہے، اس پر اسے واپسی کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ اس فتنہ کو دبانے کے بعد بابل کے حکمران بنو پولاس کے ساتھ معاہدہ کیا اور ان دونوں نے مل کر نینوا کا محاصرہ کیا اور آشوریوں کو شکست دی۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد بنو پولاس کے بیٹے سے اپنی بیٹی بیاہ دی جس سے اسکی سلطنت اور مستحکم ہوئی۔

۶۵۲ ق م

سلطنت آشوریہ میں بغاوت

آشور بنی پال اسارہدون کا بیٹا تھا۔ اسارہدرون کے دوسرے سوتیلے بیٹے شاش شم نے آس پاس کی ریاستوں سے اتحاد کیا اور اپنے بھائی کے خلاف بغاوت کر دی جس کے نتیجے میں سلطنتِ آشوریہ میں چار سال تک خانہ جنگی کی کیفیت رہی، تاہم شاش شم کا سب سے بڑا حمایتی عیلام داخلی مسائل میں گھر گیا اس طرح یہ اتحاد کمزور پڑ گیا۔ آشوریوں نے اتحادیوں کو شکست دے کر بابل پر قبضہ کر لیا۔ شاش شم نے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لی۔ آشوریوں نے بابل پر اپنا گورنر فائز کر دیا۔ مگر اس جنگ کے نتیجے میں مصر کی سلطنت آشوریوں کے قبضے سے نکل گئی۔

۶۴۹ ق م

آشور بنی پال

۶۴۹ ق م میں سلطنت آشوریہ کا آخری عظیم بادشاہ آشور بنی پال تخت نشین ہوتا ہے۔ آشور بنی پال اسارہدرون کا بیٹا تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں آشوری سلطنت اپنی بھرپور وسعت تک جا پہنچی اور پھر اچانک تیزی سے زوال کی طرف گامزن ہو گئی۔ اس کا پہلا فوجی معرکہ مصر پر قبضہ کرنا تھا۔ مصری بادشاہ تارکو آشوریوں کی آمد کا سن کر فرار ہو گیا اور آشور بنی پال نے شہزادوں کو ساتھ ملا کر انتظام سنبھال لیا۔ تارکو نے شہزادوں کے ساتھ ساز باز شروع کر دی جو جلد ہی فاش ہو گئی۔ آشور بنی پال نے تمام سازشیوں کو گرفتار کر کے آشوریہ میں قید کروا دیا۔ کچھ عرصے بعد تارکو کے حامی فوجیوں نے آشوریوں کے ساتھ جنگ شروع کر دی جو جلد ہی ختم ہو گئی۔ آشوریوں نے تھیبس کو تباہ کر دیا۔

۶۴۰ ق م

مقدونیہ کی بنیاد

۶۴۰ ق م میں مقدونیہ کی قدیم سلطنت کی بنیاد پڑی۔ مقدونیہ کی قدیم سلطنت آج کے یونان کے شمال میں ہے۔ اس سلطنت کا بانی پرڈکاس اول تھا جو کہ ایک مقدونی خانہ بدوش قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ قبیلہ پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی تو دوسروں قبیلوں کی مانند ایرانیوں کے ماتحت تھا اور انہیں خراج دیتا تھا مگر بعد میں پرڈ کاس کی رہنمائی میں انہوں نے اپنے آپ کو مستحکم کر کے ایک ریاست کی شکل دی۔

۶۴۰ ق م

جوشیاہ تخت نشین ہوا

۶۴۰ ق م میں اسرائیل کی جنوبی ریاست یہوداہ میں جوشیاہ تخت نشین ہوا۔ اس کا دورِ حکومت مذہبی اصلاحات سے بھرا ہوا ہے۔ اسی کے عہد حکومت میں عہد نامہ قدیم کا متن تلاش کیا گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی عظیم سلطنت کو دوبارہ متحد کر دیا جائے مگر وہ اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے ہی مصر کے ساتھ ایک جنگ میں مارا گیا۔

۶۳۰ ق م

روس سے سمیریوں کا اخراج

۶۳۰ ق م میں جنوبی روس سے سمیریوں کو سکاتھین نے نکال باہر کیا۔ سمیری مجبوراً اناطولیہ کی طرف ہجرت کر گئے اور وہاں جا کر فرگیا کی سلطنت کو تباہ کر دیا۔ بعد ازاں کیڈیا کی طرف چلے گئے۔

۶۲۱ ق م

ایتھنز میں سیاسی اصلاحات

۶۲۱ ق م میں اٹیکا میں موجود تمام چھوٹی چھوٹی ریاستیں اکٹھی ہو گئیں۔ آبادکاری کے دوران ایک بڑا اقتصادی بحران آیا جس نے ریاست کو دو کیمپوں میں بانٹ دیا۔ ایک کیمپ میں بڑے بڑے مالکانِ اراضی تھے، جنہوں نے اختیاراتِ حکومت پر قبضہ کر لیا اور نظامِ حکومت چلانے کے لئے ایک سخت ضابطۂ قانون بنایا جس کا مصنف ڈریکو نامی شخص ہے۔ یہ پہلا جامع ضابطۂ قانون تصور کیا جاتا ہے چونکہ اس ضابطۂ قانون کے قوانین انتہائی سخت تھے اس لئے سخت قوانین کو ڈریکونین لاز کہا جاتا ہے۔

۶۱۳ ق م

آشوری سلطنت کا زوال

۶۱۳ ق م میں آشوری سلطنت کا زوال شروع ہوتا ہے۔ کلدانیوں کی آشوریوں سے عرصہ دراز سے دشمنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ ۶۱۳ ق م میں کلدانی بادشاہ نبیوپلاسر نے دریائے فرات کے راستے سے سلطنت آشوریہ پر چڑھائی کردی۔ ماران کے قرب آشوریوں کو شکست دیتے ہوئے وہ شمال کی طرف آیا اور شمالی میسوپوٹیمیا کے قبائل سے اتحاد کیا اور آشوریہ کا محاصرہ کرلیا۔ اسی اثناء میں میڈیا والوں نے بھی اس کا ساتھ دیا اور دوسری طرف سے آشوریہ پر چڑھائی کردی۔ اس کے بعد نبیوپلاسر نے فرات کی وسطی وادیوں پر حملہ کیا جہاں آشوریوں نے اس کا مقابلہ کیا لیکن انہیں شکست ہوئی۔ اس کے بعد نینوا کو فتح کیا اور دوسرے آشوری شہروں پر بھی حملہ کرکے ان کو لوٹ لیا۔ مغربی علاقوں میں ایک آشوری سردار نے اپنی خودمختار حکومت قائم کی تو نبیوپلاسر نے اس پر بھی حملہ کردیا اور شکست سے دوچار کیا۔ آشوری سردار آشوربلیت دوم دریائے فرات کی طرف چلا گیا اور فوجیں منظم کرنے کے بعد دوبارہ ایک علاقے پر قبضہ کرلیا۔ اس سلسلے میں اسے مصری بادشاہ نیکودوم کی مدد بھی حاصل تھی لیکن وہ ناکام رہا اور یوں آشوری سلطنت کو زوال آ گیا۔

۶۱۲ ق م میڈیا کی عظیم الشان ریاست

۶۱۲ ق م میں میڈیا کی عظیم الشان ریاست قائم ہوئی۔ اس کے پہلے بادشاہ کا نام سیکارس تھا جس نے آشوری سلطنت کے فرمانرواؤں کو شکست دینے کے بعد یہ سلطنت قائم کی۔ آشوریوں کے ساتھ اپنی پہلی جنگ کے دوران سکاتھین نے انہیں میڈیا کے علاقے سے نکل جانے پر مجبور کردیا۔ سکاتھین کافی عرصے سے آشوریہ کے شہر سے میڈیا کے علاقے پر حکمرانی کررہے تھے۔ تاہم دوسری جنگ میں اس نے آشوریہ کے ساتھ سکاتھین کو بھی شکست دی اور نینوا پر قبضہ کرلیا اور آشوریہ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ سیکارس جنگ کے خاتمہ کے بعد معاہدہ امن کرنے کے بعد مرگیا۔

۶۱۰ ق م

مصر میں نیکودوم کی حکومت

۶۱۰ ق م میں مصر میں نیکودوم تخت نشین ہوتا ہے۔ اسکی ایک بڑی وجہ شہرت یہ ہے کہ وہ دنیا کا پہلا بادشاہ ہے جس نے افریقہ کے اردگرد مطالعاتی بحری دورہ کیا۔ اس کی کوشش تھی کہ بحیرہ احمر اور بحراوقیانوس کو ایک نہر کے ذریعے آپس میں ملا دیا جائے تاکہ مغربی مسافتیں کم سے کم ہوسکیں مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہوسکا۔

۶۱۰ ق م میں نیکودوم نے بابل کے دوبارہ بڑھتے ہوئے اثرورسوخ کو کم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکا تاہم اس کی کوشش سے آشوریہ کے زوال میں کافی تیزی آگئی۔ نیکودوم نے مصری بحریہ کو بہت مضبوط بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور یونانیوں کے ساتھ بہت قریبی تعلقات قائم کر لئے ،ان کے تاجروں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا اور یونانیوں کو ان کے مندروں کی تعمیر میں مدد فراہم کی۔

۶۰۴ ق م

لاؤتذو کا دور

لاؤتذو مذہب کی تاریخ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ لاؤتذو کے لفظی معنی ''بوڑھا فلسفی'' کے ہیں۔ لاؤتذو ایک عرصے تک شاہی کتب خانہ کا انچارج رہا بعد ازاں مستعفی ہو کر گوشہ نشین ہو گیا اور پھر چین کو چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا۔ اس کے خیالات چند صفحات کی ایک مختصر کتاب تاؤتیہ کنگ کی شکل میں ملتے ہیں جو کہ تاؤ مذہب کی بنیاد ہے۔ مؤرخین کے مطابق لاؤتذو تاؤ مذہب کا بانی نہیں ہے بلکہ اس کی اصلاحات کر کے اسے ایک نئی باقاعدہ شکل دینے والا ہے۔ تاؤ کا تخیل نہایت قدیم زمانہ سے پایا جاتا تھا۔

۶۰۰ ق م

سپارٹا کا دستور

۶۰۰ ق م میں یونانی ریاست سپارٹا کا دستور تیار کیا گیا جسے صرف ایک شخص کا کارنامہ بتایا جاتا ہے جس کا نام لائی کرگس ہے۔ لائی کرگس سپارٹا کا مشہور قانون دان تھا۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ لائی کرگس ایک خیالی شخص ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر یہ بات قرین قیاس نہیں لگتی۔ لائی کرگس کے تیار کردہ دستور میں سیاسی و تاریخ نیز عمرانی نظام دونوں کا عکس موجود تھا۔ اس میں ہولر کا ادارہ بادشاہی بھی قائم کیا گیا تھا جس میں ایک مجلس شوریٰ تھی جس میں ممتاز شہری شریک ہوتے تھے۔ پانچ نگران بھی مقرر کئے جاتے تھے۔ ایک عام مجلس تھی جس میں عام شہریوں کو شامل کیا جاتا تھا۔ سپارٹا کے شہریوں کے نزدیک یہ دستور بادشاہ، امراء اور جمہور تینوں عناصر کا مجموعہ تھا۔

۵۹۷ ق م

یہودیہ کا آخری بادشاہ

۵۹۷ ق م اسرائیل کی شمالی ریاست یہودیہ کا آخری بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے جس کا نام زدکیاہ ہے۔ اس کا دورِ حکومت ۵۹۷ ق م سے لے کر ۵۸۷ ق م تک ہے۔ بادشاہ بخت نصر دوم کی کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم بعدازاں جب اس نے مصریوں کی مدد سے بابلیوں کے خلاف جنگ کی تو بخت نصر نے اسے قید کر کے بابل بھیج دیا جہاں یہ اندھا ہو کر مر گیا۔

۵۹۰ق م
زرتشتِ ایران

۵۹۰ق م میں ایران میں زرتشت نے اپنی تعلیمات کا آغاز کیا۔ زرتشت اپنے ملک کا پہلا مبلغ تھا جس نے کثرت پرستی کی مذمت کی اور توحید کی تائید کی۔ زرتشت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مجوسیوں نے اسے آگ میں ڈال دیا لیکن خدا کی قدرت سے وہ آگ کی لپیٹ سے محفوظ رہے۔ روایات کے مطابق اس نے اپنی ابتدائی زندگی غریبوں کی خدمت میں گزاری۔ بیس سال کی عمر میں ایک پہاڑی میں گوشہ نشین ہو گیا اور ۳۰ سال کی عمر میں اس پر وجدان ہونا شروع ہوا شاہ ایران گشتاسپ سے بلخ میں ملاقات میں اپنی تعلیمات قبول کرنے کی تعلیم دی جس کے نتیجے میں بادشاہ نے زرتشتی مذہب قبول کیا۔ اس کی تعلیمات کو ایک کتابی صورت میں محفوظ کر لیا جس کا نام آوستا ہے۔ زرتشت نے اپنا مذہب شاہ ایران کی مدد سے دوسرے علاقوں میں پھیلانا چاہا جس سے ان علاقوں میں جنگ چھڑ گئی۔ یہی نہیں بلکہ زرتشت کو ایک سپاہی نے پیٹھ میں خنجر گھونپ کر قتل کر ڈالا۔

۵۹۰ق م
ڈیلفی کا مندر تعمیر ہوا

ڈیلفی کا مندر جس جگہ پر یونان میں بنایا گیا وہ جگہ یونانیوں کے نزدیک دنیا کا مرکز تھی اسی لئے ڈیلفی دیوی کا مندر اسی جگہ پر بنایا گیا۔ یہ تقریباً ۵۹۰ق م میں تعمیر ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اس سے پہلے گیارھویں صدی ق م میں بھی تعمیر ہو چکا تھا۔ مگر گردشِ حالات نے اسے تباہ کر دیا۔ پہلی مقدس جنگ کے بعد ڈیلفی کے مندر تک رسائی ہر خاص و عام کے لئے یکساں تھی۔ ڈیلفی کے مندر سے متعلقہ ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا نام ایمفیکلیا نک لیگ تھا۔ اس کے زیر نگرانی ہر چار سال بعد ڈیلفی کے مندر کے صحن میں ایک میلہ لگتا تھا جس میں مختلف کھیلیں ہوتی تھیں۔

۵۸۷ق م
بخت نصر کا یروشلم پر حملہ

بابل کا بادشاہ بخت نصر یہودیوں کی بار بار کی بدعہدیوں سے تنگ آ چکا تھا۔ یہودی اس کے خلاف مسلسل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سازشیں کرتے رہتے تھے۔ بخت نصر نے ان کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ ۵۸۷ ق م میں بخت نصر نے سلطنت یہودیہ پر حملہ کر دیا، یروشلم پر قبضہ کیا اور شہر کے اندر داخل ہوتے ہی اپنی فوجوں کو قتل عام کا حکم دے دیا۔ یروشلم کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ اس کے بعد ہیکل سلیمانی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا، یروشلم کی تمام عمارتوں کو آگ لگا کر راکھ بنا دیا اور ہزاروں کی تعداد میں یہودیوں کو غلام بنا کر بابل لے گیا۔ یہ یہودی قوم کی تاریخ میں پہلی جاہی تھی۔ اس تباہی میں یہودیوں کے تمام صحائف نذر آتش کر دیئے گئے اور اصل تورات غائب ہو گئی۔ بابل میں یہودی غلاموں کو دریائے فرات کے کنارے رکھا جس کا نام تل ابیب رکھا گیا۔

۵۸۰ ق م

پہلی شاعرہ

سفو کو دنیا کی پہلی خاتون شاعرہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ سفو ۶۱۰ ق م میں ایشیائے کوچک میں لیسبس میں پیدا ہوئی۔ چھوٹی عمر سے ہی شاعری شروع کر دی۔ ۶۰۰ ق م میں اسے کسی نامعلوم وجہ پر سسلی جلاوطن کر دیا گیا۔ سفو کی شادی جزیرہ اینڈروس کے ایک مالدار شخص کارکوس سے ہوئی۔ اس کی شاعری زیادہ تر ذاتی خیالات پر مبنی ہے جس میں اس کی شادی سے متعلق گیت بھی شامل ہیں۔ اس نے مذہب کے متعلق بھی اپنی شاعری میں ذکر کیا ہے۔ اس کی کئی نظموں میں تعلیم کی اہمیت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اپنی شاعری میں اپنے خاندان والوں کا بالخصوص کراکسس کا ذکر کیا ہے۔ اس کی شاعری میں سماجی اور سیاسی موضوعات پر کم ہی اظہار خیال ملتا ہے۔ سفو پہلی شاعرہ ہے جس نے چاند، ہوا، سمندر اور دوسرے قدرتی مناظر کا اپنی شاعری میں بھرپور استعمال کیا ہے۔ اس کی شاعری خالص رومانوی شاعری ہے۔

۵۷۰ ق م

بابل کے معلق باغات

۵۷۰ ق م میں بابل کے بادشاہ بنوکدنذر جسے بخت نصر دوم بھی کہا جاتا ہے نے بابل میں اس دور کا ایک عجیب و غریب عجوبہ تعمیر کروایا جسے دنیا بابل کے معلق باغات کے نام سے جانتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بخت نصر دوم نے یہ باغات اپنی ملکہ یا داشتہ کی خوشی کی خاطر بنوائے تھے جو میڈیا کی رہنے والی تھی۔ یہ باغات ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکونیوں پر لگائے گئے تھے جنہیں اوپر تلے تعمیر کیا گیا تھا جبکہ یہ بالکونیاں شش پہلو ستونوں پر کھڑی تھیں۔ یہ بالکونیاں اندر سے کھوکھلی تھیں اوران میں اتنی جگہ تھی کہ بڑے بڑے درخت ان میں لگائے جاسکتے تھے۔ یہ باغات چار سوفٹ چوڑے چار سوفٹ لمبے اور اسی فٹ اونچے تھے۔ جن پلیٹ فارموں پر باغات کھڑے تھے وہ پتھر کی بڑی بڑی سلوں سے بنائے گئے تھے۔ اس کے اوپر سیسے کی تہہ بچھائی گئی تھی جو ہر وقت گیلی رہتی تھی۔ اس پر مختلف اقسام کے درخت اور پودے لگائے گئے تھے جو اپنے انوکھے پن اور خوبصورتی کی وجہ سے عجیب وغریب تھے۔

۵۷۰ ق م

احموس بادشاہ بنا

۵۷۰ ق م میں مصر میں نیا بادشاہ احموس تخت نشین ہوتا ہے۔ اس کا تعلق اٹھائیسویں شاہی خانوادے سے تھا اور اس کا دور حکومت ۵۷۰ ق م سے لے کر ۵۲۶ ق م تک ہے۔ احموس کا دور حکومت خوشحالی اور ترقی کا دور تھا۔ اس کے دور میں بہت سی یادگاریں بھی تعمیر ہوئیں۔ احموس نے قبرص کو فتح کیا، یونان سے تعلقات بہتر بنائے اور ایک یونانی لڑکی سے شادی بھی کی۔

۵۶۱ ق م

پائس ٹرتھس بادشاہ بنا

۵۶۱ ق م میں پائسٹرتھس یونان کا جابر اور مطلق العنان بادشاہ بن جاتا ہے۔ پائس ٹرتھس پہلے فوجی جرنیل تھا پھر بعد میں اپنے حمایتی لوگوں کی مدد سے حکمران بن بیٹھا۔ دودفعہ اسے حکمرانی سے محروم بھی ہونا پڑا جس کی وجہ سابقہ حکمران خاندان تھے۔ تاہم ۵۶۲ ق م میں وہ آخری دفعہ حکمران بنا اور مرتے دم تک حکومت کی۔ پائس لٹرتھس ایک مقبول عام حکمران تھا۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک مطلق العنان تھا اس نے یونان کے شاہی معاملات اعلیٰ بصیرت سے چلائے۔

۵۶۰ ق م

امل مردوک کی وفات

۵۶۰ ق م میں بابل کے بادشاہ امل مردوک نے وفات پائی۔ اس کی موت کے بعد بخت نصر کے داماد لٹرگل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراسر نے عنان حکومت سنبھالی۔ اس کا دور حکومت ۵۵۶ ق م تک رہا۔

۵۵۹ ق م

حکیم سولن کا انتقال

دنیا کے پہلے فلسفی اور سیاستدان حکیم سولن کا انتقال ہوا۔ ۶۳۹ ق م میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ ۵۹۴ ق م میں آرکن کے عہدے پر فائز ہوا اور ایتھنز کی سماجی اور سیاسی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بہت سی تبدیلیاں کیں۔ اس کے دور میں ایتھنز کے لوگوں کو ایک بڑے معاشی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ سولن نے اس موقع پر بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو مشکلات سے نکالا جو کہ اس دور کے طبقہ اشرافیہ کی پیدا کردہ تھیں۔ حکیم سولن نے ایک پارلیمنٹ بھی بنائی جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے اور جنہیں ہر قسم کے سیاسی سماجی حقوق حاصل تھے۔ اپنی تمام اصلاحات کے بعد وہ ایتھنز سے باہر لیڈیا اور دوسرے علاقوں میں چلا گیا۔ واپسی پر ایتھنز میں ہی انتقال ہوا۔ سولن ایک بہترین شاعر بھی تھا۔

۵۵۹ قبل از مسیح

سائرسِ اعظم

۵۵۹ قبل از مسیح میں ایک غیر معمولی شخصیت پیدا ہوئی جس کا نام سائرس اعظم تھا۔ اس کو کوروش اعظم اور ذوالقرنین کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سائرس اعظم مدائن میں پیدا ہوا۔ ہوش سنبھالنے پر دیکھا کہ اس کے نانا آستیاگس۔ جو مدائن کا بادشاہ تھا۔ کی حکومت کمزور پڑ رہی ہے۔ اس نے پارسیوں اور اہل میڈیا کی مدد سے مدائن پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور ایرانی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ لیڈیا پر بھی حملہ کیا اور لیڈیا کے بادشاہ کروسس کو بھی شکست دی اور لیڈیا پر قبضہ کر لیا۔ کچھ ہی عرصے میں باختر، افغانستان، اور مکران پر بھی قابض ہو گیا۔ آشوری سلطنت پر بھی حملہ کر دیا اور اسے شکست دی۔ سائرس اعظم کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے اور اسی کے بارے میں قرآن میں کہا گیا ہے کہ اس نے یاجوج ماجوج کو روکنے کے لئے ایک پہاڑی درّے پر دیوار بنائی تھی۔ روایات کے مطابق یہ دیوار قفقاز کے علاقے میں بنائی گئی تھی۔ اور اس کی تیاری میں لوہے کی تختیاں، پگھلا ہوا سیسہ اور تانبہ استعمال کیا گیا تھا۔ اس دیوار کے آثار آج بھی کہیں کہیں ملتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۰ قبل از مسیح

سلطنت ماد کا خاتمہ

۵۵۰ قبل از مسیح سلطنت ماد کا خاتمہ ہوا۔ فارس کے بادشاہ سائرس اعظم نے سلطنت ماد کو ختم کرنے کا ایک عرصے سے تہیہ کر رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنے آپ کو اس حملہ کے لے تیار کرنا شروع کر دیا۔ بابل کے بادشاہ نبونئید سے اتحاد کیا۔ شاہ نبوئید نے سائرس کے ایماء پر حکومت ماد پر حملہ کر دیا اور دارلحکومت حران پر قبضہ کر لیا۔ ماد کے بادشاہ آستیاگ نے اس کے ردعمل کے طور پر فارس کے صدر مقام پار سا گارد پر خود حملہ کر دیا۔ لیکن وہاں اس کی فوج نے بغاوت کر دی اور سائرس نے آستیاگ کو گرفتار کر لیا۔ آستیاگ کی گرفتاری نے مادی سلطنت کا چراغ گل کر دیا اور اس طرح سے سلطنت ماد اپنے اختتام کو پہنچی۔

۵۵۰ قبل از مسیح

آئیونین مکتب فکر کا اجراء

آئیونین مکتب فکر یونانی فلسفوں کے ایک مخصوص گروہ کا نام ہے جو ایک مخصوص طرز فکر کے داعی تھے۔ یہ مکتب فکر چھٹی صدی قبل از مسیح کے وسط میں قائم ہوا تھا۔ اس مکتب فکر کے بانیوں میں انیکو یمنڈر، انیکو لمینس، ہیرا کسلیٹس، انیکزا گورس، ڈائیوگنیس، آرچیلس اور ہپن شامل تھے۔ یہ مکتب آئیونا شہر میں قائم ہوا تھا اسی مناسبت سے آئیونین کہلاتا ہے۔ تاہم ان تمام فلسفیوں کے آپس میں اتنے زیادہ اختلافات تھے کہ ان کو کسی ایک مکتب فکر کا داعی کہنا ایک حیران کن اور عجیب بات ہو گی۔ ان سب کی مشترکہ اساس اس بات پر تھی کہ تمام چیزوں کو مادی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے۔

۵۴۹ قبل از مسیح

سائرس کا بابل پر حملہ

۵۴۹ قبل از مسیح میں سائرس اعظم نے بابل پر حملہ کیا اور آشوری سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ بابل میں موجود اسیر یہودیوں کو رہائی دلائی اور ان کو ان کے وطن اسرائیل واپس جانے کی اجازت دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو ان کی تمام دولت اور خزانے بھی واپس کر دیے اور کہا کہ ہیکل سلیمانی کی دوبارہ تعمیر کے بعد یہ خزانے اس میں دوبارہ رکھ دیے جائیں۔ سائرس کا حملہ بنی اسرائیل کے لئے خوش حالی کا پیغام تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۶ قبل از مسیح

کرولیس تخت نشین ہوا

۵۴۶ قبل از مسیح میں لیڈیا کا آخری بادشاہ کرولیس تخت نشین ہوتا ہے۔اس کی شہرت تجارت سے حاصل کردہ دولت کی وجہ سے ہے۔کرولیس دنیا کا پہلا بادشاہ تھا جس نے ہتھیار سازی کا پہلا حکومتی کارخانہ بنوایا تھا۔ایران سے ایک جنگ میں سائرس کا قیدی بنا۔روایات کے مطابق دیوتاؤں نے اسے بچالیا۔

۵۴۷ قبل از مسیح

سلطنت لیڈیا کا خاتمہ

۵۴۷ قبل از مسیح میں لیڈیا کے بادشاہ کرروس نے سلطنت ماد کے ان بچے کھچے علاقوں پر قبضہ کرنے کی ٹھانی جو ابھی تک سائرس اعظم کے قبضے میں نہیں آئے تھے۔لیڈیا کو اہل بابل،مصر اور یونانیوں کی حمایت حاصل تھی۔سائرس اعظم نے اس آنے والے خطرے کو محسوس کیا اور ۵۴۷ قبل از مسیح میں مادی سلطنت کے صدر مقام ہمدان میں لیڈیا والوں سے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔کرروس کو علم ہوا تو اس نے اپنے حلیفوں یعنی شاہ مصر،شاہ بابل اور سپارٹا والوں سے مدد طلب کی۔لیکن اسی اثنا میں سائرس نے وقت ضائع کئے بغیر حملہ کردیا اور چودہ دن کے محاصرے کے بعد لیڈیا کے علاقے کو فتح کرلیا۔کرروس کو گرفتار کرلیا گیا۔

۵۴۶ قبل از مسیح

انیکو یمنڈر کی وفات

مشہور یونانی فلاسفر انیکو یمنڈر کا انتقال ہوا۔انیکو یمنڈر کو آسٹرونومی کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔۶۱۰ قبل از مسیح میں ملیتس (ترکی) میں پیدا ہوا۔لڑکپن میں تھیلو نامی فلاسفر کا شاگرد رہا۔جغرافیہ،آسٹرونومی اور کاسمولوجی اس کے پسندیدہ مضامین تھے۔انہی مضامین پر اس کی کئی کتابیں بھی ہیں۔انیکو یمنڈر پہلا شخص تھا جس نے جنت کا نقشہ بنانے میں جیومیٹری اور ریاضیاتی حساب کتاب کا استعمال کیا۔انیکو یمنڈر کی کتابوں میں سے صرف جملہ باقی بچا بقایا تمام کتابیں حالات زمانہ کی وجہ سے ختم ہوگئیں۔انیکو یمنڈر کا کہنا تھا کہ تمام مختلف اشیاء کے پیچھے صرف ایک چیز ہے۔اس کی ایک تھیوری یہ بھی ہے کہ زمین بجائے اس کے کہ جنت سے اس کو کوئی کنٹرول کرے خود اپنے سہارے پر کھڑی ہے اور کائنات کا مرکز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۶ قبل از مسیح

تھیلز کا انتقال

۵۴۶ قبل از مسیح میں یونان کا مشہور فلاسفر تھیلز انتقال کر جاتا ہے۔ تھیلز بیک وقت ایک فلسفی اور سائنسدان تھا۔ اس کے حالات کے بارے میں کچھ زیادہ تو نہیں معلوم تاہم اتنا معلوم ہے کہ یہ ایک بہترین جنگی حکمت عملی کا ماہر، سیاسی معاملات کا درک رکھنے والا اور ایک انتہائی چالاک آدمی تھا۔ اس نے بابل اور مصر کی طرف سفر بھی کئے۔ ۵۸۵ قبل از مسیح میں اس نے سورج گرہن کا نقشہ بھی تیار کیا۔ اس کے علاوہ اس نے انسان کے ارتقاء پر بحث کی۔ مادہ اور غیر مادہ کے درمیان فرق کو واضح کیا۔

۵۴۰ قبل از مسیح

تھیسپس کا انتقال

۵۴۰ ق م میں دنیا کے پہلے اداکار کا انتقال ہوتا ہے۔ تھیسپس دنیا کا پہلا اداکار تصور کیا جاتا ہے۔ یہ یونان میں پیدا ہوا۔ ایک بہترین صداکار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مستند اور کلاسک شاعر بھی تھا۔ اسے یونانی المیہ کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہے۔ ۵۳۴ قبل از مسیح میں اس نے ایتھنز میں ایک ڈرامے میں پہلا انعام جیتا جسے ڈرامہ کی ہسٹری میں جیتا جانے والا پہلا انعام کہا جاتا ہے۔

۵۲۹ قبل از مسیح

کمبوجیہ بادشاہ ہوا

۵۲۹ قبل از مسیح میں سائرس اعظم کا بیٹا کمبوجیہ سلطنت پارس کا بادشاہ بنا۔ سائرس کی وفات پر سلطنت پارس کے بعض علاقوں میں بغاوت کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اس لئے کمبوجیہ کو تخت نشین ہونے کے بعد اس فتنہ کے خاتمہ کے لئے اقدامات کرنے پڑے اور مسلسل تین سال تک وہ ملک کو ان باغیوں سے پاک کرتا رہا۔ ملک میں امن وامان بحال کیا اور انتظامی اصلاحات کیں۔

۵۲۵ قبل از مسیح

کمبوجیہ کا مصر پر حملہ

۵۲۵ قبل از مسیح میں فارس کے بادشاہ کمبوجیہ نے مصر پر حملہ کیا۔ اس وقت مصر پر امازلیس کی حکومت تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امازلیس کا خیال تھا کہ کمبوجیہ سمندر کے راستے سے مصر پر حملہ آور ہوگا۔ اس لئے اس نے یونانیوں سے مصالحت کی ٹھانی۔ بحیرۂ روم کے مشرقی حصے میں بے شمار چھوٹی چھوٹی یونانی حکومتیں قائم تھیں، ان میں جزیرہ سالوس قابل ذکر ہے۔ مگر امازلیس کی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ ایک یونانی سردار فینس امازلیس سے برگشتہ خاطر ہوکر کمبوجیہ سے مل گیا۔ اور اسے مفید فوجی معلومات بہم پہنچائیں۔

۵۱۲ قبل از مسیح

یورپ پر ایرانی حملہ

وادئ سندھ پر قبضہ کے بعد شاہ فارس دارا اعظم نے یورپ پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ۵۱۲ قبل از مسیح میں دارایوش اپنی فوجوں کو ہمراہ لئے اپنے دارالحکومت شوش سے روانہ ہوا اور آبنائے باسفورس کو کشتیوں کے پل کے ذریعے عبور کیا۔ ترکی کو فتح کرنے کے بعد چھ سو جہازوں کا ایک بیڑہ لے کر دارایوش نے بحیرۂ اسود کے مشرق کا سفر اختیار کیا۔ اور سمندر کو عبور کرنے پر ایرانی لشکر دشمن کے مقبوضات میں داخل ہوگیا۔ مقامی باشندوں نے ایسی تدابیر اختیار کیں جن سے ایرانی لشکر کو خوراک کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ایرانیوں نے اس کا متبادل انتظام کر رکھا تھا۔ سرحد پر پہنچنے کے بعد مقامی باشندوں نے جنگ کرنے کی بجائے راہ فرار اختیار کی۔

۵۰۰ قبل از مسیح

افریقہ میں نوک تہذیب کا آغاز

۵۰۰ قبل از مسیح میں افریقہ میں نائیجیریا کے مقام پر ایک تہذیب کا آغاز ہوتا ہے۔ جس کا نام نوک تہذیب ہے۔ اس تہذیب نے پورے مغربی افریقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس تہذیب کے آثار سب سہارا ریگستان میں پائے جانے والے مجسموں کی صورت میں اب بھی نظر آتے ہیں۔

۵۰۰ قبل از مسیح

مائرن کا زمانہ

پانچویں صدی قبل از مسیح میں مشہورِ زمانہ مجسمہ ساز مائرن یونان میں پیدا ہوا۔ اس کے حالات زندگی تاریخ کے پردوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ اس کے بنائے ہوئے دو مجسمے بطور خاص مشہور ہوئے۔ اول ڈسکو بوس یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈسک پھینکنے والے کا مجسمہ، دوسرا گائے کا مجسمہ۔ کہتے ہیں کہ گائے کا مجسمہ اس درجہ مکمل اور ظاہری طور پر طبعی تھا کہ ایک سانڈ نے اسے زندہ گائے سمجھ لیا۔

۵۰۰ قبل از مسیح

جین مت کا آغاز

۵۰۰ قبل از مسیح کے لگ بھگ جین مت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بانی کا نام مہاویر جین ہے۔ جینیوں کے نزدیک ان کے مذہب کی تعلیم چوبیس مبلغوں نے دی جو سب کھتری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن تاریخ میں صرف دو مبلغوں کا پتہ چلتا ہے۔ پارسوناتھ اور مہاویر۔ مہاویر کا اصل نام وردھمان تھا۔ وہ پٹنہ کے قریب ایک گاؤں دیسالی میں پیدا ہوا۔ ۳۰ سال کی عمر میں انہوں نے ترک دنیا کا فیصلہ کیا اور ۴۲ سال کی عمر میں سخت ریاضت کے نتیجے میں انہیں عرفان حاصل ہوا۔ انہوں نے اپنی بقیہ زندگی اپنی تعلیمات کے پرچار میں گزاری۔ ۷۲ سال کی عمر میں پاوا کے مقام پر انتقال کیا۔

۵۰۰ قبل از مسیح

فیثا غورث کی وفات

۵۰۰ قبل از مسیح میں مشہور یونانی فلسفی، ریاضی دان اور ماہر فلکیات فیثا غورث نے وفات پائی۔ فیثا غورث سیماس کے علاقے میں ۵۸۲ ق م میں پیدا ہوا۔ حصول علم کی خاطر بہت سے ممالک کی سیر کی۔ آخر میں کروٹنا میں سکونت پذیر ہو گیا۔ فلسفی کی حیثیت سے شہرت اسے عمر کے آخری حصے میں ملی۔ اس نے جیومٹری کے متعلق بعض قواعد بتائے جن میں سے اس کا ایک دریافت کردہ مسئلہ آج تک اس کے نام سے مشہور ہے جسے مسئلہ فیثا غورث کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۴۹۲ قبل از مسیح

میراتھن کی جنگ

۴۹۲ قبل از مسیح ایران اور یونان کی جنگ ہوئی۔ یونان میں پے در پے بغاوتوں کے نتیجے میں خانہ جنگی جاری تھی۔ ایرانی سلطنت کے مقبوضات کے معاملات میں یونانیوں کی دخل اندازی کی وجہ سے دارا اعظم بہت پریشان تھا۔ اس کا نتیجہ تھا کہ ایران اور یونان میں پہلی باقاعدہ جنگ ہوئی۔ پہلے تو دارا نے مفتوحہ علاقوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از سر نو انتظام کیا اور اس کے بعد ایرانی لشکر نے مقدونیہ پر حملہ کر دیا اور مقدونیہ کی ریاست کو اطاعت پر مجبور کیا۔ مگر میراتھن کے میدان میں یونانیوں کا پلا بھاری رہا۔ یونانیوں کی جنگی چالوں کی بنا پر ایرانی لشکر کو ناکام واپس جانا پڑا۔

۴۸۶ قبل از مسیح

دارا اعظم کی وفات

سلطنت فارس کے بادشاہ دارا اعظم نے وفات پائی۔ اس کی وفات سے قبل فارسی مقبوضات میں شورشیں برپا تھیں۔ مصر میں بغاوت ہو چکی تھی جس کی وجہ ایرانی سلطنت کے ظالمانہ جنگی ٹیکس تھے۔ انہوں نے دارا کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ دارا اعظم اس بغاوت کو کچلنے کی تیاری کر ہی رہا تھا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کی عمر چوسٹھ سال تھی اور اسے اس عظیم سلطنت پر حکومت کرتے ہوئے چھتیس سال ہو چکے تھے۔ دارا بہت عظیم اور مضبوط ارادے کا مالک بادشاہ تھا۔ اسے ہخامنشی خاندان کے بادشاہوں سے بڑا مقام حاصل ہے۔

۴۸۶ قبل از مسیح

پہلا زرعی قانون

۴۸۶ قبل از مسیح میں اولی قونصل سپوریاس کیسی میں ایک قانون منظوری کے لئے پیش ہوا جس کا مقصد سرکاری زمین کا ایک بڑا حصہ عوام میں تقسیم کرنا تھا اور اشراف سے ان کی مقبوضہ زمینوں کا کرایہ وصول کرنا تھا۔ اولی تاریخ میں یہ پہلا زرعی قانون منظور ہو گیا۔ لیکن طبقہ اشرافیہ کے جبر اور اقتدار کی طاقت کے سبب اس پر عمل نہیں ہو سکا۔

۴۸۴ قبل از مسیح

ہیروڈوٹس کی پیدائش

۴۸۴ قبل از مسیح میں قدیم یونان کا عظیم مؤرخ اور بابائے تاریخ ہیروڈوٹس ایشیائے کوچک میں پیدا ہوا۔ جوانی میں یونان، افریقہ اور مشرق وسطیٰ کی سیاحت کی۔ جہاں جہاں گیا اس ملک کی تاریخ، رسم و رواج، طرز بود و باش اور طرز عبادت کا گہرا مطالعہ کیا۔ عمر کا آخری حصہ اٹلی میں گزارا۔ ہیروڈوٹس نے تاریخ کی نو مشہور کتابیں تصنیف کیں جن کا تعلق سلطنت ایران کے عروج و زوال، یونان پر ایران کے پے در پے حملوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے خلاف دفاع اور آخر میں ایرانیوں کی فتح سے ہے۔ اس کی آخری زندگی کے متعلق کچھ علم نہیں۔ ایک خیال کے مطابق اسے تھورائی میں ہی دفن کیا گیا۔

۴۸۴ قبل از مسیح

خشیارشیا تخت نشین ہوا

سلطنت فارس میں دارا اعظم کا بیٹا خشیاریشا تخت نشین ہوتے ہی مصر میں بغاوت فرو کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے۔ ۴۸۴ قبل از مسیح میں مصر دوبارہ ایران کے قبضے میں آچکا تھا۔ خشیاریشا نے اپنے بھائی کو مصر کا والی مقرر کیا۔ مصر کی بغاوت فرو کرنے کے بعد بابل کی طرف توجہ کی اور اسے پھر سے سلطنت فارس کا باجگوار بنایا۔

۴۸۳ قبل از مسیح

گوتم بدھ کی وفات

گوتم بدھ کا اصل نام شہزادہ سدھارتھ تھا۔ وہ بدھ مت کا بانی تھا جو موجودہ دنیا کا ایک بڑا مذہب ہے۔ سدھارتھ کپل وستو کے راجہ کا بیٹا تھا۔ کپل دستو کی ریاست شمالی ہندوستان میں نیپال کی سرحد کے پاس تھی۔ سدھارتھ کی پیدائش ۵۶۳ قبل از مسیح میں ہوئی۔ شاہی محل کا پرتعیش ماحول اسے راس نہ آیا۔ جب اس کے پہلے بچے کی پیدائش ہوئی تو اس نے دنیا سے کنارہ کشی کا فیصلہ کیا اور سچ کی تلاش کرنے والا مفلس جوگی بن گیا۔ خلوت میں اس نے انسانی زندگی کے مسائل پر استغراق کیا۔ آہستہ آہستہ اسی طرح اپنے آپ کو کھو کر اس نے نروان کو پالیا اور "بدھ" بن گیا جس کے معنی اہل بصیرت کے ہیں۔ زندگی کے باقی ۴۵ برس اس نے ہندوستان کے سفر میں گزارے اور لوگوں کو اپنے خیالات کی تبلیغ کی۔ ۴۸۳ قبل از مسیح میں جب اس کی وفات ہوئی تو اس کے پیروکاروں کی تعداد لاکھوں ہو چکی تھی۔ اس کے افکار اس کے پیروکاروں نے حرف بہ حرف اور سینہ بہ سینہ یاد رکھے۔ گوتم بدھ نے اپنے نظریات سے دنیا پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔

۴۸۰ قبل از مسیح

فارس اور یونان کی جنگ

۴۸۰ قبل از مسیح میں سلطنت فارس کے بادشاہ خشیاریشا نے یونان پر حملہ کر دیا۔ تاریخ میں اس سے قبل اتنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے پیمانے پر حملہ کی مثال نہیں ملتی۔ سارا لشکر ایشیائے کوچک کے ایک صوبے میں جمع ہوا۔ لشکر کے ہراول کے طور پر شہنشاہ کا خاص دستہ تھا جن کی تعداد کسی وقت بھی دس ہزار سے کم نہیں ہوتی تھی۔ اس حملے کے لئے جہاز فنیقیوں، مصریوں اور ماتحت یونانیوں نے فراہم کئے تھے جن کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ پیادہ فوج ڈیڑھ لاکھ تھی جبکہ گھڑ سوار ایک لاکھ کے قریب تھے۔ ابتداء میں تو ایرانی کامیاب ہوئے تاہم بعد میں ایتھنز والے یوں بے جگری سے لڑے کہ ایرانی فوج میں کھلبلی سی مچ گئی۔ دو سو ایرانی جہاز غرق ہو گئے، لاکھوں فوجی بھی مارے گئے۔ تاہم ایتھنز پر حملہ آور ہو کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن یہ محاصرہ جلد ہی توڑ دیا گیا۔ ایرانی فوج کو شکست ہوئی۔ باقی ماندہ ایرانی فوجیں یونان کو چھوڑ کر ایشیائے کوچک کی حفاظت کے لئے واپس لوٹ گئیں۔

۴۷۸ قبل از مسیح

کنفیوشس کا انتقال ہوا

مشہور چینی فلسفی کنفیوشس نے کوئی مذہب نہیں بنایا تھا بلکہ اپنے زمانے کے مذہب کی تائید کرتے ہوئے اخلاقیات پر زور دیا تھا۔ اس نے اس دور کے لوگوں کے سامنے اخلاقیات کا ایک نظام رکھا تھا جس پر چینی معاشرہ کی تعمیر ہوئی۔ اس کے مطابق ہر شخص کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیے پھر اپنے گھر والوں کی پھر شہر اور پھر پورے ملک کی۔ آج اس کے ماننے والوں کی تعداد تین سو ملین ہے۔ اس غیر معمولی مقبولیت کی وجہ اس کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات اور اس کے ہم خیالوں کی کوششیں ہیں۔

۴۷۸ قبل از مسیح

یونانی حملہ

۴۷۸ قبل از مسیح میں یونانیوں نے سلطنت فارس کے ماتحت یونانی علاقہ سکنیاس پر حملہ کر کے اسے پھر سے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ یوں اس جنگ کا خاتمہ ہوا جو ایک عرصے سے ایرانیوں اور یونانیوں کے مابین جاری تھی۔ اس جنگ کا نتیجہ ایرانیوں کے حق میں بے حد خراب نکلا۔

۴۷۱ قبل از مسیح

تھیوسی ڈیڈیز کا دور

۴۷۱ قبل از مسیح میں مشہور یونانی مؤرخ تھیوسی ڈیڈیز پیدا ہوا۔ اس کی مشہور کتاب "تاریخ پیلوپونیشین جنگ"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس میں سپارٹا اور ایتھنز کی تمام سیاسی اور جنگی چپقلشیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ غالباً ۴۱۱ ق م میں کسی نامعلوم قاتل کے ہاتھ سے مارا گیا۔

۴۶۶ قبل از مسیح

یونانی مقبوضات کی آزادی

۴۶۶ قبل از مسیح میں یونانی اپنے بکھرے ہوئے حلیفوں کو یکجا کر رہے تھے اور تمام یونانیوں کی نوآبادیوں اور ریاستوں کو ایک لڑی میں پرونے کے منصوبے تیار کر رہے تھے۔ یونانی اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو گئے اور ۴۶۶ قبل از مسیح میں انہوں نے ایران کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور ایشیائے کوچک کی یونانی نوآبادیوں کو ایران کی غلامی سے نجات دلانے کی ٹھان لی۔ خشیارشیا نے گوبریوز کے لڑکے آری اور ماندلیس کی سرکردگی میں ایک عظیم لشکر یونانی حملے کے لئے روانہ کیا لیکن اسے کامیابی نصیب نہ ہوئی اور یوری کے مقام پر کئی لڑائیوں کے بعد ایک فیصلہ کن لڑائی کے بعد ایرانیوں کو بڑی زک اٹھانا پڑی۔

۴۶۵ قبل از مسیح

خشیارشیا کا قتل

سلطنت فارس کے بادشاہ خشیارشیا کو اس کے کمرے میں قتل کر دیا گیا۔ اس کے خلاف محل کی سازش کرنے والوں میں سپہ سالار آرتابونوس پیش پیش تھا۔ خشیارشیا کو اپنے باپ داریول کی قبر کی داہنی طرف دفن کیا گیا۔

۴۶۱ قبل از مسیح

پریکلیز کا دور

یونان میں پریکلیز سرکاری منصب سنبھالتا ہے۔ پریکلیز ممتاز مدبرین کے سلسلے کا آخری شخص تھا۔ وہ ۴۶۱ سے ۴۶۰ قبل از مسیح تک سرکاری منصب کا حامل رہا۔ ایتھنز کی خوش حالی کا اعلیٰ ترین دَور اِس سے منسوب ہوا۔ یعنی پریکلیز کے دور ہی میں وفاق کا خزانہ ڈیلوس سے ایتھنز منتقل کر دیا گیا۔ پریکلیز نے ان تمام ریاستوں کے گروہ بنا کر انہیں صوبوں کی شکل دے دی۔ سکول پر اُلو کی تصویر بنوائی۔ اُلو ایتھنز کا خاص نشان قرار پایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۰ قبل از مسیح

پہلی پیلوپونیسی جنگ

پانچویں صدی قبل از مسیح میں یونانی تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ یہ ہے کہ خانہ جنگی شروع ہوئی جس میں ایک طرف سالاری کا درجہ ایتھنز کو حاصل تھا اور دوسری طرف سپارٹا کو۔ یہ لڑائیاں سپارٹا اور ایتھنز کے درمیان اقتدار کی خاطر ہوئیں۔ سپارٹا اور ایتھنز جزیرہ نمائے یونان کی دو قدیم ریاستیں تھیں جن کے درمیان عرصہ دراز سے چپقلش جاری تھی۔ ۴۶۰ قبل از مسیح میں یہ چپقلش پہلی پیلوپونیسی جنگ کی صورت میں سامنے آئی۔ سپارٹا نے قبرص اور بازنطیم پر قبضہ کر لیا جبکہ ایتھنز کے ساتھ ایشیائے کوچک کے یونانی ہو گئے۔ اس طرح سپارٹا کے خلاف ایک لیگ بن گئی جسے ڈیلین لیگ کہا جاتا ہے۔ جنگ شروع ہوئی جس میں ایتھنز نے پے در پے بحری فتوحات حاصل کیں پھر سپارٹا نے ایتھنز کو شکست دی۔ اسی اثنا میں ایک ایرانی فوج نے بھی ایتھنز پر ضرب لگائی لیکن ایتھنز کامیابی سے ہمکنار ہوتا رہا۔ جنگ کافی عرصہ جاری رہی جس میں کبھی ایک فریق کا پلڑا بھاری رہتا کبھی دوسرے کا۔ بڑی مشکل سے ۴۴۶ ق م میں تیس سال کے لئے صلح کا معاہدہ تشکیل پایا۔

۴۵۹ قبل از مسیح

لیبیا میں بغاوت

۴۵۹ قبل از مسیح میں لیبیا میں بغاوت ہو گئی۔ لیبیا اس وقت سلطنت فارس کے قبضے میں تھا۔ انہی ایام میں لیبیا کے ایک بااثر شخص اینوروس نے بغاوت کر دی اور ایرانی افواج کو محاصرے میں لے لیا۔ اس بغاوت میں بھی یونانیوں کا دخل تھا اور ان کا مقصد تھا کہ ایران کو پریشان کیا جائے تاکہ وہ یونان سے صلح کرنے پر مجبور ہو جائے۔ والی مصر نے باغیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا اور مارا گیا۔ فارس کے بادشاہ اردشیر نے ایک تازہ دم فوج بھیجی بالآخر اردشیر کی افواج کو فتح حاصل ہوئی۔

۴۵۶ قبل از مسیح

اولمپیا میں زیوس کا مجسمہ

۴۵۶ قبل از مسیح میں یونان میں اولمپیا کے مقام پر زیوس دیوتا کا مجسمہ تیار کیا گیا۔ اس مجسمہ کو اولمپیا میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبد خانے کے اندر تیار کیا گیا تھا۔ معبد کا ڈیزائنر ایلیس کا رہنے والا ایک شخص تھا جس کا نام یبون تھا۔ یبون اپنے زمانے کا مانا تانا ماہر تعمیرات تھا۔ یہ معبد ایک اونچے مستطیل نما چبوترے پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اطراف میں تیرہ اور ہر کونے پر چھ چھ ستون بنائے گئے تھے۔ مجسمہ کی تیاری کے لئے فیدیاس نامی مجسمہ ساز کی خدمات مستعار لیں گئیں۔ فیدیاس نے ایک طویل عرصہ لگا کر اپنی تمام تخلیقی صلاحیتوں کو صرف کر کے یہ شاہکار تیار کیا۔ مجسمے کی بنیاد ۲۰ فٹ چوڑی ۳ فٹ بلند تھی جبکہ خود مجسمہ کی بلندی ۴۰ فٹ سے زیادہ تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ہاتھی دانت سے تراشیدہ فتح کا نشان جبکہ بائیں ہاتھ میں شاہی عصا تھا جو اس وقت یونان میں دستیاب تمام دھاتوں کی آمیزش سے تیار کیا گیا تھا۔ دیوتا کی عبا اور جوتے خالص سونے سے تیار کیے گئے تھے۔ یہ دنیا کا چوتھا عجوبہ تھا۔

۴۵۶ قبل از مسیح

ایس کلو کی وفات

۴۵۶ قبل از مسیح میں یونان کے عظیم المرتبت ڈرامہ نگار ایس کلو کی وفات ہوئی۔ ایس کلو ۵۲۵ قبل از مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ میراتھن اور سلامیز کی مشہور جنگوں میں شریک ہوا۔ سوفوکلیز کا ہمعصر اور حریف تھا۔ ایس کلو کو یونانی المیہ کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ ایس کلو نے تقریباً ۹۰ کے قریب ڈرامے لکھے جن میں سے صرف سات موجود ہیں۔ ایس کلو ۴۵۶ قبل از مسیح میں گلا کے مقام پر سسلی میں انتقال کر گیا۔

۴۵۴ قبل از مسیح

ایتھنز پر پیریکلیز کا تسلط

۴۵۴ قبل از مسیح میں ایتھنز مساوی درجے کی ریاستوں میں پہلا درجہ حاصل کرتا ہے۔ ۴۵۴ قبل از مسیح میں ان تمام ریاستوں کے گروہ بنا کر انہیں صوبوں کی شکل دے دی گئی تاکہ روپیہ جمع کرنے میں آسانی ہو اور روپیہ جمع کر کے ایتھنز کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جا سکے۔ ان تمام متحد ریاستوں پر جن کو اب ایتھنز کہا جاتا تھا پریکلیز کی حکمرانی قائم ہو گئی، سکے رائج کیے گئے جن پر اُلو کی تصویر تھی۔ اُلو ایتھنز کا خاص نشان تھا۔ وفاقی ریاستوں میں یہی سکے مبادلے کا عام وسیلہ تھے۔ جو شرطیں ایتھنز کے لئے زیادہ فائدہ مند تھیں ان کی بنا پر وفاقی ریاستوں سے تجارتی معاہدے کر لئے گئے۔ ساتھ ہی یہ قرار پایا کہ وفاق کے اندر جو جھگڑے پیدا ہوں اور ان میں ایک فریق ایتھنز ہو تو ایسے تمام مقدمات کا فیصلہ ایتھنز کی عدالتوں میں کیا جائے گا۔ سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں یہ کہ اس وفاق کی رکن ریاستوں کو علیحدگی کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ پریکلیز کے انہی اصولوں کی وجہ سے خطۂ یونان کی تمام ریاستوں میں ایک عرصے تک چپقلش رہی جو اکثر بڑی جنگوں میں بدل جاتی تھی۔

۴۵۳ قبل از مسیح

معاہدہ کالیاس

۴۵۳ قبل از مسیح میں ایران اور یونان کے فرماں رواؤں کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کئے گئے جسے معاہدۂ کالیاس کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے کی رُو سے یہ قرار پایا کہ ایشیائے کوچک کے یونانی اپنے داخلی معاملات میں بالکل آزاد ہوں گے اور ایرانی جہاز بحیرۂ ایجین میں معین حدود کے اندر رہیں گے اور اس کے عوض جزیرہ قبرص پر ایرانی تسلط کو تسلیم کر لیں گے۔

۴۵۶ قبل از مسیح

ایسکلس کا دور

۴۵۶ قبل از مسیح میں مشہور ڈرامہ نگار ایسکلس کا انتقال ہوتا ہے۔ ایسکلس کا شمار قدیم یونان کے بڑے بڑے چند ایک ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس کی اصل شہرت بحیثیت المیہ نگار کے ہے۔ اس نے ۹۰ کے قریب المیہ ڈرامے لکھے۔ اس کی کہانی کا دارومدار سادہ انسانی زندگی اور دیوتاؤں کے انصاف پر ہوتا ہے۔

۴۵۰ قبل از مسیح

آرکیلاس کی وفات

۴۵۰ قبل مسیح میں مشہور یونانی فلسفی آرکیلاس نے وفات پائی۔ ۵۱۰ قبل مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ انیکسا غورث کا شاگرد تھا۔ بعض مؤرخین کے مطابق وہ سقراط کا بھی استاد تھا لیکن کچھ ماہرین اس بات کے خلاف ہیں۔ آرکیلاس کے نزدیک ہوا اور دماغ میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے نزدیک اسی ہوا میں کثافت اور لطافت کے عوامل سے سردی، گرمی، ہوا، پانی اور آگ پیدا ہوتے ہیں۔ پانی اور آگ سے کیچڑ بنتا ہے جس سے ملکوتی اشیاء کی تخلیق ہوتی ہے جو اپنے درجات میں تدریجاً جانور اور انسان کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ انسان جانوروں سے اس لئے افضل ہے کہ اس کے پاس سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، محسوس کرنے کی ذہنی صلاحیت اور فنکارانہ اور اخلاقی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۰ قبل از مسیح

مائرن کی وفات

۴۴۰ قبل از مسیح میں دنیا کا پہلا مجسمہ ساز مائرن وفات پاتا ہے۔مائرن کو دنیا کے چند ایک بہترین مجسمہ سازوں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔مائرن یونان میں ایموتھرے میں پیدا ہوا اس کا سن پیدائش تقریباً ۴۸۰ قبل از مسیح کا ہے۔اس کا سب سے مشہور مجسمہ لاڈاس ہے۔جو کہ اولمپک کھیل جیتنے والے کا ہے۔اس کے علاوہ کانسی کی ایک گائے بھی اسکا ایک شاہکار مانی جاتی ہے۔ایک مجسمہ ڈسکوبولس ابھی تک صحیح حالت میں موجود ہے۔

۴۳۸ قبل از مسیح

پنڈر کی وفات

یونان کے مشہور شاعر پنڈر نے وفات پائی۔پنڈر ۵۱۸ ق م میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔اسے خاص تقریبات پر شعر لکھنے میں مہارت حاصل تھی،اس لیئے اس نے اپنی نظموں میں ان لوگوں کی ستائش کی جو دوڑ،مکا بازی اور شہنائی نوازی کے معرکوں میں کامیاب ہوئے تھے۔اسی طرح اس نے بڑے بڑے کسوٹی تہواروں کے دوسرے واقعات پر نظمیں لکھیں۔

۴۳۲ قبل از مسیح

فڈیاس کا دور

قدیم یونان کا سب سے بڑا مجسمہ ساز فڈیاس وفات پاتا ہے۔اسے ایتھنز کے سربراہ پریکلیز کی طرف سے ایتھنز کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے پر مامور کیا جاتا ہے۔اس کے بہت سے شاہکاروں نے عالمی شہرت حاصل کی جن میں دیوتا زیوس کا مجسمہ بھی شامل ہے جو کہ اولمپیا کے مقام پر بنایا گیا جس کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے۔فڈیاس نے قید خانے میں وفات پائی۔

۴۳۱ قبل از مسیح

دوسری پیلو پونیسی جنگ

۴۳۱ قبل از مسیح میں سپارٹا اور ایتھنز کے درمیان ہونے والا معاہدہ صلح ٹوٹ گیا جس پر دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری اور سب سے بڑی پیلو پونیسی جنگ ہے۔ اس کا دورانیہ تقریباً ۱۰ سال سے زائد عرصہ رہا۔ آخر ۴۲۱ قبل از مسیح میں دوبارہ صلح ہوگئی جس میں تمام فریقوں بشمول سپارٹا اور ایتھنز نے اپنے جھگڑے ختم کر دیے۔

۴۲۹ قبل از مسیح

اوڈی پس ریکس

یونانی ڈرامہ نگار اوڈی پس ریکس پہلی مرتبہ ایتھنز کے شہری تھیٹر میں اسٹیج کیا جاتا ہے۔ اس کے مصنف کا نام سوفو کلو تھا جسے المیہ ڈرامے لکھنے کا ملکہ حاصل تھا۔ اس ڈرامے کا مرکزی خیال ان لوگوں کے متعلق ہے جو اپنی ذہنی آزادی کو برقرار نہیں رکھ سکتے اور اپنے آپ کو قسمت کے اندھے بے رحم دھاروں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اوڈی پس لاعلمی میں اپنی ماں سے شادی کر لیتا ہے، علم ہونے پر اپنے آپ کو اندھا کر لیتا ہے جبکہ اس کی ماں اپنے آپ کو مار ڈالتی ہے۔

۴۲۴ قبل از مسیح

اردشیر کا انتقال

سلطنت فارس کے بادشاہ اردشیر نے وفات پائی۔ اردشیر کا نظام حکومت حد درجہ بدنظمی کا شکار تھا۔ امور سلطنت اس کی ماں کے سپرد تھے۔ ویسے مورخین اسے انصاف پسند بادشاہ کی حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ اردشیر کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا خشیارشیا ثانی تخت نشین ہوا لیکن تخت نشینی کے ۴۵ دن بعد اسے قتل کر دیا گیا۔

۴۲۲ قبل از مسیح

دارا یوش ثانی بادشاہ فارس بنا

سلطنت فارس میں دارا یوش ثانی تخت نشین ہوا۔ دارا یوش ثانی نے اپنی بہن سے شادی کر رکھی تھی۔ اور وہ تمام امور مملکت پر حاوی تھی اور اس کی وجہ سے درباری معاملات میں عورتوں اور خواجہ سراؤں کا سکہ چلتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے عہد حکومت میں بے شمار بغاوتیں ہوئیں۔ ان بغاوتوں میں دارا یوش کے بھائی آرسیت کی بغاوت بھی شامل تھی جسے یونانیوں کی مدد حاصل تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۵قبل از مسیح

پہلا ڈرامہ سٹیج کیا جاتا ہے

ڈرامہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جنگ کی تباہ کاریوں کے خلاف ایک ڈرامہ سٹیج کیا جاتا ہے۔اس ڈرامے کا نام ٹروجن ویمن تھا جسے یورپیڈز جیسے نامور ڈرامہ نگار نے لکھا تھا۔یہ پہلی مرتبہ ۴۱۵قبل از مسیح میں ایتھنز کے تھیٹر میں پیش کیا گیا۔اس ڈرامہ کا مرکزی خیال ٹروجن جنگ کے اردگرد گھومتا ہے جس میں دکھایا جاتا ہے کہ ٹرائے کی ملکہ کی بیٹی کو کس طرح قربان کیا جاتا ہے اور اس کے پوتے کو اوڈیس کے حکم پر کیسے ایک مینار سے گرا کر مار دیا جاتا ہے؟ڈرامے کے آخر میں ٹرائے کی ملکہ کو اوڈیس کا غلام بنالیا جاتا ہے۔یہ ڈرامے کا آخری سین اور ڈرامے کی دنیا کا پہلا کلائمکس تھا۔

۴۱۳قبل از مسیح

آرکیلاس مقدونیہ کا بادشاہ بنا

۴۱۳قبل از مسیح میں یونانی باجگوار ریاست مقدونیہ کے بادشاہ پرو ڈیکس نے وفات پائی۔اس کے بعد اس کا بیٹا آرکیلاس تخت نشین ہوا۔آرکیلاس ایک کنیز کا بیٹا تھا۔اس نے مقدونیہ کو مستحکم کرنے کی کوششیں کیں ،سڑیں بنوائیں ،سرحدی علاقوں میں قلعے تعمیر کیے ،فوج کو منظم ومضبوط کیا ،مقدونیہ کے دارالحکومت پیلاس میں یونانی مصوروں کو بلایا اور تعمیراتی کام کروائے۔اس نے مقدونیہ میں پہلی دفعہ کرنسی کا نظام رائج کیا اور سلطنت پارس کی طرز کے سکے بنوائے۔مقدونیہ کی ریاست کی معاشی حالت کو سدھارا اور دیگر ریاستوں سے تجارتی اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔

۴۰۶قبل از مسیح

سفوکلیز کی وفات

۴۰۶قبل از مسیح میں مشہور یونانی طربیہ نگار سفوکلیز نے وفات پائی۔سفوکلیز ۴۹۲قبل از مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ایک ڈرامہ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ پائے کا شاعر بھی تھا۔اس نے ۲۳ ڈرامے تحریر کیے۔اس کے ڈراموں میں دیوتاؤں کے افسانوی کردار کے بجائے انسانی زندگی کے متعلق بحث کی جاتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۶ قبل از مسیح

یوری پڈیز کی وفات

یوری پڈیز وفات پاتا ہے۔یوری پڈیز کا شمار قدیم یونان کے چند ایک بڑے ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس نے تقریباً ۹۲ ڈرامے لکھے جن میں سے کئی نے بہت شہرت پائی۔اس کے ڈرامے زیادہ تر افسانوی طرز پر مبنی ہوتے تھے۔اس نے ۱۸ ایسے بھی تخلیق کیے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔

۴۰۵ قبل از مسیح

تیسری پیلو پونیسی جنگ

۴۰۵ قبل از مسیح میں یونان میں ایتھنز اور سپارٹا کے درمیان تیسری پیلو پونیسی جنگ چھڑ گئی۔اس جنگ کا بڑا سبب یہ تھا کہ سپارٹا نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یونانیوں کے خلاف ایران کے ساتھ صلح کر لی اور ان کی مدد سے ایتھنز کا مقابلہ کرنے آ گئے۔۴۰۵ قبل از مسیح میں سپارٹا کے جرنیل نے ایتھنز پر حملہ کیا۔اسی دوران ایران والوں نے سپارٹا کو ایسا بحری بیڑہ دیا جو ایتھنز کا سمندر پر مقابلہ کر سکتا تھا۔اس بحری بیڑے نے ایتھنز والوں کی بحری قوت کا زور توڑ کر شکست دی۔دوسری طرف سپارٹا کے جرنیل لائی سنڈر نے ایتھنز پر قبضہ کر کے اس کی فصیلیں منہدم کرا دیں۔اس طرح سپارٹا کو ہمہ گیر اقتدار حاصل ہو گیا اور ایتھنز کی قوت ٹوٹ گئی۔زوال یونان کا یہ آخری قصہ ہے اس کے بعد یونانی کچھ عرصہ تجارت وصنعت وحرفت اور عمدہ دستکاریاں بنانے میں مشغول رہے اور یوں ان کی ریاست رفتہ رفتہ زوال پذیر ہو گئی۔

۴۰۴ قبل از مسیح

اردشیر ثانی بادشاہ فارس بنا

۴۰۴ قبل از مسیح میں سلطنت فارس کے بادشاہ دارا یوش نے وفات پائی۔اس کے بعد اردشیر ثانی حکمران بنا۔ اس کے بھائی کورش نے اس کے خلاف بغاوت کر دی۔کورش کو یونانی افواج کی مدد بھی حاصل تھی۔اس نے ایران کے دارالحکومت کا رُخ کیا اور بابل آ پہنچا۔کوناکسا کے مقام پر اردشیر اور کورش کی افواج میں مقابلہ ہوا جس میں فتح کورش کی ہوئی لیکن خود کورش مارا گیا،اس طرح تخت سلطنت اردشیر کے پاس رہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰ قبل از مسیح

یونان میں لائبریریوں کا قیام

تقریباً ۴۰۰ قبل از مسیح میں یونان میں علم وادب کی تہذیب کا دور دورہ تھا۔ ایسے میں بہت سے لوگوں نے کتابوں کو ایک جگہ اکٹھا رکھنے پر عمل کرنا شروع کیا۔ اس دور میں مشہور المیہ نگار یوریپڈس نے سب سے پہلی لائبریری بنائی۔ اس دور میں زیادہ تر کتابیں فلسفہ پر ہوتی تھیں اور یہ کتابیں مختلف پیپرس (صفحہ کی ابتدائی شکل) اور پارچہ جات پر لکھی جاتی تھیں۔ تاہم اس دور میں ایتھنز میں سب سے پہلی بڑی لائبریری پیرپاٹکٹ کے مکتبہ فکر والوں نے قائم کی جس کا سربراہ مشہور فلسفی ارسطو تھا۔

۳۹۹ قبل از مسیح

سچائی کی خاطر موت

۳۹۹ قبل از مسیح میں یونان کے مشہور فلسفی سقراط نے وفات پائی۔ سقراط ۴۶۹ ق م میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ پیشہ پتھر کی عمارتیں بنانا تھا۔ اس نے نہ تو کوئی کتاب لکھی اور نہ ہی کہیں معلم کی حیثیت سے فائز رہا تاہم وہ تاریخ انسانی کے عظیم ترین معلموں میں سے ایک ہے۔ اس نے پوری زندگی ایتھنز کی گلیوں میں گزار دی۔ اس کا خیال تھا کہ مسلسل بحث ونظر کے ذریعے سے انسان حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ سقراط کو اپنے خیالات کی وجہ سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ پیش ہوا کہ وہ نوجوانان ایتھنز کے اخلاق بگاڑتا ہے اور دیوتاؤں کی بے حرمتی کرتا ہے۔ عدالت نے اسے موت کی سزا سنادی۔ سزا کے طور پر اسے زہر کا پیالہ پینا پڑا جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

۳۹۵ قبل از مسیح

تھیوسی ڈڈیز کا قتل

یونانی مؤرخ تھیوسی ڈڈیز نے وفات پائی۔ ۴۷۱ قبل از مسیح کے لگ بھگ ایتھنز میں پیدا ہوا۔ یونانی خانہ جنگی کے دوران جلاوطن کردیا گیا۔ اس نے ۴۲۴ قبل از مسیح میں پیلو پونیسی جنگ کی تاریخ لکھنے کا ارادہ کیا تاہم مکمل طور پر نہ لکھ سکا۔ ۳۹۵ قبل از مسیح میں کسی کے ہاتھوں مارا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۴ قبل از مسیح

سپارٹا کی شکست

سلطنت فارس کی فوج میں جو سپارٹا کے فوجی شامل تھے ان کے سرداروں کو ایرانیوں نے قتل کر دیا۔ اس بنا پر ایران کے سپارٹا سے تعلقات جو پہلے ہی خراب تھے اب زیادہ بگڑ گئے جس سے ایتھنز والوں کو دربار ایران کے قریب آنے کا موقع ملا۔ ایران کی مدد سے انہوں نے اپنے شہر کے حفاظتی انتظامات کو درست کیا اور ایرانیوں ہی کی مدد سے سپارٹا والوں کو زبردست شکست دی۔

۳۸۷ قبل از مسیح

ایران اور سپارٹا میں معاہدہ

ایران اور سپارٹا کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت تمام ایشیائے کوچک اور جزیرہ قبرص کو مملکت ایران کا حصہ قرار دیا۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ تمام یونانی ریاستیں ابردس اور سکائیروس خود مختار رہوں گی۔ یہ صلح ایران کے حق میں بہت فائدہ مند تھی۔ اس سے ایشیائے کوچک میں یونان کی مداخلت کا خطرہ ختم ہو گیا۔ اور شاہ ایران کی برتری تمام یونانی ریاستوں نے تسلیم کر لی۔

۳۸۵ قبل از مسیح

ارسٹوفینز کی وفات

۳۸۵ قبل از مسیح میں مشہور یونانی مزاحیہ ڈرامہ نگار ارسٹوفینز نے وفات پائی۔ اس کے ڈراموں میں اس دور کے یونانی سماجی تضاد پر گہرے طنز اور مزاح کے اثرات ملتے ہیں۔ اس نے اپنے ڈراموں میں امن کی اہمیت پر زور دیا۔ ارسٹوفینز ۴۵۰ قبل از مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوا اور ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۷۷ قبل از مسیح

بقراط کی وفات

مشہور یونانی حکیم اور فلاسفر بقراط نے وفات پائی۔ بقراط ۴۶۰ ق م میں قوطن میں پیدا ہوا۔ طب کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے گھر میں باقاعدہ طب کا پیشہ اختیار کیا۔ جادو اور تعویذ گنڈوں کے سخت خلاف تھا اور صرف حقائق پر یقین رکھتا تھا۔ نہایت سیدھا سادھا اور منکسر المزاج انسان تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ زندگی بہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر اور فن بہت طویل ہے۔اس کے باوجود انسان حقائق کا مطالعہ کرنے اور اس کے بارے میں استدلال کرنے سے قوانین فطرت دریافت کر سکتا ہے۔بقراط نے پہلی دفعہ طب میں منطق اور استدلال کو داخل کیا۔

۴۷۴ قبل از مسیح

مصر پر ایرانی حملہ

ایران کی مرکزی حکومت کی کمزوری کی وجہ سے مصر میں بغاوت ہوگئی۔وہاں امرتیہ نامی ایک امیر نے علم سرکشی بلند کیا۔۴۷۴ قبل از مسیح میں ایرانی فوج جو کہ دو لاکھ افراد پر مشتمل تھی ، نے مصر پر حملہ کر دیا۔اسی اثناء میں دریائے نیل میں طغیانی آگئی اور ایرانیوں کو واپس لوٹنا پڑا۔یوں یہ مہم ناکام ہوگئی۔

۳۶۷ قبل از مسیح

دانیوشس کی وفات(Dionysus)

۳۶۷ قبل از مسیح میں یونان کے مشہور بادشاہ دانیوشس نے وفات پائی۔اس زمانے میں سلطنت یونان کا نام سیرا کیوز تھا۔دانیوشس ایک مطلق العنان اور جابر حکمران تھا۔شروع میں ایک سرکاری دفتر میں معمولی کلرک تھا۔کارتھیج سے جنگ کے دوران کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر شہرت پائی۔اپنا لشکر تیار کیا اور شہر سیرا کیوز پر قبضہ کر لیا۔پھر آہستہ آہستہ سسلی اور جنوبی اٹلی کے بیشتر علاقے کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔دانیوشس فنون لطیفہ اور ذوق جمالیات کا دلدادہ تھا۔خوبصورت عمارتیں تعمیر کروائیں۔ڈرامے کو پروان چڑھنے میں مدد دی۔خود بھی ایک اچھا ادیب تھا۔کئی ڈرامے لکھے جو اس دور میں یونان میں کھیلے گئے۔

۳۶۰ قبل از مسیح

ڈیموکریٹس انتقال کرتا ہے

عظیم یونانی فلسفی ڈیموکریٹس ۳۶۰ قبل از مسیح میں انتقال کر جاتا ہے۔یہ پہلا عظیم فلسفی تھا جس نے پہلی بار فطرت کا مادی تصور پیش کیا تھا۔ڈیموکریٹس ابڈیرا کا ایک امیر اور عزت دار شہری تھا۔اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک طویل عرصہ مشرق کی سیاحت میں گزارا۔ڈیموکریٹس کے مطابق تمام مادی اشیاء جوہر سے بنی ہیں یعنی ایسے باریک اور مہین مادی ذرات جو ناقابل تقسیم ہیں۔جس طرح کے باریک ذرات مل کر ایک مادی شے بناتے ہیں اسی طرح اس مادی شے کی خصوصیات طے ہوتی ہیں۔دماغ کے جوہر نہایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمدہ، صاف اور لطیف ہیں۔ خارجی اشیاء کے جوہر جب دماغ کے لطیف جوہروں پر اثر انداز ہوتے ہیں تو ذہن میں خیال یا ادراک پیدا ہوتا ہے۔ ڈیموکریٹس خدا پر بھی یقین رکھتا تھا۔ اس کے نزدیک خدا کا وجود اس لئے ہے کیونکہ دنیا میں بارشیں، طوفان اور زلزلے آتے ہیں۔ یہ تمام کام کوئی ماورائے خیال ہستی کر رہی ہے۔ اس کا اخلاقی نظام عملیات پر مبنی تھا۔ اس کے نزدیک کوئی انسان اچھے عملی کام کر کے ہی ابدی فلاح حاصل کر سکتا ہے۔

۳۵۹ قبل از مسیح

فیلقوس اعظم کا ظہور

۳۵۹ قبل از مسیح میں مقدونیہ میں فیلقوس اعظم کا ظہور ہوتا ہے۔ مقدونیہ میں جنگلات اور سونے کی کانیں بہت تھیں۔ فیلقوس نے ان دونوں چیزوں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اپنی مملکت کو وسعت دی، اسے مستحکم کیا اور اپنی فوج کو منظم کیا۔ یونانیوں نے حرب وضرب کے جو جدید ترین طریقے ایجاد کئے تھے ان کی مشق پر خاص توجہ دی گئی۔ آہستہ آہستہ تمام یونانی ریاستوں پر اپنا اثر ورسوخ قائم کر کے ایک بڑی سلطنت قائم کی۔

۳۵۸ قبل از مسیح

اردشیر سوم تخت نشین ہوا

سلطنت فارس کے بادشاہ اردشیر دوم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اخس تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے باپ کی زندگی میں تخت کے تمام دعوے داروں کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔ اسے اپنے باپ کے انتقال پر تخت حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اس نے تخت نشین ہو کر اردشیر سوم کا لقب اختیار کیا۔ تخت نشین ہوتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ اپنے تمام اعزہ واقارب کو تہ تیغ کر دیا۔

۳۵۵ قبل از مسیح

زینوفون خودکشی کرتا ہے

زینوفون مشہور یونانی مؤرخ اور فلاسفر تھا۔ ۴۳۱ قبل از مسیح میں یونان میں اٹیکا کے مقام پر پیدا ہوا۔ جوانی میں سپارٹا کے خلاف کئی جنگوں میں ایتھنز کی فوجوں میں سپاہی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ بعد میں انہی جنگوں کی تاریخ بھی قلمبند کی۔ زینوفون سقراط کی انتہائی درجہ کی جمہوریت سے بہت خائف تھا۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال میں ایسا کرنے سے بجائے معاملات سلجھنے کے تضاد کا شکار ہو سکتے ہیں۔اس کی سب سے مشہور کتاب کا نام اناباسس ہے جو کہ جنگوں کی تاریخ کا افسانوی انداز میں احاطہ کرتی ہے۔زینوفون کی داستان حیات ۳۵۵ قبل از مسیح میں ختم ہوتی ہے۔کہا جاتا ہے کہ زینوفون نے اپنے نظریات کو مقبولیت نہ ملنے پر شکستہ دلی کے عالم میں خودکشی کر لی۔

۳۵۰ قبل از مسیح

آرکیٹس کی وفات

۳۵۰ قبل از مسیح میں معروف یونانی سائنسدان اور فلسفی آرکیٹس نے وفات پائی۔آرکیٹس ۴۰۰ ق م میں جنوبی اٹلی میں پیدا ہوا۔افلاطون کا گہرا دوست تھا اور کئی بار اپنے شہر کی فوجوں کا کمانڈر انچیف بھی رہا۔آرکیٹس ایک فیثا غورثی فلسفی تھا۔اس نے اکوسٹی نظریے میں تار سے پیدا ہونے والی آواز کی لہروں کے سروں کا تعلق تار کی لمبائی سے ثابت کیا۔مکعب کو دوگنا کر کے جیومیٹری کے مسائل حل کیئے۔اس کی بنیاد پر اس نے حسابی میکانیات کو فروغ دیا۔اس نے اقلیدس کی آٹھویں کتاب کو قلم بند کیا۔ریاضیاتی موسیقی پر بھی کام کیا۔

۳۴۷ قبل از مسیح

افلاطون کا انتقال ہوا

افلاطون قدیم یونان کا ایک ایسا عظیم فلسفی ہے جس پر دنیا قیامت تک ناز کرے گی۔اس کی فکر کا آج کے دور کے فلسفہ اور فکر میں جس قدر بنیادی کردار ہے اس کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔۴۲۷ قبل از مسیح میں ایتھنز کے ایک رئیس گھرانے میں پیدا ہوا۔جوانی میں کشتی لڑنے کا شوق تھا۔بیس سال کی عمر سے پہلے چند ڈرامائی اور غزلیہ نظمیں بھی لکھیں۔۴۰۷ قبل از مسیح میں سقراط کا شاگرد ہوا۔اور آخر وقت سقراط کے ساتھ رہا جہاں اپنے دوست اقلیدس کے ساتھ مل کر ریاضیاتی فلسفہ پڑھا۔بعد ازاں مصر، افریقہ، اٹلی اور سسلی کا سفر کیا۔شروع میں اس کا خیال عملی سیاست کرنے کا تھا لیکن بعد میں اپنے آپ کو صرف فکر و فلسفہ کی حد تک محدود کر لیا۔۳۸۷ قبل از مسیح میں افلاطون نے ایک اکیڈمی کی بنیاد رکھی جہاں فلسفہ دانش فنون لطیفہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔یہ اکیڈمی ایتھنز میں بنائی گئی جہاں ایسے اداروں کا رواج نہ تھا، تاہم اس کی اکیڈمی کو قبول عام ملا۔بعد میں میگارا چلا گیا جہاں اپنے دوست اقلیدس کے ساتھ مل کر ریاضیاتی فلسفہ پڑھا۔افلاطون نے اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات مکالے کی شکل میں پیش کیں۔۲۵ تصنیفات اب تک موجود ہیں۔۳۴۷ قبل از مسیح میں انتقال ہوا۔

۳۴۵ قبل از مسیح

سیمرون میں بغاوت

سلطنت فارس میں سیاسی استحکام کی عدم موجودگی اور تباہ حالی سے فائدہ اٹھا کر سیمرون کے والی تینیس نے بغاوت کر دی۔ بادشاہ فارس اردشیر سوم خود اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ شہر کا محاصرہ کر لیا، اہل شہر نے جب کوئی راہ نجات نہ دیکھی تو سب نے خودکشی کر لی۔ کہا جاتا ہے کہ ۷ لاکھ نفوس نے یہ اہتمام کیا۔ اردشیر نے شہر پر قبضہ کر لیا اور شاہ سیمرون کو موت کی سزا دی۔

۳۴۲ قبل از مسیح

مصر پر حملہ

۳۴۲ قبل از مسیح میں سلطنت فارس نے مصر پر حملہ کر دیا۔ شاہ ایران اردشیر سوم نے پہلے ایتھنز اور سپارٹا سے مدد لینے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی تاہم کچھ یونانی ریاستوں نے کمک بھیجی۔ اسی طرح ایشیائے کوچک کے یونانی شہروں سے کوئی چھ ہزار سپاہی ملے، ان کی مدد سے ۳۴۱ قبل از مسیح میں مصر پر کامیاب حملہ کیا، اس طرح مصر ایک دفعہ پھر سلطنت فارس کا حصہ بن گیا۔

۳۳۸ قبل از مسیح

جنگ کائی رونیا

مقدونیہ میں فیلقوس اعظم کی حکومت سے اردگرد ریاستوں میں تشویش پھیلی ہوئی تھی۔ اس زمانے میں ڈماتھینز انے جو ایتھنز کا بہت بڑا خطیب تھا فیلقوس اعظم کے خلاف اپنے ہم وطنوں کو جنگ پر آمادہ کر لیا۔ فیلقوس نے کائی رونیا کے مقام پر تھبز اور ایتھنز کی متحدہ افواج کو شکست سے دوچار کیا پھر تمام یونانی ریاستوں کو دعوت دے کر ایک جمعیت متحدہ یونان کے نام سے بنائی۔

۳۳۸ قبل از مسیح

اردشیر کو زہر دیا گیا

سلطنت ایران کے بادشاہ اردشیر کو زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ اردشیر نے ۳۴۲ قبل از مسیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مصر میں اپنے اسلاف کے رویوں کے برعکس اپنے مخالفین کے ساتھ بڑی بے رحمی کا سلوک کیا، جس پر اس کے خواجہ سرا باگوس کو۔ جو کہ مصری تھا۔ سخت رنج تھا۔ چنانچہ اُس نے ۳۳۸ قبل از مسیح میں اردشیر کو زہر دے کر اس کا انتقام لے لیا۔ اردشیر کے انتقال پر اس کا سب سے چھوٹا بیٹا آرسین تخت نشین ہوا۔ لیکن ۳۳۶ قبل از مسیح میں خواجہ سرا باگوس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد خواجہ سرا باگوس نے ہنمانشی خاندان کے ایک فرد داراپوش کو تخت پر بٹھایا۔

۳۳۶ قبل از مسیح

مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس کو یوسانیا نامی ایک شخص نے ذاتی رنجش پر قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر تخت نشین ہوا۔ اس وقت سکندر کی عمر بیس سال تھا۔ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ارسطو جیسا استاد اور فیلقوس جیسا باپ نصیب ہوا جنہوں نے اس کی ایسی ذہنی اور جسمانی تربیت کی جس کی بنا پر وہ اس قابل ہوا کہ دنیا کے عظیم ترین فاتحین میں اس کا شمار ہو۔ تخت نشینی کے فوراً بعد اسے اپنے مخالف رشتہ داروں سے نپٹنا پڑا پھر اس نے سرکش ریاستوں کی سرکوبی کی ٹھان لی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔

۳۳۵ قبل از مسیح

تھیبس کی بغاوت

۳۳۵ قبل از مسیح میں مقدونیہ کا بادشاہ سکندر اعظم جب سرکش ریاستوں کی سرکوبی میں مصروف تھا کسی نے اس کی موت کی افواہ اڑا دی۔ اس پر یونانی ریاستھیبسنے بغاوت کر دی۔ سکندر جب مقدونیہ واپس لوٹا تو اسے بغاوت کا سامنا کرنا پڑا۔ تھیبس کے خلاف سکندر کی یہ مہم اس لحاظ سے بڑی اہم تھی کہ اس مہم کے بعد یونانیوں پر سکندر کی قابلیت اور جنگی صلاحیت عیاں ہو گئی۔ سکندر نے پہلے تو تھیبس والوں کو مصالحت کے لئے کہا لیکن انہوں نے اس بات کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ اس پر سکندر نےتھیبس کے علاقے کیڈمیہ پر حملہ کیا، چھ ہزار آدمی مارے گئے اور کوئی بیس ہزار کے قریب قید ہوئے اور یوں ۳۳۵ قبل از مسیح میں تھیبس کا نام و نشان مٹ گیا۔

۳۳۴ قبل از مسیح

سکندر کا ایران پر حملہ

۳۳۴ قبل از مسیح میں مقدونیہ کے بادشاہ سکندر اعظم نے ایران کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔ آغاز بہار کے ایام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سکندر تیس ہزار پیادہ فوج اور پانچ ہزار سواروں کو ہمراہ لے کر اس عظیم الشان مہم پر روانہ ہوا اور درہ دانیال کو عبور کرنے کے بعد سکندر سب سے پہلے الیوم پہنچا اور پھر شال کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ گرینکیوس کے ساحل پر اسے پہلی مرتبہ ایرانی فوج کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتداء میں ایرانیوں کو کامیابی نصیب ہوئی لیکن کچھ عرصے کے بعد لڑائی کا رُخ بدل گیا۔ نتیجہ یونانیوں کی کامیابی کی صورت میں نکلا۔

۳۳۳ قبل از مسیح

جنگ اسیوس

اسیوس کے مقام پر ایرانی بادشاہ دارا پوش یونانی حملے کا منتظر تھا۔ یہ مقام پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ لڑائی شروع ہوئی تو ایرانیوں کے لشکر کی اکثریت ان کے لئے مصیبت کا باعث ہوئی اور یونانی فتح یاب ہوتے نظر آنے لگے۔ اس جنگ کے بعد دارا پوش نے سکندر سے صلح کی درخواست کی لیکن سکندر نے اسے رد کر دیا اور لڑائی جاری رہی۔ لڑائی کا دوسرا مرحلہ میسوا کے کھنڈروں کے نزدیک شروع ہوا۔ ایرانی تعداد میں زیادہ تھے لیکن یونانیوں نے حکمت عملی سے مدد لیتے ہوئے ایرانیوں کو شکست دی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد سکندر نے بابل اور شوش پر قبضہ کر لیا۔

۳۲۸ قبل از مسیح

سکندر اعظم کا ازبکستان پر حملہ

۳۲۸ قبل از مسیح میں سلطنت یونان کے بادشاہ سکندر اعظم نے ازبکستان پر حملہ کیا۔ اس وقت جنرل آتریاتی ازبکستان کا بادشاہ تھا۔ آتریاتی دراصل پارسی مذہب کا پیروکار تھا۔ آتریاتی نے سکندر اعظم کے حملے کے وقت اپنی آزادی کا اعلان کر کے اپنی مملکت بچالی تھی۔ سکندر اعظم آتریاتی کی لیاقت سے بے حد متاثر ہوا اور اس کے شہریان کو بخش دیا جو بعد میں اس کے نام پر آتریاتی پھر آذر باگان اور پھر آزر بادگان کے نام سے مشہور ہوا۔

۳۲۷ قبل از مسیح

سکندر کا ہندوستان پر حملہ

۳۲۷ قبل از مسیح میں سکندر اعظم نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا۔ ۳۲۷ ق م میں کوہ ہندوکش عبور کر کے یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاقے کے حکمران راجہ تکشل کو اپنا باجگزار بنایا۔ جب اس علاقے کی طرف سے سکندر مطمئن ہو گیا تو اس نے اپنی افواج کے ہمراہ درّۂ خیبر کو عبور کیا اور اٹک کے قریب دریائے سندھ کو عبور کر کے راجہ پورس کے علاقے پر حملہ آور ہوا۔ دریائے جہلم کے کنارے راجہ پورس کی فوجیں اس کے خلاف صف آرا ہوئیں۔ فوج میں ہزار ہا ہاتھی بھی شامل تھے۔ ایک ابتدائی لڑائی کے بعد راجہ پورس کا لڑکا مارا گیا اور اس کی فوج بھاگ نکلی۔ آخر چیلیاں والا کے نزدیک سکندر اور پورس کے درمیان ایک فیصلہ کن لڑائی ہوئی۔ یہاں بڑے گھمسان کا رن پڑا۔ راجہ پورس نے بڑی مردانگی سے سکندر کا مقابلہ کیا لیکن یونانیوں کی جنگی چالیں کام آئیں اور بالآخر سکندر فتحیاب ہوا۔ پورس نے بڑی پامردی سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور گرفتار ہو کر سکندر کے سامنے پیش ہوا۔ سکندر نے پوچھا، ''اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے'' پورس نے بڑی بہادری سے جواب دیا،'' وہی جو ایک بادشاہ کو دوسرے بادشاہ کے ساتھ کرنا چاہئے'' سکندر یہ جواب سن کر بڑا خوش ہوا اور پورس کی ریاست اسے واپس کر دی۔

۳۲۳ قبل از مسیح

سکندر اعظم کی موت

ہندوستان کی فتح کے بعد سکندر دریائے بیاس تک بڑھتا چلا گیا لیکن یونانی فوج تھک چکی تھی اس لئے سکندر نے واپسی میں مصلحت سمجھی۔ افواج کے ایک حصے کو دریائے جہلم کے راستے واپس بھیج دیا کہ وہ خلیج فارس کے راستے واپس جائیں اور خود خشکی کے راستے ایران سے ہوتا ہوا بابل پہنچا۔ یہاں پہنچ کر عرب پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں لیکن اسی اثناء میں بخار میں مبتلا ہو گیا اور بالآخر ۳۲ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔

۳۲۲ قبل از مسیح

ارسطو نے وفات پائی

۳۲۲ قبل از مسیح میں اس دنیا کے چند ایک عباقرہ میں شمار ہونے والے شخص ارسطو نے وفات پائی۔ ارسطو ۳۸۴ ق م میں سٹیجرہ یونان میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس اعظم کا طبیب تھا۔ ارسطو نے افلاطون کی اکیڈمی میں بیس سال تعلیم پائی۔ پھر ایتھنز میں اپنی درسگاہ قائم کی جسے لیسیم کہا جاتا تھا۔ کسی بھی دوسرے فلسفی کی نسبت ارسطو کو مغربی فکر کی پیدائش کا مرکزی نقطہ سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفیانہ اور مفکرانہ سائنسی طرزِ فکر کا مصنف تھا۔ اس کے اسلوبِ فکر پر بعد ازاں مغربی اور اسلامی تہذیب کے فلسفہ کی بنیاد کھڑی ہوئی۔ اس کا ذوق آفاقی تھا۔ اسی لئے اس کی فکر کو متعصبانہ اندازِ فکر کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اس کی دانشورانہ سطح بہت وسیع تھی جو کہ سائنس اور فنون لطیفہ دونوں پر مبنی تھی۔ اس کے اسلوبِ فلسفہ میں طبیعات، کیمیا، فلکیات، حیاتیات اور نفسیات سبھی شامل تھے۔ ارسطو کی فکر کے بہت سے اجزاء زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ بوسیدہ ہوتے گئے۔ لیکن اس کی فکر کی بنیادیں ابھی تک دانشوروں اور فلسفیوں کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ارسطو کا انتقال ۳۲۲ ق م میں یونان میں ہوا۔ اس کی سب سے مشہور کتاب کا نام بوطیقا ہے۔

۳۲۲ قبل از مسیح

ڈیموتھینس کی وفات

۳۲۲ قبل از مسیح میں مشہور یونانی سیاستدان اور مفکر ڈیموتھینس نے وفات پائی۔ اس نے اپنی ساری زندگی مقدونیہ کے فیلقوس اعظم کے جارحانہ عزائم کے خلاف گزاری۔ فیلقوس اعظم کے یونان پر قبضہ کر لینے کے بعد اس نے اپنے آپ کو فیلقوس کے حوالے کر دینے کے بجائے زہر سے ہلاک کر لیا۔

۳۲۰ قبل از مسیح

یہودہ پر یونانی قبضہ

۳۲۰ قبل از مسیح میں سکندرِ اعظم کی وفات کے وقت کے یونانی مقبوضات دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ تھریس سے ہندوستان تک کا علاقہ سلیوکس نے اپنے قبضہ میں کر لیا جبکہ مصر اور یہودہ پر بطلیموسی قابض ہو گئے۔ نئے حکمرانوں نے یہودیوں کو مکمل مذہبی آزادی دی اور انہیں کہا کہ وہ جہاں چاہیں ہیکل کی تعمیر کریں اور اپنی مرضی سے عبادت کریں لیکن ان پر ایک پابندی ہوگی کہ وہ یونانی دیوتا زیوس کی خوشنودی اور رضا جوئی کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اسی کو معبودِ اعلیٰ سمجھیں۔ یہودیوں نے اس پر احتجاج کیا اور ایسا ماننے سے انکار کر دیا جس پر یونانی بادشاہ انطوکس نے یہودی قوانین منسوخ کر کے یونانی قوانین نافذ کر دیئے۔ یہودیوں نے مزاحمت کی تو ان پر ظلم کئے گئے۔ یروشلم پر یونانی فوج نے قبضہ کر لیا۔ یہودی سور کا گوشت نہیں کھاتے تھے یونانیوں نے زبردستی یہودیوں کو سور کا گوشت کھلایا۔ جس کسی نے انکار کیا اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں یہودیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے منظم ہو کر بغاوت کی۔ اس وقت یونانی سلطنت اپنے زوال کی طرف جا رہی تھی اور شدید خلفشار کا شکار تھی۔ اسی لئے باغی یہودیوں نے اپنی سلطنت یہودیہ کو یونانی قبضے سے آزاد کروالیا۔

۳۱۵ قبل از مسیح

آرسیزیلس کی وفات

۳۱۵ قبل از مسیح میں مشہور یونانی فلسفی آرسیزیلس نے وفات پائی۔ آرسیزیلس ۳۴۰ ق م میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ کم عمری میں ہی فلسفہ کا طالب علم بن گیا۔ ایتھنز کی درسگاہ میں استاد بن گیا۔ افلاطونی نظریات کا حامی تھا اور اپنے نظریات کے پرچار میں عمر گزاری۔ رواقی فلسفے کا ناقد تھا اور لذت پسند اور طمانیت احساسات کے نظریے کے سخت خلاف تھا۔ احساسات کے وجود سے انکار کرتا تھا۔ اس کا نظریہ بھی سقراط سے کہیں زیادہ ٹھوس تھا۔ باہمی تعلقات اور سلوک کے بارے میں اس کی رائے ٹھوس اور عقلی بنیادوں پر استوار تھی۔ کم عمری میں ہی اس کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ نامعلوم ہے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اس نے خودکشی کی۔ اس نے اپنے پیچھے اپنی کوئی تحریر نہیں چھوڑی۔

۳۰۴ قبل از مسیح

بطلیموس کی بغاوت

۳۰۴ قبل از مسیح مقدونیہ کے بادشاہ سکندر اعظم کی وفات کے بعد اس کی سلطنت کا شیرازہ تیزی سے بکھرنا شروع ہو گیا۔ سکندر اعظم کے دور میں مصر پر یونانی گورنر بطلیموس حاکم تھا۔ سکندر اعظم کی وفات پر گورنر بطلیموس نے بغاوت کر دی اور مصر پر اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ یہیں سے بطلیموسی خاندان کا دورِ بادشاہی شروع ہوتا ہے۔

۳۳۰ قبل از مسیح

اقلیدس کا دور

اقلیدس مصر کا ایک بڑا فلسفی تھا۔ اس کے زمانے کے متعلق بہت کم معلومات پہنچی ہیں تاہم ۳۳۰ قبل از مسیح میں سکندریہ مصر میں استاد کے فرائض پر مامور تھا۔ اس کی سب سے مشہور کتاب کا نام عناصر تھا۔ کتاب عناصر گزشتہ دو ہزار برسوں سے زائد عرصہ سے نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی جا رہی ہے۔ یہ ایک کامیاب ترین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصابی کتاب ہے۔ اقلیدس نے اس میں علم ہندسہ پر بہت شاندار بحث کی ہے۔ یہ کتاب یونانی میں لکھی تھی تاہم بعد میں اس کا بہت سی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اس کتاب میں مذکور تمام نظریات پہلے بھی مختلف فلسفی بیان کر چکے تھے، اس حوالے سے یہ کوئی خاص کتاب نہ تھی بلکہ اس کی خاصیت یہ تھی کہ مواد کی ترتیب بندی اور کتاب کی ساخت کی تشکیل انتہائی منفرد انداز میں تھی۔ انسانی علم میں موجودہ پیشرفت کسی بھی صورت میں اقلیدس کی عقلی برتری کو کم نہیں کرتی۔ نہ ہی ریاضیات کی ترقی میں اس کی تاریخی اہمیت میں کوئی کمی کر پائی ہے۔

۲۹۰ قبل از مسیح

روما میں دبستانِ لذتیت

۲۹۰ قبل از مسیح میں سلطنت روما میں فلسفیوں کے ایک مکتب فکر نے جنم لیا جس کا نام "دبستانِ لذتیت" ہے۔ اس مکتب فکر کا بانی ایک فلسفی اپی کیورس ہے۔ اپی کیورس ۳۴۱ قبل از مسیح میں پیدا ہوا اور ۲۷۰ قبل از مسیح میں وفات پا گیا۔ اس کے نزدیک علم زندگی کا خادم ہے اور فلسفہ کا مقصد انسانی زندگی میں تسکین پیدا کرنا ہے۔ اس کا مشورہ تھا کہ جسم کے تقاضے دبانے نہ چاہئیں بلکہ اعتدال سے ان کی تسکین کا سامان کرنا چاہیے۔ وہ لذت کو سب سے بڑی چیز سمجھتا ہے اس لئے وہ انسانوں کو لذت کے حصول کی تعلیم دیتا ہے۔ اپی کیورس کے فلسفہ نے اٹلی میں ایک مذہب کی صورت اختیار کر لی۔

۲۸۹ قبل از مسیح

اسکندریہ لائبریری کا قیام

مصر کے بادشاہ بطلیموس دوم کو علم و ادب سے خاصی رغبت تھی۔ اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اس نے مصر کے دارالحکومت اسکندریہ میں ایک بڑی لائبریری بنوائی جس کی بنیاد روم کی پیر پٹیک لائبریری کی طرز پر رکھی گئی تھی۔ اسی لائبریری کو نمونہ بنا کر یہ لائبریری بنائی گئی۔ اس لائبریری کے بنانے میں بطلیموس کے دانا حکیم دیمیٹرلیس کے قیمتی مشورے بھی شامل ہیں۔ اس لائبریری میں یونانی اور رومی دانشوروں اور فلاسفروں کی تمام کتابیں موجود تھیں۔ کتابوں کو انتہائی منظم طریقے سے رکھا گیا تھا۔

۲۸۵ قبل از مسیح

بطلیموس دوم

سلطنت مصر میں بطلیموس خاندان کے بانی بطلیموس اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بطلیموس دوم کے نام سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخت نشین ہوتا ہے۔ بطلیموس دوم نے خاندانی دشمنی سے اپنے اقتدار کو محفوظ کرنے کے لئے اپنی بہن سے شادی کر لی۔ بطلیموس دوم نے اپنی سلطنت کو وسعت دینا شروع کی۔ شام، ایشیائے کوچک اور اسجین کے علاقے سلطنت مصر میں شامل کیے۔ اس دور میں مصری سفارتکار یونان، روم اور ہندوستان میں موجود تھے۔ اس نے اپنے دور میں بہت سی جنگیں لڑیں جن میں فتح حاصل کی۔ مصر میں فرعونی دور کے بعد پہلی دفعہ وسیع پیمانے پر تہذیبی اور ثقافتی سرگرمیاں شروع ہوئیں۔ مصر میں بہت سی معاشی اصلاحات ہوئیں۔ اس کے دور میں فن اور تہذیب وثقافت کو بڑی ترقی ملی۔

۲۶۵ قبل از مسیح

اٹلی کی توسیع

۲۶۵ قبل از مسیح میں اٹلی کی توسیع کا پہلا دور ختم ہوتا ہے۔ اس وقت رومہ پورے جزیرہ نما اٹلی پر حاوی ہو چکا تھا۔ دوسرے لاطینی شہروں ٹرسکون اور کوہستان اپی نائنز کے نیم وحشی قبیلوں نے رومہ کی برتری تسلیم کر لی تھی۔ جنوبی یونان پر دور زوال طاری تھا۔ اس کے باوجود یونانیوں نے رومیوں کے اقدامات کو روکنے کی کوشش کی اور اپی روس کے بادشاہ پرہوس کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ پرہوس نے دو مرتبہ رومی فوجوں کو شکست دی مگر اسے اتنا نقصان اٹھانا پڑا کہ ان فتوحات سے فائدہ نہ اٹھا سکا اور رومہ پر قابض نہ ہو سکا۔ اس طرح جنوبی اٹلی پر بھی رومیوں کا قبضہ ہو گیا۔ اسی اثناء میں جزیرہ نما اٹلی کے شمالی کنارے پر گال قوم اور کیلٹ حملہ آوروں کو رومیوں نے شکست فاش دی۔ کچھ ہی عرصے میں ایک چوتھائی بیرونی قومیں رومیوں کے زیر اثر پوری رومی شہریت حاصل کر چکی تھیں۔ گویا اس دور میں اٹلی کی حیثیت اس وفاق جیسی تھی جس کے رشتے ڈھیلے ڈھالے ہوں اور رومہ اس وفاق کا قائد تھا۔

۲۶۴ قبل از مسیح

پہلی پیونک جنگ

جنوبی اٹلی کے یونانی شہر جب رومیوں کے دائرہ اثر میں آگئے تو رومہ اور قرطانیہ کے درمیان تصادم ناگزیر ہو گیا۔ جب اہل قرطانیہ نے مشرقی سسلی پر قبضہ کرنا چاہا تو وہاں کے یونانیوں نے سائریموز بادشاہ کی سرکردگی میں رومہ سے امداد کے لئے اپیل کی۔ یوں رومہ قرطانیہ کے درمیان پہلی پیونک جنگ ۲۶۴ قبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از مسیح میں چھڑ گئی جو ۳۰ سال تک جاری رہی۔ اس ۳۰ سال کے عرصے میں کبھی رومی جیت جاتے کبھی قرطانیہ کا پلڑا بھاری رہتا لیکن آخرکار روم جیت گیا۔ رومیوں اور قرطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق مشرقی سسلی پر سائرا کیوز کی حکمرانی تسلیم کی گئی اور مغربی سسلی کو بے توقف رومہ کے حوالے کرنا پڑا۔ یوں رومہ نے اٹلی سے باہر پہلا علاقہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ قرطانیہ کو روم کو تاوان بھی دینا پڑا۔ پیونک کی پہلی جنگ نے سسلی کو رومیوں کی ایک باجگوار ریاست بنا دیا جبکہ روم کو ایک بڑی بحری قوت میں تبدیل کر دیا۔

۲۵۰ قبل از مسیح

سلطنت پارتھ کا آغاز

ایران میں سکندر کے جانشینوں کے خاتمہ کے بعد ایک نئی بادشاہت کا آغاز ہوا جس کا نام سلطنت پارتھ ہے۔ ارشک اس خاندان کا مورث اعلیٰ اور اس سلطنت کا بانی تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ باختر کا باشندہ تھا۔ جب دیودوت نے باختر میں آزادی کا اعلان کیا اس وقت یہ پارتھ میں چلا آیا اور وہاں کے لوگوں کو سلوکیوں کی مخالفت پر ابھارا اور اپنی خودمختار حکومت قائم کی۔ مضبوط فوجی قوت تیار کی اور سلوکیوں کے خلاف علم جنگ بلند کیا۔ مختلف لڑائیاں لڑیں اور ۲۵۰ قبل از مسیح میں سلوکی بادشاہ انتوغوس کو شکست دے کر اشکانیوں کی حکومت کا اعلان کیا۔ پارتھ کے علاقے میں اپنی سلطنت قائم کر کے اس نے باختر کا رُخ کیا اور دورانِ جنگ مارا گیا۔

۲۵۰ قبل از مسیح

زمین میں پیمائش کی جاتی ہے

۲۵۰ قبل از مسیح میں مشہور ماہر ارضیات و ریاضیات اراٹوستھنز پہلی مرتبہ زمین کی پیمائش کرتا ہے۔ اراٹوستھنز ۲۷۶ قبل از مسیح میں لیبیا میں پیدا ہوا جو کہ اس وقت مصری سلطنت کے زیر سایہ تھا۔ اراٹوستھنز بیک وقت سائنس دان، مصنف، شاعر، ماہر ریاضیات اور ارضیات تھا۔ سکندریہ کے جنوب مشرق میں سئین کے مقام پر دوپہر کے وقت سورج کی شعاعیں بالکل سیدھی پڑتی تھیں۔ اراٹوستھنز نے اندازہ لگایا کہ عین اسی وقت سکندریہ میں یہ شعاعیں ۷ درجہ زاویہ پر پڑتی ہیں ان دونوں درجہ ہائے زاویہ کی مدد سے اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کی پیائش کی ۔ یہ واقعہ ۲۵۰ قبل از مسیح کا ہے ۔ موجودہ ماہر ارضیات اور اراٹوستھنز کے پیائش کردہ حساب کتاب میں تھوڑا بہت فرق ہے۔

۲۴۶ قبل از مسیح

بطلیموس سوم مصر کا بادشاہ بنا

۲۴۶ قبل از مسیح مین سلطنت مصر میں بطلیموس دوم کی وفات پر اس کا بیٹا بطلیموس سوم تخت نشین ہوا۔ اس نے سائرین کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی ۔ اس طرح اس کے دور میں سائرین اور مصر متحد ہو گئے ۔ بطلیموس سوم نے شام پر حملہ کیا کیونکہ اس کے خیال میں شامی حکومت نے اس کی بہن کو قتل کروایا تھا۔ اس کے بعد اس نے میسو پوٹیمیا پر حملہ کیا اور فرات تک کے علاقے پر قبضہ کرلیا۔ بطلیموس سوم نے جنگوں اور دیگر مہمات سے فارغ ہو کر تمام تر توجہ مصر کی داخلی نشو ونما پر لگادی جس کے نتیجے میں کچھ ہی عرصہ میں مصر میں خوشحالی کا دور دورہ تھا۔

۲۲۵ قبل از مسیح

پرگاہم کی لائبریری

۲۲۵ قبل از مسیح میں ایشیائے کوچک میں پرگاہم Pergamum کے مقام پر سکندریہ کے مقابلے میں ایک شاندار لائبریری قائم کی گئی۔ اس لائبریری کو بنانے میں اس دور کے بادشاہ اٹالوس Attalus نے خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے پیشرو اپومینسی دوم نے اس لائبریری کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس لائبوریری میں جو کتابیں رکھی تھیں وہ زیادہ تر پارچہ جات پر مشتمل تھیں کیونکہ پائیرس اس زمانے میں قریبی علاقوں میں صرف مصر میں ہی بنتا تھا اور مصری حکمرانوں نے کاغذ کی برآمد پر پابندی لگادی تھی۔

۲۳۲ قبل از مسیح

اشوک اعظم شہنشاہ ہندوستان

۲۳۲ قبل از مسیح میں ہندوستان میں اشوک اعظم تخت نشین ہوتا ہے۔ اس کا دور حکومت تقریباً چالیس سال پر مشتمل ہے۔ اشوک نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے سوتیلے بھائیوں کو قتل کروادیا اور اپنے دورِ حکومت میں انتہائی مطلق العنانہ سختی سے حکومت کی۔ اشوک اعظم چندر گپت موریہ کا پوتہ اور بندوسار کا بیٹا تھا۔ بادشاہ بننے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے باپ نے اسے ٹیکسلا اور رجین کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بحیثیت گورنر اس نے بہترین انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ بادشاہ بننے پر اس نے اپنی سلطنت میں وسعت اور استحکام پیدا کیا۔ اڑیسہ کا علاقہ اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ اشوک نے اپنے دورِ حکومت کے آخری حصہ میں جنگ و جدل کی تباہ کاریوں سے متاثر ہو کر جنگ سے توبہ کر لی اور بدھ مت قبول کر لیا اور اسے ہندوستان کا سرکاری مذہب قرار دے دیا۔ اشوک اعظم ایک نیک دل بادشاہ تھا۔ اس نے طویل عرصہ تک حکومتی نظام بہترین طریقے سے چلایا۔

۲۱۸ قبل از مسیح

دوسری پیونک جنگ

سلطنت رومہ اور قرطاجنہ کے درمیان دوسری پیونک جنگ شروع ہوئی جس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی جنگ میں قرطاجنہ ذلت آمیز شکست برداشت نہ کر سکا اور انتقام لینے کی غرض سے چپکے چپکے اپنی فوجی طاقت بڑھاتا رہا۔ تاریخی لحاظ سے یہ بڑی اہم جنگ ہے۔ یہ سترہ سال جاری رہی۔ اس وقت قرطاجنہ انتہائی عروج پر تھا۔ ہنی بال جیسا عظیم الشان سپہ سالار اس کی فوجوں کا قائد تھا جسے دنیا کے چند ایک بڑے بڑے سپہ سالاروں میں سمجھا جاتا ہے۔ لڑائی کا آغاز یوں ہوا کہ قرطاجنہ نے ہسپانیہ میں قدم جما کر اپنے مقبوضات بڑھانا شروع کر دیئے۔ ہنی بال کے بادشاہ بننے پر قرطاجنہ نے رومیوں کے معاہدۂ صلح کو ٹھکرا کر یونانی آبادی کو تباہ کر دیا۔

۲۱۲ قبل از مسیح

ارشمیدس کی وفات

ارشمیدس ۲۸۷ قبل از مسیح میں یونان کی ریاست ایتھنز میں پیدا ہوا۔ زندگی کا ابتدائی حصہ مصر میں بسر کیا لیکن اپنے تخلیقی دور کا بیشتر حصہ سسلی میں سائرکس میں گزارا۔ بنیادی طور پر اس کی تحقیق کے میدان میکانیات اور علم مائعات تھے۔ ان دونوں علوم میں اس نے بہت سے بنیادی اصول وضع کیے۔ اجرام فلکی کی حرکات معلوم کرنے کا آلہ تیار کیا۔ دائرے کا محیط اور رداس معلوم کرنے کے کلیے ایجاد کئے۔ ایک ایسا آتشی شیشہ دریافت کیا جس سے سورج کی طرف مخصوص زاویے پر رکھنے سے دور کی اشیاء جل اٹھیں۔ ارشمیدس علم جر ثقل کا ماہر تھا۔ ارشمیدس کا سب سے بڑا کارنامہ اس کا قانون مائع ہے جس کے مطابق اگر کسی ٹھوس چیز کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کے اندر ڈبویا جائے تو اس کے وزن میں کمی آجاتی ہے۔ یہ کمی پانی کے حجم کے برابر ہوتی ہے۔ اسی قانون کی مدد سے اس نے اس دور کے بادشاہ ہیرو کے سونے کے تاج کا معمہ حل کیا تھا۔ ارشمیدس نے ماسکونیات کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جو کہ اس موضوع پر پہلی تصنیف سمجھی جاتی ہے۔ ۲۱۲ ق م میں ارشمیدس کو ایک سپاہی نے غلط فہمی کا شکار ہو کر قتل کر دیا۔

۲۱۷ قبل از مسیح

ہنی بال کوہِ ایلپس عبور کرتا ہے

دوسری پیونک جنگ کے دوران ہنی بال نے خود اٹلی پر حملے کا فیصلہ کر لیا تا کہ رومیوں کو ان کے گھر میں شکست دے۔ چنانچہ وہ فوج لے کر سپین میں سے گزرتا ہوا کوہستان ایلپس کو عبور کر کے شمالی اٹلی میں داخل ہو گیا۔ تاریخ قدیم میں یہ فوجی اقدام بہت ہی حیرت انگیز تصور کیا جاتا ہے۔ ہنی بال کے ساتھ صرف چھبیس ہزار فوج اور چند ہاتھی تھے۔ اس نے دو رومی جرنیلوں کو پے در پے شکستیں دیں۔

۲۱۶ قبل از مسیح

ہنی بال کا زوال

۲۱۶ قبل از مسیح میں رومیوں نے چھیاسی ہزار فوج ہنی بال کے مقابلے کے لئے بھیجی جسے ہنی بال نے کنائی کے مقام پر شکست دی۔ تاہم ہنی بال متوقع نتائج حاصل نہ کر سکا بلکہ گالوں کے جن گروہوں نے ہنی بال کا ساتھ دیا تھا وہ بھی نتائج کی طرف سے مایوس ہو کر رومیوں سے جا ملے۔ یکے بعد دیگرے کئی شکستوں نے ہنی بال کی فوج کے حوصلے توڑ دیئے اور واپسی کا سوچنے لگے۔

۲۱۴ قبل از مسیح

سلطنت فارس کا نیا حکمران

سلطنت فارس میں شیرداد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اردوان تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہوتے ہی اس نے دل کی حسرتیں نکالنے کی ٹھان لی اور سلوکیوں کے علاقے پر چڑھ دوڑا۔ انہی ایام میں سلوکی باہمی تنازعات میں الجھے ہوئے تھے۔ اردوان نے اس سے فائدہ اٹھایا اور رلائے ہمدان، اور ماد کے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اسی اثناء میں سلوکی بادشاہ انتوخوس سوم ایک لشکر جرار لے کر آیا اور اپنے تمام علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ ہمدان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح کرکے وہاں کے مشہور معبد انا ہیرا کو تباہ کیا۔

۲۰۱ قبل از مسیح

قرطاجنہ سے صلح

جنگ زاما کے بعد قرطاجنہ نے رومہ کی تمام شرائط تسلیم کرکے ۲۰۱ ق م میں صلح کر لی۔ شرائط یہ تھیں:

۱۔ قرطاجنہ ہسپانیہ اور بحیرۂ روم کے تمام جزیروں سے دستبردار ہو جائے۔

۲۔ تیونس کی شرقی بندگاہ نومیڈیا کے حوالے کی جائے، پچاس سال تک خراج ادا کیا جائے۔

۳۔ دس جنگی جہازوں کے سوا تمام جنگی جہاز تباہ کر دیئے جائیں۔

۲۰۰ قبل از مسیح

شاہراہ ریشم کی تعمیر

۲۰۰ قبل از مسیح میں شاہراہ ریشم کی تعمیر ہوتی ہے اور اسے مغربی ایشیاء اور وسطی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ تجارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے قدیم باقاعدہ سڑک ہے جسے کسی منصوبہ بندی کے تحت تعمیر کیا گیا تھا۔ اس سڑک کا آغاز سیان سے ہوتا ہے اور یہ سڑک تلکامکن کے صحرا کو عبور کرتی ہوئی افغانستان کے راستے لیونٹ کی بندرگاہ تک جاتی ہے۔ اس کی کل لمبائی ۴۰۰۰ میل ہے۔ اس سڑک کی تعمیر سے مشرق اور مغرب کے آپس میں تعلقات بڑھے۔ چیزوں کی درآمدات کے ذریعے دوسری قوموں کی ثقافت اور تہذیب کو جاننے کا موقع ملا۔ سلطنت روم کے زوال کے بعد اس سڑک پر سفر کرنا ناممکن ہو گیا۔

۲۰۰ قبل از مسیح

دیوار چین تعمیر ہوئی

۲۰۰ قبل از مسیح میں چین میں عظیم دیوار تعمیر ہوئی۔ یہ دیوار اس وقت کے چینی بادشاہ شی ہیوانگ نے اپنے ملک کو دشمنوں کے بیرونی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے تعمیر کروائی تھی۔ یہ دیوار چین کی شمالی سرحد پر منگو کے مقام پر بنائی گئی۔ اس زمانے میں چین کے دشمن ہنز اور تاتار تھے۔ جو وسط ایشیاء میں خاصے طاقتور سمجھے جاتے تھے۔ یہ دیوار دنیا کی چند ایک بڑی تعمیرات میں سے ایک ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۶۷۰۰ کلومیٹر ہے۔ اس سے پہلے یہ دیوار مختلف حصوں میں تقسیم تھی۔ ۲۱۲ قبل از مسیح میں شی ہیوانگ ٹی نے ان تمام حصوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آپس میں باہم مربوط کر دیا۔اس کی اونچائی بعض مقامات پر ۲۰ میٹر جبکہ بعض پر ۶ میٹر ہے۔جبکہ چوڑائی پچیس فٹ ہے۔ہر دو سو گز کے فاصلے پر پہرے داروں کے لئے پناہ گاہیں بنی ہوئی ہیں۔

۱۹۸ قبل از مسیح

یہودیہ پر دوبارہ یونانی قبضہ

۱۹۸ قبل از مسیح میں یونانی بادشاہ انطیوکس سوم نے فلسطین پر حملہ کیا اور خوں آشام لڑائی کے بعد اس پر قبضہ کر لیا۔انطیوکس مذہبا مشرک اور اخلاقاً بے راہ رو تھا۔انطیوکس کو یہودی تہذیب اور مذہب سے شدید نفرت تھی۔اسی لئے اس نے یہودیہ میں یونانی ثقافت اور تہذیب کو رواج دینا شروع کیا۔اس خارجی ثقافت و تہذیب کی وجہ سے یہودیوں میں دو طبقے بن گئے۔ایک قدامت پسند تھا اور دوسرا یونانی تہذیب و ثقافت سے متاثر تھا۔

۱۹۶ قبل از مسیح

فری پاپت تخت نشین ہوا

۱۹۶ قبل از مسیح میں سلطنت فارس کے بادشاہ اردوان اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا فری پاپت تخت نشین ہوا۔اس کے پندرہ سالہ عہد حکومت کے واقعات کی تفصیل نہیں ملتی لیکن اس قدر ضرور پتہ چلتا ہے کہ پارسی باختر والوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے خائف تھے،اس لئے ادھر کا رُخ نہیں کرتے تھے اور باختری ہندوستان کی طرف متوجہ تھے اس لئے پارسیوں سے مصالحت ہی میں اپنی بہتری سمجھتے تھے۔

۱۹۵ قبل از مسیح

نجی دخل اندازی کے قانون کی منسوخی

۱۹۵ قبل از مسیح میں سلطنت روما میں حکومت کی طرف سے ایک قانون نافذ کیا جاتا ہے جس کے مطابق حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی خاندان کے نجی معاملات میں ملکی سلامتی کا خطرہ سمجھتے ہوئے یا ملکی مفادات میں بہتر سمجھتے ہوئے دخل اندازی کر سکتی ہے۔اس قانون کے خلاف بہت زیادہ مزاحمت ہوئی جس میں خواتین پیش پیش تھیں کیونکہ اس قانون کی زد میں ان کے مفادات زیادہ آتے تھے:۔مثلاً اس قانون کی رو سے کسی بھی رومن خاتون کے لئے ایک اونس سے زیادہ سونا رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا۔اسی سال اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون کو مزاحمت کی بنا پر رومی حکومت نے واپس لے لیا۔

۱۸۳ قبل از مسیح

ہنی بال زہر کا پیالہ پیتا ہے

ہنی بال میدانِ جنگ میں پے در پے ناکامیوں سے دلبرداشتہ ہو کر زہر کا پیالہ پی کر زندگی کا خاتمہ کر لیتا ہے۔ ہنی بال کی خودکشی کی کئی وجوہات تھیں۔ اس کا بھائی ہسدربال جو اس کے لئے کمک لا رہا تھا راستہ میں مارا گیا۔ ۲۰۶ قبل از مسیح میں رومہ کے جرنیل نے ہسپانیہ کو اہل قرطاجنہ سے پاک کیا۔ ۲۰۲ ق م میں زاما کے مقام پر فیصلہ کن جنگ ہوتی ہے جس میں قرطاجنوں نے شکست کھائی، ان کی فوج تباہ ہو گئی، ہنی بال میدانِ جنگ سے نکل کر ایشیائے کوچک چلا گیا، رومی اس کی حوالگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب ہنی بال کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ جن لوگوں کے پاس اس نے پناہ لی ہے وہ رومیوں کے مطالبے کو زیادہ دیر تک التوا میں نہ ڈال سکیں گے تو ۱۸۳ قبل از مسیح میں اس نے زہر کا پیالہ پی کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔

۱۸۱ قبل از مسیح

فرہاد اول ایران کا بادشاہ بنا

۱۸۱ قبل از مسیح میں سلطنت فارس کے بادشاہ فری پاپت نے وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا فرہاد اول تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانے میں اہل پارس نے بہت سی جنگی مہمات سر کیں۔ تپورستان پر حملہ کر کے اسے تسخیر کر لیا۔ اس کے بعد رے پر حملہ کر دیا۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ رے کے علاقے میں فرہاد کی فتوحات کس حد تک بڑھیں مگر اس قدر ضرور کہا جا سکتا ہے کہ رے کا بہت سا علاقہ فرہاد کے زیرِ نگین ہو گیا تھا۔ فرہاد اول ۱۷۰ قبل از مسیح میں انتقال کر گیا اور اپنی موت سے پہلے اپنے بھائی مہرداد کو اپنا جانشین مقرر کر گیا تھا۔

۱۷۰ قبل از مسیح

مہرداد اول

مہرداد اول کا شمار ایران کے عظیم ترین بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ جس وقت اس نے اپنے بھائی کی وفات پر پارس کے تخت پر قبضہ کیا وہ ایک چھوٹی سی سلطنت کا حکمران تھا لیکن اس نے اپنے عہد حکومت کے اڑتیس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالوں میں پارس کی سلطنت کو ایک عظیم الشان مملکت کی صورت دی اور سلطنت روما کا ہمسر بنا دیا جس سے مغربی ایشیا کی تاریخ کے دھارے کا رُخ ہی بدل گیا۔ باختریوں اور سلوکیوں کی اندرونی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تیورستان کے علاقے اور مشرقی اور مغربی علاقوں میں اپنے قدم جمائے۔ ماد بزرگ کے علاقے پر حملہ کر دیا یہاں کے لوگوں نے سخت مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی، اس طرح ماد بزرگ بھی پارسی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

۱۶۷ قبل از مسیح

مکابی تحریک

۱۷۵ قبل از مسیح میں یہودیہ میں یونانی بادشاہ انطیوکس چہارم تخت نشین ہوا۔ انطیوکس چہارم نے پوری ریاستی طاقت کی مدد لے کر یہودی مذہب اور تہذیب کی بیخ کنی شروع کر دی۔ یہودی اس سے مغلوب نہ ہوئے بلکہ ان کے اندر ایک شدید ردِعمل پیدا ہوا۔ یہودیوں کا ایک مشہور کاہن تھا جس کا نام مکابی تھا۔ مکابی نے یہودیوں کے اندر اس یونانی تہذیبی حملے کے خلاف ایک زبردست تحریک پیدا کی جسے اس کے نام پر مکابی تحریک کہا جاتا ہے۔ مکابی نے اپنے پانچ بیٹوں کی مدد سے یونانیوں کے خلاف تحریک منظم کی اور بغاوت کر دی۔ عام یہودیوں پر حضرت عزیرؑ کی تعلیمات کا اتنا زیادہ اثر تھا کہ وہ سب مکابیوں کے ساتھ ہو گئے۔ آخر کار ان کی یہ بغاوت کامیاب رہی اور انہوں نے اپنی آزاد مذہبی یہودی ریاست دوبارہ سے قائم کر لی۔ اس ریاست کی حدود پھیلتے پھیلتے اس تمام رقبے تک جا پہنچی جو کسی زمانے میں یہودیہ اور اسرائیل کی دونوں ریاستوں پر محیط تھا۔

۱۴۹ قبل از مسیح

رومیوں کا قرطاجنہ پر حملہ

رومیوں نے ۱۴۹ قبل از مسیح میں قرطاجنہ پر حملہ کر دیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ قرطاجنہ اپنے آپ کو از سر نو طاقتور بنا رہا تھا۔ رومیوں کو ان کی طرف سے پیشگی خطرہ محسوس ہونے لگا اور ان پر حملہ کر دیا۔ شدید لڑائی اور ایک طویل عرصے کے محاصرے کے بعد ایک غدار کی غداری کے باعث رومیوں نے قرطاجنہ پر قبضہ کر لیا، شہر تباہ کر دیا گیا اور بے تحاشا لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۰ قبل از مسیح

باختر کی تسخیر

سلطنت فارس کے بادشاہ مہرداد نے باختر کے علاقے پر حملہ کیا۔ باختر کے علاقے پر ہیلی اوکلیز کی حکومت تھی۔ ہیلی اوکلیز نے اپنے باپ اوکرایدکو قتل کر کے حکومت پر قبضہ کیا تھا اور وہ سلطنت فارس پر حملہ کر کے اپنے چھینے ہوئے علاقے واپس لینا چاہتا تھا۔ اسی لئے مہرداد نے اس پر حملہ کیا اور اس مہم میں بھی کامیاب ہوا اور باختر کے باقی ماندہ علاقے بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔ اس کے بعد مہرداد نے ہندوستان پر بھی حملہ کیا اور دریائے جہلم تک کے علاقے اپنے قبضے میں کر لئے۔ اس طرح سلطنت فارس کی حدود کوہ سلیمان تک پھیلی ہوئی تھیں۔

۱۳۶ قبل از مسیح

کنفیوشسزم چین کا سرکاری مذہب

۱۳۶ قبل از مسیح میں چین کے مطلق العنان بادشاہ ووتی نے کنفیوشسوم سے متاثر ہو کر اسے چین کا سرکاری مذہب بنا دیا۔ ووتی ہن بادشاہت کا پانچواں بادشاہ تھا۔ اس کا دور حکومت ۱۴۳ قبل از مسیح میں شروع ہوتا ہے۔ ۱۴۱ قبل از مسیح میں اس نے سلطنت چین پر حملہ آور ہونے والے خانہ بدوش قبیلوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ ووتی نے ازبکستان پر حملہ کر کے اسے تسخیر کرنے کی کوشش کی جو کہ بری طرح ناکام رہی۔ داخلی استحکام پر توجہ دی، ٹیکس جمع کرنے کا نظام مربوط کیا جس کا خاصہ فائدہ ہوا۔ ووتی کے آخری چار سال بہت افسردہ اور پریشانیوں سے گھرے ہوئے تھے۔ بیرونی حملہ آوروں نے چین پر مسلسل حملے کر کے داخلی استحکام کو کمزور کر دیا۔ بعد میں جب اس کے وارث نے اسے جادو ٹونے کے ذریعے سے مارنے کی کوشش کی تو وہ بروقت ناکام ہو گئی۔ ووتی کی وفات کے بعد اس کے خاندان والوں نے بادشاہت سنبھالی۔

۱۳۳ قبل از مسیح

گریکائی کی اصلاحات

رومہ میں امراء نے بڑی بڑی جاگیریں ہتھیالی تھیں اور غریب بہت پریشان حال تھے۔ اس صورتحال میں ضرورت محسوس ہوئی کہ زمینوں کی ملکیت محدود کر دی جائے تاکہ غریب بھی ان میں سے حصہ پا سکیں۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں دو بھائی ٹائی بیریس گریک اور گیئس گریک خاص طور پر قابل ذکر ہیں جن کا تعلق ایک ممتاز رومی خاندان سے تھا۔ ان کی ماں امیلیا رومہ کے شہرہ آفاق سالار سیپو افریقی کی بیٹی تھی۔ ٹائی بیریس ۱۳۳ ق م میں ٹریبون کے فرائض انجام دے چکا تھا۔ اس کا چھوٹا بھائی گیئس بھی اسی منصب پر فرائض انجام دیتا رہا تھا۔ اقتصادی عمرانی اصلاحات کے لئے گریکائی برادران نے پہلے ایک خاندان کے لئے جاگیر کی حد مقرر کر دی تاکہ بڑی بڑی جاگیروں کا جائزہ لے سکیں جو چند زرعی سرمایہ داروں کے قبضے میں جا چکی تھیں۔ اس کے بعد باقی بچنے والی زمینوں پر غریب کسانوں کو آباد کر دیا جائے۔ گریکائی اپنے مقصد میں ناکام رہے جس کی سب سے بڑی وجہ سینٹ کے ارکان کا غیر معمولی حد تک غیر ذمہ دارانہ رویہ تھا۔ اختلافات اس حد تک بڑھے کہ سینٹ کے ارکان نے گریکائی برادران کو ساتھیوں سمیت ۱۳۳ قبل از مسیح میں قتل کر ڈالا۔

۱۲۸ قبل از مسیح

فرہاد جنگ میں مارا گیا

مہرداد اول کی وفات پر اس کا لڑکا فرہاد تخت نشین ہوا۔ اس کے تخت نشین ہوتے ہی سلوکیوں نے انتوخوس کی سرکردگی میں شام کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور تسخیر ایران پر کمربستہ ہو گئے۔ آغاز کار میں ایرانیوں کو زک اٹھانا پڑی اور فرہاد کے پاس صرف پارتھ کا علاقہ بچ گیا۔ اس پر فرہاد نے صلح کی درخواست کی لیکن سلوکیوں نے مطالبہ کیا کہ فرہاد صرف پارتھ کے علاقے پر اکتفا کرے اور باقاعدہ خراج ادا کرے۔ ادھر لوگ سلوکیوں کے ظلم سے تنگ آ گئے اور فرہاد کی حمایت شروع کر دی۔ فرہاد نے سکائیوں کی مدد سے سلوکیوں پر حملہ کر دیا۔ بعد میں فرہاد نے سکائیوں کا ساتھ نہ نبھایا، اس پر سکائیوں نے اس سے جنگ کی۔ جنگ کے دوران فرہاد کی فوج کا ایک بڑا حصہ سکائیوں سے مل گیا، فرہاد کو شکست ہوئی اور فرہاد اسی جنگ میں مارا گیا۔

۱۲۷ قبل از مسیح

منگولوں کا ایران پر حملہ

سلطنت فارس کے بادشاہ فرہاد دوم کی موت کے بعد اس کا چچا اردوان تخت و تاج کا وارث ہوا۔ اس وقت اس کی سلطنت کو بہت سے خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک طرف سکائی ان کے دشمن ہو چکے تھے دوسری طرف سلوکی آمادہ جنگ تھے، اسی دوران منگولوں کے قبیلے یوچی کو ہن قوم نے چین سے نکال دیا تو انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایران کا رُخ کیا۔ اردوان ان کے مقابلے کے لئے گیا مگر میدانِ جنگ ہی میں مارا گیا۔ اس موقع پر مہرداد اعظم نے سلطنت پارس کی ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دیا۔ منگولوں کو پسپا کرنے کے بعد سلطنت پارس کو ازسرنو ایک بڑی طاقت بنا دیا۔

۱۲۵ قبل از مسیح

سلطنت پارس کا عروج

سلطنت پارس میں جب اردوان دوم یوچی قبیلے سے لڑتا ہوا مارا گیا تو اس کا بیٹا مہرداد دوم تخت پارس کا وارث ہوا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی سکائیوں کو دبایا اور یوچی قبیلے کی بغاوت کی سرکوبی کی اور انہیں ایسی شکست دی کہ ایک مدت تک ایران کو ان کے حملوں سے نجات مل گئی۔ اس کے دور میں روم اور ایران کی چپقلش کے طویل سلسلے کا آغاز ہوا۔ ان دنوں ارمنستان میں ایک سلطنت قائم ہوگئی تھی جس کو سلطنت ارارات کہتے تھے۔ مہرداد نے سکائیوں کو شکست دینے کے بعد ارمنستان پر حملہ کیا اور اسے سلطنت پارس کا باجگزار بنا دیا۔ مہرداد نے نہ صرف سکائیوں کو شکست دی بلکہ سلطنت پارس کی حدود ہمالیہ تک پھیلا دیں۔ اس کے زمانے میں چینی سفارت بھی ایران میں آئی اور چین اور ایران کے باہمی تعلقات کی استواری کا باعث ہوئی۔

۱۲۰ قبل از مسیح

متھری ڈے ٹیز سے لڑائی

۱۲۰ قبل از مسیح میں مشرقی سلطنت پونٹس کا بادشاہ متھری ڈے ٹیز سلطنت رومہ پر حملہ آور ہوا۔ متھری ڈے ٹیز ایشیائے کوچک اور بحیرہ اسود کے اردگرد خاصی بڑی سلطنت کا مالک بن چکا تھا۔ آہستہ آہستہ اپنی وسعت پذیری کی پالیسی پر عمل پیرا تھا۔ پہلے کریمیا کے علاقہ پر قبضہ کیا پھر تھیسیا پر حملہ آور ہوا پھر روم پر حملہ آور ہوا، ایک دن میں ۸۰ ہزار رومی شہری قتل کر ڈالے۔ سلطنت رومہ نے اس کے حملہ کا ڈٹ کر جواب دیا اور شکست دی۔ آخر اسے تمام مفتوحہ علاقے چھوڑنے پڑے۔ اسّی جہاز رومیوں کے حوالے کئے، تین ہزار ٹیلنٹ بطور تاوانِ جنگ دیئے۔

۱۰۸ قبل از مسیح

روم مطلق العنانی کی راہ پر

رومی سپہ سالار ماریس جس نے شمالی افریقہ اور گال کی مہموں میں فوجی شہرت حاصل کی تھی ۱۰۸ قبل از مسیح میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قونصل منتخب ہوا۔ یہیں سے روم میں مطلق العنانیت کا آغاز ہوتا ہے۔ قونصل منتخب ہو کر اس نے گریکائی کے نقشۂ اصلاحات کی تائید کی۔ تاہم اس کی حقیقی سیاسی اہمیت ان اصلاحات کے نفاذ سے متعلق نہ تھی بلکہ اس لئے تھی کہ اس نے دو اہم رومی قوانین کی خلاف ورزی کی تھی۔ عام قاعدہ یہ تھا کہ دس سال کی مدت گزر جانے کے بعد ہی کوئی شخص قونصل منتخب ہو سکتا تھا لیکن ماریس نے آٹھ سال کے عرصے میں اپنے آپ کو پانچ مرتبہ قونصل منتخب کروایا۔ جمہوریت کا ایک عمل یہ تھا کہ شہریوں سے فوج تیار کی جاتی مگر ماریس نے اس کے خلاف بے زمین اور غیر مطمئن لوگوں میں سے رضا کار بھرتی کروائے۔

۹۱ قبل از مسیح

اطالویوں کے شہری حقوق کا مسئلہ

اٹلی کو سلطنت رومہ کا حصہ بنے ہوئے ایک طویل عرصہ ہو چلا تھا لیکن اطالویوں کو روم کے شہری حقوق ابھی تک نہیں ملے تھے۔ اس مسئلے میں روم کے کئی ایک بڑے آدمی قتل بھی ہو چکے تھے۔ مسلسل مایوسیوں کے بعد اطالوی مسلح بغاوت پر اتر آئے۔ ۹۱ ق م میں اطالویوں کو روم کے شہری حقوق دیئے جانے کی تجویز پیش ہوئی لیکن رومی سینٹ نے اس کی شدید مخالفت کی جس پر مسلح جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ اطالوی جیت گئے، اس پر سینٹ نے ان تمام اطالویوں کو شہری حقوق دے دیے جو اس جنگ میں شریک نہیں تھے۔ اس طرح اطالویوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تاہم کچھ عرصہ بعد یہ مسئلہ امن وامان سے حل ہو گیا۔

۸۸ قبل از مسیح

سولا قونصل منتخب ہوتا ہے

سلطنت رومہ میں بیرونی شورشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ چونکہ اس طرح فوج کا کردار اور کام بڑھ جاتا ہے لہٰذا فوج کا ادارہ مضبوط ہو گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سیاست میں بھی مداخلت کرنے لگی۔ ۸۸ قبل از مسیح میں سپہ سالار سولا کو سینٹ کی اکثریتی رائے سے قونصل منتخب کر لیا گیا۔ جنگوں میں اس نے خداداد صلاحیت کا مظاہرہ کیا تھا۔ سولا نے قونصل منتخب ہوتے ہی ٹرائبل اسمبلی اور عوام کے نمائندوں کے اختیارات میں تخفیف کر دی۔ بہ ظاہر اس کا ارادہ تھا کہ رومیوں کی سیاسی زندگی میں سینٹ کی قدیم حیثیت بحال کر دے۔ یعنی وہی ہر چیز کا مختار مطلق بن جائے۔ تاہم جب عوامی اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ سولا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ ماریس کو مقرر کیا جائے تو سولا نے بدترین آمریت کا مظاہرہ کیا۔ اس نے فوجوں کے سامنے حمایت حاصل کرنے کی غرض سے تقریر کی سب کو حامی بنا کر روم پر چڑھائی کر دی۔ لڑائی گلی کوچوں میں پھیل گئی، عوامی لیڈر اسلپی سس رونس مارا گیا اور ماریس بھاگ کھڑا ہوا۔ اس طرح تاریخ میں پہلی بار روم پر رومی فوجوں نے خود ہی قبضہ کیا۔ اس کے بعد جب سولا بیرونی مہم کے سلسلے میں مصروف تھا تو ماریس نے اس کی عدم موجودگی میں طاقت جمع کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

۸۳ قبل از مسیح

سولا روم پر دوبارہ قابض ہوتا ہے

۸۳ قبل از مسیح میں ماریس نے سولا کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روم پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ حکمرانی کرنے کے بعد ماریس فوت ہو گیا پھر سولا کو دوبارہ روم پر بزور شمشیر قبضہ کرنا پڑا۔ ۸۳ قبل از مسیح کے شروع میں اس نے جنوبی اٹلی میں اپنی فوج اتار دی اور اس کے بعد اطالوی خانہ جنگی کا ایک اور دور شروع ہوا۔ جس میں سولا کامیاب رہا، روم پر دوبارہ اس کی آمریت قائم ہو گئی، اپنے سیاسی مخالفوں کو سزا دینے کا سلسلہ شروع کیا، اس سے ۱۰۰ سے زیادہ اراکین مجلس اکابر ہلاک ہو گئے۔ سولا نے بہت سے جمہور دشمن قوانین نافذ کئے جن سے وکلائے جمہوریت کے اختیارات محدود ہو گئے۔ اناج کی منصفانہ تقسیم بند کر دی گئی۔ تاہم سولا کے غیر منصفانہ اور آمرانہ قوانین زیادہ عرصہ نہ چل سکے اور یہ قوانین کچھ عرصہ بعد ختم کر دیئے گئے۔

۷۷ قبل از مسیح

اشک دہم کا دورِ حکومت

۹۲ قبل از مسیح میں مہرداد دوم کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے سلطنت پارتھ طوائف الملوکی کا شکار رہی لیکن ۷۷ قبل از مسیح میں فرہاد دوم کا بھائی سندروگ اشک دہم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ کافی بوڑھا اور کمزور تھا۔ اس کے دور حکومت میں ارمنستان کافی طاقتور ہو چکا تھا۔ تیگران اس علاقے کا خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ اس نے آہستہ آہستہ اپنی سلطنت کی حدود بڑھانی شروع کر دیں۔ آذربائیجان پر قبضہ کر لیا اور وادیٔ دجلہ و فرات پر حملہ کر کے سلطنت پارتھ کو بہت کمزور کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴ قبل از مسیح

اسپارٹا کس کی بغاوت

اسپارٹا کس کی قیادت میں غلاموں کی بغاوت قدیم تاریخ میں سب سے بڑی بغاوت تھی۔ یہ ۷۳ قبل از مسیح میں شروع ہوئی اور ۷۱ قبل از مسیح میں ختم ہوئی۔ کاپوآ کے شہر میں ۲۰۰ غلاموں نے اس بغاوت کی ابتداء کی۔ سازش کا حکام کو کسی نہ کسی طرح سے پتہ چل گیا لیکن ان میں سے کچھ غلام بھاگ کر کوہ ویسوری چلے گئے اور اسپارٹا کس کو اپنا رہنما بنا لیا۔ اسپارٹا کس ایک اچھا رہنما، منتظم اور فوجی سپہ سالار تھا۔ اس نے اپنی قوت کو آہستہ آہستہ منظم کیا اور بڑھایا۔ سلطنت روم نے اس کے خلاف تین ہزار فوجی بھیجے لیکن اسپارٹا کس کی بہترین جنگی حکمت عملی کے باعث رومیوں کو واپس بھاگنا پڑا۔ لیکن اس دوران غلاموں کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی جس پر انہیں رومیوں سے شکست کھانا پڑی۔ اسپارٹا کس نے دوبارہ اپنی فوج بنا کر رومیوں کو شکست دی اور میوتینہ کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ پھر روم کی طرف بڑھا۔ سلطنت روم نے اسپارٹا کس کی فوج کو بری طرح شکست دی، خود اسپارٹا کس اس جنگ میں کام آیا۔ شہر روم میں ہزاروں غلاموں کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ اس بغاوت سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ روم کے معاشرے میں غلاموں اور مالکوں کے درمیان تضاد کتنا بڑھ چلا تھا۔

۶۹ قبل از مسیح

فرہاد سوم سلطنت پارتھ کا حکمران بنتا ہے

۶۹ قبل از مسیح میں اپنے باپ کی وفات پر فرہاد سوم تخت نشین ہوتا ہے اس کے دورِ حکومت میں ایران اور سلطنت روما میں دوبارہ دوستانہ تعلقات استوار ہوئے۔ فرہاد سوم نے ایک لشکر جرار کے ساتھ ارمنستان پر حملہ کر دیا اور فتح حاصل کی لیکن کچھ عرصے بعد ارمنستان والوں نے دوبارہ بغاوت کر دی۔ فرہاد نے ارمنستان پر حملہ رومیوں کی شہ پر کیا تھا اور معاہدہ طے پایا تھا کہ ارمنستان کے دو شہر کردون اور آدیان ایرانیوں کو مل جائیں گے۔ مگر بعد میں رومی اپنے وعدوں سے پھر گئے اور ان کے آپس کے تعلقات بگڑ گئے۔ رومی ایران پر حملہ تو کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اس وقت اندرونی خانہ جنگی کا شکار تھے اس لئے بظاہر تو آپس میں نبرد آزما نہ ہو سکے لیکن اندر ہی اندر یہ چنگاری سلگتی رہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴ قبل از مسیح

روما کا یروشلم پر قبضہ

یہود اپنی فطری عادتوں سے کبھی باز نہ آئے۔ ۶۴ قبل از مسیح سے پہلے فلسطین رومہ کے زیر اثر تھا لیکن یہودی آئے دن کوئی نہ کوئی سازش کھڑی کر دیتے۔ ان کی انہی سازشوں سے تنگ آ کر ۶۴ قبل از مسیح میں سلطنت روم نے فلسطین پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ مشہور رومی جرنیل پومپئی نے کیا۔ پومپئی نے یروشلم پر قبضہ کر لیا۔ شہر کا انتظام ایک مقامی مذہبی پیشوا کے حوالے کیا۔ لیکن اس کے ساتھ انتظامی معاملات کے لئے اینٹی پیٹر نام کے ایک شخص کو گورنر لگا دیا جو ادومہ کا رہنے والا تھا جبکہ یہودیہ کو شام کے رومی گورنر کے حوالے کر دیا گیا۔

۶۴ قبل از مسیح

پامپئی کی شرقی مہم

۶۴ قبل از مسیح میں پونٹس کے بادشاہ متری داتیز نے دوبارہ رومی سلطنت پر حملے کرنے شروع کر دیے۔ دو رومی جرنیلوں کو اس کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا لیکن وہ دونوں ہی شکست کھا گئے۔ اس کے بعد پامپئی کو اس مہم کا نگران بنا کر بھیجا گیا۔ پامپئی اس سے پہلے اسپارٹاکس کی بغاوت کو کامیابی سے کچل چکا تھا اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کا اعزاز حاصل تھا۔ پامپئی نے نہ صرف پونٹس کے بادشاہ کو شکست فاش دی بلکہ آرمینیا میں بھی داخل ہو کر اسے باجگوار ریاست بنا ڈالا، شام اور یہودیہ پر بھی قبضہ کر لیا اور ایشیائے کوچک میں روم کی بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں دوبارہ قائم کر دیں۔ پومپئی کی ان مہمات سے رومی سلطنت بحیرۂ اسود اور فرات کے کناروں تک جا پہنچی۔ اس طرح دوسری پیونک جنگ کے بعد پورے یونانی مشرق کو تابع کرنے کی جو مہم شروع ہوئی تھی اسے پومپئی نے سرانجام دیا۔

۶۳ قبل از مسیح

کاٹیلین کی بغاوت

۶۳ قبل از مسیح میں سلطنت روما میں امراء کے ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے شخص لوسی سرگی کاٹیلین نے ایک سازش کی جس کا مقصد حکومت کا تختہ اُلٹنا اور قرضوں کو ختم کرنا تھا۔ لیکن یہ سازش کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ غداری کے سبب اس سازش کا حکومت وقت کو پتہ چل گیا تھا۔ اس وقت سیسرو قونصل تھا۔ اس نے کاٹیلین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے ساتھ سازش میں مدد دینے والوں کو گرفتار کیا۔ پہلے ان کو شہر بدر کرنے کا سوچا گیا تاہم بعد میں مجلس اکابر کے خاص اجلاس میں یہ طے پایا کہ سب سازشیوں کو پھانسی دے دی جائے اور کاٹیلین کو شہر بدر کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا تمام سازشیوں کو پھانسی مل گئی جبکہ کاٹیلین کو شہر بدر کر دیا گیا۔ اس دوران کاٹیلین نے ایتروریا میں ایک چھوٹی فوج تیار کی جس کے خلاف مجلس اکابر نے فوری کاروائی کی اور سپہ سالار انٹونیس کی سرکردگی میں فوج بھیجی۔ جنگ میں کاٹیلین اوراس کے تمام ساتھی مارے گئے۔

۶۰ قبل از مسیح

پہلی مجلس ثلاثہ اور گالیائی مہم

سلطنت رومہ میں کاٹیلین کی سازش کے کچلے جانے کے بعد تین طاقتور شخصیات نے اپنا گٹھ جوڑ قائم کیا۔ انہوں نے اتفاق سے کام کرنے کے لئے پہلی مجلس ثلاثہ قائم کی جسے ترام ویریت کہا جاتا ہے۔ اس کے اراکین تھے پومپئی، کراسس اور جولیس سیزر۔ اس مجلس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پومپئی کے پرانے فوجیوں کو کمپانیا کی نوآبادی میں زمینیں دے دی گئیں، مشرقی علاقوں میں اس نے جو انتظام کیا تھا اسے ویسے ہی رہنے دیا گیا۔ جولیس سیزر کو پانچ سال کے لئے ایلپس سے پار کا علاقہ مل گیا، اس کے علاوہ اسے ایلپس پار فرانسیسی اور گال کے علاقوں میں اقدامات کرنے کی اجازت دی گئی جنہیں جولیس سیزر نے بخوبی نبھایا اور جلد ہی ان تمام علاقوں کو فتح کر کے سلطنت رومہ کا حصہ بنا دیا۔ کراسس کو مشرقی علاقوں میں پارتھیا والوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا، انہی مہمات کو سر کرتے ہوئے کراسس مارا گیا۔ اس طرح تین جرنیلوں کی مجلس ثلاثہ کی طرف سے تفویض کیے گئے حقوق کے نتیجے میں من مانیاں کرنے کا موقع ملا جس کے جہاں بہت سے فائدے ہوئے وہاں بہت سے نقصانات بھی ہوئے۔

۶۰ قبل از مسیح

مہرداد سوم

۶۰ قبل از مسیح میں فرہاد سوم کو اس کے لڑکوں مہرداد اور ارد نے زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ بڑے بیٹے مہرداد سوم نے تخت پر قبضہ کر لیا۔ مہرداد سوم ایک سفاک اور ظالم بادشاہ تھا۔ اس کے ظلم اور سفاکی کی بنا پر اس کی رعایا اس سے نالاں تھی۔ چار سال کے بعد اس کے خلاف بغاوت ہوئی اور اسے تخت سے اتار کر اس کے چھوٹے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی ارد کو بادشاہ بنا دیا گیا۔

۵۷ قبل از مسیح

سینزر گالیہ فتح کرتا ہے

فتح گالیہ سلطنت رومہ کی بڑی کامیابیوں میں شمار ہوتی ہے۔ ۵۷ قبل از مسیح میں جولیس سینزر اس مہم کو سر کرنے کے لئے نکلتا ہے۔ پہلے تو گالیہ پر کافی حد تک کنٹرول کر لیا گیا لیکن بعد میں گالیہ میں بغاوت شروع ہو گئی۔ یہ بغاوت ورسنگے توریکس کی قیادت میں آرویزنی قبیلوں نے کی تھی۔ سینزر کے پاس صرف ساٹھ ہزار فوج تھی جبکہ دشمن کے پاس تقریباً تین لاکھ۔ تاہم سینزر نے اپنی غیر معمولی جنگی بصیرت، شاندار جنگی چالوں اور بہترین فوجی قیادت کی بدولت یہ جنگ جیت لی۔ گالیہ کی فتح سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ سینزر نے تین قبیلوں کو شکست دی، ۸۰۰ شہروں کو فتح کیا، لاکھوں قیدی بنائے اور بے شمار مال غنیمت بھی لوٹا جس کی وجہ سے روم میں سونے کی قیمت بھی گر گئی اور وہ سیروں کے حساب سے فروخت ہونے لگا۔ ان تمام مہمات کی وجہ سے سینزر کی مقبولیت میں بہت اضافہ ہوا۔

۵۵ قبل از مسیح

لوکر پشسی خودکشی کرتا ہے

۵۵ قبل از مسیح میں مشہور رومی شاعر اور فلسفی لوکر پشسی نے خودکشی کی۔ ۹۸ قبل از مسیح میں اٹلی میں پیدا ہوا۔ مشہور رومی فلسفی اپی کیورس کے فلسفہ رواقیت سے حد درجہ متاثر تھا۔ فلسفہ رواقیت میں ہی تعلیم حاصل کی۔ اس کی نظمیں زیادہ تر فلسفہ رواقیت سے بحث کرتی ہیں۔ اس کی مشہور نظم ''کائنات کی فطرت'' ہے جس میں اس نے کائنات کا رواقی فلسفہ کے نقطہ نظر سے مشاہدہ کیا ہے۔ ارتقائی نظریہ کا بھی قائل تھا۔ ۵۵ قبل از مسیح میں نامعلوم وجوہ کی بنا پر خودکشی کر لی۔

۵۵ قبل از مسیح

ارداول کا دورِ حکومت

ارداول کا دورِ حکومت سلطنت پارتھ کا شاندار عرصہ سمجھا جاتا ہے۔ ارداول جلیل القدر بادشاہ تھا۔ اس کے زمانے میں پہلی بار ایران اور روم کی جنگ چھڑی جس میں ارداول کی بہترین قیادت کے سبب ایرانی فتح یاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، اگرچہ ابتداء میں رومی کچھ عرصے کے لئے غالب رہے۔ حران کی فیصلہ کن جنگ میں ایرانیوں نے رومیوں پر سبقت کامل حاصل کر لی۔

۵۴ قبل از مسیح
برطانیہ کی فتح

سلطنت رومہ میں پہلی مجلس ثلاثہ کے قیام کی شرائط کے مطابق جولیس سیزر کو مغربی علاقوں کی مہمات سرکرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انہی مہمات میں سے ایک اہم کارنامہ ۵۴ قبل از مسیح میں جزائر برطانیہ کی فتح ہے۔ اس کے بعد برطانیہ پر سلطنت رومہ کی تین سو سال تک حکومت رہی۔ انہوں نے شہر آباد کئے، قلعے تعمیر کروائے اور سڑکیں بنوائیں۔

۴۷ قبل از مسیح
روم میں خانہ جنگی

گالیائی جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد گالیہ میں سیزر کے عہدے کی مدت ختم ہوگئی تو اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی فوج کی کمان ترک کر دے۔ اس سے پہلے پومپئی اپنی قونصلیٹ کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد بھی اپنے عہدے سے دستبردار نہ ہوا، تو سیزر کو اس کی نیت پر شک ہونے لگا اور اس نے فوج کی کمان ترک کرنے سے انکار کر دیا اور شرط پیش کی کہ جب تک پومپئی قونصلیٹ کا عہدہ اور ہسپانیہ کی فوجی کمان ترک نہیں کرتا وہ بھی اپنی فوج کی کمان نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پر سینٹ نے سیزر کے خلاف قرارداد پاس کی اور اس کے خلاف کاروائی کا حکم دیا۔ سیزر نے جوابی کاروائی کی پوری تیاری کر لی۔ اس طرح روم میں خانہ جنگی چھڑ گئی۔ سیزر نے شمالی اٹلی کے راستے حملہ کیا۔ کسی شہر نے اس کی مخالفت نہیں کی اور وہ آسانی کے ساتھ تمام شہروں کو فتح کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ پومپئی نے بھاگ کر بلقان میں پناہ لی جہاں اس کے ساتھ سینٹ کے اراکین بھی تھے۔ سیزر بلا مزاحمت روم میں داخل ہو گیا۔ اور پھر سیزر وہاں یعنی بلقان میں بھی پہنچ گیا۔ پومپئی کو مجبوراً مصر میں پناہ لینی پڑی جہاں اسے شاہِ مصر کے حکم پر قتل کروا دیا گیا۔

۴۶ قبل از مسیح
سکندریہ کا مشہور کتب خانہ جل جاتا ہے

۴۶ قبل از مسیح میں مصر میں پومپئی کے قتل کے بعد سیزر نے اس کے تمام ساتھیوں کو ختم کرنے کی مہم کا بیڑہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھایا۔۴۶ قبل از مسیح میں وہ مصر پہنچا۔ جب وہ سکندریہ پہنچا تو پومپئی کے چند حامیوں نے مصریوں کو اپنے ساتھ ملا کر اس کا مقابلہ کرنا چاہا لیکن سیزر نے سکندریہ کے ساحل کے قریب مصری جہازوں کو آگ لگادی۔ اسی آگ کے شعلوں نے سکندریہ کے مشہور کتب خانے کو جلا ڈالا۔

۴۵ قبل از مسیح

مصر میں بغاوت

پومپئی کے حامیوں کو شکست کے کچھ ہی عرصہ بعد میں سکندریہ میں بغاوت ہوگئی جو رفتہ رفتہ خانہ جنگی میں تبدیل ہوگئی۔ یہ خانہ جنگی اصل میں مصر کے تخت پر قبضہ کرنے کے لئے تھی جس میں ایک فریق قلوپطرہ کا تھا جبکہ مخالف فریق قلوپطرہ کے شوہر بھائی کا تھا۔ قلوپطرہ نے اپنے شوہر بھائی کے خلاف اس کی ناانصافیوں ،غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اسی دور میں جولیس سیزر مصر میں تھا۔ اس نے قلوپطرہ کا ساتھ دیا اور پورے مصر پر اپنا قبضہ کرلیا۔ جولیس سیزر قلوپطرہ کے عشق میں گرفتار ہو چکا تھا لیکن اس نے اس سے شادی نہ کی بلکہ قلوپطرہ کے دوسرے سوتیلے بھائی سے اس کی شادی کروائی۔

۴۴ قبل از مسیح

سیزر کا قتل

۴۵ قبل از مسیح سلطنت رومہ میں خانہ جنگی کے خاتمہ کا آخری سال تھا۔ اس طرح یہ خانہ جنگی آخر کار ختم ہوگئی لیکن سیزر کو تاحیات آمر بنا دیا گیا۔ اس کے اقتدار و اختیار کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سینٹ اور اسمبلی اس کی ہر خواہش پوری کرتے، ریاستی عہدے اس کی خواہشات کے مطابق تقسیم ہوتے۔ اس کے کئی قریبی ساتھیوں نے کوشش کی کہ سیزر تاجپوشی کے لئے راضی ہو جائے۔ سیزر ابھی بادشاہ بننے پر غور ہی کر رہا تھا کہ اس کے خلاف ایک سازش ہوئی۔ وہ تمام اراکینِ مجلسِ اکابر جو سیزر کے اقتدار سے مطمئن نہ تھے اور اسے جمہوریت کے لئے سنگین خطرہ تصور کرتے تھے، اس سازش میں شریک ہوئے۔ ۴۴ قبل از مسیح میں اسے پومپئی کے مجسمے کے نیچے قتل کر دیا گیا۔ قتل کرنے والوں میں اس کے سب سے گہرے دوست بروٹس اور کاشیس بھی شامل تھے۔ سیزر کے قتل کے بعد بے چینی پھیل گئی۔ روم میں عوام سازش کرنے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ بروٹس اور کاشیس کو شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اس کے بعد رومی سینٹ نے اتفاقِ رائے سے مارکس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹونیئس کو قونصل منتخب کر لیا۔

۴۳ قبل از مسیح

سسرو کا قتل

۴۳ قبل از مسیح میں ممتاز رومی مقرر سسرو کو قتل کر دیا گیا۔ سسرو روم کا ممتاز سیاست دان، فلسفی، ادیب، دانشور اور قانون دان تھا۔ ۱۰۶ قبل از مسیح میں روم کے ایک امیر خاندان میں جنم لیا۔ ادب اور فلسفے کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ۷۵ ق م میں سسلی کا منصفِ اعلیٰ مقرر ہوا۔ ۶۰ ق م میں جولیس سیزر نے اپنا مخالف سمجھ کر روم سے جلا وطن کر دیا لیکن اگلے سال واپس آ کر سیزر اور پومپئی کے درمیان جنگ میں پومپئی کا ساتھ دیا لیکن پومپئی کی مدت کے بعد سیزر سے صلح کر لی۔ ۴۴ قبل از مسیح میں سیزر کے قتل کے بعد سینٹ کا غیر سرکاری صدر مقرر ہوا اور انتونی کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ ۴۳ قبل از مسیح میں جب انتونی نے اقتدار حاصل کیا تو اس نے انتقاماً سیسرو کو قتل کروا دیا۔

۴۲ قبل از مسیح

دوسری مجلسِ ثلاثہ کا قیام

سیزر کے قتل کے بعد سلطنت رومہ میں تین قابلِ ذکر آدمی رہ گئے جن کے گرد حکومت کے اختیارات گردش کرتے تھے۔ ایک سینزر کی بھانجی کا بیٹا اوکٹووین، دوسرا سینزر کا وفادار جنرل مارک انتونی اور تیسرا لیپی ڈس۔ ان تینوں نے آپس میں سمجھوتہ کر کے سینزر کے قاتلوں کے خلاف کاروائیاں شروع کیں۔ قاتلوں میں بروٹس اور کیسیکس فوج لے کر تھریس چلے گئے تھے۔ اوکٹووین اور انتونی نے ان کے خلاف بڑے پیمانے پر جنگی کاروائی کی اور شکست دی۔ کیسیس نے خودکشی کر لی، بروٹس کو قتل کر دیا گیا، انتونی مشرقی صوبوں میں چلا گیا اور سکندریہ میں قلوپطرہ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ سکندریہ میں رہ کر انتونی مصری تہذیب سے بہت متاثر ہوا اور ملکۂ مصر کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے قلوپطرہ کی سلطنت میں کئی نئے علاقے شامل کئے۔ رومی لباس ترک کر کے مشرقی بادشاہوں کا لباس پہننا شروع کیا۔ انتونی کی ان سرگرمیوں پر رومی سخت ناراض ہوئے اور سلطنت روم نے انتونی اور قلوپطرہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اوکٹووین کی سرکردگی میں ایک مہم روانہ کی گئی، مصریوں کو شکست ہوئی، قلوپطرہ کی موت کی افواہ سن کر انتونی نے خودکشی کر لی۔ بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اوکٹووین نے قلوپطرہ کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کی حالت ہی میں قلوپطرہ نے بھی خودکشی کر لی۔

۳۷ ق م

فرہاد چہارم کا دورِ حکومت

۳۷ قبل از مسیح میں فرہاد چہارم سلطنت پارتھ کا بادشاہ بنتا ہے۔ فرہاد اپنے بعض سرداروں کو ناراض کر بیٹھا جس پر وہ باغی ہو کر سلطنت روم چلے گئے اور سلطنت روم کے بادشاہ مارک انتونی سے مل کر ایران پر حملہ کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ فرہاد کو اس کی خبر ہو گئی چنانچہ جب رومی فوجیں ایران کی سرحد پر حملے کی غرض سے پہنچیں تو انہیں ایران کی پیشگی تیاریوں کا اندازا ہو گیا، اس پر انہوں نے ارمنستان کی طرف راہ فرار اختیار کی لیکن ایرانی فوج نے ان کا پیچھا کیا اور ان کو شکست فاش دی۔ جنگ میں اسی ہزار رومی سپاہی مارے گئے۔

۳۴ ق م

ارمنستان پر قبضہ

۳۴ قبل از مسیح میں سلطنت رومہ کے حکمران مارک انتونی نے ایران پر حملہ کیا۔ ارمنستان کے علاقے پر قابض ہو گیا اور وہاں فوجی ادارے قائم کر کے اپنی نگران حکومت بنا ڈالی۔ اسی دوران سلطنت ماد سے بھی ایرانیوں کے خلاف گٹھ جوڑ قائم کر لیا۔ سلطنت پارتھ کا حکمران فرہاد اول کچھ عرصہ تو مصلحتاً خاموش رہا لیکن جب سلطنت رومہ میں مارک انتونی اور اوکتاویوس کے درمیان کشمکش کی وجہ سے خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تو اس نے رومہ پر حملہ کر دیا اور یکے بعد دیگرے ارمنستان کے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ اس جنگ میں فتح پر فرہاد کی ناموری میں اضافہ ہوا۔ اس کے بعد ایک طویل عرصے تک رومی ایران پر حملہ کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔

۳۱ قبل از مسیح

آگسٹس سینزر

تمام مخالفین اور باغیوں کا سر کچلنے کے بعد اوکٹووین رومہ کی عظیم الشان سلطنت کا تنِ تنہا مالک تھا۔ اس نے اپنی مستقل حکومت قائم کر لی۔ اوکٹووین نے حکومت قائم کرتے وقت اعلان کیا تھا کہ وہ جمہوریت کو بحال کر دے گا۔ یعنی اپنے غیر معمولی اختیارات چھوڑ کر سینٹ کو مختارِ کل بنا دے گا۔ سینٹ کی طرف سے اس کے اختیارات کی رسمی تجدید ہوئی۔ بعد میں اسے آگسٹس کا خطاب دے دیا گیا، تمام مسلح افواج کا سپہ سالارِ اعظم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کر دیا گیا، اس کے القاب اور خطابوں کی فہرست میں امپراطور کا روائتی فوجی خطاب بھی شامل کر دیا گیا۔ آگسٹس کے دور میں عوامی اسمبلی کو رفتہ رفتہ اپنی اہمیت سے محروم کر دیا گیا۔ نظام غلامی کو مستحکم کیا گیا۔ آرمینیا اور سلطنت باسفورس کو سلطنت رومہ کا حصہ بنا دیا گیا۔ غلاموں کو آزادی دینے کے قوانین پر سختی کر دی گئی۔

۲۷ قبل از مسیح

بحری قزاقوں کا خاتمہ

بحیرۂ اسود کے پاس رومی سلطنت کے کریٹ کے سواحل کے آس پاس بحری قزاقوں نے لوٹ مچا رکھی تھی۔ یہ بحری قزاق عرصۂ دراز سے رومی سلطنت کے لئے دردِ سر بنے ہوئے تھے۔ رومی حکومت نے ان کی سرکوبی کے لئے کاروائیاں کیں لیکن بے سود۔ آخر کار ۲۷ قبل از مسیح میں عظیم رومی جرنیل پامپئی کو اس مہم کا نگران بنا کر بھیجا گیا۔ اس نے بحری لٹیروں کے خلاف ایک بڑی کاروائی کی اور تمام قزاقوں کو یا تو ختم کر ڈالا یا پھر ان کی طاقت اس طرح سے ختم کی کہ وہ منتشر ہو گئے۔

۲۳ قبل از مسیح

جاپان میں سوموکشتی کی ابتداء

سوموکشتی آج کی دنیا کا ایک مشہور و معروف اور عجیب کھیل ہے۔ اس کھیل کی ابتداء ۲۳ قبل از مسیح میں ہوئی۔ اس کھیل کو شروع کرنے کا اعزاز ایک جاپانی باشندے نیھون شوکی کو حاصل ہوا۔ اس کشتی میں پہلوانوں کے لئے بہت زیادہ موٹا ہونا، ان کا زیادہ وزن ہونا اور ان کی خاص جسامت بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جبکہ حملہ کرنے کی رفتار اور مختلف چالوں کو بھی خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کشتی کا خاص اصول یہ ہے کہ مخالف فریق کو اکھاڑے میں پاؤں کے علاوہ جسم کے کسی بھی دوسرے حصے کو زمین پر لگا دینے پر مجبور کیا جائے۔ اس صورت میں پہلا فریق جیت جاتا ہے۔

۱۹ قبل از مسیح

ورجل کی وفات

۱۹ قبل از مسیح میں مشہور شاعر ورجل کی وفات ہوئی۔ ورجل ۷۰ قبل از مسیح میں اٹلی میں اینڈز کے مقام پر پیدا ہوا۔ ورجل ایک غریب کاشتکار کا بیٹا تھا۔ میلا نیپلز اور روم میں تعلیم حاصل کی۔ روم میں اس کی دوستی آگسٹس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوگئی جو بعد میں بادشاہ بنا۔ آگسٹس نے اسے ایک جاگیر عطا کی اور اس کی معاشی ضروریات کا ہر طرح خیال رکھا تاکہ وہ اطمینان سے فکر سخن کر سکے۔ ورجل مشہور شاعر ہوریس کا بھی دوست بن گیا۔ جب آگسٹس روم کا بادشاہ بنا تو اس کے کہنے پر ورجل نے روما کے شاہی خاندان کی تعریف میں ایک مشہور نظم لکھی جس کا نام اینوئیڈ تھا۔ اس نظم میں روما کی قدیم تاریخ کو دیومالائی اور افسانوی انداز میں بیان کیا گیا ہے ۔اس کی شاعری میں جگہ جگہ ثقافت اور تہذیب سے محبت نمایاں ہوتی ہے۔

۸ قبل از مسیح

ہوریس کی وفات

۸ قبل از مسیح میں سلطنت رومہ کا ممتاز شاعر ہوریس وفات پاتا ہے۔ ہوریس کا شمار سلطنت رومہ کے چند بڑے شعراء میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات طنزیات، غنائیوں، تشبیبوں اور منظوم مکاتیب پر مشتمل ہیں ۔اصل میں ہوریس کی شاعری کا رنگ زیادہ تر غنائی عنصر لئے ہوئے تھا۔ اس کی بہت سے تصنیفات میں مناظرے کا انداز نمایاں ہے۔ ورجل کی طرح اس نے بھی آگسٹس کی قصیدہ خوانی کی ہے۔ اس کی مشہور نظم ''یادگار'' نے شعراء کو ایک نئے ڈھنگ اور انداز سے شاعری کی ترغیب دی۔

۱ء

عیسوی کا آغاز

سن عیسوی کے آغاز پر دنیا کی حالت کچھ اس طرح تھی: یونان اپنی عظمت رفتہ کا عروج دیکھ کر زوال پذیر ہو چکا تھا، رومی سلطنت اپنے عروج تک پہنچ چکی تھی، روم میں مظاہر فطرت کی پرستش کی جاتی تھی، ان کا عقیدہ تھا کہ ان کی قسمت دیوتاؤں کے قبضے میں ہے، اس لئے وہ دیوتاؤں کو اپنے حال پر مہربان رکھنے کے لئے قربانیاں دیتے اور چڑھاوے چڑھاتے۔ ایران میں ۶ سو قبل از مسیح زرتشت کا ظہور ہوا تھا لیکن سن عیسوی کے آغاز پر ایران میں زرتشیت کافی حد تک معدوم ہو چکی تھی۔ ہندوستان میں گوتم بدھ کے ظہور کے بعد بدھ کی تعلیمات آہستہ آہستہ چین، ہندوستان اور دیگر ہمسایہ ممالک میں کافی پھیل چکی تھیں۔ امریکہ میں مایا قوم پتھروں اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتی تھی۔ عرب علاقوں میں بھی بتوں کی پوجا کا دور تھا۔ یمن اور چند دوسرے عرب علاقوں میں کسی حد تک حضرت سلیمانؑ، حضرت ابراہیمؑ اور دیگر انبیاء کرام کی تعلیمات موجود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔

تہذیب و تمدن میں روم، ایران اور کسی حد تک چین میں دوسرے علاقوں کی نسبت کافی ترقی تھی۔ روم اور ایران با قاعدہ مستحکم سلطنت کا روپ دھار چکے تھے جبکہ ہندوستان، چین اور دیگر علاقے مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھے۔ ادھر قبائلی حکومتیں تھیں جو آپس میں برسرپیکار رہتی تھیں۔ دنیا کی کل آبادی بیس کروڑ کے لگ بھگ تھی۔

۴ء

پولیوگائیس کا انتقال

۴ عیسوی میں مشہور رومی شاعر، خطیب اور مؤرخ پولیوگائیس کا انتقال ہوا۔ پولیوگائیس ۷۶ قبل از مسیح میں اٹلی میں پیدا ہوا۔ ہوش سنبھالنے پر وہ کیٹولس کے ادبی حلقے میں چلا گیا اور وہیں پر تعلیم حاصل کی۔ رومہ کی خانہ جنگی میں اس نے جولیس سیزر کا ساتھ دیا اور اس کے ساتھ افریقہ، سپین اور یونان کی مہمات میں شامل رہا۔ سیزر کے قتل کے بعد اس نے انتونی کا ساتھ دیا۔ بعد میں ان سیاسی اور عسکری سرگرمیوں سے ہٹ کر ادب، تاریخ اور شاعری میں نام کمایا۔ اس زمانے کے مشہور شاعر ورجل کے ساتھ کام کیا۔ ۳۹ ق م میں اس نے سلطنت رومہ میں پہلی عوامی لائبریری کی بنیاد رکھی۔

۵ء

رومیوں اور لمبارڈ کی لڑائی

رومی شہنشاہ آگسٹس سیزر کے زمانے میں قبیلہ لمبارڈ دریائے ایلب کے زیریں حصے میں آباد تھا۔ یہ قوم خانہ بدوشوں کی سی تھی۔ جہاں مناسب سمجھتے وہیں آباد ہو جاتے۔ پانچویں عیسوی میں اس قوم نے رومیوں کو شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔

۶ء

ارقلاؤس کی معزولی

جس جگہ آج اسرائیل اور فلسطین موجود ہیں بالکل اسی جگہ آج سے دو ہزار سال پہلے یہودیوں کی ریاست یہودیہ قائم تھی۔ یہ ریاست رومی سلطنت میں شامل تھی اور اس کی حکومت نیم خودمختار تھی اور رومی حکومت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر اثر تھی۔ ۶ء میں رومی بادشاہ آگسٹس سیزر نے یہودیہ کے یہودی بادشاہ ارفلاؤس کو کسی بات پر ناراض ہو کر معزول کر دیا اور یہودیہ، سامریہ اور شمالی ادومیہ کے علاقے اپنے رومی گورنر کے ماتحت کر دیئے۔

۶ء

اشک ہفدہم ایران کا بادشاہ بنا

اردوم کے انتقال پر دانان سلطنت پارتھ کا بادشاہ بنا۔ اس نے اشک ہفدم کا لقب اختیار کیا۔ اس کی عادات واطوار مکمل طور پر رومی رنگ ڈھنگ میں رنگے ہوتے تھے، اس لئے اس کی اپنی کابینہ سے نہ نبھ سکی اور اُسے حکومت سے دستبردار ہونا پڑا۔ یہ دستبرداری ۱۶ عیسوی میں ہوئی۔

۸ء

جولین کیلنڈر کا اجرا

۸ عیسوی میں سلطنت روما میں جولین کیلنڈر کا اجراء ہوتا ہے۔ یہ کیلنڈر جولیس سیزر کے دورِ حکومت میں تیار کیا گیا تھا لیکن ناگزیر حالات کی بنا پر ایک عرصہ تک نافذ ہونے سے محروم رہا۔ ۸ عیسوی میں شہنشاہِ روم آگسٹس سیزر کے حکم پر اسے سلطنت روم میں جاری کیا گیا۔ یہ کیلنڈر جولیس سیزر نے سکندریہ کے مشہور ماہر فلکیات ساسی جینز سے تیار کروایا تھا۔ یہ شمسی کیلنڈر تھا۔ اس سے پہلے کے کیلنڈر چاند کی گردش کے مطابق تیار کئے جاتے تھے۔ اس کیلنڈر کے مطابق ایک سال کو ۳۶۵ دنوں میں تقسیم کیا گیا تھا، ہر سال میں بارہ ماہ تھے، عام مہینے ۳۰ یا ۳۱ دنوں کے تھے، سوائے فروری کے جو کہ ۲۸ دنوں کا تھا۔

۹ء

ٹینو برگر فاسٹ کی لڑائی

۹ء میں وحشی جرمن قوم نے اپنے سردار آرمینس کی قیادت میں سلطنت روم پر چڑھائی کر دی اور رومیوں کو جزوی طور پر شکست ہوئی اور جرمن قبیلہ کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ یہ جنگ صرف سرحدی علاقوں تک ہی محدود رہی اور رومی سلطنت کے اندرونی معاملات میں دخل انداز نہ ہو سکی۔

۱۴ء

اردوان سوم ایران کا بادشاہ بنا

اردوان سوم اصل میں آذربائیجان کا والی تھا اور اس کا سلسلہ نسب اشکانیوں سے جا ملتا تھا۔ اس کے تعلقات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت روم سے بہت کشیدہ تھے۔ رومیوں نے اس کا تختہ اُلٹنے کے لئے فرہاد چہارم کے ایک لڑکے کو شام بھیج دیا تا کہ ایران خانہ جنگی کا شکار ہو جائے اور اردوان کی حکومت ختم ہو جائے لیکن یہ حربہ ناکام ہو گیا۔ بعد میں رومیوں نے گرجستان کے باشندوں کو ترغیت دی کہ وہ ایران پر حملہ کر دیں۔ اردوان نے ان سے بھی جنگ کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا، شکست کھائی تو ایرانی حکومت غیر مستحکم ہو گئی۔ بالآخر اسے تخت و تاج سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اس طرح سلطنت پارتھ خانہ جنگی کا شکار ہو گئی۔

۱۷ء

قباذوق کا بادشاہ آرکیلاس فوت ہوا

۱۷ء میں ریاست قباذوق کے بادشاہ آرکیلاس نے وفات پائی۔ قباذوق کی تاریخ میں آرکیلاس کے خاندان کا اہم کردار تھا۔ یہ مذہبی بادشاہ کہلاتے تھے۔ ۳۶ ق م میں رومی شہنشاہ مارک انتھونی نے آرکیلاس کو قباذوق کی ریاست عطا کی۔ بعد میں آرکیلاس نے سیلیسیہ اور آرمینیا کا رومی علاقہ اپنی ریاست میں شامل کر لیا۔ آرکیلاس کی وفات کے بعد قباذوق کی ریاست رومی سلطنت کا حصہ بن گئی۔ آرکیلاس ایک عالم فاضل اور جغرافیہ دان شخص تھا۔ اس نے جغرافیہ پر بہت کام کیا۔

۲۳ء

سٹرابو کی وفات

۲۳ء میں مشہور رومی مؤرخ اور جغرافیہ دان سٹرابو کی وفات ہوتی ہے۔ سٹرابو ۶۳ قبل از مسیح میں ایتھنز میں پیدا ہوا۔ سٹرابو کا تعلق مستھر اڈس کے شاہی خاندان سے تھا۔ دورِ طالب علمی میں اسے مشہور رومی معلم ارسطو ڈیمس کا شاگرد بننے کا موقع ملا۔ اس دور کے روم میں یہ واحد شخص تھا جس نے جغرافیہ اور تاریخ میں اتنا زیادہ علم حاصل کر رکھا تھا۔ ۲۹ قبل از مسیح میں سٹرابو نے یونان کا دورہ کیا۔ بعد میں ایلئس گلس کے ساتھ مصر کی مہم پر روانہ ہو گیا جہاں پر اس نے ایلئس گلس کی مہم میں تکنیکی مدد دی۔ اس کی سب سے مشہور کتاب ''جغرافیائی خاکے'' ہے جس میں اس نے روم، یونان، مصر اور ایشیائے کوچک کے جغرافیائی حالات اپنے نظریات کے مطابق بیان کیے ہیں اور چند نظریات بھی تخلیق کیے۔ اس کتاب میں اس نے جغرافیہ کا ثقافت اور رواج سے تعلق کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ء

مشرقی ہن خاندان

۲۵ء میں چین پر مشرقی ہن خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس سے پہلے چین پر مغربی ہن خاندان کی حکومت تھی۔ مغربی ہن خاندان کا آخری بادشاہ ونگ منگ تھا۔ ونگ منگ کے خلاف مختلف بغاوتیں ہوئیں۔ آخر ایک بغاوت کے نتیجے میں ونگ منگ مارا گیا۔ مغربی ہن خاندان کی حکومت ختم ہوگئی اور چین پر ایک نئے خاندان کی حکومت قائم ہوگئی جسے مشرقی ہن خاندان کہا جاتا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا

تیسرے عشرے کے (اندازاً) نصف کے لگ بھگ حضرت یحییٰ نے اپنی تعلیمات کا آغاز کیا۔ آپ نے اپنی تعلیمات کا آغاز سلطنت یہودیہ (موجودہ اسرائیل فلسطین) میں کیا۔

۲۹ء

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت

۲۹ء میں حضرت یحییٰ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ یہودیہ کے یہودی بادشاہ ہیرودانیٹی پاس کے زمانے میں ہوا۔ ہیرودانیٹی پاس نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد اس کی بیوہ ہیرودیاس کو اپنے گھر میں ناجائز طور پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت یحییٰ نے ہیرودانیٹی پاس کو اس بات پر ملامت کی اور اس کی فاسقانہ حرکت کے خلاف آواز اٹھائی۔ ہیرودانیٹی پاس نے انہیں گرفتار کر لیا مگر عوام میں حضرت یحییٰ کی مقبولیت کے باعث کوئی بڑا قدم اٹھانے سے باز رہا۔ لیکن ہیرودیاس ان کی جان کے درپے ہوگئی تھی۔ آخر ہیرودانیٹی پاس کی سالگرہ کے دن ہیرودیاس کی بیٹی نے دربار میں خوب رقص کیا۔ ہیرودانیٹی پاس نے خوش ہو کر کہا کہ بول کیا مانگتی ہے؟ ہیرودیاس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ حضرت یحییٰ کا سر مانگ لے۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے ہیرودانیٹی پاس سے حضرت یحییٰ کا سر مانگ لیا۔ اس نے فوراً قید خانے سے یحییٰ کا سر کٹوا کر ایک تھال میں رکھ کر اس کے حوالے کیا۔

۳۰ء

آلس سلیس پہلی طبی کتاب لکھتا ہے

۳۰ء میں مشہور رومی آلس سلیس میڈیکل کی پہلی کتاب لکھتا ہے۔ اس کتاب میں قدیم طب یونانی کے تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹکے، نسخے اور عمل جراحی تفصیلاً اپنے تجربات کے ہمراہ بیان کئے گئے ہیں۔ آلس سلیس ایک اعلیٰ پایہ کا حکیم ہونے کے ساتھ ساتھ مؤرخ، فلسفی، قانون دان اور مبلغ بھی تھا۔ اس نے طب یونانی پر کتاب کے علاوہ ایک انسائیکلوپیڈیا بھی مرتب کیا جس میں اس دور کے تمام مروجہ علوم کو جامع انداز میں بیان کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ چہرے کی پلاسٹک سرجری کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے دریافت کیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ بگڑے زخموں کا بہترین علاج کرنے کا بھی ماہر تھا اور اس سلسلے میں اس نے کئی جراثیم کش ادویات بھی تیار کیں تھیں جو کہ اس وقت سب سے بہترین طبی سہولت سمجھی جاتی تھیں۔

۳۱ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا

حضرت یحییٰؑ کی شہادت کے ایک یا ڈیڑھ سال بعد حضرت عیسیٰؑ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور اپنی تعلیمات کا آغاز کیا۔ آپ نے اپنی تعلیمات کا آغاز سلطنت یہودیہ میں کیا۔ تمام انبیائے کرام کی طرح آپ کی تعلیمات کے بھی بنیادی طور پر تین نکات تھے:

۱۔ اقتدار اعلیٰ کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۔ اس مقتدر اعلیٰ کے نمائندے کی حیثیت سے نبی کے حکم کی اطاعت کی جائے۔

۳۔ انسانی زندگی میں لاگو ہونے والا قانون صرف اللہ کا ہو۔

۳۳ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ صلیب

۳۳ء میں واقعہ صلیب رونما ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے پہلے یہودیوں کو حضرت عیسیٰؑ کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ وہ رومیوں کے مقابلے پر آنا چاہتے تھے لیکن حضرت عیسیٰؑ سے ان کی یہ توقعات پوری نہ ہوسکیں۔ اس لئے اکثر یہودیوں نے انہیں مسیح تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر بغاوت کا الزام لگا کر رومی گورنر پونٹس پیلاطوس کے سامنے پیش کیا۔ اس عہد میں بغاوت کی سزا پھانسی تھی۔ پیلاطوس نے انہیں صلیب چڑھانے کا حکم دیا۔ یہودیوں کی کج روی اور اخلاقی پستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ قومی تہوار کے روز برابا نامی ڈاکو کو صلیب چڑھایا جائے یا حضرت مسیح کو، تو یہودیوں نے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکو کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ کو صلیب چڑھانے کی اپیل کی۔ قرآن اور بائبل کے مطالعہ کے بعد یہ بات سمجھنے میں آتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کو رومی گورنر پیلاطوس کی عدالت میں تو شاید پیش کیا گیا تھا لیکن صلیب پر چڑھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی بھی وقت حضرت عیسیٰ کو اُٹھا لیا تھا۔ بعد میں یہودیوں نے جس شخص کو صلیب چڑھایا وہ آپ نہ تھے بلکہ کوئی اور شخص تھا جسے نہ جانے کس وجہ سے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ سمجھ لیا۔ ایک خیال یہ ہے کہ اس شخص کی شکل مسیح سے بہت ملتی تھی اس لئے یہودی دھوکے میں آ گئے۔

۳۹ء

ویت نام میں بغاوت

۳۹ء میں ویت نام میں ترنگ سسٹرز نے چینی سلطنت کے خلاف بغاوت کر دی۔ ترنگ دو بہنوں ترنگ تریس اور ترنگ مئیس کا مشترکہ نام تھا۔ یہ دونوں بہنیں ویت نامی تھیں۔ ترنگ تریس ویت نامی سردار تھی، بیچ کی بیوہ تھی، جسے جاپانیوں کے خلاف جنگ میں موت کا سامان کرنا پڑا۔ اس کی موت کے بعد ترنگ سسٹرز نے ایک بڑی فوج تیار کی۔ آہستہ آہستہ اپنے آپ کو منظم کیا اور ہن بادشاہت کے خلاف بغاوت کر دی۔ چینی سلطنت نے جنرل مایون کی سرکردگی میں ایک فوج بغاوت کچلنے کے لئے بھیجی، ایک بڑی خونریز جنگ ہوئی جس میں فتح ترنگ سسٹرز کو حاصل ہوئی، اس طرح ویت نام چینی سلطنت کے قبضہ سے آزاد ہو گیا۔

۴۱ء

ہیرودا گرپا یہودیہ کا بادشاہ بنا

۶ء میں آگسٹس سیزر نے کسی بات پر ناراض ہو کر یہودیہ کے بادشاہ ارفلاؤس کو معزول کر دیا تھا۔ اور یہودیہ کی سلطنت اپنے ماتحت کر لی تھی۔ ۴۱ء میں کیلولگا کے دور حکومت میں یہودیہ کی ریاست ایک بار پھر یہودیوں کے حوالے کر دی گئی اور ہیرودا عظم کے پوتے ہیرودا گرپا کو ان تمام علاقوں کا بادشاہ بنا دیا گیا جن پر کبھی ہیرودا عظم کی حکومت ہوا کرتی تھی، یعنی فلسطین اور اسرائیل کے علاقے۔ اس بادشاہ نے عیسائیوں پر بہت ظلم کیے۔

۴۱ء

کیلولگا کا قتل

رومی بادشاہ کیلولگا پاگل ہو گیا اور فوج کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا چچا کلاڈیس رومہ کا بادشاہ بنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳ء

چین کی وسعت

چین نے جاوا، سماٹرا، ہند چینی، انام اور ملایا پر قبضہ کر لیا۔

۵۱ء

بلاش اول ایران کا بادشاہ بنا

۵۱ء میں سلطنت پارتھ میں ایک مختصر عرصے کی خانہ جنگی کے بعد بلاش اول تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی ارمنستان کے علاقے پر حملہ کر دیا، شاید یہ حملہ کامیاب ہو جاتا لیکن سلطنت پارتھ میں خوفناک قحط کی وجہ سے اسے اپنی اس جنگی مہم سے واپس لوٹنا پڑا۔ قحط کے بعد ایران پر خانہ بدوش قبائل نے حملہ کر دیا۔ بلاش اول نے فوراً ان کی سرکوبی کی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد از سر نو ارمنستان پر حملہ کر دیا اور ارمنستان کے بادشاہ رامیستان کو شکست دی۔ بلاش اول نے ارمنستان کا تخت اپنے بھائی تیرداد کے حوالے کیا۔ رومیوں کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے ایک لشکر جرار بلاش سے لڑنے کے لئے روانہ کیا۔ اسی دوران بلاش اول کے خلاف اس کے اپنے بیٹے اردوان نے بغاوت کر دی۔ سلطنت پارتھ غیر مستحکم ہوئی تو گرجستان کے علاقہ نے خود مختاری حاصل کر لی۔ بلاش اول نے حالات سے مجبور ہو کر سلطنت روم سے مصالحت کر لی جو کہ اتنی زیادہ کامیاب نہ ہو سکی۔ بلاش اول آخری اشکانی بادشاہ ہے جو نسبتاً مضبوط تھا، اس کے بعد سلطنت پارتھ کے زوال کا سفر شروع ہوا۔

۵۴ء

کلاڈلیس کا قتل

رومی بادشاہ کلاڈلیس کو اس کی دوسری بیوی نے قتل کر ڈالا اور اپنے بیٹے نیرو کو بادشاہ بنا دیا۔ نیرو نے بادشاہ بنتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ اپنی بیوی اور ماں دونوں کو قتل کر دیا۔ نیرو کا شمار تاریخ کے ظالم ترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔

۶۰ء

برطانوی بغاوت اور سدباب

۶۰ قبل از مسیح میں بوڈیسہ نامی خاتون جزائر برطانیہ میں رومن قبضہ کے خلاف جنگی مہم چلاتی ہے جو بالآخر فتح پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتج ہوتی ہے۔ بوڈیسہ آسینی کے بادشاہ پراسٹکس کی بیوی تھی۔ ۶۰ عیسوی میں پراسٹکس کی وفات پر بوڈیسہ ملکہ بنتی ہے اور رومی قبضہ کے خلاف انقلاب کی رہنمائی کرتی ہے۔ پراسٹکس رومیوں کا وفادار رہتا ہے تاہم اس کی موت پر رومیوں کا رویہ اس کے خاندان سے نامناسب ہو گیا جو بغاوت کا سبب بنتا ہے۔ بوڈیسہ کے سپاہی مشرقی انگلیہ میں تمام رومی اڈوں کو آگ لگا دیتے ہیں۔ ۷۰ ہزار رومی سپاہیوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ اس بغاوت کے خلاف سلطنت رومہ نے سخت کاروائی کی۔ ایک بڑی فوج پالینس کی سرکردگی میں روانہ کی جس نے برطانوی باغیوں کو شکست دی۔ بوڈیسہ نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

۶۰ء

یہودیہ میں قتل عام

۵۲ عیسوی میں فیلکس یہودیہ کا رومی گورنر بنا۔ اس کے دورِ حکومت میں رومیوں کے خلاف یہودیوں کی نفرت میں اضافہ ہوا۔ یہودیوں نے منظم ہو کر رومیوں کے خلاف بغاوت کی۔ صدوکیوں نے ان لوگوں کا قتلِ عام کیا۔ اسقفِ اعظم کو بھی قتل کر دیا گیا۔ بدامنی اور افراتفری تمام یہودیہ میں پھیل گئی۔ فیلکس کے بعد فلورس کو گورنر بنایا گیا۔ فلورس گورنر کے بجائے یہودیوں کے لئے جلاّد ثابت ہوا۔ اس نے یہودیوں کی بغاوت کو کچلنے کے لئے جیلوں میں بند تمام ڈاکوؤں اور قاتلوں کو رہا کروا دیا تاکہ وہ یہودیوں کے خلاف بغاوت کچلنے میں اس کی مدد کر سکیں۔ فلورس نے ہیکل سلیمانی کی رقم میں سے ایک بڑا حصہ ذاتی مقاصد کے لئے خرچ کر ڈالا جس پر یہودیوں میں غم و غصہ کی آگ بھڑک اٹھی۔ فلورس کے سپاہیوں نے یہودیوں پر حملے کر کے ان کے احتجاج کو ختم کرنے کی کوشش کی، ان کے گھربار لوٹے، رسوا کیا اور ایک دن میں چار ہزار یہودی قتل کئے گئے۔ یروشلم جس کی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل تھی، دو حصوں میں بٹ گیا، شمالی یروشلم اور جنوبی یروشلم۔ یہ دونوں حصے رومی حکمرانوں کی حکمتِ عملی کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔

۶۴ء

سینٹ پال کی وفات

۶۴ء میں عیسائی پادری سینٹ پال نے وفات پائی۔ سینٹ پال ۴۰ء میں سیلیسیا میں پیدا ہوا۔ وہ پیدائشی یہودی تھا، رومی شہری تھا۔ اس نے جوانی میں عبرانی زبان سیکھی اور یہودی تعلیم کا عالم بنا۔ اس نے خیمہ سازی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فن بھی سیکھا۔ اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان کیا۔ سینٹ پال نے حضرت عیسیٰؑ کی شدید مخالفت کی اور ان کو صلیب دیے جانے کے بعد (زندہ اٹھائے جانے کے بعد) ان کے ساتھیوں اور ابتدائی عیسائیوں کے خلاف مہم چلانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ دمشق کے سفر کے دوران اسے کشف ہوا اور وہ عیسائی بن گیا۔ سینٹ پال نے اپنی بقیہ زندگی عیسائیت پر استغراق کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے میں گزاری۔ تبلیغی سلسلے میں اس نے ترکی، ایشیائے کوچک، یونان، شام، فلسطین اور مصر کے طویل سفر کیے۔ دورہ کرنے کے بعد جب وہ سلطنت روما واپس پہنچا تو اسے گرفتار کر لیا گیا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ تاریخ میں اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ مقدمہ کس طرح ختم ہوا یا وہ آزاد ہو گیا۔ قیاس آرائی ہے کہ اسے ۶۴ء میں روم میں ہی ہلاک کر دیا گیا۔ اسے عیسائیت کا پہلا شہید بھی کہا جاتا ہے۔ عہد نامہ جدید کی ستائیس کتابوں میں سے چودہ کتابیں پال سے منسوب کی جاتی ہیں۔

۶۴ء

روم کی آتشزدگی

۶۴ء میں نیرو نے روم کے ایک بڑے حصے کو آگ لگوا دی اور اس کا الزام عیسائیوں پر عائد کر دیا جس کے نتیجے میں ہزاروں عیسائی قتل کر دیئے گئے۔ اس آگ سے روم کا ایک بڑا حصہ جل کر راکھ بن گیا۔

۶۸ء

نیرو کی خودکشی

نیرو کے مظالم سے تنگ آ کر عوام اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے خلاف بغاوت کر ڈالی۔ پہلے تو نیرو نے فوج کی مدد سے حالات کو قابو کرنا چاہا لیکن ناکامی پر خودکشی کر لی۔

۷۰ء

یروشلم کا محاصرہ

یہودیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر سلطنت روما نے ایک بڑی کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہودیہ کے دارالحکومت یروشلم پر حملہ کر دیا۔ بارہ ہزار یہودی سپاہی مارے گئے۔ یہودیوں نے رومیوں کی فوجی چھاؤنی کا محاصرہ کر لیا اور رومن سپاہیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ اس کے ردِ عمل کے طور پر رومیوں کی نئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمک آ گئی۔ انہوں نے یروشلم کا محاصرہ کر لیا۔ بائیس ہزار یہودی مار ڈالے۔ ہیکل سلیمانی کو آگ لگا کر تباہ کر ڈالا۔ دمشق میں بھی ۲۰ ہزار یہودی قتل کیے گئے۔ یہودیوں نے فلسطین اور شام کے کئی رومی شہروں کو نذر آتش کیا۔ وسپیشین اور ٹائی ٹس نامی دو رومی سپہ سالاروں نے ایک بڑا حملہ کر کے یروشلم اور یہودیہ کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران یہودیہ میں قحط پھیل گیا۔ یہودی دانے دانے کے محتاج ہو گئے اور آسانی سے رومیوں کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔

۷۲ء

کلاسیوم کی تعمیر

سلطنت رومہ میں ایک بڑا اسٹیڈیم تعمیر کیا گیا جو بیک وقت اسٹیڈیم اور تھیٹر کے لئے استعمال ہو سکتا تھا۔ یہ سٹیڈیم کلاسیوم کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ اس کا نام ایمفی تھیٹر بھی تھا۔ یہ رومی بادشاہ ویسپین کے دور میں اس کے خاص حکم پر تیار کیا گیا۔ اس تھیٹر کی لمبائی اور چوڑائی ۶۲۰ اور ۵۱۳ فٹ تھی۔ اس میں بیک وقت پانچ ہزار افراد بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس دور میں بے تحاشا ڈرامے، کھیلیں اور گولیڈیٹرز کے مقابلے اس اسٹیڈیم میں ہوئے۔ اس کے آثار اب بھی موجود ہیں۔

۷۴ء

پن چاؤ چین کا حکمران بنا

۷۴ عیسوی میں مشرقی ہن خاندان کا پن چاؤ چین کا بادشاہ بنا۔ پن چاؤ نے اپنی دانشمندی سے ترکستان پر حملہ کر کے تمام چھوٹی ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ اور مشرقی رومی سلطنت کے ساتھ ریشم و ریشمی پارچہ جات کی تجارت کا راستہ کھول دیا۔

۷۵ء

پلنی انسائیکلو پیڈیا مرتب کرتا ہے

۷۵ عیسوی میں مشہور رومن قانون دان مؤرخ پلنی انسائیکلو پیڈیا تیار کرتا ہے جس کا نام "فطری تاریخ" ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا میں رومن دور تک ہونے والی تمام اہم انسانی تاریخی پیشرفت کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ پلنی ۲۳ عیسوی میں اٹلی میں گال کے مقام پر پیدا ہوا۔ ۷۹ء میں سٹا بائی کے مقام پر وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷ء

پیڈینیس طبی دنیا میں ایک اہم نام

۷۷ء میں مشہور رومن طبیب پیڈینیس اپنی شہرہ آفاق تصنیف مکمل کرتا ہے۔ جس کا نام ہے دی میٹریا میڈیکا۔ اس کتاب میں اس دور میں اس نے اپنے تمام طبی تجربات کا نچوڑ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ پیڈینیس ایک بہترین سرجن بھی تھا۔ اس نے نیرو کے ساتھ بہت سی جنگی مہموں میں شرکت کی اور زخمی سپاہیوں کا علاج کرنے میں مہارت حاصل کی۔ سرجری کے مختلف طریقے دریافت کئے جن کی مدد سے مریض کم عرصے میں تندرست ہو جاتا۔ بعد میں اس نے اپنی تحقیقات کا رُخ جانوروں کی طرف موڑ دیا اور مختلف جانوروں اور پرندوں کی طبی خصوصیات کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کیا۔ دودھ اور شہد کے مختلف طبی فوائد بھی سب سے پہلے اسی نے بتائے۔ پیڈینیس ۴۰ء میں سسلی میں انازربس کے مقام پر پیدا ہوا اور ۹۰ء میں وفات پائی۔

۷۹ء

پومپیائی میں زلزلہ آیا

پومپیائی روم کا مشہور شہر ہے۔ یہ شہر ویزودلیس نامی آتش فشاں پہاڑ کے دامن میں آباد تھا۔ یہ شہر بہت خوشحال اور سلطنت رومہ کے امیر ترین علاقوں میں شمار ہوتا تھا۔ ۲۴ اگست ۷۹ء میں ویزودلیس پہاڑ پھٹ گیا اور راکھ اور لاوے کی ایک ۲۰ فٹ تہہ اس شہر کے اوپر پھیل گئی۔ اس شہر کی کھدائی ۱۷۴۸ء میں اس وقت کی گئی جب آتش فشانی کے نتیجے میں اس شہر کے کچھ آثار نمودار ہوئے۔

۹۶ء

نروا روم کا بادشاہ بنا

۹۶ء میں نروا روم کا بادشاہ بنا۔ اس نے ایک ایسا نظام وضع کیا جس کے تحت قابل اور اہل لوگ ہی حکومتی عہدوں پر ذمہ داری سنبھال سکتے تھے۔ اس طرح جانشینی کے مسئلے کو میراث پر چھوڑنے کے بجائے قابلیت و صلاحیت کو بادشاہی کا معیار بنایا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۸ء

ٹراجن روم کا بادشاہ بنا

نروا کے وضع کردہ نظام کے تحت ٹراجن ۹۸ء میں روم کا بادشاہ بنتا ہے۔ٹراجن سلطنت رومہ کا پہلا بادشاہ تھا جو کہ روم سے باہر پیدا ہوا۔اس نے سلطنت رومہ کی حدود میں بہت زیادہ وسعت پیدا کی۔مشرق کی طرف آرمینیا، عرب، ڈاشیا جبکہ مغرب کی طرف جرمانیا کے علاقوں میں کچھ پیشرفت ہوئی۔ٹراجن نے اپنے دورِحکومت میں روم میں بہت سی عمارتیں تعمیر کروائیں اور سماجی فلاح و بہبود کے کام کروائے۔اس کا دورِحکومت ۱۱۸ء تک رہا۔ٹراجن ۵۳ء میں سپین میں پیدا ہوا جبکہ اس کی وفات ۱۱۸ء میں سیلیسیا میں ہوئی۔

۱۰۵ء

کاغذ ایجاد ہوتا ہے

۱۰۵ء میں سلطنت چین میں تسائی لون نے کاغذ ایجاد کیا۔وہ چینی دربار کا عہدیدار تھا جس نے ۱۰۵ء میں اس وقت کے شہنشاہ چین ہوتی کی فرمائش پر کاغذ کے نمونے پیش کیے تھے۔ہاں خاندان کی سرکاری تاریخی دستاویزات میں تسائی لون کی کاغذ کی ایجاد کا جو احوال بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق یہ واقعہ ۱۰۵ء کا ہے۔تسائی کی زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ ایک مخنث (ہیجڑا) تھا۔شہنشاہ ہوتی اپنے درباری عہدیدار تسائی کی اس ایجاد پر بے حد خوش تھا اس لئے اسے اشرافیہ کا خطاب دیا، عہدہ عطا کیا اور دولت و اکرام سے نوازا۔بعد کے تاریخی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شاہی محل کی سازشوں میں ملوث ہو گیا جس پر اسے گرفتار کر لیا گیا اور سزائے موت کا حکم دیا گیا۔کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے جرم کی سزا کے طور پر غسل کیا عمدہ لباس زیب تن کیا اور زہر پی کر جان دے دی۔تسائی لون کی کاغذ کی ایجاد نے کتاب کی تاریخ میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔لکھنے کے لئے مناسب کاغذ کی موجودگی میں چینی تہذیب نے بہت ترقی کی۔

۱۰۷ء

خسرو ایران کا بادشاہ

۱۰۷ء میں ایک طویل عرصے کی غیر مستحکم حکومتوں کے بعد سلطنت پارتھ میں خسرو تخت نشین ہوا۔اس نے تخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشین ہوتے ہی سلطنت رومہ سے کیا ہوا پچاس سال کا معاہدہ صلح توڑ دیا۔ اس طرح ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس زمانے میں رومی بادشاہ ٹراجن کے ذہن پر سکندر ثانی بننے کا خبط سوار تھا۔ اس نے رومی لشکروں کو از سر نو مرتب کر کے فتوحات کا سلسلہ شروع کر دیا اور ایک بڑا لشکر لے کر ایران پر حملہ کر دیا۔ خسرو کو اندازہ ہوا کہ وہ رومیوں کے مقابلہ میں کمزور ہے تو اس نے صلح کی کوشش شروع کر دی لیکن نا کام رہا۔ رومی افواج آہستہ آہستہ خلیج فارس تک آ پہنچیں۔ خسرو نے بھی اپنی فوجوں کو منظم کیا اور ایک نئے عزم کے ساتھ رومیوں پر حملہ کیا اور منہ توڑ جواب دیا۔ اسی جنگ کے دوران ٹراجن کا انتقال ہو گیا۔ اس کے مرتے ہی رومی سلطنت میں سیاسی تبدیلیاں ہوئیں، نئے بادشاہ نے ایران سے صلح کر لی۔

۱۱۵ء

یہودیوں سے جھڑپیں

قیصر ٹراجن کے دور سے لے کر ۱۱۷ء تک یہودیوں سے کئی جھڑپیں ہوئیں۔ یہودیوں نے کئی بار بغاوت کی کوشش کی لیکن طاقت میں رومیوں سے کم ہونے کے باعث ناکامی ہوئی۔

۱۱۵ء

پان چاؤ کی وفات

۱۱۵ء میں چینی فلسفی، شاعرہ اور مؤرخ پان چاؤ کی وفات ہوئی۔ پان چاؤ ۴۵ء میں کوفنگ میں پیدا ہوئی ۱۴ سال کی عمر میں اس کی شادی ہوئی لیکن جلد ہی اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا جس کے بعد اس نے دوبارہ شادی نہ کی اور اپنے آپ کو ادب کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اس کا باپ پان چاؤ بھی ایک بڑا مؤرخ تھا۔ اس نے ہن بادشاہت کی تاریخ لکھنے کا کام شروع کیا تھا کہ اس کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد پان چاؤ نے اس کے کام کو مکمل کیا۔ پان چاؤ کو دربار میں ایک شاندار جگہ مل گئی۔ پان چاؤ اچھی شاعری بھی کرتی تھی۔ اس کی سب سے مشہور نظم نوشہی ہے جس کا مطلب ہے عورتوں کے فرائض۔

۱۲۲ء

دیوار ہیڈرین کی تعمیر

روم نے ۵۴ قبل از مسیح میں برطانیہ پر قبضہ کیا تھا، تب سے لے کر رومی قبضے کے خلاف برطانوی قبائل نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلسل اپنی مزاحمت جاری رکھی۔ برطانوی قبائل اکثر رومیوں پر حملہ کر کے ان کو شدید نقصان پہنچاتے۔ شہنشاہ وم ہیڈرین نے ۱۲۲ء میں ان حملوں کے تدارک کے لئے ایک دیوار بنانے کا فیصلہ کیا جو کہ برطانیہ پر رومی مقبوضہ علاقوں اور برطانوی قبائل کے درمیان ایک حفاظتی مقصد کے تحت بنائی گئی۔ یہ دیوار ۱۲۲ء میں بنائی گئی۔ اس دیوار کی لمبائی ۱۸ اکلو میٹر تھی۔ یہ دیوار دریائے ٹائن سے لے کر مشرق میں باؤنس تک بنائی گئی۔ اس دیوار کی موٹائی ۱۰ افٹ سے زیادہ تھی۔ ہر ایک کلو میٹر کے بعد ایک چوکی بنائی گئی جس پر رومی گارڈز تعینات تھے۔ یہ دیوار، دیوار چین کی طرز اور مقصد پر بنائی گئی۔ یہ دیوار تاریخ میں دیوار ہیڈرین کے نام سے مشہور ہے۔ اب بھی اس کے آثار کہیں کہیں ملتے ہیں۔

۱۲۷ء

بطلیموس اپنی کتاب لکھتا ہے

۱۲۷ء میں مشہور مصری ماہر فلکیات، جغرافیہ دان اور ریاضی دان اپنی مشہور کتاب المجستی لکھتا ہے جو کہ تیرہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا موضوع فلکیات اور جغرافیہ ہے۔ اس میں فلکیات کے مبادیات اور ریاضی کے فارمولوں پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں جغرافیائی علم کی وضاحت اور اس کا حدود و اربعہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔ سال کے طول، سورج کی حرکت، مہینوں کے طول اور چاند کی حرکت پر بھی تفصیلی بحث کی گئی۔ جبکہ سورج، چاند اور زمین کے قطر، ان کے ابعاد اور زمین سے چاند اور سورج کے فاصلے کی بھی پیائش کی گئی ہے۔ زمین کے عرض بلد اور طول بلد کا اولین تعین بھی سب سے پہلے اسی کتاب میں کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں سب سے پہلے فلکیاتی نظام کا خاکہ بھی کھینچا گیا ہے جسے پندرہ سو سال تک درست تسلیم کیا جاتا رہا۔ عملی دنیا میں اسے بطلیموس نظام کہا جاتا ہے۔ بطلیموس مصر میں ۱۰۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۷۰ء میں وفات پائی۔

۱۳۲ء

یہودیوں کی بغاوت

۱۳۲ء میں ہیڈرین کے دور میں یہودیوں نے پھر بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کی وجہ یہ تھی کہ رومیوں نے یروشلم میں مقدس ہیکل کی جگہ اپنے دیوتا جوپیٹر کا مندر تعمیر کر دیا جس کے نتیجے میں یہودیوں نے ہنگامے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیے۔ تاہم رومیوں نے یہودیوں کی اس بغاوت کو فرو کر دیا۔

۱۳۵ء

یہودیوں کی عالمی جلاوطنی کا آغاز

۱۳۵ء یہودیوں کی تاریخ میں ایک المناک سال ثابت ہوا۔ اس سال یہودیوں کی عالمی جلاوطنی کا آغاز ہوتا ہے۔ یہودیہ کا علاقہ رومی سلطنت کے زیر نگیں ہوئے لگ بھگ تین سو سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ اس تمام عرصے میں یہودیوں نے رومیوں کے خلاف ہر ممکن بغاوت کرنے کی مسلسل کوشش کی۔ شہنشاہ ہیڈرین کے زمانے میں یہودیوں کی مزاحمت زیادہ شدت اختیار کر گئی۔ رومی شہنشاہ ہیڈرین نے ان کے خلاف ایک بڑا ایکشن لے کر ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کچل دینے کا فیصلہ کیا۔ ۱۳۵ء میں رومی لشکر نے یہودیہ پر حملہ کیا، یروشلم کو بالکل تباہ و تاراج کر کے رکھ دیا۔ اس مرتبہ شہر کا ملا جاہ کر دیا گیا۔ کوئی چھوٹی بڑی عمارت سلامت نہ رہنے دی گئی۔ جس جگہ شہر آباد تھا وہاں کھیتی باڑی شروع کر دی گئی۔ بچے کھچے یہودیوں پر انتہائی سخت پابندیاں لگا دی گئیں۔ شہر میں سے یہودیوں کو باہر نکال دیا گیا اور ان پر پابندی لگا دی گئی کہ کوئی یہودی سال بھر میں ایک سے زیادہ دفعہ شہر میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ ہی شہر میں رہائش رکھ سکے گا۔ اس واقعہ سے یہودیوں کی اس عالمی جلاطنی کا آغاز ہوا جو تقریباً اٹھارہ سو سال تک جاری رہی۔ ۱۹۴۸ء میں ناجائز یہودی ریاست اسرائیل کے قیام پر اس جلاطنی کا خاتمہ ہوا۔

۱۳۷ء

خسرو کا انتقال

ایران کے بادشاہ خسرو نے وفات پائی۔ اس کے بعد بلاش دوم اور بلاش سوم بالترتیب ایران کے بادشاہ بنے۔ ان کے دور میں ایران میں ہر طرف افراتفری مچی رہی۔ سلطنت بڑی تیزی سے تباہی کے دھانے پر پہنچ گئی۔ بلاش سوم کے بعد اس کا بیٹا بلاش چہارم تخت نشین ہوا۔ اس کے دور میں وادیٔ دجلہ و فرات میں بغاوتیں اور شورشیں برپا ہو گئیں۔ رومیوں سے بھی از سر نو لڑائی شروع ہو گئی جس میں ایرانیوں کو شکست ہوئی۔ بلاش چہارم کے بعد اس کے بیٹوں بلاش پنجم اور بلاش ششم کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی شروع ہو گئی۔ اس طرح ایران ایک طویل عرصے کے لئے خانہ جنگی کا شکار رہو گیا۔ آخر میں یہ طے پایا کہ بلاش پنجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابل میں حکمرانی کرے گا اور بلاش ششم مغربی ایران میں۔

۱۳۸ء

انتونی پائی نش روم کا بادشاہ بنا

ہیڈرین کی وفات کے بعد انتونی نس پائس روم کا بادشاہ بنا۔ انتونی پائس بھی نروا کے وضع کردہ نظام بادشاہت کے تحت روم کا بادشاہ بنا تھا۔

۱۶۱ء

مارکس آریلس بادشاہ بنا

انتونی نس پائس کے بعد مارکس آریلس بادشاہ بنا۔ مارکس آریلس روم کے بہترین بادشاہوں میں سے ایک ہے۔ اس نے غلاموں پر ہونے والے مظالم کا انسداد کیا۔ ملکی قوانین میں اصلاحات کیں۔ سیاسی مجرموں سے اچھا سلوک کیا ورنہ اس سے پہلے سیاسی مجرموں کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ مارکس آریلس اپنے ذاتی مفاد پر سلطنت اور قوم کے مفاد کو ترجیح دیتا تھا۔ مارکس آریلس کو فلسفہ سے گہرا شغف تھا۔ اس نے ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام ''غور و فکر'' تھا۔

۱۸۱ء

مارکس آریلس کی وفات

مارکس آریلس کا انتقال ہوا اور اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ مارکس آریلس کا بیٹا بھی نروا کے قائم کردہ نظام کے برخلاف موروثی طریقہ سے بادشاہ بنا تھا لیکن پھر بھی اس کا دورِ حکومت بہت اچھا رہا۔ اس کے دورِ حکومت کا اختتام ۱۹۲ء میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد روم کی تاریخ کا سیاہ دور شروع ہوتا ہے۔ مؤرخین کے مطابق مارکس آریلس اور اس کے بیٹے کے بعد روم کے زوال کا آغاز ہوا۔

۱۸۹ء

خواجہ سراؤں کا خاتمہ

چین میں خواجہ سراؤں نے بہت طاقت پکڑ لی تھی۔ یہ لوگ دوسرے لوگوں کو بہت بے دردی سے لوٹتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالموں کو قتل کرتے تھے۔اس وقت چین میں ہن خاندان کی حکومت تھی۔ہن خاندان نے ان خواجہ سراؤں کو ختم کیا اور ۱۸۹ء تک ان تمام خواجہ سراؤں کو قتل کروادیا۔

۱۹۰ء

ہن خاندان کا آخری بادشاہ

چین میں ہن خاندان کا آخری بادشاہ سین تخت نشین ہوا لیکن یہ نام ہی کا بادشاہ تھا کیونکہ اس وقت چین میں فوج نے اقتدار پر کافی اثر ورسوخ قائم کر لیا تھا اور حکومتی کاروبار پر فوج کا عمل دخل زیادہ ہوتا تھا۔

۱۹۳ء

سپٹی میکس شہنشاہ روم بنا

۱۹۳ء میں سپٹی میکس سلطنت رومہ کا نیا شہنشاہ بنا۔اس کے دورِ حکومت میں بہت سی عسکری مہمات سر کی گئیں۔سپٹی میکس نے فوج میں متعدد اصلاحات کیں جن کے نتیجے میں عام سپاہی ترقی پا کر سپہ سالار کے عہدے تک پہنچ سکتے تھے۔اس طرح اصلاحات نے فوجیوں کے لئے سہولیات پیدا کیں کہ وہ فوجی اور شہری خدمات سرانجام دے سکیں۔

۲۱۱ء

کیراکلا بادشاہ بنا

۲۱۱ء میں روم میں کیراکلا نے مسند بادشاہت سنبھالی۔کیراکلا کے دورِ حکومت میں ہر طرف بدنظمی اور افراتفری مچی رہی۔آخر فوج نے بغاوت کر دی۔۲۱۷ء میں فوجی سرداروں نے کیراکلا کو قتل کر دیا۔

۲۱۶ء

گالن کی وفات

مشہور یونانی حکیم، مصنف اور فلسفی گالن نے وفات پائی۔گالن ۱۲۹ء میں اناطولیہ میں میسیا کے مقام پر پیدا ہوا۔اس نے طب کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔اس کے یونانی طب کے نظریات ایک طویل عرصے تک اسلامی اور عیسائی دنیا پر چھائے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۰ء

چین میں ہن خاندان کا خاتمہ

چین میں ہن خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ چین میں تمام اہم اختیارات فوجی افسروں نے سنبھال لئے اور چین تین حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہر حصے نے ایک الگ سلطنت کی شکل اختیار کر لی۔ یہ سلطنتیں ۲۶۴ء تک قائم رہیں۔ اس کے بعد چین مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا جن پر مختلف خاندانوں نے اپنی حکومتیں قائم کر لیں۔

۲۲۰ء

یہودہ نصیح کی وفات

۲۲۰ء میں معروف یہودی مبلغ یہودہ نصیح کی وفات ہوئی۔ یہودہ نصیح معروف یہودی قانون ساز مکتب فکر تنائیم کا آخری بڑا عالم تھا۔ اس مکتب فکر نے تلمود کے اسباق میں ترمیم کر کے نئی شکل میں پیش کیے تھے جن کو مشنا کہا جاتا ہے۔ ان ترامیمی قوانین کی تدوین میں یہودی نصیح کا کردار سب سے زیادہ تھا۔ اس کے خیال میں تلمود کے قوانین اس وقت کے زمانے میں پنپ نہیں سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان میں مناسب ترمیم کرنا ضروری سمجھا تاکہ نئی شکل میں قوانین آسانی کے ساتھ نافذ کیے جا سکیں جو کہ ایک مشکل کام تھا۔ یہودہ نصیح نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے اپنی زندگی کے پچاس سال بیت الشریم میں گزارے۔ اس طرح اس نے تمام قوانین کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا جن میں زراعت کے قوانین، نکاح کے قوانین، تہوار، سماجی قوانین، عبادت کے قوانین، اور روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے طریقے شامل تھے۔ مشنا ایک عرصے تک فلسطین اور روم کے قدامت پرست یہودیوں کے نزدیک قابل اعتراض رہا۔

۲۲۵ء

ہندوستان میں خانہ جنگیاں

تیسری صدی مسیح کی پہلی دو تین دہائیوں میں ہندوستان کے شمالی حصوں میں کشان خاندان کی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ اسی عرصے میں دکن میں اندھرا خاندان کو زوال آیا۔ اس کے بعد تقریباً ۱۰۰ سال تک ہندوستان میں خانہ جنگیوں کا سلسلہ رہا۔ مختلف علاقوں میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہو گئیں۔ ان میں کوئی ریاست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایسی نہ تھی کہ کوئی بڑی سلطنت قائم کر سکے۔

۲۲۶ء

ساسانی خاندان کا آغاز

آخری اشکانی بادشاہ اردوان پنجم کے دور حکومت میں ایران بدحالی کا شکار تھا۔ ایسی صورتحال میں اردشیر نامی ایک شخص نے آہستہ آہستہ اپنا اثر ورسوخ قائم کرنا شروع کر دیا اور فوجی طاقت جمع کر کے اردوان سے فارس کے مقام پر مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ اہوار کے مقام پر فیصلہ کن معرکہ میں اردوان مارا گیا۔ اس طرح ایران پر اردشیر نے اپنی حکومت قائم کر لی اور ساسانی خاندان کا دور حکومت شروع ہوا۔ اردشیر نے ایران میں زرتشیت کو از سر نو زندہ کیا اور اس کی کتاب ژند آوستا نئے سرے سے مرتب کروائی۔

۲۲۹ء

روم اور ایران کی لڑائی

اردشیر کے دور میں ایران اور روم میں پھر لڑائی چھڑ گئی۔ اردشیر رومیوں کے قبضے سے ایشیائی ممالک آزاد کروا کر اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا۔ اس نے پہلے کچھ سفارت کاروں کو رومی بادشاہ کے دربار میں روانہ کیا جنہوں نے مطالبہ کیا کہ روم فوری طور پر شام اور چند دوسرے علاقے خالی کر دے تاکہ ایرانی اپنے موروثی املاک پر قابض ہو سکیں۔ رومیوں نے تمام سفارت کاروں کو گرفتار کر لیا اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ۲۳۱ء میں باقاعدہ جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ میں رومیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ رومیوں کی شکست کی اصل وجہ غلط حکمتِ عملی تھی۔ ہوا یہ کہ رومیوں نے اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جس سے ان کی طاقت تقسیم ہو گئی۔ طاقت کا تقسیم ہو جانا رومیوں کی شکست کا باعث بنا۔ اس جنگ میں آرمینیا کے بادشاہ خسرو نے بھی رومیوں کی بھرپور مدد کی۔ تاہم بعد میں اردشیر نے خسرو کو قتل کروا دیا اور آرمینیا پر قابض ہو گیا۔

۲۳۹ء

چین اور جاپان کے سفارتی تعلقات

۲۳۹ء میں جاپان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ یہ تعلقات جاپان کی ملکہ ہمی کو، کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔ ہمی کو پہلی جاپانی ملکہ تھی۔ ہمی کو جاپانی شہنشاہ سوئن کی بیٹی تھی۔ ہمی کو کا مطلب سورج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بیٹی کے ہیں۔ ہمی کو ایک مذہبی ملکہ تھی۔ اس کے دور میں جاپان میں مذہبی رسومات کو بہت ترویج ملی۔ جاپانیوں کے نزدیک ہمی کو اصل میں ایک دیوی تھی جو کہ انسانی شکل میں ان پر حکومت کر رہی تھی۔

۲۴۰ء

شاپور اول ایران کا بادشاہ بنا

۲۴۰ء میں شاپور اول اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا۔ شاپور کے تخت نشین ہوتے ہی آرمینیا کے فرمانروا نے بغاوت کر دی۔ شاپور نے فوج کشی کے ذریعے بغاوت فرو کر دی۔

۲۴۴ء

روم اور ایران کی جنگ

شاپور اول نے بھی رومیوں سے ٹکر لینے کا فیصلہ کیا۔ ان دنوں روم پر گورڈین فرمانروا تھا۔ یہ بالکل نو عمر اور ناتجربہ کار حکمران تھا۔ شاپور نے روم پر حملہ کر کے سلطنت روم کا دارالحکومت انطاکیہ قبضے میں کر لیا۔ شاپور نے انطاکیہ پر قبضہ تو کر لیا لیکن چونکہ یہ سب بغیر منصوبہ بندی کے ہوا تھا اس لئے رسد اور کمک کا انتظام نہ ہونے کے برابر تھا، لہٰذا رومیوں نے نئے سرے سے جنگ شروع کر دی اور اپنے علاقے آزاد کروا لئے۔ اسی اثنا میں رومی بادشاہ گورڈین مارا گیا۔ نئے بادشاہ فلپ نے فوری طور پر شاپور سے صلح کر لی۔

۲۰۵ء

ناگرجنا کی وفات

۲۵۰ء میں ہندوستانی بدھ عالم ناگرجنا کی وفات ہوئی۔ ناگرجنا ۱۵۰ء میں مشرقی ہندوستان میں پیدا ہوا، بہت بڑا بدھ عالم تھا۔ اس نے بدھ کے نظریات میں تبدیلی کر کے اسے ایک نئی شکل دی جسے فلسفۂ سنیاتا کہا جاتا ہے۔ اس نے کتابیں بدھ مت پر سنسکرت زبان میں لکھیں جن میں صرف دو کتابیں اب موجود ہیں جن کے نام ملادھیا مکریکا اور وگراہایاتنی ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں بدھ مت کے نظریے کے مطابق علم کی اصل حقیقت، اس کی فطرت، علم کے معنی وجود کے اثبات سے متعلق موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

۲۶۰ء

ایران کی روم اور عرب سے جنگ

شاپور نے پچھلی شکست کا بدلہ لینے کے لئے ۲۶۰ء میں دوبارہ روم پر چڑھائی کر دی۔ نصیبین، الرہا اور انطاکیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قبضہ کرلیا۔ رومی شہنشاہ والیرین کو گرفتار کرلیا۔ والیرین نے قید کی حالت میں ہی وفات پائی۔ اس کے بعد شاپور نے ایشیائے کوچک پر حملہ کیا اور کپاڈوشیا کے علاقے قیصریہ پر بھی قبضہ کرلیا۔ واپسی پر عرب علاقے تدبر کے حاکم ازینہ نے شام کی فوجوں کی مدد سے ایرانی لشکر پر حملہ کردیا اور شام عراق اور دریائے فرات کے علاقے ایران سے چھین لئے۔ شاپور نے ۲۷۱ء میں وفات پائی۔

۲۷۰ء

پالمیر یا کی روم کے خلاف بغاوت

پالمیر یا سلطنت روم کی مشرقی سرحدوں پر ایک چھوٹی سی مقبوضہ کالونی تھی۔ پالمیر یا کی ملکہ زینوبیا نے رومن سلطنت کے خلاف بغاوت کردی۔ زینوبیا کا شوہر اودیناتھس پالمیر یا کا حکمران تھا جسے رومیوں نے قتل کروادیا تھا۔ اپنے شوہر کے قتل کے بعد زینوبیا ملکہ بنی اور آہستہ آہستہ طاقت جمع کر کے بغاوت کردی۔ پالمیر یا کو خود مختار کرنے کے بعد مصر پر قبضہ کرلیا۔ بعد میں ایشیائے کوچک کے ایک بڑے علاقے کو تسخیر کرلیا۔ اسی دوران سلطنت روم نے آریلین کی سرکردگی اور پالمیر ین کی جنگ انطاکیہ کے مقام پر ہوئی جس میں رومیوں نے شاندار فتح حاصل کی۔ زینوبیا اور اس کے دو بیٹوں کو گرفتار کر کے روم بھیج دیا گیا جہاں پر زینوبیا کی شادی ایک رومی سینیٹر سے کردی گئی۔ زینوبیا نے اپنی بقیہ زندگی اٹلی میں ٹوالی کے مقام پر گزاری۔

۲۷۱ء

شاپور کی وفات

شاپور نے ۲۷۱ء میں وفات پائی۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہرمز اول ایران کا بادشاہ بنا۔ ہرمز نے تھوڑا عرصہ حکومت کی۔ اس کے بعد اس کے بھائی بہرام نے مسند بادشاہت سنبھالی۔

۲۷۳ء

مانی کا قتل

ایران میں بہرام کے دور میں مانی کو گرفتار کر کے قتل کروادیا گیا۔ مانی ۲۱۵ء میں ھمدان میں پیدا ہوا۔ تیس سال کی عمر میں بشارت ہونے لگی۔ بادشاہ نے پہلے تو اس کے دین کو قبول کرلیا لیکن زرتشتی موبدوں کی مخالفت کی بنا پر جلاوطن کردیا۔ ۲۷۲ء میں ایران واپس آیا اور اپنے دین کی دوبارہ تبلیغ شروع کردی۔ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال بعد بہرام اول نے مانی اور زرتشتیوں کا مناظرہ کروایا جس میں مانی کو شکست ہوئی، اس کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس کی کھال کھینچی گئی اور اس میں بھس بھر کر جندی شاپور کے دروازے پر لٹکا دی گئی جس کی نسبت سے یہ دروازہ اب تک دروازہ مانی کے نام سے موسوم ہے۔

مانی نے عیسائیت اور زرتشتیت کے امتزاج سے ایک نیا مذہب نکالا جسے مانویت کے نام سے شہرت ملی۔ مانی ایک اعلیٰ پائے کا مصور بھی تھا۔ اس نے ایک رسم الخط بھی ایجاد کیا تھا۔ مانوی ثقافتی اور مصوری نے دنیا کے کئی حصوں میں شہرت پائی۔

۲۷۳ء

روم کا ایران پر حملہ

بہرام ثانی کے دور میں رومیوں نے اپنے بادشاہ کاروس کی قیادت میں ایران پر حملہ کردیا اور طیسفون پر قبضہ کرلیا۔ اسی اثنا میں کاروس کو کسی نے ہلاک کردیا۔ رومی سپاہی دلبرداشتہ ہوکر واپس لوٹ گئے۔

۲۸۴ء

ڈایوکلیشیان شہنشاہ روم بنا

تیسری صدی کے اختتام پر رومی سلطنت بہت تیزی سے اپنے زوال کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اس صورتحال میں فوج کے ایک تجربہ کار سپہ سالار ڈایوکلیشیان نے بادشاہت سنبھالی۔ ڈایوکلیشیان ایک سلجھا ہوا سیاستدان تھا۔ بادشاہ بننے کے فوراً بعد نظام حکومت میں وسیع پیمانے پر ترامیم کیں، عہدے داروں کی تعداد میں اضافہ کیا اور اختیارات اس طرح تقسیم کیئے کہ کسی کے پاس زیادہ اختیار نہ رہے۔ متعدد صوبوں کے علیحدگی پسند رجحانات کو ذہن میں رکھتے ہوئے پوری سلطنت کو چار حصوں میں تقسیم کیا اور تین شریک حکمران مقرر کیئے۔ پوری سلطنت کو ۱۰۰ صوبوں میں تقسیم کیا اور کئی صوبوں کو ملا کر بڑی انتظامی اکائیاں بنائیں۔ محصول کی اصلاح کرکے فی کس زمینی محصول کا تعین کیا، قیمتیں مقرر کیں۔ ان نئی اصلاحات کے باعث گرتی ہوئی رومی سلطنت کسی حد تک سنبھل گئی۔ ۳۰۵ء میں ڈایوکلیشیان نے تخت چھوڑ دیا اور اگرچہ اقتدار اب بھی رسمی طور پر اس کے پاس تھا مگر تخت کے نئے دعوے دار پیدا ہوگئے۔ ان کے درمیان جھگڑا پیدا ہوگیا، یوں سلطنت روما ایک بار پھر خانہ جنگی کی لپیٹ میں آگئی۔ اس جنگ وجدل میں ڈایوکلیشیان کے بیٹے کانسٹنٹائن نے کامیابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی اور اگلی بادشاہت کا سربراہ ٹھہرا۔

۲۸۶ء

تیرداد آرمینیا کا بادشاہ بنا

رومی بادشاہ دیوکلیشن نے آرمینیا کے بادشاہ خسرو کے بیٹے تیرداد کو آرمینیا کا بادشاہ بنا دیا۔ تیرداد نے پہلے رومی فوج کی مدد سے آرمینیا پر اپنا اقتدار مکمل کیا بعد میں ایرانی حدود میں داخل ہو کر ایران کے سرحدی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

۲۹۲ء

ڈائنا دیوی کا مندر تباہ ہوا

۲۹۲ء میں جرمن وحشی قوم گوتھ نے یونان پر حملہ کر کے ڈائنا دیوی کا عظیم الشان مندر تباہ کر ڈالا۔ ڈائنا دیوی کا مندر عجائبات عالم میں شمار ہوتا تھا۔ اسے ۵۵۰ قبل از مسیح میں لیڈیا کے بادشاہ کیروسس نے السنس کے مقام پر تعمیر کروایا تھا۔ ڈائنا ایک قدیم دیوی کا نام تھا۔ یونانی اسے حسن کی دیوی سمجھتے تھے۔ یہ مندر ۳۰ فٹ لمبا ۱۵۰ فٹ چوڑے رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔

۲۹۷ء

ایرانیوں کو شکست ہوئی

رومیوں نے گلیروس کی قیادت میں ایران پر حملہ کر دیا۔ گلیروس نے اس مرتبہ حکمت عملی سے کام لیا اور ایرانیوں پر ایسا شب خون مارا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایرانی فوج کی آدھی سے زیادہ تعداد ماری گئی۔ اس ذلت آمیز شکست کے بعد ایرانیوں کو رومیوں کی کئی شرائط ماننا پڑیں جن کے مطابق دجلہ کے پانچ صوبے اور گرجستان کا علاقہ رومیوں کو دے دیا گیا۔

۳۰۱ء

ہرمزدوم بادشاہ بنا

ایران میں ہرمزدوم بادشاہ بنا۔ ہرمزدوم بہت خدا ترس بادشاہ تھا۔ اپنا بیشتر وقت رعایا کی دیکھ بھال پر صرف کرتا۔ اس نے ملک کی اندرونی ساخت مضبوط کرنے کے لئے بہت اقدامات کئے۔ ۳۰۹ء میں عربوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک لڑائی ہوئی جس میں یہ بادشاہ مارا گیا۔

۳۰۵ء

پورفری کی وفات

۳۰۵ء میں معروف رومی فلاسفر اور مؤرخ پورفری نے وفات پائی۔ پورفری ایک نیو افلاطونی فلسفی تھا۔ اس کی ایک وجہ شہرت فلسفی پلاٹینس کی سوانح حیات لکھنے کی بھی ہے۔ اس نے ارسطو اور افلاطون کے فلسفے پر کئی ناقدانہ کتابیں لکھیں۔ اس کی تصنیفات فلسفہ، منطق، ہیئت، مذہبیات اور سائنس کے موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ پورفری بنیادی طور پر ایک شامی نژاد تھا جو کہ لڑکپن میں ہی روم آ گیا۔ ۲۳۴ء میں شامی شہر ٹائر میں پیدا ہوا۔ ۳۰۵ء میں روم میں وفات پائی۔

۳۰۶ء

قسطنطین اعظم

روم میں کونس ٹیٹیس کی وفات کے بعد قسطنطین اعظم بادشاہ بنا۔ قسطنطین روم کا پہلا عیسائی بادشاہ تھا۔ اس نے عیسائیت کو روم کا سرکاری مذہب قرار دیا۔ اس کے دور میں رومی سلطنت ایک مرتبہ پھر از سر نو متحد ہو گئی۔

۳۲۰ء

ہندوستان میں سلطنت قائم ہوئی

ہندوستان میں پہلی عظیم الشان سلطنت قائم ہوئی جسے تاریخ میں گپت خاندان کی سلطنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا بانی چندر گپت اول تھا۔ اس سلطنت کا آغاز پاٹلی پتر (پٹنہ) سے ہوا۔ اس سے پہلے چندر گپت اول مگر ریاست کا سردار تھا۔ مگر ریاست ہندوستان کی ایک معمولی ریاست تھی۔ چندر گپت نے آہستہ آہستہ طاقت پکڑنی شروع کر دی اور ۳۲۰ء تک گپتا سلطنت قائم کی۔

۳۲۵ء

مجلس نیقیہ

۳۲۵ء میں قسطنطین نے روم میں نیقیہ کے مقام پر کلیساؤں کی ایک مجلس منعقد کروائی جس کی سرپرستی قسطنطین نے خود کی۔ اس کانفرنس میں پولوس رسول کی تعلیمات کو اصل عیسائی مذہب کی حیثیت سے نافذ کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولوس رسول ایک یہودی تھا جو بعدازاں عیسائی ہوگیا۔عیسائی بننے کے بعد اس نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں ردوبدل کے بعد ایک نیا مذہب تشکیل دیا جس کا نام عیسائیت رکھا حالانکہ یہ عیسائیت کی تعلیمات کے بہت زیادہ برعکس تھا۔

۳۳۰ء

رہبانیت کا آغاز

چوتھی صدی عیسوی کے آغاز میں عیسائیت میں رہبانیت کا آغاز ہوا۔رہبانیت کی ابتداء مشرق میں ہوئی خصوصاً مصر میں جہاں متفرق افراد شہروں کو چھوڑ کر خلوت وتنہائی کی تلاش میں صحراؤں کی طرف نکل جاتے۔ اس کی ابتداء مصر میں ایک مصری پادری سینٹ انتھونی نے کی جو ۲۵۰ء میں مصر میں پیدا ہوا۔اس نے فیوم کے مقام پر پہلی خانقاہ قائم کی۔اس کے بعد بحراحمر کے ساحل پر دوسری خانقاہ قائم کی۔عیسائیوں میں رہبانیت کے بنیادی قوانین اسی کی تعلیمات سے اخذ شدہ ہیں۔اس آغاز کے بعد یہ سلسلہ سیلاب کی طرح پورے مصر میں پھیل گیا۔جگہ جگہ خانقاہیں قائم ہوگئیں۔رہبانیت کے طالب علموں کے درمیان ایثار و تقدس کے کارناموں کا مقابلہ شروع ہوگیا۔یہ لوگ کم سے کم غذا کھاتے، ہلے جلے بغیر ایک جگہ پر طویل عرصہ گزارتے اور اپنے جسموں کو نہایت خوفناک تکلیفوں میں مبتلا کرتے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ مقدس سمجھا جائے۔کلیسا کے دانشمند اور دوراندیش قائدین نے ان دانشوروں کو ایک مشترکہ نظام کے تحت لانے کی کوشش کی۔مصر سے یہ منظم رہبانیت سلطنت بھر میں پھیل گئی۔یونان میں یہ رہبانیت سینٹ باسل کے ذریعے سے پہنچی جس کے قواعد وضوابط کو اب تک یونانی وسلافی رہبانیت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

۳۳۰ء

کوریائی کی فتح

۳۳۰ء میں جاپان کی ملکہ نے کوریا پر حملہ کر کے اسے فتح کرلیا۔کوریا اور جاپان میں تعلق پیدا ہونے سے چینی تہذیب نے نمایاں طور پر جاپان پر اثرات مرتب کئے۔خاص طور پر عمارتوں کی ڈیزائنگ اور چینی رسم الخط آپس میں بہت زیادہ مل گئے۔

۳۳۲ء

سمدرگپت بادشاہ بنا

ہندوستان میں چندرگپت کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سمدرگپت بادشاہ بنا۔سمدرگپت بہت بڑا فاتح تھا۔اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پہلے پورے آریہ ورت یعنی شمالی ہند کو مسخر کیا پھر دکن پہنچ کر وہاں کے حکمرانوں کو ادائے خراج پر مجبور کیا۔ آسام جنوبی و مشرقی بنگال، سیلون، نیپال اور کابل کی ریاستیں اس کے تابع تھیں۔ ویدوں کے مطابق اس نے اشومیدھ یگ کیا یعنی ایک گھوڑے کو آراستہ کر کے کھلا چھوڑ دیا۔ فوج اس کے پیچھے چلتی۔ جو حکمران خراج دینے پر آمادہ ہو جاتا اس سے خراج لے لیا جاتا۔ جو گھوڑے کو روک لیتا اس سے جنگ ہوتی۔ سمدرگپت ایک عالم فاضل بادشاہ تھا۔ اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا۔ اس کے علاوہ اسے فن موسیقی سے خاص رغبت تھی۔

۳۲۳ء

سینٹ پیٹرز کا گرجا گھر

۳۲۳ء میں سلطنت رومہ میں سینٹ پیٹرز کا مشہور گرجا گھر بنایا گیا۔ یہ گرجا گھر روم کے شہنشاہ کونسٹنٹائن نے تعمیر کروایا تھا۔ سینٹ پیٹرز سیریز کے پانچ گرجا گھر روڈم میں تعمیر کروائے گئے جن میں سب سے مشہور دارالحکومت میں بنایا جانے والا تھا۔ یہ گرجا گھر بہت بڑا تھا۔ اس میں ایک لائبریری، ایک بڑا خوبصورت باغ جسے جنت سے تعبیر کیا جاتا تھا اور ایک بڑا احاطہ شامل تھا۔ احاطہ میں بہت سے فوارے تھے۔ گرجا گھر میں داخل ہونے کے پانچ دروازے تھے۔ ہر دیوار پر گیارہ کھڑکیاں تھیں جن پر نبیوں اور ولیوں کی تصاویر تھیں۔ عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید کے مختصر اقتباسات تھے۔

۳۳۷ء

ایران کا حملہ

قسطنطین کی وفات کے بعد ایران نے روم پر حملہ کر دیا اور آرمینیا کے شہر نصیبین کا محاصرہ کر لیا لیکن کوئی فیصلہ کن معرکہ نہ ہو سکا۔ آخر شاپور شاہ ایران نے آرمینیا کے شاہ ارشک سے صلح کر لی اور اسے آرمینیا کے تخت پر اپنا مہرہ بنا کر بٹھا دیا۔

۳۳۷ء

سزائے صلیب کا خاتمہ

۳۳۷ء میں سلطنت رومہ کے شہنشاہ قسطنطین اعظم نے صلیب کی سزا کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ مجرموں کو صلیب پر لٹکانے کی سزا کا طریقہ چھٹی صدی قبل از مسیح سے چلا آ رہا تھا۔ اس طریقے کے مطابق مجرم کو ایک لکڑیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چوکھٹے پر ہاتھ اور پاؤں پر کیل ٹھونک کر لٹکا دیا جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ چند ہی روز میں مجرم بھوک، پیاس اور زخموں کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے خود مر جاتا تھا۔ زیادہ تر یہ طریقہ رومیوں نے اپنی دشمن دیگر اقوام پر استعمال کیا۔ تاہم بعد میں رومی مجرموں کو بھی سزا دینے کا یہی طریقہ اختیار کیا جانے لگا۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی اسی طریقہ سزا کے مطابق صلیب پر لٹکانے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کو آسمانوں پر زندہ اُٹھا لیا گیا۔

۳۴۰ء

یمن پر حبشیوں کا قبضہ

یمن میں دو قبیلوں کی مشترکہ حکومت تھی۔ حمیر اور ہمدان۔ یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ حبشیوں کے ایک گروہ نے رومیوں کی مدد سے ۳۴۰ء میں ان کی باہمی کشمکش سے فائدہ اُٹھا کر یمن پر دھاوا بول دیا اور یمن پر اپنی حکومت قائم کر لی۔

۳۴۸ء

روم اور ایران کی لڑائی

قیصر روم اور ایران کے درمیان پھر لڑائی چھڑ گئی۔ کبھی شاہ پور کا پلہ بھاری رہا کبھی رومیوں کا۔ ایک موقع پر رومیوں نے شاہ پور کے ایک بیٹے کو میدان جنگ میں گرفتار کر لیا اور اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ تاہم ایرانیوں نے رومیوں کو بری طرح شکست دی۔

۳۵۰ء

یونان میں کھیلوں پر پابندی

قدیم یونان میں اتھلیٹ اور موسیقی کے کھلیوں کا ایک میلہ منعقد ہوتا تھا۔ یہ میلہ سمندر دیوتا پوسیڈون کے نام پر ہوتا تھا۔ یہ میلہ ہر دوسرے سال بہار کے موسم میں ہوتا تھا۔ اس میلہ میں یونان کے تمام شہریوں کو عام دعوت ہوتی تھی۔ جیتنے والے کو جنگلی بوٹیوں کا تاج پہنایا جاتا تھا۔ رومن دور میں اس انعام کو شراب سے تبدیل کر دیا گیا۔ عیسائیت نے زور پکڑا تو عیسائیت نے اس میلے پر پابندی لگا دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۱ء

وان سی چی کی وفات

۳۶۱ء میں قدیم چینی آرٹ کی بانی وان سی چی کی وفات ہوئی۔ وان سی چی ۳۰۳ء میں شنگ تنگ میں پیدا ہوئی۔ اس نے ابتدائی چینی رسم الخط کی فن کارانہ خطاطی کے نئے مکتب فکر کی بنیاد رکھی۔ اس نے اس دور کے چین کے سماجی اور معاشرتی رواجوں پر مصوری بھی کی۔

۳۶۱ء

قسطنطین کی وفات

روم کے بادشاہ قسطنطین ثانی نے وفات پائی اور جولین نے عنان حکومت سنبھال لی۔ جولین ایک کامیاب سپہ سالار اور فنون حرب کا ماہر تھا۔ اس نے اپنے دور حکومت میں کئی لڑائیاں لڑیں۔ ۳۶۳ء میں جولین نے ایک لاکھ افراد کا لشکر لے کر ایران پر پرانی ہزیمت کا بدلہ چکانے کی غرض سے حملہ کیا۔ نیشاپور پر قبضہ کرلیا اور دریائے دجلہ کے کنارے پہنچ کر شاپور کی فوج سے بھرپور لڑائی کی۔ اس لڑائی میں جولین مارا گیا، جووین نیا رومی حکمران بنا۔ اس نے لڑائی جاری رکھی جس میں پھر رومیوں کو شکست ہوئی۔ آخر صلح کے لئے رومیوں کو ذلت آمیز شرائط تسلیم کرنا پڑیں۔ صلح ہو جانے کے باوجود رومیوں سے کئی لڑائیاں ہوئیں۔

۳۷۳ء

سینٹ افرائم سائرس کی وفات

۳۷۳ء میں مشہور عیسائی سینٹ افرائم سائرس نے وفات پائی۔ سینٹ افرائم سائرس ۳۰۶ء میں نصیبین ترکی میں پیدا ہوا۔ وہ بیک وقت مبلغ، فلسفی، شاعر اور طبیب تھا۔ اپنے دور کا سب سے بڑا عیسائی مبلغ تھا۔ جس کی تبلیغ سے ہزاروں افراد نے عیسائیت قبول کی۔ افرائم نے عہد نامہ قدیم اور جدید کی تفاسیر بھی لکھیں۔ اس نے مذہبی شاعری بھی کی جس میں ایک طویل حمد لکھی۔ حضرت مریمؑ کی پاکبازی کی گواہی میں ایک نظم لکھی۔ حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت، ان کے دنیاوی کردار اور ان کو خدا کا بیٹا ثابت کرنے کے لئے بھی ایک نظم لکھی (نعوذ باللہ)۔ افرائم کی شاعری میں تمام انسانوں کے برابر ہونے کا بھی درس ملتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۵ء

چندر گپت دوم ہندوستان کا بادشاہ بنا

سمدر گپت کا بیٹا چندر گپت دوم ہندوستان کا بادشاہ بنا۔ چندر گپت دوم کا اصل نام بل ماجیت تھا۔ اس نے ایک بڑی فوج تیار کی اور مالوہ، گجرات اور سوراشٹر کے علاقے فتح کیے۔ اس کے علاوہ مغربی ہندوستان کے شک حکمران پر حملہ آور ہوا جس سے مغربی ہندوستان کے ساحلی علاقوں کی بندرگاہیں گپت سلطنت میں شامل ہو گئیں۔ اس سے اندرونی تجارت کو فروغ ملا۔ مغربی حصوں میں اجین کی ریاست کو فتح کیا اور اسے اپنی دوسری راجدھانی بنا دیا۔

۳۷۹ء

شاہ پور دوم کی وفات

شاہ پور دوم نے وفات پائی۔ اس کے عہد میں ایرانی عظمت پھر سے پورے جاہ و جلال سے نمودار ہوئی اور چاروں طرف ایرانیوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ شاہ پور نے زرتشتیت کی نئے سرے سے تبلیغ اور فروغ کے لئے اقدامات کیے۔ اس کے دور میں آوستا کی نئے سرے سے تدوین ہوئی۔ مذہبی اختلافات ختم کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی جس میں آوستا کا صحیح متن تدوین کیا گیا۔

۳۹۷ء

سینٹ امبروز کی وفات

۳۹۷ء میں سینٹ امبروز کی وفات ہوئی۔ سینٹ امبروز ۳۳۹ء میں گال میں پیدا ہوا۔ ملان کا پادری تھا۔ عہد نامہ قدیم اور جدید پر گہری نظر رکھنے والا عالم تھا۔ سینٹ امبروز دنیائے عیسائیت کا پہلا فرد تھا جس نے چرچ اور سٹیٹ کے دائرہ کار طے کرنے کی اولین کوشش کی۔ اس کی مذہبی تحریروں کو لاطینی ادب کی بنیادی تحریریں سمجھا جاتا ہے۔ امبروز نے مشہور سینٹ آگسٹس کو بپتسمہ دیا۔

۳۹۷ء

پہلا عوامی ہسپتال

۳۹۷ء میں پہلا عوامی ہسپتال قائم ہوتا ہے۔ یہ ہسپتال فلسطین میں سینٹ فیبو لا نے قائم کیا۔ سینٹ فیبو لا روم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیدا ہوئی، عیسائیت قبول کی اور سینٹ جیروم کے ساتھ ایک عرصے تک عیسائیت کی تبلیغ کی، اپنی تمام دولت چرچ کے لئے وقف کر دی۔ اس کے بعد پورٹو کے مقام پر زائرین کے لئے ایک ہسپتال قائم کیا۔ سینٹ فیبولا ۳۹۹ء میں روم میں فوت ہوئی۔

۴۰۰ء

یوگا کرا کا آغاز

۴۰۰ء میں ہندوستان میں بدھ مت کے ایک نئے مکتب فکر یوگا کرا کا آغاز ہوا۔ یوگا کرا نے قدیم بدھ مت پر تنقید کی اور بدھ مت میں اصلاحات کیں اور ایک نیا بدھ مت تخلیق کیا۔ اسی مکتب فکر نے روحانی مشق یوگا کو باقاعدہ ایک بدھ مذہبی عبادت کی شکل دی۔ ان کے خیال میں حقیقت کچھ نہیں ہے، انسانی وجود کی حقیقت اس دنیا میں نقلی ہے۔ اور ارتکاز خیالات سے انسان حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ تاہم نروان حاصل کرنے پر بھی روح اپنی نوع کی بہتری کے لئے کام کر سکتی ہے۔ کیونکہ نروان حاصل کرنے کے بعد بھی جمع شدہ لاشعور حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس کے نتیجہ میں ابدی سکون حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر فرد اپنے حسی تاثرات کے ذریعے چند ترتیب شدہ خیالات کو لاشعور پر حاوی کرے، اس صورت میں دوام اور باقاعدگی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے یوگا کی روحانی مشقوں کا آغاز ہوا۔

۴۰۱ء

گاتھ کا روم پر حملہ

گاتھوں (جرمن وحشی قبیلہ) نے اپنے سردار الارک کی قیادت میں روم پر حملہ کیا اور اٹلی اور وینس کے علاقوں میں تباہی مچائی اور بری طرح لوٹا۔

۴۰۵ء

فاہیان کا سفر

۴۰۵ء میں چندر گپت کے عہد میں مشہور و معروف چینی سیاح فاہیان ہندوستان آیا۔ اس نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور صحرائے گوبی، پامیر، سوات اور قندھار کے پہاڑی خطوں کے خطرات کا مقابلہ کرتا ہوا پشاور پہنچ گیا۔ پھر پنجاب سے گزرتے ہوئے متھرا سن کاشیہ اور کپل دستو اور آخر میں پاٹلی پتر پہنچ گیا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاحت کا اصل مقصد بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کرنا اور مذہبی کتب حاصل کرنا تھا۔ مقصد پورا کرنے کے بعد بحری راستے سے ۴۱۴ء میں چین واپس چلا گیا۔ اس نے سفرنامے میں ہندوستان کے بارے میں خصوصاً چندر گپت کی سلطنت کے متعلق بہت سی باتیں لکھی ہیں۔

۴۰۷ء

آواروں کی سلطنت

آواروں کے وحشی قبیلے نے منگولیا کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور ادھر ایک وسیع سلطنت کی بنیاد رکھی۔ غالباً منگولیا کی تاریخ میں پہلی باقاعدہ سلطنت یہی تھی۔

۴۱۰ء

روم پر حملہ

گاتھوں (جرمن وحشی قبیلہ) نے الارک کی قیادت میں دوبارہ روم پر حملہ کیا اور روم پر قبضہ کر لیا۔ تین روز تک شہر میں غارتگری کا طوفان گرم کیا، پھر افریقہ روانہ ہو گیا جہاں سے روم کے لئے سازوسامان اور غلہ آتا تھا۔ اس کا ارادہ اس رومی رسد کو نقصان پہنچانا تھا لیکن راستے میں اس کا بحری بیڑہ تباہ ہو گیا۔ مجبوراً اسے واپس لوٹنا پڑا۔

۴۱۰ء

کالی داس

چندر گپت بکرماجیت کے زمانے میں سنسکرت زبان کا سب سے بڑا شاعر اور ڈرامہ نویس کالی داس پیدا ہوا۔ اس کے حالات زندگی زیادہ واضح تو نہیں ہیں تاہم ۴۱۰ء کے آس پاس اجین میں پیدا ہوا۔ اجین اس زمانے میں علم و ادب اور ویدک طب کا مرکز تھا۔ مگر بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ بنگال میں پیدا ہوا۔ کالی داس چندر گپت کا درباری شاعر تھا۔ اس کی تصانیف میں سب سے اہم اور مشہور ڈرامہ شکنتلا ہے۔ اس کے باقی ڈرامے وکرم، اُرودسی اور میگھ دوت بھی خاصے مشہور ہیں۔ یہ ڈرامے اپنی زبان کی پاکیزگی، خوبصورتی اور بلند خیالی میں لاثانی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۴ء

کمار گپت اول ہندوستان کا بادشاہ بنا

چندر گپت دوم کے بعد اس کا بیٹا کمار گپت اول ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ کمار گپت اول کے دور میں سلطنت ہندوستان نے بہت وسعت حاصل کی اور متحد رہا۔ اس کے دور میں پشیا متروں نے کافی زور پکڑ لیا تھا اور چندر گپت کی سلطنت کے لئے خطرہ بن گئے تھے۔ کمار گپت اول نے ان کی سرکوبی کے لئے ایک بڑا لشکر سکندر گپت کی قیادت میں روانہ کیا جس نے پشیا متروں کو بری طرح شکست دی۔

۴۱۵ء

ہپاتیا کا قتل

مصر میں نو افلاطونی فلسفی ہپاتیا کو قتل کر دیا گیا۔ ہپاتیا ۳۷۰ء میں سکندریہ میں پیدا ہوئی۔ دنیا کی پہلی ماہر ریاضیات خاتون تھی۔ اس کے باپ کا نام تھیون تھا جو کہ ایک بڑا ماہر ریاضیات اور فلسفی تھا۔ ہپاتیا سکندریہ میں نو افلاطونی فلسفہ کی حامی تھی۔ ہپاتیا ایک خوبصورت، خوش گفتار اور دانشورانہ صلاحیتوں سے مزین خاتون تھی۔ تاہم اس کے خیالات میں دہریہ پن کے آثار نمایاں تھے۔ اس وجہ سے اس دور کے عیسائی اس سے سخت نالاں تھے۔ ۴۱۵ء میں مشتعل عیسائیوں کے ایک ہجوم نے اسے اس کے دہریانہ خیالات کی بنا پر قتل کر ڈالا۔

۴۲۰ء

بہرام پنجم کا دور

۴۲۰ء میں ایران میں بہرام پنجم تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی رومہ پر حملہ کر دیا لیکن شکست کھائی اور صلح پر مجبور ہو گیا۔ بہرام نے ہنفیلیوں کے خلاف بھی جنگ کی جنہیں عام طور پر سفید ہن کہا جاتا ہے۔ یہ ماوراء النہر کے علاقے سے نکل کر ایران پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن بہرام نے انہیں شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ جب تک وہ صلح پر مجبور نہ ہوئے ان سے جنگ جاری رکھی۔ بہرام، گورخر کے شکار کا بہت شوقین تھا اسی وجہ سے اسے بہرام گور خر بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۹ء

ونڈال قبیلہ کی حکومت

افریقہ کا رومی گورنر بونی فیس مرکزی حکومت روم سے ناراض ہو گیا تھا۔ بونی فیس نے باہر سے مدد کے لئے ونڈال قبیلے کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا۔ ونڈال قبیلہ ۴۲۹ء میں ہسپانیہ سے سمندر پار کر کے افریقہ پہنچا اور وہاں کے معاملات حکومت خود سنبھال لئے۔ ان کا سردار گیسرک بڑا دلیر، حد درجہ جنگجو اور قزاق تھا۔ ونڈال قبیلہ نے افریقہ میں ایک زبردست حکومت کی بنیاد رکھی۔ یہ بہت وحشی قوم تھی۔

۴۳۰ء

سینٹ آگستائن کی وفات

۴۳۰ء میں سلطنت رومہ میں مشہور سینٹ آگستائن نے وفات پائی۔ سینٹ آگستائن اپنے دور کا عظیم ترین ماہر الہیات تھا۔ اس کی تعلیمات نے قرون وسطیٰ میں عیسائی عقائد اور رویوں پر انتہائی گہرے اثرات مرتب کئے۔ سینٹ آگستائن ۳۵۴ء میں الجیریا کے ساحلی علاقے ٹگاسٹا میں پیدا ہوا۔ باپ بت پرست تھا جبکہ والدہ کٹر عیسائی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں وہ حصول علم کے لئے لیبیا چلا گیا۔ وہاں اس نے فلسفہ کا گہرا مطالعہ کیا اور مانی مت سے متاثر ہو کر اس کا پیروکار بن گیا۔ شروع میں عیسائیت اس کے نزدیک قباحتوں سے بھرپور تھی جبکہ مانی مت عقلی تقاضوں کو بھرپور طریقے سے پورا کرتا تھا۔ تاہم اگلے کچھ ہی عرصے میں وہ مانویت سے بدظن ہو گیا اور اٹلی چلا گیا جہاں پر وہ علم خطابت کا استاد بن گیا۔ وہاں پر افلاطون کے افکار پڑھنے کا موقع ملا۔ میلان میں عیسائی اسقف سینٹ امبروز سے ملاقات ہوئی۔ چند خطبات سنے اور متاثر ہو کر عیسائیت قبول کر لی اور ہپو کے اسقف کا معاون کار بن گیا۔ آگستائن نے اپنے افکار و تعلیمات کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا۔ سینٹ آگستائن کی تحریروں میں تقدیر کے اٹل ہونے پر بہت زور ملتا ہے اور وہ انسان کو قسمت کے آگے مجبور و مقہور سمجھتا ہے۔ آگستائن کی تحریروں نے یونانی فلسفہ کے چند پہلوؤں کو دور وسطیٰ کے یورپ میں سرایت کر جانے کا موقع فراہم کیا۔ آگستائن تاریک ادوار کے آغاز سے قبل آخری عظیم ماہر الہیات تھا۔ لاطینی کلیسا کے اہم ترین پوپوں میں سے ایک ہے۔ چھہتر (۷۶) برس کی عمر میں ۴۳۰ء میں اس کا انتقال ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۱ء

فرانس کی ابتداء

دریائے رہائن کے زیریں حصے میں ایک قوم فریک آباد تھی جن کے دو گروہ تھے ایک وہ جو سمندر کے قریب آباد تھے دوسرے وہ جو دریا کے کنارے مقیم تھے۔ سمندر کے قریب رہنے والوں نے ۴۳۱ء میں اپنی باقاعدہ سلطنت قائم کی۔ ان کا پہلا بادشاہ کلوس تھا جو عیسائی تھا۔ اس نے پیرس کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنایا۔ اس نے پیرس میں مقدس رسولوں کا گرجا گھر تعمیر کروایا۔ اس خاندان کو میروونجین خاندان کہا جاتا ہے۔ ان کا نظام حکومت رومیوں سے ملتا جلتا تھا۔ فوجی سرداروں کو بڑی جاگیریں دے رکھی تھیں۔ تنخواہوں کے بدلے میں تمام سرکاری ملازمین کو زمینیں دے دی جاتیں تاکہ زراعت بڑھے۔ انہیں جاگیروں کی بدولت بادشاہ کا اقتدار کم ہو گیا۔

۴۴۰ء

یزدگرد بادشاہ بنا

بہرام گرد کے بعد اس کا بیٹا یزدگرد ثانی تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد میں بھی رومیوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ یزدگرد کی کوشش رہی کہ آرمینیا کے لوگوں کو پھر مسلک زرتشت کا پیرو بنایا جائے۔ اس کی زرتشیت کو پھیلانے کی کوششوں کے نتیجے میں ملک میں فساد برپا ہو گیا اور مدت تک عیسائیوں اور زرتشتیوں کے درمیان لڑائی ہوتی رہی۔

۴۵۰ء

یمن میں سیلاب آیا

یمن میں سدِ مآرب کے مشہور بند میں رخنے پڑنے سے بند ٹوٹ گیا اور ایک عظیم سیلاب آیا۔ یہ بڑا زبردست حادثہ تھا۔ اس کے نتیجے میں بستیوں کی بستیاں ویران ہو گئیں اور بہت سے قبائل ادھر ادھر بکھر گئے۔

۴۵۱ء

چوتھی عالمگیر عیسائی کانفرنس

۴۵۱ء میں چلکدین میں چوتھی عالمگیر عیسائی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے انعقاد کا سہرا بادشاہ مارکین کے سر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندھتا ہے۔ اس کانفرنس میں ۵۲۰ پادریوں نے حصہ لیا جنہوں نے میقیہ کی کانفرنس اور کانسٹنٹائین کی کانفرنس دونوں کی سفارشات کو منظور کیا۔ اس کانفرنس میں یہ طے پایا کہ حضرت عیسیٰ ایک شخص نہ تھے بلکہ ایک انسان اور نوری حیثیت دونوں کے مالک تھے۔ اس کانفرنس میں گرجا گھروں کو ریاست میں نسبتاً زیادہ اہمیت دینے کی سفارش کی گئی۔

۴۵۵ء

اسکندر گپت کرمادتیہ کا دور

کمار گپت اول کے بعد اس کا بیٹا اسکندر گپت کرمادتیہ ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ اسکندر گپت کے بادشاہ بنتے ہی شمالی حصوں کے خانہ بدوشوں نے سلطنت پر حملے کرنے شروع کر دیے۔ ان کے پے در پے حملوں نے گپت سلطنت کی بنیادیں ہلا دیں۔ تاہم ایک طویل لڑائی کے بعد ان کی شورش کو دبا دیا گیا۔ اسکندر گپت کے دور کا ایک بڑا واقعہ یہ ہے کہ مدرش جھیل کے بند کی مرمت کروائی گئی جو بارش کے باعث ٹوٹ گیا تھا۔

۴۵۷ء

سفید ہنوں سے لڑائی

یزدگرد نے وفات پائی تو چھوٹا بیٹا ہرمز تاج و تخت پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا۔ یزدگرد کے بڑے بیٹے فیروز جو کہ اصل وارث تھا نے سفید ہنوں کی مدد سے تخت و تاج واپس لے لیا اور ۴۵۹ء میں مسند بادشاہت سنبھال لی۔ اس کے عہد میں ہیاطلہ سیف ہنوں سے ایرانیوں کی لڑائی چھڑ گئی۔ جس میں ایرانیوں نے شکست کھائی۔ ہنوں کے بادشاہ نے فیروز سے مطالبہ کیا کہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دے۔ فیروز نے اپنی بیٹی کے بجائے ایک کنیز سے اس کی شادی کر دی۔ پتہ چلنے پر ہنوں نے دوبارہ ایران پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ایرانیوں کو پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا اور فیروز مارا گیا۔

۴۶۷ء

پور گپت کا دور

اسکندر گپت نے وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا سوتیلا بھائی پور گپت تخت نشین ہوا۔ گپت خاندان کا وجود اسکندر گپت کے بعد بھی رہا لیکن اس کی وہ پہلی سی شان و شوکت رخصت ہو گئی جو اسکندر گپت اور اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے تھی۔

۴۷۲ء

نرسنگھ کا دور

پورگپت کا جانشین اس کا لڑکا نرسنگھ گپت بادشاہ بنا۔ اس کا لقب بارادتیہ تھا۔ نرسنگھ کا دور بادشاہت انتہائی مختصر رہا۔

۴۷۶ء

مغربی رومی سلطنت کا خاتمہ

۴۷۶ء کا سال سلطنت روم کے زوال کا انتہائی سال ہے کیونکہ اسی سال مغربی رومی شہنشاہ نے اپنا تاج وحشی سردار آوڈوآسر کے حوالے کیا۔ یہ وحشی آگسٹس کے زمانے ہی سے اٹلی میں آباد ہو گئے تھے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے اتنی طاقت حاصل کر لی کہ رومی شہنشاہ کو یقین ہو گیا کہ وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو عافیت اسی میں سمجھی کہ تخت چھوڑ دے۔ اس طرح رومی سلطنت وحشیوں کے قبضے میں آگئی۔ تاہم قسطنطنیہ کے بادشاہ راجنو نے وحشیوں کی حکومت تسلیم نہ کی لیکن ان کے خلاف کوئی اقدام بھی نہ کر سکا۔ مغربی رومی سلطنت کے خاتمہ کے ساتھ ہی یورپ قسطنطنیہ کے اثر سے نکل کر وحشی قوم کے تسلط میں آگیا جس نے آگے چل کر اپنی مخصوص تہذیب کی نشوونما کی۔

۴۷۷ء

کمار گپت کا دور

نرسنگھ کے بعد اس کا بیٹا کمار گپت بادشاہ بنا۔ اس کے دور کا ایک اہم واقعہ دش پور میں سوریہ مندر کی تعمیر ہے۔

۴۹۵ء

گپت سلطنت کا زوال

کمار گپت کے بعد بھانو گپت نے ہندوستان میں مسند بادشاہت سنبھالی۔ بھانو گپت کے دور میں ہنوں نے مالوہ کی ریاست پر قبضہ جما لیا۔ بھانو گپت کے بعد ہندوستان میں گپت خاندان کی سلطنت زوال پذیر ہو گئی۔ ان کی حکومت ایک چھوٹے سے علاقے میں محدود ہو گئی جس میں صرف بہار اور بنگال کے علاقے شامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔تمام صوبوں اور ریاستوں نے مرکز سے رشتہ توڑلیا اور خودمختاری حاصل کرلی۔

۵۰۷ء

گاتھوں کی شکست

۵۰۷ء میں ووئیلے کے مقام پر فرینکوں اور مغربی گاتھوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی جس میں گاتھوں کو شکست ہوئی۔ فرینکوں نے گاتھوں کو شکست دینے کے بعد کوہستان لیریز د کے شمالی علاقے کلوؤں کی سلطنت میں شامل کرلئے۔ووئیلے کا علاقہ غالباً فرانس کے شمالی علاقوں میں ہے۔

۵۲۳ء

حبشیوں کا یمن پر قبضہ

یمن کے یہودی بادشاہ ذونواس نے نجران کے عیسائیوں پر ایک خوفناک حملہ کیا اور انہیں عیسائی مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا، جب وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے تو اس نے خندقیں کھدوا کران میں آگ بھڑکائی اور اہل ایمان کو بھڑکتی ہوئی آگ کے الاؤ میں دھکیل دیا۔اس واقعہ کا ذکر قرآن پاک میں سورہ بروج میں بھی ہے۔ اس واقعہ کے نتیجے میں عیسائیوں نے یہودیوں سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔حبشیوں کو یمن پر حملے کی ترغیب دی اور انہیں بحری بیڑہ فراہم کیا۔حبشیوں نے ارياط کی زیر قیادت ستر ہزار کے لشکر جرار کی مدد سے یمن پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔قبضہ کے بعد ارياط نے یمن پر حکمرانی قائم کرلی۔

۵۲۴ء

بوتھیس کی وفات

۵۲۴ء میں مشہور رومی دانشور عیسائی فلسفی اور سیاستدان بوتھیس نے وفات پائی۔بوتھیس ۴۷۰ء میں اٹلی میں پیدا ہوا۔اس کا باپ ۴۸۷ء میں قونصل کے عہدے پر فائز تھا اور خود بھی ایک بڑا فلسفی تھا۔اس کا تعلق ایک بڑے خاندان سے تھا جس کا نام انیسی تھا۔انیسی خاندان سے ہی اس دور کے رومی بادشاہ اولیبرلیس کا تعلق تھا۔بوتھیس ایک نوافلاطونی فلسفی تھا۔اس کی سب سے مشہور کتاب کا نام (Lonsotatian of Philisoply) ہے جس میں اس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ حکمت کا درس اور خدا سے محبت حقیقی انسانی خوشی کا موجب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷ء

رومی سلطنت از سر نو قائم ہوئی

مشرقی رومی سلطنت میں جسٹینین نے مسند اقتدار سنبھالی۔اس نے بادشاہ بنتے ہی رومی سلطنت کو از سر نو متحد کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ اس کا پورا دور حکومت مشرق و مغرب میں لڑائیوں سے بھرپور ہے۔ پہلے ایران سے لڑائیاں شروع ہوئیں۔شمالی افریقہ کو مسخر کر لیا گیا۔اٹلی پر حملہ کر کے گاتھ قوم کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔جنوبی ہسپانیہ میں قدم جما لئے۔اس کے عہد کا ایک بڑا کارنامہ رومی قوانین کا مجموعہ ہے جو کہ لاطینی زبان میں مرتب کیا گیا۔اس عہد میں انتظامی حالت بہت سدھر گئی۔قانونی نظام اعلیٰ پیمانے پر پہنچ گیا۔علم و ادب کو فروغ ملا۔مسیحیت کے جھگڑے مٹانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔بہت سی نئی عمارتیں تعمیر کی گئیں جن میں مشہور گرجا ایا صوفیہ قابل ذکر ہے۔

۵۲۸ء

مزدک کا قتل

۵۲۸ء میں ایرانی مذہبی رہنما مزدک کو اس کے کئی لاکھ پیروؤں سمیت بے دردی سے قتل کر ڈالا گیا۔مانی ۵۸۷ء میں پیدا ہوا تھا۔اس کا کہنا تھا کہ تمام انسان مساوی طور پر پیدا ہوئے ہیں۔وہ زرتشتی موبدوں اور کاہنوں کے بھی سخت خلاف تھا۔املاک کی مساوی تقسیم کے حق میں تھا اور جانوروں کو مارنے کے بھی خلاف تھا۔شاہ ایران قباد نے اس کا مذہب اختیار کر لیا۔لیکن اسے بادشاہت سے ہاتھ دھونا پڑا۔کچھ عرصے بعد جب وہ دوبارہ ایران کا بادشاہ بنا تو اس نے زرتشتیوں اور مزدک کے درمیان مناظرہ کروایا جس میں مزدک اور اس کے حواریوں کو شکست ہوئی۔شکست کا اعلان ہوتے ہی سپاہی مزدکیوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کا قتل عام شروع کر دیا۔مزدک سمیت تمام مرد قتل کر دیئے گئے۔ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔

۵۲۹ء

عربوں کا شام پر حملہ

عرب حاکم منذر نے شام پر حملہ کیا اور ایرانی فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ایرانی بادشاہ قباد بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔اس کے لئے خود فوجوں کی کمان کرنا بہت مشکل تھا،اسی لئے ایران شکست کھا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۱ء

نوشیرواں بادشاہ بنا

قباد نے وفات پائی۔ اس کے بعد خسرو نوشیرواں عادل ایران کا بادشاہ بنا۔ خسرو نوشیرواں نے اپنے عہد میں عسکری نظام کی طرف خصوصی توجہ دی کیونکہ وہ مستقبل میں پھر سے رومیوں سے نبرد آزما ہونا چاہتا تھا۔ ۵۴۹ء میں ۵۵۲ میں اور ۵۵۷ء میں رومیوں سے بڑی لڑائیاں ہوئیں جن میں حتمی کامیابی کسی کو نہ ہوئی۔ ۵۶۷ء میں ترکوں اور رومیوں سے ایک بڑی لڑائی ہوئی جس میں رومیوں کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بادشاہ جسٹنین شکست کی وجہ سے معزول ہوا۔ نئے بادشاہ کی ایرانیوں سے صلح ہو گئی۔ نوشیرواں نے ۵۷۹ء میں وفات پائی۔

۵۴۰ء

آریہ بھٹ کی وفات

۵۴۰ء میں ہندوستانی ماہر فلکیات و نجوم آریہ بھٹ کی وفات ہوئی۔ آریہ بھٹ ۴۷۶ء میں پاٹلی پتر میں کسم پورہ میں پیدا ہوا۔ اس کی مشہور کتابوں کے نام آریہ بھٹیا اور آریہ ستیہ ہے۔ آریہ بھٹ ایک فلسفی اور ریاضی دان بھی تھا۔ اس کی کتاب آریہ بھٹیا ریاضیات کے موضوع پر ہے۔ اس کتاب میں اس دور کی بندی ریاضی منظوم صورت میں لکھی ہوئی ہے۔ آریہ بھٹیا کا زیادہ تر تعلق فلکیات اور جیومیٹری سے تھا۔ اس کے ۱۳۳ اصول حساب، الجبرا اور جیومیٹری سے تعلق رکھتے تھے۔ اس میں آریہ بھٹ نے پائی کی قیمت بالکل صحیح صحیح بیان کی جو کہ $3\frac{177}{125}$ تھی۔ اس کی دوسری کتاب آریہ ستیہ تھی جو کہ علم ہیئت کے موضوع پر تھی۔ اس آریہ بھٹ نے زمین کے گول ہونے کے بارے میں بحث کی ہے۔ عالم پر بحث کرتے ہوئے آریہ بھٹ نے اس زمین کو مٹی، پانی، آگ اور ہوا کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ چاند گرہن کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ اس کی وجہ راس نہیں بلکہ یہ سورج اور زمین کے سائے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۵۴۱ء

۵۴۱ء رومیوں اور وحشی قبیلے ہن کے درمیان ٹرائلز کے درمیان پر سرحدی لڑائی ہوئی۔ ہن قبیلہ اٹیلا کی سربراہی میں گال کے علاقے میں داخل ہو گیا۔ رومی جرنیل ایٹیس نے ایک منظم فوج مقابلے میں کھڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردی تاکہ ہن مزید آگے نہ جاسکیں۔تاہم ہن اٹلی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ہن قبائل بنیادی طور پر ایشیائی تھے اور پچھلی کچھ صدیوں سے جرمنی اور فرانس کی طرف کے علاقوں میں غالباً نقل مکانی کر کے آ گئے تھے۔

۵۴۸ء

سینٹ بینڈ کٹ کا انتقال ہوا

۵۴۷ء میں بینڈ کٹرائن راہبیت فرقے کے بانی سینٹ بینڈ کٹ کا انتقال ہوا۔سینٹ بینڈ کٹ ۴۸۰ء میں نرسیا میں پیدا ہوا جو کہ لمبارڈوں کی سلطنت میں شامل تھا۔

۵۶۸ء

۵۶۸ء روم میں دریائے لیلب کے کنارے ایک قوم تھی جس کا نام لمبارڈ تھا۔ ۵۶۸ء میں اس قبیلہ نے اٹلی پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔اٹلی کی حالت اس وقت بہت مخدوش تھی۔قحط پڑا ہوا تھا وبائیں پھیلی ہوئی تھیں۔دفاع کا مناسب انتظام نہ تھا لہٰذا لمبارڈوں کو قبضہ کرتے وقت کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔اٹلی کی تسخیر کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے آپ کو رومی تہذیب میں رنگ لیا اور اطالوی زبان اپنالی۔

۵۷۱ء

۵۷۱ء یمن میں ارباط کو قتل کر کے ایک فوجی کمانڈر ابرہہ نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ابرہہ عیسائی تھا اور اہل عرب کا سخت دشمن تھا۔اس نے دیکھا کہ اہل عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں تو صنعاء کے مقام پر ایک بہت بڑا کلیسا تعمیر کروایا اور چاہا کہ عرب کا حج اسی کی طرف پھیر دے۔مگر جب اس کی خبر بنو کنانہ کے ایک آدمی کو ہوئی تو اس نے رات کے وقت کلیسا میں گھس کر اس کے قبلے پر گندگی لگا دی۔ابرہہ کو پتا چلا تو سخت برہم ہوا اور ساٹھ ہزار کا لشکر جرار لے کر کعبے کو ڈھانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔اس نے اپنے لشکر میں ۱۳ ہاتھی بھی شامل کئے۔جب مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان یہ لشکر پہنچا تو ہاتھیوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔اسی دوران اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کا ایک جھنڈ بھیج دیا جس نے لشکر پر ٹھیکری دار پتھر گرائے۔ ہر ابابیل کے پاس تین تین کنکریاں تھیں۔ایک چونچ میں اور دو پنجوں میں۔یہ کنکریاں جس کسی کو لگ جاتیں اس کے اعضاء کٹنا شروع ہو جاتے۔لشکر میں اتنی بھگدڑ مچی کہ ہر شخص دوسرے کو روندتا کچلتا گرتا پڑتا بھاگ رہا تھا۔ابرہہ پر اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایسی آفت بھیجی کہ اس کی انگلیوں کے پور جھڑ گئے اور صنعاء تک پہنچتے پہنچتے اس کا سینہ پھٹ گیا، دل باہر نکل آیا اور وہ مر گیا۔ یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کی پیدائش سے ۵۵ دن پہلے ہوا۔ مسلمان علماء کی اصطلاح میں اس واقعہ کو ارہاصِ نبوت کہا جاتا ہے۔ یعنی نبوت کی علامت اور پہلی نشانی۔

۵۷۱ء

رسول اللہ ﷺ کی ولادت

۵۷۱ء میں نبی اکرم ﷺ کی پیدائش مبارک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ مکہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر موسم بہار میں ۹ ربیع الاول ۱ عام الفیل دوشنبہ کے دن ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء بمطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی کو بعد از صبح صادق وقبل از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ آپ کی ولادت سے دو ماہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ حضرت محمد ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ ولادت کے وقت بعض روایتوں کے مطابق مختلف واقعات۔جنہیں ارہاصاتِ نبوت کہا جاتا ہے۔نبوت کے پیش خیمہ کے طور پر ظہور پذیر ہوئے۔ یعنی ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے، مجوسیوں کا آتش کدہ سرد ہو گیا اور بحیرۂ ساوہ خشک ہو گیا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا: "جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے"۔ ولادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ نے عبدالمطلب کے پاس پوتے کی خوشخبری بھجوائی۔ عبدالمطلب نے آپ ﷺ کو خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اس کا شکر ادا کیا اور آپ کا نام محمد ﷺ تجویز کیا۔

۵۷۵ء (لگ بھگ)

اینگلو سیکسن حکومت

برطانیہ ۱۰۰ قبل از مسیح سے ہی روم کی سلطنت کا حصہ تھا۔ چھٹی صدی کے اواخر میں مختلف قبائل اینگلز، سیکسن اور جوٹ جو کہ سیکنڈے نیویا کے رہنے والے تھے برطانیہ پر حملہ آور ہوئے اور مختلف علاقوں پر درجن بھر کے قریب ریاستیں قائم کر لیں۔ یہ قبائل دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے برطانیہ میں اپنے قدم مضبوطی سے جما لئے۔ بعد ازاں اینگلز اور سیکسن قبائل آپس میں مل گئے اور اینگلو سیکسن حکومت وجود میں آئی۔ انگلستان، انگریزی، انگلش، انگلینڈ یہ تمام الفاظ بنیادی طور پر اینگلو سیکسن سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۹ء

ہرمز تخت نشین ہوا

نوشیرواں کے بعد اس کا بیٹا ہرمز چہارم تخت نشین ہوا۔ اس زمانے میں ترکوں نے ایران کو پھر سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ہرمز کی فوجوں کا سپہ سالار بہرام نہایت تجربہ کار اور دلیر شخص تھا۔ اس نے ترکوں کو شکست دی۔

۵۷۹ء

سوئی بادشاہت کی بنیاد

چین میں ایک فوجی جرنیل نے سوئی بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ تمام چھوٹی چھوٹی ریاستیں اس بادشاہت میں ضم ہو گئیں جس سے ایک بڑی اور مضبوط سلطنت وجود میں آئی۔

۵۹۰ء

جاپان میں پہلی ملکہ حکمران

۵۹۰ء میں جاپان میں پہلی ملکہ سوکو تخت نشین ہوئی۔ سوکو جاپانی بادشاہ بدامتسو کی بیوی اور بادشاہ کمی کی بیٹی تھی۔ تخت نشینی سے پہلے جب جاپانی بادشاہ یومئی کا انتقال ہوا تو تخت پر قبضہ کرنے کے لئے خانہ جنگی چھڑ گئی۔ یہ خانہ جنگی اصل میں دو خاندانوں کے درمیان تھی۔ ایک خاندان کا نام سوگا کلان جبکہ دوسرے کا نام مونونوبے تھا۔ اس خانہ جنگی میں سوگا خاندان کو شکست ہوئی۔ اس طرح ملکہ سوکو حکمران بن گئی۔ سوکو جاپان کی پہلی تاریخی ملکہ تھی۔ اس سے قبل جن ملکاؤں کا ذکر جاپان کی تاریخ میں ملتا ہے ان کے بارے میں مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ سب دیومالائی داستانوں کا حصہ تھیں۔ سوکو کا دور جاپان کی تہذیبی شناخت کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سوکو خاندان کا تعلق بدھ مت سے تھا، اسی لئے اس کے دورِ حکومت میں بدھ مت کو جاپان کے سرکاری مذہب کے طور پر اپنا لیا گیا۔ اس کے دور میں سلطنت چین سے بھی اچھے تعلقات قائم کئے گئے اور چینی تہذیب کو جزوی طور پر جاپان میں پہنچنے کی اجازت دی گئی۔ چینی اور کوریائی دستکاروں کو جاپان میں بلایا گیا اور ان کے فن دستکاری کو جاپان میں پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اسی دور میں جاپان میں چینی کیلنڈر رائج کیا گیا۔ اسی طرح چینی نظام حکومت کو جاپان میں رائج کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۷ء
انگلینڈ میں عیسائیت

۵۹۷ء میں انگلینڈ کے افق پر دین عیسوی کا ستارا چمکا۔ سلطنت روما کے پوپ اعظم گریگون نے آگسٹائن کو عیسائیت کے پرچار کے لئے کنٹ بھیجا۔ کنٹ کا بادشاہ ایتھلبرٹ اس کے وعظ سے متاثر ہوکر عیسائی ہوگیا۔ اس کی رعایا نے بھی عیسائیت قبول کرلی۔ ایتھلبرٹ کی لڑکی ایڈون نارتھمبریا میں لے گئی۔ ایڈون کچھ تو اپنی ملکہ کی وجہ سے اور کچھ پالینس کے وعظ سے متاثر ہوکر عیسائی ہوگیا، اس کے ساتھ اس کی تمام رعایا بھی عیسائی ہوگئی۔ فرسیا کا بادشاہ پنیڈا اور اس کی رعایا اپنے باپ دادا کے مذہب پر سختی سے قائم تھی اور عیسائیت کی ہر دلعزیزی انہیں ہرگز گوارا نہ تھی۔ اس مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان کے درمیان آپس میں عرصہ دراز تک جنگ ہوتی رہی۔ ایڈون اسی جنگ میں مارا گیا تاہم جب مرسیا کا حاکم پنیڈا مر گیا تو ایڈون پادری کی کوششوں سے مرسیا کی تمام رعایا نے دین عیسوی قبول کرلیا۔ ان چھوٹی برطانوی ریاستوں کے عیسائی ہوجانے کے بعد عیسائی مذہب آہستہ آہستہ پھیلتا رہا یہاں تک کہ تمام ملک عیسائی ہوگیا۔

۵۹۸ء
مشنری انگلستان میں

۵۹۸ء میں روم کے پوپ گریگوری اعظم نے آگسٹائن کی سربراہی میں مشنریوں کا ایک گروہ انگلستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ آگسٹائن نے کنٹربری میں ایک گرجا تعمیر کروایا۔ اس کی اور اس کے جانشینوں کی کوششوں سے سارے انگلستان نے دین مسیحی قبول کرلیا۔ یہی آگسٹائن کنٹربری کا پہلا آرچ بشپ یعنی اسقف اعظم تھا۔

۶۰۰ء
انگریزی شاعری کی بنیاد

۶۰۰ء میں انگریزی شاعری کا پہلا نمونہ تخلیق کیا گیا۔ یہ ایک آزاد نظم تھی جس کا نام وڈستھ تھا۔ یہ نظم جرمن وحشی قبیلوں کی مہمات، ان کے کارناموں اور تہذیب سے متعلق تھی۔ نظم میں ان قبیلوں کے مختلف علاقوں میں سفر کی روداد بھی شامل تھی۔

۶۰۰ء
بھگتی تحریک کا آغاز

۶۰۰ء میں ہندوستان میں بھگتی تحریک کا آغاز ہوا۔ اس تحریک کا مقصد انسان کو اس کے خدا سے تعلق کو پختہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے کے لئے اندرونی روحانی قوتوں کی تلاش اوران کا ارتکاز تھا۔بھگتیوں کے نزدیک انسان اور خدا کا تعلق یک طرفہ نہیں بلکہ دوطرفہ ہے۔ بھگتی تحریک اچھے کام کرنے، اپنے جسم کی اندرونی صفائی اور روحانی پاکیزگی حاصل کرنے پر زوردیتی تھی۔اس کے پیروکاروں کے نزدیک یہ دنیا کے اندرزندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔جوکہ طبقہ، نسل، جنس اورذات پات کے نظام سے ماوراء ہے۔تاہم ہندومت کی بنیادی روایات میں ہرایک کا اپنا روحانی نظام ہے۔جیسے:۔وشنو، شوا، شکتی لیکن بھگتی تحریک زیادہ تر ورشن وشنو کی تعلیمات کے گرد گھومتی ہے۔

۶۰۲ء

مارلیس کی معزولی

روم کے بادشاہ مارلیس کی نااہلی اور بدانتظامی کی وجہ سے فوج نے اس کے خلاف بغاوت کردی۔فوج کے سپہ سالار فوکاس نے مارلیس کوخاندان سمیت قتل کردیااورخوداقتدار پر قابض ہوگیا۔

۶۰۳ء

ایران کا روم پرحملہ

ایران نے روم میں برپا ہونے والے انقلاب کے خلاف روم پرحملہ کردیا۔فوکاس اپنی نااہلی کی وجہ سے اس حملہ کوروکنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ایرانی فوجوں نے انطاکیہ کی فتح کے بعدیروشلم پر بھی قبضہ کرلیا۔فوکاس کی ناکامی دیکھ کرافریقہ کے رومی گورنر نے ہرکولیس کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا تا کہ فوکاس کوختم کر کے رومی سلطنت بچائی جاسکے۔ہرکولیس معمولی لڑائی کے بعددارالسلطنت پر قابض ہوگیالیکن ایرانیوں کا مقابلہ نہ کرسکا۔۶۱۶ءتک رومی دارالسلطنت سے باہراپنی شہنشاہی کا تمام مشرقی اور جنوبی حصہ کھوچکے تھے۔عراق، شام، فلسطین اورایشیائے کوچک ہرجگہ پرایرانی قبضہ تھا۔رومی سلطنت قسطنطنیہ کی چاردیواری تک محدود ہوگئی تھی۔ایرانیوں نے رومی عیسائیوں پرشدیدترین ظلم کیے۔گرجاگھر مسمار کیے گئے،ان کے مذہبی شعائر کی توہین کی گئی،ایک لاکھ عیسائیوں کوقتل کردیا گیااورزرتشت کوجبراًنافذ کیا گیا۔

۶۰۶ء

نیشورسلطنت کا قیام

نیشور ہندوستان کی ایک چھوٹی ریاست تھی۔اس کا بادشاہ پربھاکروردھن ۶۰۶ء میں فوت ہواتواس کا بیٹا ہرش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وردھن نیشور کا حکمران بنا۔ ہرش نے پہلا کام یہ کیا کہ اس نے اپنی فوجی قوت کو بڑھایا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ تمام ریاستیں جو اس کے قبضے میں نہ تھیں اس سے مرعوب ہو جائیں۔ دوسرا یہ کہ اندرونی خلفشار اور بیرونی حملوں کے وقت اس کو کام میں لایا جا سکے۔ ہرش نے مدھیہ پردیش مگدھ اور قنوج کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔ جنگل اور مشرقی پنجاب کے کافی حصوں پر بھی یورشیں کر کے قبضہ کر لیا۔ ہرش کے دور کے اختتام تک اس کی سلطنت میں کشمیر اور سندھ سے لے کر نیپال تک کے تمام علاقے شامل تھے۔ ہرش کے دور میں ہندوستان میں گپت سلطنت کے بعد دوسری بڑی سلطنت قائم ہوئی۔

۶۱۰ء

وحی نازل ہوئی

نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک جب چالیس برس ہو گئی تو آپؐ پر وحی مبارک کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا۔ نبی کریم ﷺ کو تنہائی محبوب ہو گئی۔ آپؐ ستو اور پانی لے کر مکہ سے دو میل کے فاصلے پر کوہ حرا میں ایک غار میں جا رہتے۔ یہ ایک مختصر سا غار ہے جس کا طول چار گز اور عرض پونے دو گز ہے۔ رمضان المبارک کی ۲۱ تاریخ ۱۰ اگست ۶۱۰ء دوشنبہ کی رات کو حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے کہا کہ پڑھو۔ آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس پر اس نے مجھے پکڑ کر بہت زور سے دبایا اور کہا، پڑھو۔ میں نے پھر کہا، میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے دوبارہ پکڑ کر دبایا۔ پھر چھوڑ کر دبوچا پھر چھوڑ کر کہا:۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ o "پڑھو اپنے ربّ کے نام سے۔ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا ربّ بہت عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔ ان آیات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پلٹے۔ آپ ﷺ کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ آپؐ واپس حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا "مجھے اڑھاؤ، مجھے اڑھاؤ"۔ چنانچہ آپ ﷺ کو اڑھا دیا گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو سب ماجرا سنایا۔ وہ آپؐ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل نے کہا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپؐ اس اُمت کے نبی ہیں۔ آپؐ کے پاس وہی ناموس اکبر آیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۶ء

ہجرت حبشہ

مسلمان قریش کے ظلم وستم سے تنگ آ گئے تھے۔اس لئے نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔اس کے بعد ایک طے شدہ پروگرام کے تحت صحابہ کرامؓ کے پہلے گروہ نے حبشہ کی جانب ہجرت کی۔اس گروہ میں بارہ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں۔حضرت عثمانؓ بن عفان ان کے امیر تھے۔ان کے ہمراہ ان کی زوجہ محترمہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ بھی تھیں۔یہ لوگ رات کی تاریکی میں چپکے سے نکل کر اپنی نئی منزل کی جانب روانہ ہوئے۔بحر احمر میں دو تجارتی کشتیاں موجود تھیں جو انہیں لے کر حبشہ کی جانب چلی گئیں۔بعد میں قریش کو علم ہوا تو انہوں نے پیچھا کیا لیکن ناکام ہوئے۔

۶۱۸ء

تانگ بادشاہت کا آغاز

چین میں سوئی سلطنت کے بادشاہ ہانگ ڈی کو قتل کر دیا گیا۔اس کے بعد چین میں تانگ بادشاہ کا سکہ چلنے لگا جسے چینی اپنی تاریخ کا شاندار ترین دور شمار کرتے ہیں۔اس دور میں سلطنت کو ۳۰۰ اضلاع اور ۱۵۰۰ تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا۔یہ تقسیم آج تک برقرار ہے۔شاہنشاہ تائی زونگ نے ریشم کی شاہراہوں پر چینی کنٹرول دوبارہ قائم کیا جس سے بڑی تعداد میں غیر ملکی تاجر چین میں آنے لگے۔

۶۲۲ء

ہرکولیس کا حملہ

بادشاہ ہرکولیس یہ بات جانتا تھا کہ ایرانی حکومت سمندری طاقت میں کمزور ہے۔اس نے اپنے سمندری بیڑے کو پشت سے حملہ کے لئے استعمال کیا۔اس نے اپنی فوجیں بحر اسود کے راستے سے گزار کر آرمینیا میں اتار دیں اور ایران پر حملہ کر دیا۔ایرانی اس غیر متوقع صورتحال سے گھبرا گئے۔ان کے قدم اکھڑ گئے۔پھر ہرکولیس سمندر کے راستے واپس قسطنطنیہ آیا اور آواروں کی مدد سے ایرانیوں کو ان کے دارالحکومت کے گرد شکست دی۔ان دو حملوں نے ایرانیوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو کافی حد تک کم کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۲ء

نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا (نعوذ باللہ) ناکام ارادہ

جب قریش نے دیکھا کہ سارے مسلمان مکہ سے نکلے جا رہے ہیں تو انہیں خیال آیا کہ اب تک انہوں نے اسلام کو مٹانے کے لئے جو کچھ کیا وہ کافی نہیں تھا۔ لہٰذا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوگئی۔ آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور ان کو ہدایت کی وہ لوگوں کی رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کر کے مدینہ آجائیں اور اپنے جاں نثار ساتھی حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ مدینہ کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ تین راتیں آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار ثور میں مقیم رہے۔ قریش نے بڑی دوڑ دھوپ کی لیکن آپؐ کا کوئی سراغ نہ ملا۔ تین دن کے بعد آپؐ نے مدینہ کا رُخ کیا اور آٹھ روز کے سفر کے بعد مدینہ پہنچے۔ یہاں ہر شخص آپؐ کے دیدار کا منتظر تھا۔ آپ کا شاندار استقبال ہوا۔ مدینہ میں آپؐ نے سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جس کا نام مسجد قبا رکھا گیا جو آج تک قائم ہے۔ جمعہ کے دن قبا سے سوار ہو کر بنو سالم کے محلہ میں پہنچے کہ جمعہ کا وقت ہوگیا۔ یہاں آپؐ نے ۱۰۰ آدمیوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا فرمائی۔ یہ اسلام میں پہلی نماز جمعہ تھی۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد محض ادائے نماز ہی کے لئے نہ تھی بلکہ یہ ایک یونیورسٹی بھی تھی جہاں مسلمان اسلامی تعلیمات کا درس حاصل کرتے تھے۔

۶۲۳ء

جنگ بدر

مدینہ سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ ہے بدر۔ ہجرت سے دوسرے برس یہاں قریش مکہ اور مسلمانوں میں زور کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کے لشکر میں تین سو تیرہ مجاہد تھے جن میں کچھ کم عمر لڑکے بھی تھے۔ لڑائی کا سامان بھی کم تھا۔ لیکن قریش لڑائی کا پورا بندوبست کر کے آئے تھے۔ اس کے باوجود انہیں شکست فاش ہوئی۔ ان کے کئی سردار جن میں ابوجہل بھی شامل تھا مارے گئے۔ بہت سے لوگ قیدی بنا لئے گئے۔ مسلمانوں نے ان قیدیوں سے بہت اچھا سلوک کیا اور انہیں بڑے آرام سے رکھا۔

۶۲۴ء

جنگ احد

جنگ بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے ہجرت کے تیسرے برس پھر قریش نے مدینہ پر چڑھائی کی۔ اب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارودہ پہلے سے زیادہ فوج لے کر آئے۔ ابوسفیان ان کا سالار تھا۔ مسلمانوں کی فوج بہت کم تھی اور ساماز جنگ بھی کم تھا۔ مدینہ سے باہر احد پہاڑ کے دامن میں دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ پہلے مسلمانوں نے فتح حاصل کی لیکن احد کی گھاٹی پر جو مسلمان تیرانداز متعین تھے انہوں نے اس موقع پر غفلت برتی اور مال غنیمت جمع کرنے کے لئے نیچے اُتر آئے۔ قریش نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پیچھے کی جانب سے مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ بلکہ خود رسول اللہ ﷺ بھی زخمی ہو گئے۔ بعدازاں مسلمانوں نے سنبھل کر حملہ کیا اور قریش کو مار بھگایا۔

۶۲۶ء

جنگ خندق

ہجرت کے پانچویں سال مکہ والوں نے دس ہزار سپاہی لے کر مدینہ پر ہلہ بول دیا۔ یہودیوں اور عرب کے بعض دوسرے قبائل نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ مسلمانوں کے لشکر میں صرف تین ہزار سپاہی تھے اور سازوسامان بھی بہت کم تھا۔ اس لئے مدینہ کو دشمن سے بچانے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اس موقع پر رسول خدا ﷺ نے ایک نئی جنگی تدبیر سے کام لیا یعنی شہر کے جو غیر محفوظ حصے تھے ان کے گرد ایک خندق کھودی گئی۔ دشمن مہینہ بھر تک شہر کا محاصرہ کیے پڑا رہا۔ خندق پھاند کر اندر آنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے اسے پسپا کر دیا۔ اتنے میں مینہ اور آندھی نے زور باندھا۔ چنانچہ انہیں محاصرہ اٹھا کر واپس جانا پڑا۔ دیگر واقعات یہ ہیں: غزوہ بنی نضیر، غزوہ بنی مصطلق کے معرکے ہوئے۔ تیمم کا حکم ہوا۔

۶۲۷ء

صلح حدیبیہ

ہجرت کے چھٹے سال مسلمانوں نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا اور مدینے کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو اطلاع ملی کہ قریش کے میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر بھیجا کہ ہم صرف عمرہ ادا کرنے آئے ہیں ہمارا لڑائی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ قریش نے موقع کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے معاہدہ کرنے میں عافیت جانی جسے صلح حدیبیہ کا نام دیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ فریقین کے درمیان جو دیواریں کھڑی تھیں وہ دور ہو گئیں اور مسلمانوں کو اسلام پھیلانے کا موقع مل گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۸ء

ایرانیوں کی شکست

رومی بادشاہ ہرکولیس اور ایرانی بادشاہ خسرو کے درمیان آخری فیصلہ کن جنگ دجلہ کے کنارے نینوا کے مقام پر ہوئی جس میں خسرو شکست کھا کر پیچھے ہٹا۔ اب خسرو کی ہمت چھوٹ گئی تھی۔ فرار ہونے کی کوشش میں تھا کہ اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور تہہ خانہ میں بند کر دیا جہاں وہ پانچویں دن بیکسی کی حالت میں مر گیا۔ شیرویہ بھی آٹھ مہینے بعد قتل کر دیا گیا اور ایک دوسرا شہزادہ قباد ثانی بادشاہ بن گیا۔ قباد ثانی نے رومی مقبوضات سے دست بردار ہو کر رومیوں سے صلح کر لی۔ مقدس صلیب کی اصل لکڑی رومیوں کو واپس کر دی گئی۔

۶۲۹ء

فتح مکہ

صلح حدیبیہ کے ایک سال بعد قریش نے مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلے کے بہت سے افراد کو قتل کر ڈالا۔ قریش کی اس حرکت سے حدیبیہ کا معاہدہ صلح خود بخود ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دس ہزار جان نثاروں کے ہمراہ مکہ کا رُخ کیا۔ قریش میں مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ تھی چنانچہ انہوں نے لڑے بغیر مکہ مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں موجود تمام ۳۶۰ بتوں کو توڑ ڈالا اور ان تمام لوگوں کو معاف فرمایا جنہوں نے آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی تھیں۔ اس موقع پر تمام اہل مکہ نے اسلام قبول کر لیا۔

۶۳۰ء

رومیوں سے جنگ

مسلمان بہت تیزی سے طاقت پکڑ رہے تھے۔ قیصر روم نے سوچا، اس سے پہلے کہ مسلمانوں کی قوت ایک عظیم اور ناقابل شکست خطرے کی صورت اختیار کر جائے انہیں ختم کر دینا چاہیے۔ یہ سوچ کر اس نے ایک بڑی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مسلمانوں کو جب اطلاع ملی تو نبی کریم ﷺ نے سوچا، اس سے پہلے کہ رومی حملہ آور ہوں ان پر حملہ کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو جنگ کی تیاریاں کرنے کا حکم دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تبوک کے میدان میں تیار ہو کر پہنچ گئے۔ رومیوں میں مسلمانوں کی آمد کی خبر سن کر خوف کی لہر دوڑ گئی۔ انہیں آگے بڑھ کر لڑنے کی ہمت نہ ہوئی۔ یوں یہ جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی تمام سرحدی علاقوں پر دھاک بیٹھ گئی۔ اور آئندہ کسی دشمن کو اسلامی ریاست پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہ ہوئی۔

۶۳۲ء

خطبہ حج الوداع

آنحضور کی ذمہ داریٔ نبوت تقریباً مکمل ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ کو احساس ہو گیا تھا کہ سفر آخرت کا زمانہ قریب ہے۔ چنانچہ آپؐ نے آخری حج کیا۔ اس موقع پر عرفات کے میدان میں سوا لاکھ سے زائد مسلمانوں سے خطاب کیا جو تاریخ میں حجۃ الوداع کے خطبہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں آپؐ نے فرمایا "اے لوگو! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ اگلے سال اس میدان میں مل سکوں گا یا نہیں۔ جس طرح تم اس دن اور شہر کا احترام کرتے ہو اسی طرح ایک دوسرے کی جان اور مال کا احترام کرو۔ تمہیں اپنے خالق کے سامنے حاضر ہونا ہے اور تمہیں اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہوگا"۔

۶۳۳ء

نبی اکرم ﷺ کی وفات

نبی اکرم ﷺ کو احساس ہو چکا تھا کہ ان کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان کا رفیق اعلیٰ کے پاس جانے کا وقت آ چکا ہے۔ سالہا سال کی مسلسل محنت نے آنحضرت ﷺ کی صحت پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ وفات سے کچھ دن پہلے آخری مرتبہ اپنے حجرے سے باہر نکلے تو حضرت علیؓ نے آپؐ کو سہارا دیا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا "اے مسلمانو! اگر میں نے کسی سے کوئی زیادتی کی ہو تو میں اس کی جواب دہی کے لئے موجود ہوں۔ اگر میرے ذمے تم میں سے کسی کا کچھ نکلتا ہے تو میرے پاس جو کچھ ہے تمہارا ہے"۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو مذہبی فرائض ادا کرنے اور امن و آشتی کی زندگی بسر کرنے کی تاکید فرمائی۔ اس خطبے کے تین دن بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری ۸ جون ۶۳۲ء کو آپؐ نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۴ء

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ چن لیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ بنتے ہی فتنہ ارتداد کا خاتمہ کیا جو کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہو گیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے وفات سے کچھ روز پہلے رومیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ ابوبکر صدیقؓ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ جس فوج کو آنحضرت ﷺ نے تیار کیا تھا اسے روکا جائے۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ کی سربراہی میں ایک لشکر رومیوں سے نبٹنے کے لئے روانہ کر دیا گیا جس نے کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد ایک لشکر خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں ایران سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ خالد بن ولیدؓ نے پہلے چھوٹی چھوٹی کامیابیاں حاصل کیں بعد ازاں ۶۳۶ء میں ایرانیوں سے فیصلہ کن لڑائی جنگ قادسیہ ہوئی۔ ایرانی سپہ سالار رستم اور مسلمان سپہ سالار خالد بن ولیدؓ کے لشکروں کے درمیان چار روز تک جاری رہنے والی جنگ میں بالآخر مسلمان فاتح ہوئے۔ رستم مارا گیا، ایرانیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ ۶۳۷ء کے وسط تک مسلمانوں نے ایرانیوں کا دارالسلطنت بھی فتح کر لیا۔ ۶۴۰ء میں بصرہ اور کوفہ بھی فتح ہو گئے۔ ۶۴۲ء میں ایرانی حاکم یزدگرد نے بہت بڑی فوج تیار کی اور نہاوند کے مقام پر پھر ایک بڑی لڑائی ہوئی لیکن ایرانیوں کو پھر شکست ہوئی۔ ان کا سپہ سالار مارا گیا، یزدگرد فرار ہو گیا۔ اس جنگ میں ایک لاکھ ایرانی سپاہی قتل ہوئے۔ یہ فتوحات حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئیں۔

۶۳۴ء

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ۱۳ ہجری ۶۳۴ء میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ بنے۔ خلیفہ بننے کے بعد انہوں نے عراق اور شام کی فتوحات کی طرف توجہ دی۔ حضرت خالدؓ بن ولید کی سربراہی میں ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا جس نے شام کے صدر مقام دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ چھ مہینے کے محاصرے کے بعد دمشق کی رومی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ یہ واقعہ ۶۳۵ء میں ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۶ء

رومیوں کی شکست

رومیوں کی پے در پے شکستوں نے روم کے شہنشاہ ہرقل کو چونکا دیا۔ اس نے ایک بڑی فوج تیار کی تاکہ مسلمانوں سے رومی مقبوضات آزاد کروائے جاسکیں۔ اس فوج سے مسلمانوں کا مقابلہ یرموک کے میدان میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد ۳۵ ہزار کے لگ بھگ تھی جبکہ رومی دو لاکھ کے قریب تھے۔ جنگ شروع ہوئی۔ پہلے تو رومی آگے بڑھتے رہے لیکن بعد میں مسلمانوں کے ایک دستہ نے جنگی حکمت عملی کے تحت پیچھے سے حملہ کیا جس سے رومیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ آدھی سے زیادہ رومی فوج ماری گئی جو بچ گئے وہ بھاگ نکلے۔

۶۳۶ء

جنگ قادسیہ

واقعہ جسر میں تباہی خیز واقعات کے بعد مسلمانوں نے ایران پر دوبارہ حملے کرنے شروع کر دیے۔ ایک باقاعدہ اور بڑا حملہ ۶۳۶ء میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی سرکردگی میں کیا۔ قادسیہ کے میدان میں لڑی جانے والی اس جنگ کا شمار اسلام کی فیصلہ کن جنگوں میں ہوتا ہے۔ اس جنگ میں ایرانیوں کو بہت بری طرح شکست ہوئی ان کی تمام سلطنت کا نام ونشان مٹ گیا۔ مسلمان جب جنگ کی غرض سے دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر (جہاں بغداد آباد ہے) پہنچے تو حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے خدا کا نام لے کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ اپنے سردار کو آگے بڑھتے دیکھ کر باقی فوج نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیے۔ اس طرح پوری فوج بغیر پل کے دریا کو پار کر گئی۔ ایرانیوں نے جب یہ دیکھا تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور وہ "دیوان آمدند دیوان آمدند" کہتے ہوئے ڈر کے مارے بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے دارالحکومت مدائن پر آسانی سے قبضہ جمالیا۔ مدائن کی فتح کے بعد مسلمانوں کی سلطنت پورے عراق اور قوزستان کے علاقے تک پھیل گئی۔

۶۴۱ء

جنگ نہاوند

جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی شاندار کامیابی کے بعد ایرانی مجوسی مسلمانوں کی اس تیزی سے بڑھتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوحات سے سخت پریشان تھے اور اپنے علاقوں کی بازیابی کے لئے برابر حملے کرتے رہتے تھے جس کے مستقل سدباب کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کو مجبوراً عام لشکر کشی کا حکم دینا پڑا۔ عراق اور شام کی سرحد کے قریب نہاوند کے مقام پر ایرانیوں سے پھر ایک بڑی جنگ ہوئی۔ اس موقع پر ایرانیوں نے گزشتہ قادسیہ کی جنگ سے بھی زیادہ بڑے پیمانے پر فوجی تیاریاں کی تھیں۔ شاہ ایران یزدگرد نے ڈیڑھ لاکھ کا لشکر جرار مردان شاہ کی زیرسرکردگی میں روانہ کیا۔ مسلمانوں کی فوج نعمانؓ بن مقرن کی سپہ سالاری میں تھی۔ لڑائی دوبدو ہوئی، گھمسان کا رن پڑا، تیس ہزار ایرانی مارے گئے اور ان کو شکست فاش اٹھانا پڑی۔ اس معرکہ میں مسلمانوں کے سپہ سالار نعمانؓ بن مقرن نے جام شہادت نوش کیا۔ نہاوند کی اس لڑائی کو فتح الفتوح بھی کہا جاتا ہے۔ اس شکست نے ایرانیوں کی کمر توڑ دی اور وہ اس کے بعد کہیں بھی جم کر نہ لڑ سکے۔ ایران کے اندر مختلف مقامات پر اسلامی فوج نے اپنے ڈیرے جما لئے۔ چار پانچ سال کے عرصے میں اسلامی فوج نے ہمدان، رے، طبرستان، آذربائیجان اور کرمان کے علاقوں پر قبضہ جما لیا۔

۶۴۴ء

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت

حضرت عمر فاروقؓ کو شہید کر دیا گیا۔ ان کی شہادت سے اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔ ابولولو فیروز ایک ایرانی تھا جسے حضرت عمر فاروقؓ سے ذاتی دشمنی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، ابولولو نے حملہ کیا، کاری زخم آیا، اس لئے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں مسلمانوں نے جزیرہ قبرص، ہرات، غزنی، کابل، بلخ، بخارا اور خوارزم فتح کئے۔

۶۴۵ء

جاپان میں بغاوت

جاپان میں شہنشاہ شوٹوکو کی حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی جس کے نتیجے میں اس کی حکومت ختم ہو گئی۔ نئی حکومت نے اپنے نظام حکومت کو آہستہ آہستہ چینی نظام حکومت کے مطابق بنا ڈالا۔ مرکزی حکومت کا سارا نظام از سر نو ترتیب دیا گیا۔ کسانوں پر بے تحاشا ٹیکس لگائے گئے۔ امراء و ادباء کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیا گیا جس کے نتیجے میں امراء نے آہستہ آہستہ اپنا اثر و رسوخ بڑھانا شروع کر دیا یہاں تک کہ بادشاہ وقت کی حیثیت کم ہو گئی۔

۶۵۵ء

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے شہید کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔

۶۵۶ء

جنگ جمل

اسلامی تاریخ کی یہ مشہور جنگ عراق میں بصرہ کے قریب ہوئی۔ یہ جنگ منافقین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا نتیجہ تھی۔ اس میں ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جبکہ دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ دونوں جانب بات چیت سے غلط فہمیاں دور ہو گئی تھیں لیکن وہاں موجود بعض منافق اور فسادی عناصر نے ایک رات تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں طرف کی فوجوں پر حملہ کر دیا اور دونوں فریقوں نے یہ سمجھا کہ ہم پر مقابل فریق نے حملہ کر دیا ہے اور یوں لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام حالات سے باخبر کر دیا اور وہ مطمئن ہو کر واپس چلی گئیں۔ اس جنگ کو جنگ جمل کہتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار تھیں اور اونٹ کو عربی میں جمل کہتے ہیں۔

۶۵۷ء

جنگ صفین

جنگ جمل سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر بیعت کی دعوت دی اور لکھا پہلے میری اطاعت قبول کرو، اس کے بعد باضابطہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص کے مقدمے کو پیش کرو۔ میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بیعت لینے اور صلح کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ صفین میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ شروع میں معمولی جھڑپیں مہینوں جاری رہیں تاہم بعد میں زبردست جنگ شروع ہو گئی۔ صفین کا آخری معرکہ جو لیلۃ الحریر کہلاتا ہے بہت زوردار تھا اور پورا دن اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری رات جاری رہا۔ اس معرکے میں حضرت علیؓ کی فوجوں کا پلہ بھاری رہا۔ صبح جب فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو دیکھا کہ حضرت امیر معاویہؓ کی فوجوں نے نیزوں پر قرآن اٹھائے ہیں اور ثالثی پر آمادہ ہیں۔ چنانچہ لڑائی بند ہوگئی۔ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاصؓ ثالث مقرر ہوئے۔ دونوں حکم دومۃ الجندل کے قریب ایک مقام پر اکٹھے ہوئے۔ یہ کوشش بھی نتیجہ خیز نہ ہوسکی۔ لیکن اس کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ دونوں نے مسلمانوں کی آپس میں خون ریزی روکنے کے لیے صلح کر لی۔

۶۵۹ء

نہروان کی جنگ

جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی فوج کے ایک حصہ نے شامیوں سے مصالحت کرنے پر بغاوت کردی۔ ان کا موقف تھا کہ قرآن کی موجودگی میں انسانوں کی ثالثی بے بنیاد ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے نہ صرف حضرت علیؓ سے بغاوت کردی بلکہ ان کے دشمن ہوگئے۔ ان لوگوں کے سردار کا نام اشعث بن راسبی تھا۔ انہوں نے اشعث بن راسبی کی سربراہی میں حروراء کے مقام پر اپنی تنظیم کی بنا ڈالی۔ یہی لوگ بعد میں خارجی کہلائے۔ ان کا نعرہ تھا کہ لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ (حکم اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں)۔ حضرت علیؓ نے ان کی سرکوبی کرنا چاہی۔ ۶۵۹ء میں واسط اور بغداد کے درمیان نہروان کے مقام پر ان کے درمیان جنگ ہوئی جس میں خارجیوں کو شکست ہوئی۔

۶۶۰ء

حضرت علیؓ کی شہادت

حضرت علیؓ کوفہ کی مسجد میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک خارجی ابنِ مُلجم نے حملہ کیا۔ زخم کاری تھا، ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری ۶۶۰ کو تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوگئے۔ ان کی وفات پر خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوگیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسنؓ نے خلافت کی مسند سنبھالی لیکن چھ ماہ بعد دستبردار ہوگئے اور حضرت امیر معاویہ ﷛ بن ابی سفیان نے خلافت سنبھال کر خلافت بنی امیہ کی بنیاد رکھی۔ امیر معاویہؓ سیاست میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے فتنوں کو دبایا، افراتفری دور کی، امن قائم کیا۔ رومیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یکے بعد دیگرے شکست دی۔ بہت سے نئے علاقے فتح کئے۔

۶۷۳ء

قسطنطنیہ کا محاصرہ

قسطنطنیہ یورپ کا قلب تھا۔ امیر معاویہ ؓ نے بڑے اہتمام سے اس پر فوج کشی کی اور سفیان بن عوف ازدی کو ایک بڑی فوج کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے لشکر کو بشارت دی تھی لہٰذا بہت سے ممتاز صحابہ بھی اس جہاد میں شریک ہوئے، جن میں میزبانِ رسول ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ، عبداللہ بن عمر ؓ اور عبداللہ بن عباس ؓ شامل تھے۔ اسلامی بیڑا باسفورس میں داخل ہوا۔ رومیوں نے پوری قوت سے مدافعت کی۔ کئی خون ریز معرکے ہوئے۔ قسطنطنیہ کی فصیل اونچی تھی اور مسلمان نشیب میں تھے، اس لیے انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی معرکے کے دوران حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کی مرض الموت میں وفات ہوئی اور انہیں ان کی وصیت کے مطابق قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے لے جا کر دفن کیا گیا۔ مسلمان کچھ دنوں کے محاصرے کے بعد واپس لوٹ آئے۔

۶۸۰ء

حضرت امام حسین ؓ کی شہادت

حضرت امیر معاویہ ؓ نے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ خلافت راشدہ کے زمانے میں خلیفہ کا انتخاب مشورے سے کیا جاتا تھا اور کبھی کسی خلیفہ نے اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ یزید کے دور میں کربلا کا دلدوز سانحہ ہوا۔ حضرت امام حسین ؓ حضرت علی ؓ کے صاحبزادے اور نبی کریم ﷺ کے نواسے تھے۔ کوفے کے لوگوں نے انہیں خط لکھا کہ آپ تشریف لا کر ہمیں یزید کی حکومت سے نجات دلائیں۔ وہ جانثاروں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ روانہ ہوئے۔ کربلا کے مقام پر یزید کی فوج نے انہیں روک کر ان کے رفقا سمیت بھوک پیاس کے عالم میں شہید کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۶۸۲ عیسوی ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو پیش آیا۔

۶۸۴ء

اموی خلافت کا باقاعدہ آغاز

یزید کی موت کے بعد اس کا بیٹا معاویہ ثانی خلیفہ مقرر ہوا لیکن حجاز کے لوگوں نے عبداللہ ؓ بن زبیر کو اپنا خلیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتخب کیا۔ اموی خاندان کے رکن مروان نے عبداللہ بن زبیرؓ کو خلیفہ ماننے سے انکار کر دیا اور شام کے علاقے میں اپنی خلافت قائم کر لی۔ ۶۹۲ء میں عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا گیا۔ یوں سارے اسلامی ممالک اموی خلافت کی ماتحتی میں آ گئے۔

۷۰۰ء

مسئلہ جبر و قدر

شیعہ و خوارج کی باہمی آویزش کے نتیجے میں لوگوں میں مناظروں اور مباحثوں کا زور بڑھا اور مختلف عقیدوں پر شدید اختلاف رائے کا اظہار ہونے لگا۔ جنگ و جدل کے ساتھ قیل و قال کا تصادم اپنے اپنے موقف کی برتری ثابت کرنے کے لئے قرآن حکیم کی آیات تلاوت کی جانے لگیں۔ اس دوران تقدیر کا مسئلہ بھی باعث نزاع بنا رہا۔ اس کی ترویج اس وقت ہوئی جب بنو امیہ نے واقعہ کربلا کو منشائے ایزدی قرار دے کر اپنی برتری ثابت کرنا چاہی۔ جبکہ ان کے مخالف گروہ نے ارادہ کی آزادی اور انسان کی خود مختاری پر زور دیا۔ جبریہ کا عقیدہ یہ تھا کہ کائنات کی باقی تمام اشیاء کی طرح انسان بھی تقدیر الٰہی کا پابند ہے۔ اسے اپنی سوچ اور عمل پر ہرگز اختیار نہیں، جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس قدریہ کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے خود مختار بنایا ہے اور ارادہ و عمل کی آزادی دے رکھی ہے۔ اس کے سامنے متبادل راستوں میں سے کسی ایک راستے کے انتخاب کا موقع ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو کسی ایک راستے کو ترک کر کے دوسرے راستے کا چناؤ کر سکتا ہے۔ یہ آزادی انسان کو ذمہ دار بناتی ہے۔ جبریہ اور قدریہ میں خوب بحثیں ہوتی تھیں جو بعض اوقات قتال تک پہنچ جاتیں۔

۷۰۵ء

ولید بن عبدالملک خلیفہ بنا

بنو امیہ خاندان کا پانچواں خلیفہ ولید بن عبدالملک تھا۔ ولید بن عبدالملک ۷۰۵ء میں خلیفہ بنا۔ اس کے عہد حکومت میں وسط ایشیاء، سندھ، ہسپانیہ اور جنوبی فرانس فتح ہوئے۔ افریقہ کے جو علاقے مسلمانوں کے قبضے سے نکل گئے تھے ان پر دوبارہ تسلط قائم کیا گیا۔ ولید کا زمانہ بڑا امن و امان کا زمانہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۱ء

جبل الطارق کی لڑائی

۷۱۱ء میں موسیٰ بن نصیر نے ایک بہادر سردار طارق بن زیاد کو ہسپانیہ پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ صرف سات ہزار سپاہی تھے۔ طارق کے جہازوں نے جس جگہ لنگر ڈالا تھا وہ جبل الطارق کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہی لفظ ہے جو بگڑ کر جبرالٹر بن گیا ہے۔ مسلمان جن جہازوں پر بیٹھ کر آئے تھے، طارق نے انہیں آگ لگا دی تاکہ کسی کو پیچھے ہٹنے کا خیال تک نہ آئے۔ اس لڑائی میں ہسپانیوں نے سخت شکست کھائی۔ ان کا بادشاہ راڈرک مارا گیا۔ چند مہینوں کے اندر ہسپانیہ کا ایک بڑا حصہ فتح ہو گیا۔ ۷۱۲ء میں موسیٰ بن نصیر خود مسلمانوں کا لشکر لے کر طارق کی فوج سے آملا۔ اب مسلمان تیزی سے بڑھے اور کچھ ہی عرصے میں سارا ہسپانیہ فتح کر لیا۔

۷۱۲ء

سندھ پر حملہ

عربوں نے محمد بن قاسم کی سربراہی میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ عرب اس سے پہلے بھی ہندوستان کے مغربی حصوں، بلوچستان اور سرحد والے حصوں پر حملہ کر چکے تھے لیکن باقاعدہ حملہ ۷۱۲ء میں حجاج بن یوسف کی ہدایت پر محمد بن قاسم نے سندھ میں راجہ داہر کی ریاست پر کیا۔ محمد بن قاسم نے ۱۰ ہزار سپاہیوں کے ساتھ خشکی کے راستے دیبل پر حملہ کیا لیکن بہت سا جنگی ساز و سامان اور کھانے پینے کی چیزیں سمندر کے راستے سندھ پہنچائیں۔ محمد بن قاسم نے پہلے دیبل کو فتح کیا۔ وہ آگے بڑھ کر اور علاقے فتح کرنا چاہتا تھا لیکن اسی اثنا میں حجاج بن یوسف کا انتقال ہو گیا۔ نئے خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے طلبی کا حکم آپہنچا۔ نیا خلیفہ حجاج بن یوسف اور اس کے خاندان کا دشمن تھا۔ اس نے محمد بن قاسم کو قید کر دیا اور قید خانے ہی میں ان کو شہید کر دیا گیا۔

۷۱۴ء

چارلس مارٹل فرانس کا بادشاہ بنا

فرانس میں پہلے میرو ونجی حکومت تھی لیکن ساتویں صدی عیسوی سے ہی اس حکومت میں ٹوٹ پھوٹ کے آثار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمایاں ہونے لگے۔ ملک میں امراء کے طبقہ نے زیادہ اثر حاصل کرلیا۔ اس صورتحال میں ایک امیر چارلس مارٹل نے ناظر محل کے عہدے پر قبضہ کرلیا (ناظر محل اس دور میں ملک کا سب سے بڑا عہدہ ہوتا تھا بادشاہ کے برابر) اور سارے ملک پر اپنا تسلط قائم کرلیا۔ اس کے دور میں تمام فرنیک امراء اس طرح متحد ہو گئے کہ فرانس ایک منظم طاقت بن گیا۔ چارلس مارٹل نے ۷۴۰ء تک حکومت کی۔

۷۱۵ء

سلیمان خلیفہ بنا

ولید کے بعد اس کا بھائی سلیمان مسندِ خلافت پر بیٹھا۔ سلیمان بڑا نرم دل حکمران تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کسی قدر کینہ خو بھی تھا۔ چنانچہ سلطنت کے مختلف حصوں میں بغاوتیں پھوٹ پڑیں۔ اس زمانے میں بازنطینی سلطنت کے صدر مقام قسطنطنیہ پر بھی چڑھائی ہوئی۔ یہ شہر فتح نہ ہوسکا۔

۷۱۷ء

عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے

سلیمان کے بعد اس کے چچیرے بھائی عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے۔ عمر بن عبدالعزیز نے سلطنت میں وسعت پیدا کرنے کی بجائے سلطنت میں اندرونی استحکام پر زیادہ توجہ دی۔ اس طرح ان کے دور میں ہر طرف امن وامان کے علاوہ صنعت وحرفت اور معاشرتی پہلوؤں نے بہت ترقی حاصل کی۔ عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت راشدہ کے مماثل تھا اس لئے انہیں خلیفہ راشد خامس کہا جاتا ہے۔

۷۱۹ء

یزید دوم خلیفہ بنا

عمر بن عبدالعزیز کے بعد عبدالملک کا تیسرا بیٹا یزید تختِ خلافت پر بیٹھا۔ وہ بڑا آرام طلب اور عیش پرست نوجوان تھا اس لئے ملکی انتظام کا شیرازہ بکھر گیا۔ عربوں کے درمیان جھگڑے شروع ہوئے۔ سلطنت کے مختلف حصوں میں طرح طرح کے فتنوں نے سر اُٹھایا۔ یزید نے ان کی طرف بالکل توجہ نہ دی۔

۷۲۵ء

ھشام خلیفہ بنا

یزید کے بعد اس کا بھائی ھشام خلیفہ بنا۔ ھشام بڑا باہمت اور قابل خلیفہ تھا۔ اس نے ملکی انتظام کو درست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی۔ فتنوں اور شورشوں کو دبانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی لیکن سدباب مکمل طور پر نہ ہو سکا۔ فساد کی آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی۔

۷۲۹ء

معتزلہ فرقے کا آغاز

ابتدائی طور پر معتزلہ کا مقصد خوارج اور مرجیہ کے انتہا پسند نظریات کے درمیان اعتدال کی راہ اپنانا تھا۔ ایک طرف خوارج کے متشدد موقف کی تردید مقصود تھی اور دوسری طرف مرجیہ کی سہولت پسندی اور نرم روی کو غلط ثابت کرنا پیش نظر تھا۔ اس فرقے کا بانی واصل بن عطا تھا جو پہلے حسن بصریؒ کے خاص مریدین میں شامل تھا لیکن بعد میں اختلافات کی بنا پر اپنا الگ نظریہ بنالیا اور فرقے کی شکل دے ڈالی۔ معتزلہ نے اس عقیدے کا پرچار کیا کہ ایمان کی الگ حیثیت ضرور ہے لیکن اعمال ہر صورت میں لازمی ہیں۔ اسی لئے انہوں نے قرآن کی ان آیات پر خصوصیت سے زور دیا جن میں انسان کی قوت اختیار اور احساسِ ذمہ داری کو اجاگر کیا گیا ہے۔ معتزلہ نے پوری قوت کے ساتھ اس نظریے کا پرچار کیا کہ خدا ہر اعتبار سے ایک وحدت ہے جو کائنات کی ہر شے سے ماوراء ہے۔ معتزلہ کا خیال ہے کہ قرآن اور احادیث میں جو تشبیہہ کے الفاظ آئے ہیں وہ دراصل عام لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہیں چونکہ خدا کی ماورائی نوعیت عام لوگوں کے ذہن میں نہیں آسکتی لہٰذا تشبیہات واستعارات سے کام لیا گیا ہے۔ ان کے نزدیک خدا زمان ومکان سے ماوراء ہے اور انسانی آنکھ سے اوجھل ہے۔ اس عقیدے پر اصرار کیا کہ قرآن حادث اور مخلوق ہے۔ معتزلہ کے نزدیک خدا اپنے قوانین کا پابند ہے۔ اس کے طریقہ کار میں کبھی تغیر رونما نہیں ہوا۔ معتزلہ کے ان متنازعہ خیالات کے خلاف غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ آگے چل کر خلفائے بنوعباس ہی کے ہاتھوں انہیں پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح یہ تحریک زوال پذیر ہوگئی۔

۷۳۲ء

تورس کی لڑائی

ہسپانیہ کے والی عبدالرحمٰن الغافقی نے فرانس پر ایک بڑا حملہ کیا۔ پہلے تو اس نے پے در پے فرانسیسیوں کو شکست دی۔ کئی شہروں، پوئٹرز، پورس، بورڈ اور دیگر علاقوں پر قبضہ کرلیا لیکن دریائے ڈینیوب کے کنارے فرانس کا بادشاہ چارلس مارٹل ایک بڑی فوج لے کر مسلمانوں کے مقابلے پر آیا۔ مسلمانوں کی تعداد بہت کم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ جنگ کے دوسرے دن امیر عبدالرحمٰن شہید ہو گئے۔ اس کی شہادت سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے مسلمان فوجیں رات کی تاریکی میں میدانِ جنگ سے واپس ہو گئیں۔ دوسرے دن میدانِ جنگ خالی دیکھ کر عیسائی بہت حیران ہوئے تاہم انہیں مسلمانوں کا پیچھا کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

۷۴۱ء

پیپن فرانس کا بادشاہ بنا

چارلس مارٹل کا بیٹا۔ پیپن فرانس کا ناظر محل بنا۔ پیپن کارولنجی خاندان کا پہلا شخص ہے جس نے فرنیکوں کے بادشاہ کا لقب اختیار کیا۔ اس نے سلطنت کو مزید مستحکم کیا اور اپنی قوت کو اس درجے پر لے آیا جسے بین الاقوامی روابط کا درجہ کہتے ہیں۔ اس کے دور میں اٹلی پر لمبارڈوں نے قبضہ جما لیا۔ اٹلی کے پوپ سٹیفن ثانی نے پیپن سے مدد مانگی۔ پیپن نے پوپ سے کہا کہ وہ اگر اسے جرمنی کا بادشاہ بنا دے تو وہ اس کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ پوپ فوراً رضامند ہو گیا۔ ۷۵۴ء میں پیپن کی تاجپوشی ہوئی۔ اس کے فوراً بعد پیپن نے لمبارڈوں سے دو دو ہاتھ کیے اور انہیں شکست دے کر مفتوحہ علاقوں سے دست برداری پر مجبور کیا۔ اس طرح تمام علاقہ آزاد کروا کر پوپ کے حوالے کیا۔

۷۴۴ء

چین اور عربوں کی جنگ

چینی فوج کی پامیر کے علاقے میں عربوں کے ایک لشکر سے ٹکر ہوئی جس میں چینی فوجوں کو شکست ہوئی اور مشرقی ترکستان چینیوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ پھر یہاں اویغور سلطنت قائم ہوئی جو ۷۶۰ء تک قائم رہی۔

۷۵۰ء

خلافت بنوامیہ کا خاتمہ

اموی خلافت کے خلاف ابو مسلم خراسانی نے ایک بڑی فوج جمع کر لی تھی جو پوری طرح سامان جنگ سے آراستہ تھی۔ اس فوج نے آہستہ آہستہ اموی خلافت کے علاقوں پر حملے کرنے شروع کر دیے۔ پہلے عراق اور خراسان نے ابو مسلم سے شکست کھائی پھر اس نے کوفہ پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد ۷۵۰ء میں دریائے زاب کے کنارے ابو مسلم اور بنوامیہ کی فوجوں کے درمیان فیصلہ کن لڑائی ہوئی جس میں ابو مسلم فتح یاب ہوا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح خلافت بنو امیہ کا خاتمہ اور عباسی خلافت کا آغاز ہوا۔

۷۵۱ء

تالاس کی جنگ

آٹھویں صدی کے درمیان تک چین نے ایشیا کے درمیانی علاقہ پر اپنا تسلط قائم کر لیا تھا۔ اس کے مقبوضہ علاقوں میں آج کل کے پاکستان کے بہت سے اندرونی علاقے بھی شامل تھے۔ چین نے اپنا قبضہ برقرار رکھنے کی خاطر ترکوں، عربوں اور دوسرے دشمنوں سے بہت سی جنگیں کیں۔ ۷۵۱ء میں چین اور عربوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ یہ لڑائی تالاس کے مقام پر ہوئی۔ اس جنگ میں عرب فوجوں کا سپہ سالار تاشقند کا ایک شہزادہ تھا۔ عربوں کو فتح ہوئی اور چین واپس اپنے علاقوں میں جانے پر مجبور ہو گیا۔ اس فتح سے عربوں کو جنوبی ایشیائی علاقوں میں اسلام پھیلانے کی سہولت مل گئی۔

۷۵۴ء

عباسی خلیفہ منصور

خلافت بنی عباس کا دوسرا خلیفہ منصور ۷۵۴ء میں خلیفہ مقرر ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چچا نے بغاوت کر دی لیکن ناکام ثابت ہوئی۔ ابو مسلم جس نے عباسی خلافت قائم کرنے میں بڑا کام کیا تھا لوگوں میں مقبول ہو رہا تھا۔ منصور کے دور میں بغداد کو اسلامی سلطنت کا دارالحکومت مقرر کیا۔ اس کے دور میں علوم و فنون نے بڑی ترقی کی۔

۷۵۵ء

چین میں بغاوت

چین میں تانگ حکومت کے خلاف ایک شخص این لیوشن نے بغاوت کر دی۔ یہ بغاوت آٹھ سال جاری رہنے کے بعد فرو کر دی گئی۔ اس بغاوت کو خونی بغاوت بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہزاروں افراد مارے گئے۔

۷۵۶ء

عبدالرحمٰن اول ہسپانیہ کا والی بنا

بنو امیہ کی تباہی کے بعد اس خاندان کا ایک نوجوان عبدالرحمٰن بھاگ کر ہسپانیہ چلا گیا اور والیِ ہسپانیہ یوسف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست دی۔ آہستہ آہستہ تمام مخالفوں کو مغلوب کر کے پورے ہسپانیہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔

۷۶۸ء

شارلمین تخت جرمنی پر بیٹھا

پپین نے ۷۶۸ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا چارلس اعظم یا شارلمین تخت سلطنت پر بیٹھا۔ شارلمین نے ہسپانیہ کے مسلمانوں پر کئی مرتبہ لشکر کشی کی اور پیرینز سے جنوب تک کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ ۷۷۳ء میں پوپ کی مدد کی اور لمبارڈوں کو شکست دے کر لومبارڈی کی بادشاہت پر قبضہ کر لیا۔ غرض روما تا سارا اٹلی اس کے تسلط میں تھا۔

۷۷۵ء

عباسی خلیفہ مہدی

منصور کے بعد اس کا بیٹا مہدی تخت خلافت پر بیٹھا۔ مہدی بڑا خدا ترس اور فیاض حکمران تھا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی اکثر قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس کے دور میں ایک شخص مقنع نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مہدی نے فتنے کو مٹا دیا۔

۷۷۷ء

شارلمین کا حملہ

جرمن بادشاہ شارلمین نے ہسپانیہ پر حملہ کیا لیکن ہسپانیہ کے امیر نے شارلمین کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ اس کی فوج کا ایک بڑا حصہ رون کس والس میں مکمل طور پر تباہ کر ڈالا جس کے نتیجے میں شارلمین ایک بڑی ہزیمت اٹھا کر پلٹ گیا۔

۷۸۶ء

ہارون الرشید

مہدی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا موسیٰ ہادی خلیفہ ہوا لیکن وہ جلد ہی انتقال کر گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی ہارون الرشید خلیفہ بنا۔ ہارون الرشید بڑا دیندار اور فیاض خلیفہ تھا۔ اگرچہ اسے جاہ و حشم اور عظمت و شوکت کے سامان جمع کرنے کا بڑا شوق تھا پھر بھی اسے اپنی عوام کا بڑا خیال تھا۔ اس نے اپنے دور میں عوامی فلاح و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہبود کے بہت سے کام کروائے۔ کابل اسی کے عہد میں فتح ہوا، سلطنت کی حدود ہندوکش تک جا پہنچیں۔

۷۸۸ء

ہشام اول

عبدالرحمٰن اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہشام اول تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہوتے ہی اسے دو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک تو اس کے بھائی نے بغاوت کر دی دوسرے ایک اور سردار نے بغاوت کا علم لہرایا۔ ہشام نے ان دونوں مشکلات پر قابو پالیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں پوری طرح امن و امان قائم کر دیا۔

۷۹۶ء

حکم اول ہسپانیہ کا والی بنا

ہسپانیہ میں ہشام اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا حکم اول تخت نشین ہوا۔ حکم اول اپنے باپ کے بالکل برعکس تھا۔ آرام طلب اور عیش پسند تھا۔ اس کے دور میں دربار میں گویوں اور شاعروں نے جگہ لے لی۔ شعر و سخن اور راگ رنگ کی محفلیں گرم ہونے لگیں۔

۸۰۰ء

راجپوت مصوری کا آغاز

آٹھویں صدی عیسوی میں شمالی ہندوستان میں راجپوت مصوری کا آغاز ہوا۔ اس دور میں ہندوستان میں بدھ مت اور جین مت رُو بہ زوال تھے۔ بدھ مت کے پیروکار شاہی گپتا خاندان نے بدھ اور جین آرٹ کو بہت ترویج دی تھی لیکن گپتا خاندان کے ساتھ بدھ مت اور جین کے زوال نے اس جمالیاتی ذوق کو ڈانواڈول کر دیا۔ لوگوں کی جمالیاتی حس کا اظہار ہندو تہوار اور میلے مثلاً دیوالی، رنگولی اور ہولی وغیرہ کے ذریعے ہونے لگا۔ اسی دوران ہندو مذہبی معاشرے اور ثقافت نے پنپنا شروع کیا۔ بڑے بڑے ہندو مذہبی پیشواؤں نے مذہبی ادب کو ایک نیا رنگ دیا۔ فن کتابت کو اپنایا گیا۔ پران، گیتا، بھگوت گیتا اور مہا بھارت جیسے عظیم شاہکار لکھے گئے۔ ان تمام مذہبی کتابوں کو تصویروں سے مزین کیا گیا۔ راگ مالا کی تصویریں بنائی گئیں۔ موسمی تہواروں کو جلی مصوری کے رنگ میں رنگ دیا گیا۔ مصوری کے ہر عنصر کو ایک مخصوص قاعدے اور کلیے کے تحت بنایا جاتا۔ انسان درخت، جانور، پرندے ہر چیز کو سیاہ رنگ کے حاشیے میں بنایا گیا۔ یہیں سے راجپوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ تھا۔ اس کی حکومت کے ابتدائی عہد میں بعض شورشیں بھی بپا ہوئیں لیکن اس نے شورش پسندوں کی سرکوبی کی اور سلطنت میں امن وامان قائم کردیا۔ اس کے عہد کا بیشتر حصہ بڑے امن وامان، علم وتہذیب اور فنون کی ترقی کا زمانہ ہے۔ ریاضی، ہیئت اور طب نے بڑی ترقی کی۔

۸۱۴ء

شارلیمین کی وفات

۸۱۴ء میں جرمن شہنشاہ شارلیمین نے وفات پائی۔ اس کی وفات تک جرمن مقبوضات میں بہت سے علاقے شامل ہوچکے تھے جس کا سہرا اس کے سر بندھتا ہے۔ ان فتوحات میں لمبارڈی، وینس، ڈلمیشیا، کارسیکا، آسٹریا، بوسیریا، سکیسی اور ڈینوب شامل ہیں۔

۸۱۵ء

جابر بن حیان کی وفات

۸۱۵ء میں مشہور مسلمان مفکر، فلسفی اور سائنسدان جابر بن حیان نے وفات پائی۔ جابر بن حیان کو اسلام کا علم کیمیا کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات موجود ہیں۔ تاہم اتنا معلوم ہے کہ اس کے خاندان کا تعلق جنوبی عرب کے ایک قبیلے ازد سے تھا جو اسلام کے عروج کے زمانے میں کوفہ میں آباد ہوگیا تھا۔ جابر بن حیان کے والد شیعہ تھے۔ جابر بن حیان غالباً خراسان ہی کے ایک شہر لوس میں پیدا ہوا۔ ابتدائی زندگی وہیں گزارنے کے بعد عرب چلا گیا۔ آخری عمر میں بغداد آگیا اور بقیہ زندگی ہارون الرشید کے دربار میں گزاری۔ ہارون الرشید نے ان کو کیمیا سازی کا کام سونپا۔ جابر کی سب سے زیادہ مشہور کتابوں میں ایک سو بارہ کتابوں کا مجموعہ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ستر کتابوں کا مجموعہ بھی شامل ہے جن میں اکثر لاطینی زبان میں ترجمہ ہوچکی ہیں۔ ان کی ایک مشہور کتاب کا نام الموازین ہے جس میں اس مشہور نظریہ توازن کا خاکہ پیش کیا ہے جس پر جابر کی ساری کیمیائی سائنس کی بنیاد ہے۔ جابر بن حیان کی شہرت تو کیمیادان کے حوالے سے ہوئی تاہم وہ ایک اعلیٰ پائے کا مفکر، فلسفی، طبیب، منطقی اور ہیئت دان بھی تھا۔ اس نے ایک مخصوص قسم کے فلسفہ فطرت کا نظریہ بھی پیش کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصوری کی ابتدا ہوتی ہے۔

۸۰۰ء

سلطنت روما کا احیاء

آٹھویں صدی عیسوی کے اختتام تک مغربی یورپ کے وہ تمام علاقے جو کسی زمانے میں سلطنت رومہ کا حصہ تھے شارلیمن کی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ جنوبی اٹلی، شمالی افریقہ، برطانیہ اور ہسپانیہ کے علاوہ تمام علاقے اس کے قبضے میں تھے۔ شارلیمن نے شاہ فرانس کی حیثیت میں ایک وسیع اور پائیدار سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کام میں اسے کلیسا کی قوتوں کی بھرپور حمایت اور مدد حاصل تھی۔ چنانچہ اس نے مغربی سلطنت رومہ کا شہنشاہ بننے کا سوچا۔ اس غرض سے وہ ۸۰۰ء میں رومہ پہنچا۔ شارلیمن تین ہفتے روما میں ٹھہرا۔ اس دوران رومہ کے پوپ اعظم لیو سوم نے اپنے ہاتھوں سے شہنشاہی کا تاج اس کے سر پر رکھا۔ اس سے رومہ کی مشرقی سلطنت کے الحاق کا مسئلہ پیدا ہوا۔ شارلیمن نے تجویز دی کہ مشرقی سلطنت کی ملکہ آئرین اس سے شادی کرے، اس طرح دونوں ریاستیں ایک سلطنت بن جائیں گی۔ مگر اسی دوران ملکہ آئرین کو تخت سے اتار دیا گیا اور نسی قورس مشرقی سلطنت کا بادشاہ بن گیا۔ اب دونوں سلطنتوں کی سرحدوں کے بارے میں لڑائی چھڑ گئی۔ ایڈریاٹک میں ایک بحری جنگ بھی ہوئی۔ آخر شارلیمن کو جھکنا پڑا اور ۸۱۲ء میں دونوں سلطنتوں کی مساوی تقسیم عمل میں آ گئی۔

۸۰۹ء

امین الرشید

ہارون الرشید کے بعد اس کا بیٹا امین تخت نشین ہوا لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد امین اور اس کے بھائی مامون کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے۔ ان جھگڑوں کی ایک بڑی وجہ عربوں اور ایرانیوں کی دشمنیاں تھیں۔ ایرانی مامون کے ساتھ تھے جبکہ عرب امراء امین کے حامی تھے۔ مامون خراسان کا حاکم تھا۔ امین نے اس سے لڑنے کے لئے فوج بھیجی لیکن اس فوج نے شکست کھائی اور مامون کی فوجوں نے بغداد پر قبضہ کر لیا۔ امین اس ہنگامے میں مارا گیا اور مامون اس کی جگہ مسند خلافت پر بیٹھا۔

۸۱۳ء

مامون الرشید

مامون الرشید اپنے بھائی کی ہلاکت کے بعد عباسی خلیفہ مقرر ہوا۔ مامون الرشید انتہائی ذہین اور بیدار مغز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۲۰ء

امام شافعی کی وفات

امام شافعی نے وفات پائی۔ امام شافعی ۷۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ اصل نام ابوعبداللہ محمد بن ادریس تھا۔ بہت بڑے عالم تھے۔ حدیث اور فقہ میں بہت عبور حاصل تھا۔ ۸۲۰ء میں مصر میں انتقال کر گئے۔

۸۲۲ء

عبدالرحمٰن ثانی خلیفہ بنا

ہسپانیہ میں حکم اول کے بعد اس کا بیٹا عبدالرحمٰن ثانی حکمران ہوا۔ عبدالرحمٰن علم وفن کا بڑا قدردان تھا۔ موسیقی کے علاوہ مختلف علوم وفنون میں بھی مہارت رکھتا تھا۔ اس کے دور میں ہسپانیہ کی آمدنی بہت بڑھ گئی اور لوگ خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اس کے دور میں لیون اور فرانسیسی فوجوں سے لڑائی ہوئی جس میں ہسپانوی فتح یاب ہوئے۔

۸۲۵ء

انگلستان متحد ہوا

انگلستان ۸۲۵ء سے پہلے چھوٹی چھوٹی قبیلہ نما ریاستوں میں منقسم تھا۔ ان ریاستوں میں بیشتر پر اینگلز اور سیکسنز کی حکومت قائم تھی۔ ۸۲۵ء میں ایک سیکسن سردار ایگبرٹ نے بیشتر بڑی ریاستوں پر قبضہ جمالیا اور ایک متحد حکومت قائم کی۔ یہیں سے انگلستان باقاعدہ طور پر ایک ملک کی حیثیت سے سامنے آیا۔ لفظ انگلستان اینگلو اور سیکسن سے ہی مشتق ہے۔ چونکہ اینگلز اور سیکسنز ہی بڑے قبائل تھے اس لئے بعدازاں انگلینڈ، انگلستان، انگلش، انگریزی تمام نام اس سے بنے ہیں۔

۸۳۰ء

اصطرلاب ایجاد ہوا

عباسی دور حکومت کے سب سے مشہور ہیئت دان محمد بن عیسٰی نے ۸۳۰ء میں بغداد میں اصطرلاب تیار کیا۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے ستاروں کا فاصلہ معلوم کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کو نجومی استعمال کرتے تھے۔ اب یہ علم سیارگان کے ماہرین اور جغرافیائی علم کے ماہرین کے مصرف میں ہے۔ اس آلہ کی ایک قسم جہاز رانوں کے استعمال میں بھی آتی ہے۔ کولمبس نے بھی امریکہ کی دریافت میں اس طرح کا ایک آلہ استعمال کیا۔

۸۳۳ء

معتصم باللہ کا دور

مامون کے بعد اس کا بیٹا معتصم باللہ حکمران ہوا۔ ایرانی اس کے مخالف تھے اس لئے اس نے ایک بڑی فوج تیار کی جس نے بغداد پر قبضہ کیا۔ معتصم نے بغداد کے بجائے سامرہ کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ معتصم اگرچہ کٹر سپاہی تھا اور علمی ذوق نہیں رکھتا تھا تاہم وہ ہارون اور مامون کی طرح بڑے رعب اور دبدبے کا حکمران تھا۔

۸۴۲ء

واثق باللہ مسند نشین ہوا

معتصم کے بعد اس کا بیٹا واثق باللہ مسند خلافت پر بیٹھا۔ اس نے عربوں اور ایرانیوں کے بجائے ترکوں کا اقتدار بڑھانے کی وہ پالیسی جاری رکھی جو معتصم نے شروع کی تھی۔ رومی اور مسلمان اسیران جنگ کا تبادلہ کیا۔ واثق کے عہد حکومت سے خلافت کے زوال کا آغاز ہوتا ہے۔

۸۴۷ء

متوکل نے خلافت سنبھالی

واثق کے بعد اس کا بھائی متوکل جانشین ہوا۔ اس نے مسنون اسلامی عقائد کے اجراء کی کوشش کی۔ اس نے معتزلی عقائد سے دست برداری اختیار کی اور معتزلی علماء کو سزائیں دیں۔ متوکل کو ۸۶۱ء میں اس کے ترک محافظ نے قتل کر دیا۔

۸۵۵ء

امام احمد بن حنبلؒ نے وفات پائی

۸۵۵ء میں امام ابن حنبلؒ نے وفات پائی۔ پورا نام امام احمد بن حنبلؒ تھا۔ ۷۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ امام شافعی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شاگرد تھے۔ اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہوں نے حدیثوں کی ایک بہت بڑی کتاب مرتب کی جس میں چالیس ہزار حدیثیں ہیں جو مسند امام احمد بن حنبلؒ کے نام سے معروف ہے۔ ۸۵۵ء میں بغداد میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے جنازے میں آٹھ لاکھ سے زائد افراد شریک تھے۔

۸۶۱ء

خلافت عباسیہ کا زوال

خلافت عباسیہ کا زوال معتصم کی ایک غلطی سے شروع ہوتا ہے اور وہ غلطی یہ تھی کہ اس نے عربوں اور ایرانیوں کے مقابلے میں ترکوں کو بڑھایا جس سے ترکوں نے رفتہ رفتہ زور پکڑنا شروع کر دیا تھا۔ معتصم کے بعد اس کا بیٹا واثق باللہ خلیفہ بنا تو اس وقت ترک ایک بڑی طاقت کی شکل اختیار کر چکے تھے۔ واثق باللہ کے بعد جو لوگ تختِ خلافت پر بیٹھے وہ صرف نام کے ہی خلیفہ تھے۔ خلیفہ کو بے بس پا کر صوبوں کے حاکم بھی خود مختار ہو گئے جن میں اکثریت ترکوں کی تھی۔ صوبوں میں خلیفہ کا اقتدار صرف اسی قدر تھا کہ خطبے میں اس کا نام لیا جاتا تھا۔ دوسری طرف دار الخلافہ میں ترکوں کے اختیار کا یہ عالم تھا کہ جسے چاہتے تخت پر بٹھا دیتے اور جو خلیفہ ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرتا اسے خلافت سے اُتار دیا جاتا تھا۔

واثق باللہ کے چھوٹے بھائی متوکل علی اللہ نے ترکوں کا زور توڑنا چاہا۔ اس غرض سے اس نے عربوں کو اپنے ساتھ ملا لیا لیکن ترکوں نے اس کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۸۶۱ عیسوی کا ہے۔ اس قتل کے بعد خلافت کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو گیا۔ اب بغداد اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ترکوں کی حکومت تھی۔

۸۶۳ء

الخوارزمی کی وفات

۸۶۳ عیسوی میں ممتاز مسلم ریاضی دان الخوارزمی نے وفات پائی۔ محمد ابن موسیٰ الخوارزمی فن ریاضی میں مسلمان ماہرین کے امام کی حیثیت رکھتا ہے اور مسلمانوں میں اسی نے صحیح معنوں میں علم ریاضی پر کام شروع کیا۔ خوارزم میں پیدا ہوا۔ اس کی ابتدائی زندگی کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں۔ اس نے کچھ عرصہ بغداد میں گزارا۔ ہندوستانی علوم میں مہارت حاصل کرنے کے لئے اس نے ہندوستان کا سفر کیا۔ وہ المامون کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربار میں ایک ممتاز سائنس دان کی حیثیت سے فائز تھا۔ اس نے نجومیوں کے ساتھ قوس کا زاویہ ناپنے میں مدددی۔ اس کی تحریروں نے بعد کے ماہرین ریاضیات پر بہت گہرا اثر مرتب کیا۔ اس کی کتاب الجبر والمقابلہ "الجبرا" کے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ اس نے ہندی ہندسوں کو مسلم دنیا میں رائج کیا اور علم حساب پر اس نے جو کتابیں لکھیں ان ہی کے ذریعہ سے اہل مغرب کو ان ہندسوں کا علم ہوا۔ اس نے مصری فلسفی بطلیموس کی بیشتر تعلیمات کی تصحیح کی اور نئے جغرافیائی اور فلکیاتی نظام بنائے۔

۸۶۸ء

چھپائی کا نمونہ

۸۶۸ء میں چین میں بدھ مذہب کے پیروکاروں نے چھپائی کے لئے لکڑی کے سانچے تیار کئے اور ایک کتاب چھاپی جو کہ گوتم بدھ کی تعلیمات پر مبنی تھی۔ یہ دنیا بھر میں کاغذ پر چھپائی کا پہلا نمونہ تھا۔

۸۷۰ء

امام بخاریؒ کی وفات

۸۷۰ء میں امام بخاریؒ نے وفات پائی۔ امام بخاری کا اصل نام محمد بن اسماعیل تھا۔ بخارا میں ۸۱۰ء میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے امام بخاری کہلائے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے احکامات اور ان کی زندگی کے حالات کو بڑی تحقیق سے ایک کتاب میں جمع کیا۔ یہ کتاب صحیح بخاری کہلاتی ہے۔ اس کتاب کے مرتب کرنے میں انہوں نے تیس سال لگائے۔

۸۷۰ء

معتمد علی اللہ خلیفہ بنا

متوکل کے بیٹے معتمد علی اللہ نے تخت خلافت سنبھالا۔ اس نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی دربار کو سامرہ سے بغداد منتقل کرلیا۔ اس کے دور حکومت میں ترکوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ پر قابو پالیا گیا۔

۸۷۱ء

الفریڈ انگلستان کا بادشاہ بنا

الفریڈ ۸۷۱ء میں انگلستان کا بادشاہ بنا۔ اس کے دور میں بیرونی یورشیں بہت بڑھ گئیں۔ پہلے سکنڈے نیویا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قبیلوں نے حملہ کیا۔ اس کے بعد ناروے کے بحری پاؤں کا سیلاب امڈ آیا جنہیں وائی کنگ کہتے ہیں۔ الفریڈ نے ان تمام دشمنوں کا مقابلہ کیا اور ان سب کو مار بھگایا۔ اسی وجہ سے الفریڈ نے بڑی ناموری حاصل کی اور تاریخ میں الفریڈ اعظم کا خطاب حاصل کیا۔ تاہم اپنے دور کے اختتام پر اسے دریائے ٹیمز کا ایک بڑا ساحلی علاقہ ڈینیوں کے حوالے کرنا پڑا۔ الفریڈ نے ۸۹۹ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کی اولاد حکمران ہوئی جو دسویں صدی کے آخر تک حکمران رہی۔

۸۷۳ء

الکندی کی وفات

۸۷۳ء میں مشہور عرب فلسفی الکندی نے وفات پائی۔ الکندی ۸۰۱ء میں جنوبی عرب کے قبیلے کندہ میں پیدا ہوا۔ اس کے آباؤ اجداد کوفے میں رہائش پذیر ہو چکے تھے اور وہیں اس کے والد کوفے کے گورنر بھی تھے۔ ابتدائی زندگی کوفہ میں بسر ہوئی جو مروجہ علوم کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا۔ الکندی نے مذہبی علوم کے علاوہ فلسفہ اور ریاضی میں بھی کمال حاصل کیا۔ الکندی کو سریانی اور یونانی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اس کے علاوہ قدیم یونان کی علمی اور فلسفیانہ کتابوں سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ ابتداء میں اسے خلیفۂ وقت کے دربار میں بڑی عزت حاصل ہوئی لیکن زندگی کا آخری حصہ گمنامی میں گزارا۔ الکندی مسلمانوں کا پہلا فلسفی سائنسدان تھا۔ اس کی کتابوں کی تعداد دو سو سترہ سے زیادہ ہے۔ یہ کتابیں مختلف موضوعات، مثلاً منطق، فلسفہ، ریاضی، موسیقی، تاریخ اور طب پر لکھی گئیں۔ الکندی کو اسلامی فلسفہ کا بانی کہا جاتا ہے۔ وہ فلسفے میں اس اسلامی مکتبہ فکر کا بانی سمجھا جاتا ہے جو ارسطو کی تعلیمات کی قدر کرتا ہے۔ اس کے فلسفیانہ نظریات کے اثرات اس کے دور کے بعد کے آنے والے بہت سے فلسفیوں پر مرتب ہوئے۔

۸۷۷ء

حنین بن اسحاق کا انتقال ہوا

مشہور عرب عیسائی مفکر، سائنسدان، فلسفی اور طبیب حنین بن اسحاق ان عرب عالموں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے ترجمہ کے ذریعے یونانی علوم کو اسلامی علوم میں منتقل کیا اور اس کی ترقی میں ایک مفید کام سرانجام دیا۔ حنین بن اسحاق ۸۱۰ء میں حیرہ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ حیرہ میں عطار تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم جندی شاپور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاصل کی۔ پھر حصول علم کے لئے بغداد چلا گیا۔ بغداد میں مشہور عالم اور طبیب ابن ماسویہ کے تلامذہ خاص میں شامل ہو گیا۔ بعد میں یونانی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لئے اناطولیہ چلا گیا۔ یونانی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے بعد قدیم یونانی علم کے خزانوں کو عربی زبان میں منتقل کرنا شروع کیا۔ اس نے جو تراجم کیے وہ اپنی صراحت اور سند میں بہترین تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان تراجم کی وجہ سے مسلمانوں کی قدیم یونانی سائنسوں میں دلچسپی بڑھنا شروع ہوئی۔ بعض محققین یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ ابن اسحاق کی ان کاوشوں کے نتیجے میں مسلم مفکرین نے اسلامی فکر میں غلط عقائد کی آمیزش کی۔ حنین اپنے وقت کا ممتاز طبیب بھی تھا۔ اس نے علم نجوم اور فلسفہ کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ اس کی مشہور کتاب ''حکمتِ فلسفہ'' مغرب میں بہت مشہور ہوئی۔

۸۹۱ء

قرامطی فرقہ کا آغاز

قرامطی فرقہ کا آغاز ہوا۔ اس کا بانی مبانی حمدان قرمط تھا جو عراق کا ایک دیہاتی باشندہ تھا۔ اس نے ۸۹۱ء کے لگ بھگ اپنی تعلیمات کا آغاز کیا اور اپنے فرقہ کی بنیاد رکھی۔ قرامطی اپنے انقلابی رجحانات کی بدولت جلد ہی سیاسیات اسلام کا ایک اہم عنصر بن گئے۔ وہ اپنے مخالفین کا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں خون گرانا جائز سمجھتے تھے۔ ۸۹۹ء میں وہ فارس کے مغربی کنارے پر ایک خود مختار مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۹۳۰ء میں انہوں نے مکہ مکرمہ پر بھی ہلہ بول دیا اور حجرِ اسود کو بھی اٹھا کر لے گئے جسے بعد ازاں ۹۵۱ء میں فاطمی سلطان المنصور نے واپس لیا۔ کچھ ہی عرصے میں ان کا خاتمہ کر دیا گیا۔

۹۰۱ء

ثابت بن عقرہ کی وفات

ثابت بن عقرہ عرب صابی تھا۔ اس مذہب کے پیروکار ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ ثابت بن عقرہ ۸۲۶ء میں حران میں پیدا ہوا۔ علم ریاضی اور علم نجوم میں کمال حاصل تھا لیکن مذہبی عقائد کی وجہ سے وہ بغداد روانہ ہو گیا جہاں پر اس کی ملاقات محمد بن موسیٰ سے ہو گئی جو کہ اپنے دور کا بڑا عالم ریاضیات تھا۔ وہ ثابت بن عقرہ کی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہوا اور اسے اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ اسی دوران ثابت بن عقرہ کی شہرت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی دھوم مچی کہ اسے دربار میں خصوصی جگہ عطا کی گئی۔ وہ ایک اچھا مترجم بھی ثابت ہوا۔ اس نے طب اور فلسفے پر گراں مایہ کتب لکھیں۔ اس کے علاوہ اس نے نظریہ تعداد، نجم، طبیعات اور ریاضی کی دوسری شاخوں پر بھی ایسے مقالے لکھے جنہوں نے اپنے ہم عصر مفکرین پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ اس کے نظریہ "اہتزاز طریق الشمس" نے مغرب میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

۹۰۹ء

مصر کی فاطمی خلافت

۹۰۹ء میں اسماعیلیہ فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان عبیداللہ مہدی نے اپنی خلافت کا آغاز کیا۔ یہ خلافت فاطمی کہلاتی ہے۔ عبیداللہ اور اس کے ساتھی بڑے مستعد اور جفاکش لوگ تھے۔ چنانچہ انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں ایک وسیع سلطنت قائم کر لی جس میں شمالی افریقہ کے دوسرے ملکوں کے علاوہ مصر، بحیرۂ روم کے جزائر، سسلی، سارڈینیا اور کارسیکا وغیرہ شامل تھے۔

۹۱۱ء

کانراڈ جرمنی کا بادشاہ بنا

نویں صدی کے اواخر میں جرمنی میں مختلف سرداروں نے مختلف علاقوں میں اپنی حکومتیں قائم کر لیں لیکن جب بعد میں میگیاروں کے حملے کا خطرہ درپیش ہوا تو انہوں نے آپس میں اتحاد کر لیا اور کانراڈ کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس طرح فرانس کی طرح جرمنی میں بھی باقاعدہ حکومت کا قیام ہوا۔ کانراڈ پہلے فرینکونیا کا ڈیوک تھا۔

۹۱۹ء

ہنری اول بادشاہ بنا

جرمنی میں کانراڈ کی وفات کے بعد ڈیوک آف سیکسینی بادشاہ منتخب ہوا۔ اس کے بادشاہ بننے پر باقی ڈیوکوں سے کشمکش شروع ہو گئی۔ تاہم ڈیوک آف سیکسینی نے جلد ہی ہر جگہ شاہی قوت بحال کر دی اور ہنری اوّل کا لقب اختیار کیا۔ ہنری اوّل نے کلیسا سے اتحاد کیا جس سے مرکز میں مضبوطی آئی۔ ہنری اول کے دور میں سکنڈے نیوین میگیاروں نے حملہ کیا جسے ناکام بنا دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۲۵ء

الرازی کی وفات

۹۲۵ء میں مشہور مسلمان فلسفی اور طبیب الرازی کی وفات ہوئی۔ الرازی کو عالم اسلام کا سب سے عظیم طبیب تصور کیا جاتا ہے۔ اسے "جالینوسِ عرب" بھی کہا جاتا ہے۔ وہ مشرق اور مغرب دونوں جگہ یکساں شہرت کا حامل ہے۔ علم طب میں وہ ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ مشاہداتی علم کی بنا پر وہ ابن سینا پر بھی سبقت لے گیا ہے۔ ۸۲۵ء میں رے کے مقام پر پیدا ہوا، وہیں اپنی ابتدائی زندگی گزاری۔ وہ ایک بربط نواز تھا۔ تیس سال کی عمر میں اس کا رجحان موسیقی سے کیمیا سازی کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے طب اور فلسفے کی تعلیم علی ابن طبری سے حاصل کی۔ دور اور نزدیک کے طلباء استفادہ کرنے کے لئے اس کے پاس آتے۔ تصنیف و تالیف اور مطالعہ میں رغبت کی وجہ سے آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ رازی کی تقریباً ۱۴۰ کے قریب کتب کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ان میں سے بیشتر ضائع ہو گئیں۔ طب کی کتابوں میں سب سے اہم کتاب "الحاوی" ہے جو یورپ میں آج تک ایک مستند کتاب گردانی جاتی ہے۔ اس کی ایک شاہکار کتاب "مقالہ فی الجدری والحصبۃ" ہے جو چیچک اور خسرہ کی بیماریوں پر ہے۔ کیمیا سازی پر بھی اس کی کئی کتابیں بہت مشہور ہیں جن میں "سرّ الاسرار" کو خصوصی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ اس نے فلسفہ اور اخلاقیات پر بھی کتب لکھیں جو خاصی مقبول ہوئیں۔

۹۵۰ء

الفارابی کی وفات

۹۵۰ء میں ابو نصر الفارابی کی وفات ہوئی۔ الفارابی ماوراء النہر کے علاقے فاراب میں پیدا ہوا، اسی نسبت سے فارابی کہلایا۔ اس کے والد ایک جرنیل تھے۔ انہوں نے اس دور کے بہترین اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ شروع میں ہی مذہبی علوم اور زبانوں کی تعلیم حاصل کی۔ اسے مشرق کی تقریباً ہر زبان پر عبور حاصل تھا۔ زندگی کے آخری دور میں فلسفہ اور دوسرے علوم سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ وہ بغداد چلا گیا وہاں اس نے مشہور عیسائی عالم ابو بشر بن متی ابن یونس سے منطق کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں الفارابی خود بھی منطق کا ایک بڑا استاد بن گیا اور مشہور عیسائی فلسفی اور منطقی یحییٰ بن عدی کو پڑھایا۔ بغداد میں بیس برس گزارنے کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفارابی حلب میں سیف الدولہ کے دربار سے منسلک ہو گیا۔ الفارابی اسلام میں پہلا شخص ہے جس نے پوری طرح سے علوم کی درجہ بندی کی اور ہر ایک کی حدود متعین کیں۔ اسی لئے اسے معلم ثانی کا خطاب دیا گیا۔ الفارابی ارسطو کا پہلا مسلم شارح تھا۔ اس کی ستر کتابوں میں ارسطو کے تمام مقالوں کی تشریح بھی موجود ہے۔ اس نے مابعد الطبیعیات کی تشریح بھی لکھی۔ فلسفے، طبیعیات، منطق، ریاضی، اخلاقیات اور سیاسی اور سماجی فلسفے پر کئی کتب لکھیں۔ اسلام کے سیاسی فلسفے کی بنیاد رکھی۔ اسے ازمنہ وسطیٰ کے مشہور ترین فنِ موسیقی کے ماہرین میں شمار کیا جاتا ہے۔

969ء

قاہرہ کی بنیاد رکھی گئی

960ء میں فاطمی خلافت کے ایک عالم فاضل اور باتدبیر خلیفہ معز نے فسطاط کے قریب ایک نیا دارالحکومت تعمیر کیا جس کا نام قاہرہ رکھا گیا۔ اس سے پہلے فسطاط مصر کا دارالحکومت چلا آتا تھا۔ قاہرہ فاطمی خلافت کا پایۂ تخت قرار پایا۔ یہ شہر معز کے ایک جرنیل جوہر نے جو سسلی کا رہنے والا تھا معز کے حکم پر تعمیر کیا تھا۔

962ء

غزنوی سلاطین

غزنوی خاندان کا بانی سبکتگین تھا جو الپتگین کا ترکی غلام تھا۔ وہ پہلے خراسان میں سامانی فوج کا سپہ سالار اعظم مقرر ہوا۔ پھر اس نے کوہستان سلیمان میں غزنہ نام کی ایک چھوٹی سی ریاست میں خودمختاری حاصل کی۔ بعد ازاں راجپوتوں کو شکست دے کر اپنی ریاست میں وسعت پیدا کی۔

962ء

آٹو اوّل بادشاہ بنا

جرمنی میں ہنری اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا آٹو اول کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ آٹو اول اپنے کارناموں کی وجہ سے آٹو اعظم کہلاتا ہے۔ اس نے جرمنی میں ایک طاقتور حکومت قائم کی۔ آٹو اعظم نے اٹلی کو فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پوپ نے شہنشاہی کا تاج اس کے سر رکھا۔ اس طرح مغرب میں شارلمین کے بعد رومی سلطنت از سر نو زندہ ہوئی۔ یہ سلطنت ہولی رومن ایمپائر کہلاتی تھی۔ آٹو اول کے دور میں جرمنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اٹلی میں جاگیرداروں نے سر اٹھانا شروع کر دیا جس سے مرکز میں کمزوری آنا شروع ہو گئی۔

۹۸۳ء

آٹو ثالث تخت نشین ہوا

جرمنی میں آٹو اول کا پوتا آٹو ثالث کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ آٹو ثالث نے شاہنشاہی قوت بحال کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس نے اطالوی اثر ورسوخ کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور کافی حد تک کامیاب بھی رہا۔ اس کا مقصد احیائے سلطنت روم تھا۔ اسی لئے اس نے اٹلی اور جرمنی میں رومی شہنشاہی، رومی خطابات اور رومی عظمت و شان کی بحالی کا انتظام کیا۔

۹۸۷ء

ہیو کاپٹ فرانس کا بادشاہ بنا

ہیو کاپٹ کا تعلق کاپٹ خاندان سے تھا۔ ۹۸۷ء میں اسے فرانس کا پہلا منتخب اور باقاعدہ بادشاہ تسلیم کیا گیا۔ یہیں سے سلطنت فرانس کی باقاعدہ بنیاد پڑی۔ ہیو کاپٹ کو اس لئے بادشاہ بنایا گیا کیونکہ اس سے پہلے جو فرانس کا بادشاہ تھا وہ جرمن شہنشاہ کے تابع تھا۔ فرانسیسی کلیسا اور امراء نے ایک فیصلے کے تحت ہیو کاپٹ کو تخت پر بٹھایا۔ ہیو کاپٹ کے بادشاہ بننے کے باوجود امراء اور کلیسا بہت طاقتور تھے اور ضرورت پڑنے پر ہیو کاپٹ کو اتار دینا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔

۹۹۸ء

محمود غزنوی تخت نشین ہوا

غزنی سلطنت کے بانی سبکتگین کی وفات کے بعد ۹۹۸ء میں اس کا بیٹا محمود غزنوی بادشاہ بنا۔ اس زمانے میں سامانیوں کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر کئی ریاستوں میں بٹ چکی تھی۔ محمود نے پہلے تو سامانیوں کی ماتحتی سے آزادی حاصل کی۔ پھر اس کے بعد آس پاس کی ریاستوں کو نیچا دکھا کر غزنی کی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اس طرح غزنی کی سلطنت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ عباسی خلیفہ کو محمود کی فتوحات کا حال معلوم ہوا تو خراسان کی حکومت کا پروانہ اور خلعت بھیجی۔ یمین الدولہ امین کا خطاب بھی دیا۔ چنانچہ آگے چل کر محمود کے خاندان نے یمینی خاندان کے نام سے شہرت پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰۰ء

شمالی امریکہ کی دریافت

ناروے کے مہم جو لیف اریکسن نے شمالی امریکہ دریافت کیا۔ لیف اریکسن کے ساتھی تاریخ میں وٹیلنگو کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے شمالی امریکہ کے جس مقام پر قدم رکھے تھے وہ گرین لینڈ کہلاتا ہے۔

۱۰۰۱ء

محمود غزنوی کے سترہ حملے

۱۰۰۱ء میں محمود غزنوی نے ہندوستان پر اپنا آخری اور سب سے بڑا حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد ہندوستان پر محمود غزنوی کی حکومت قائم ہوئی۔ پہلے کے حملوں میں محمود نے قنوج، بلند شہر، متھرا، اٹاوہ، میرٹھ کے علاوہ کئی اور چھوٹے بڑے شہر فتح کئے۔ ان شہروں اور مندروں سے وہ بے شمار دولت سمیٹ کر غزنی لے گیا۔ اس موقع پر اسے جو کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ سے سارے عالم اسلام میں اس کی بہادری اور اولوالعزمی کی دھاک بیٹھ گئی۔ محمود کا سب سے بڑا کارنامہ سومناتھ کے مندر کی فتح ہے۔ سومناتھ گجرات کاٹھیاواڑ کے علاقے میں سمندر کے کنارے واقع ہے۔ یہاں ایک مشہور مندر تھا جس کی یاترا کے لئے دور دور سے ہندو آتے تھے۔ محمود نے اس مندر پر حملہ کر کے اس شرک عظیم کے گڑھ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ سفر کی صعوبتوں کی پرواہ نہ کی اور فوج لے کر یلغار کرتا ہوا چلا۔ راجپوت راجہ ہر طرف سے سمٹ کر یہاں جمع ہو گئے۔ فوجوں کا تانتا بندھا ہوا تھا لیکن محمود نے اس طرح جھپٹ جھپٹ کر حملے کئے کہ راجپوتوں کی فوج تتر بتر ہو گئی۔ اس فتح میں مال غنیمت کے طور پر بے تحاشا مال و دولت ہاتھ آیا۔ سومناتھ کے مندر کا بت بھی مال غنیمت میں شامل تھا جو مکمل طور پر سونے کا بنا ہوا تھا۔ اس کامیابی پر اسلامی ملکوں میں جابجا بڑی خوشیاں منائی گئیں۔

۱۰۰۷ء

المجریطی کی وفات

۱۰۰۷ء میں مشہور مسلمان اندلسی سائنسدان ابوالقاسم مسلمہ المجریطی نے وفات پائی اس کی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ اس نے اسلامی دنیا میں مختلف علوم ریاضی اور کیمیا سازی کی تعلیم کا سلسلہ جاری کیا۔ میڈرڈ میں پیدا ہوا اور بعد میں قرطبہ چلا گیا جہاں اس نے ایک درس گاہ قائم کی جو بہت مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ اس درس گاہ میں بعد میں ابن خلدون اور الزہراوی جیسی شخصیات نے تعلیم حاصل کی۔ المجریطی نے علم ہیئت اور ریاضی میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ اس کے ساتھ اس نے الخوارزمی کے جدول کی تفصیل لکھی۔ اس کی سب سے اہم کتابیں کیمیا سازی پر ہیں۔ مشہور کتابوں کے نام ''رعبۃ الحکیم'' اور ''غایۃ الحکیم'' ہیں جنھیں اس موضوع پر بہترین تصنیفات ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ غایۃ الحکیم کا اسی دور میں لاطینی زبان میں ترجمہ ہوا جس نے مغرب میں علم کیمیا سازی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

۱۰۰۸ء

دنیا کا پہلا ناول

دنیا کا پہلا ناول لکھا گیا۔ اس ناول کا نام (The Tale of the Genji) تھا اور اسے ایک جاپانی خاتون مورسکا شکی نے لکھا تھا۔ یہ خاتون ۹۷۸ء میں پیدا ہوئی۔ ۱۰۰۱ء میں اس کے شوہر کا انتقال ہوا جس کے چار برس بعد اس نے جاپان کے شاہی دربار سے وابستگی اختیار کر لی اور اسی دربار سے وابستہ یادیں ایک کتاب کی صورت میں لکھ ڈالیں۔ اس ناول کو جاپان میں کلاسک کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب پر بے تحاشہ ڈرامے سٹیج کیے جا چکے ہیں اور کئی فلمیں بھی بنائی جا چکی ہیں۔

۱۰۰۹ء

شاہنامہ فردوسی

ایران کے مشہور شاعر ابوالقاسم نے ۳۵ برس کی مسلسل محنت شاقہ کے بعد اپنی معرکہ آرا نظم شاہنامہ مکمل کی جو کہ شاہنامہ فردوسی کے نام سے مشہور ہوئی۔ پچاس فصلوں اور ساٹھ ہزار اشعار پر مبنی اس شاہنامہ میں ایران کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس میں جنگ و جدل، حسن و عشق، ایرانی تہذیب و تمدن اور ایرانیوں کے عروج و زوال کو بڑے دلکش انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سلطان محمود غزنوی کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔ غزنوی نے فردوسی سے فی شعر ایک اشرفی کا وعدہ کیا تھا لیکن ایک شعر کے بدلے میں ایک درہم دے کر ٹال دیا۔ اس پر فردوسی دلبرداشتہ ہو کر غزنی سے نکل کر واپس ایران چلا گیا۔ ۱۰۲۵ء میں فردوسی کا انتقال انتہائی کسمپرسی کے عالم میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ بعد میں محمود غزنوی نے ازالے کے لئے بیس ہزار اشرفیاں فردوسی کو بھجوائیں مگر جب بادشاہ کے ہرکارے یہ اشرفیاں لے کر فردوسی کے پاس گئے تو اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کی بیٹی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہ اشرفیاں لینے سے انکار کر دیا۔

۱۰۱۶ء

بازنطیم کا بلغاریہ پر حملہ

بلغاریوں کی رومیوں سے دشمنی بہت پرانی تھی۔ دسویں عیسوی کے آخر تک بلغاریہ کے لوگوں نے عیسائیت اختیار کر لی تھی اس کے باوجود ان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم نہ ہو سکے۔ بلغاری حکمران سموئیل کے دور میں یہ دشمنی اور زیادہ بڑھ گئی۔ ۱۰۱۶ء میں مشرقی رومی سلطنت بازنطیم کے شہنشاہ باسل دوم نے بلغاریہ پر ایک بڑا حملہ کیا اور ایک سو پچاس ہزار افراد کو گرفتار کر کے لے گیا۔ ان میں سے ۹۹ فیصد افراد کی آنکھیں نکلوا کر بقیہ ایک فیصد کے ہمراہ بلغاریہ واپس بھیج دیا۔ یہ واقعہ اس قدر دردناک تھا کہ سموئیل نے دیکھتے ہی صدمے سے جان دیدی۔ ۱۰۵۰ء تک بلغاریہ پر رومیوں نے فتح تو حاصل کر لی لیکن اس فتح نے رومیوں کی طاقت کو کافی حد تک کمزور کر دیا۔

۱۰۲۴ء

کانگراڈ دوم جرمنی کا بادشاہ بنا

جرمنی میں سیکسن خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور اس کی جگہ نیا خاندان آیا جس کا پہلا بادشاہ کانگراڈ دوم تھا۔ آخری سیکسنی خاندان کی بیوہ نے اسے نامزد کیا تھا۔ اس خاندان کا اصل وطن فرینکونیا تھا۔ کانگراڈ دوم نے بعض اعلیٰ درجے کی اصلاحات نافذ کیں۔ سیکسن بادشاہوں کی پالیسی تھی کہ بڑے بڑے عہدے شاہی خاندان کے افراد کو دیتے مگر کانگراڈ دوم نے یہ پالیسی ختم کر دی۔

۱۰۲۵ء

پولینڈ کی آزادی

پولینڈ کے بادشاہ بولی سلیودی نے پولینڈ کی آزادی کا اعلان کیا۔ بولی سلیودی نے اپنے دور اقتدار میں ۱۰۰۴ء سے لے کر ۱۰۱۸ء تک مسلسل چودہ سال جرمنوں سے جنگ لڑی۔ ان جنگوں میں اس نے جرمنی کو شکست دینے کے علاوہ جرمنی کے کئی علاقے بھی فتح کیے۔ ۱۰۲۴ء میں جرمن بادشاہ ہنری دوم کے انتقال کے بعد جرمنی اور پولینڈ کے تعلقات کی کشیدگی میں کمی ہوئی۔ ۱۰۲۵ء میں پولینڈ کی مکمل آزادی کا اعلان ہوا۔ اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال اس کا انتقال ہو گیا اور اس کا بیٹا میزکو دوم اس کے بعد پولینڈ کا بادشاہ بن گیا۔

۱۰۳۰ء

محمود غزنوی کی وفات اور زوال

۱۰۳۰ء میں سلطان محمود غزنوی نے ۳۲ برس حکومت کرنے کے بعد وفات پائی اس کا شمار دنیا کے چند بڑے بڑے سپہ سالاروں میں ہوتا ہے۔ محمود بڑا عادل اور انصاف پسند فرماں روا تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً اپنی سلطنت کا دورہ کرتا رہتا تھا۔ محمود کی حکومت بڑی مضبوط تھی۔ ساری سلطنت میں پورا امن وامان تھا۔ دوسری خوبیوں کے علاوہ محمود علماء وشعراء کا بڑا قدردان تھا۔ مذہبی تنگ نظری سے اس کا دامن ہمیشہ پاک رہا۔ اس کی فوج میں ہندوؤں کی بھی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔ ہندوپاک میں مسلمانوں کی مستقل حکومت قائم کرنے کا سہرا محمود ہی کے سر ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مسعود تخت نشین ہوا۔ وہ اپنے باپ جیسا عقلمند اور دوراندیش نہ تھا۔ اس سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ سلجوقیوں سے جنگ چھیڑ دی۔ چنانچہ وسط ایشیا کا جتنا علاقہ اس کے قبضے میں تھا اس لڑائی میں سارا چھن گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا بیٹا مودود تخت نشین ہوا تو غزنویوں کی وسیع سلطنت گھٹتے گھٹتے پنجاب اور غزنی تک محدود ہو کر رہ گئی۔ پھر جب غوریوں کو عروج حاصل ہوا تو غزنی بھی چھن گیا اور محمود کے خاندان کے لوگوں کے پاس صرف پنجاب کا علاقہ باقی رہ گیا۔

۱۰۳۷ء

بوعلی سینا کی وفات

عالم اسلام کے عظیم سائنسدان بوعلی سینا نے وفات پائی۔ بوعلی سینا ۹۸۰ء میں بخارا کے قریب افشنہ میں پیدا ہوئے۔ پورا نام ابوعلی الحسین بن سینا تھا۔ بیک وقت ریاضی، طب، فلسفہ، پر عبور حاصل تھا۔ ابن سینا نے ۹۹ کتب لکھیں جن میں خاص خاص کتابیں یہ ہیں: القانون، الشفاء، الاشارات، النجاۃ وغیرہ۔ ان کتابوں کا یورپ کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ہمدان کے مقام پر وفات پائی وہیں دفن ہوئے۔

۱۰۴۰ء

سلجوقی حکومت کی بنیاد

سلجوق کے پوتے طغرل بیگ نے سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود کو شکست دی اور خراسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سلجوقی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ایران فتح کیا اور بغداد پہنچ کر عراق کی حکومت کو اپنے زیر اثر کیا۔

۱۰۴۳ء

ابن الہیثم کا انتقال

۱۰۴۳ء میں عالم اسلام کے عظیم سائنسدان ابن الہیثم انتقال کر گئے۔ ابن الہیثم ۹۶۵ء میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔ پورا نام ابوعلی حسن ابن الہیثم تھا۔ ابن الہیثم نے مصر کے عباسی خلیفہ الحاکم باللہ کو مصر کے دریائے نیل پر بند باندھنے کا منصوبہ پیش کیا۔ خلیفہ نے ابن الہیثم کو اس منصوبہ پر عملدرآمد کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں جب ابن الہیثم کو اندازہ ہوا کہ یہ منصوبہ انتہائی مشکل ہے اور سارے مصر کے تمام وسائل مل کر بھی اس منصوبے کی تکمیل نہیں کر سکتے تو اس نے منصوبے پر عملدرآمد کرنے سے انکار کر دیا اور گرفتاری سے بچنے کے لئے مصنوعی پاگل پن طاری کر لیا۔ اس کی کتاب ''کتاب المناظر'' نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۰۴۷ء

اوسلو کی بنیاد

اوسلو ناروے کا دارالحکومت ہے۔ اس کا سنگ بنیاد ۱۰۴۷ء میں رکھا گیا تھا۔ ۱۶۲۴ء میں اس کا نام بدل کر کرسچیانیا رکھ دیا گیا۔ لیکن ۱۹۲۵ء میں اس شہر کا پرانا نام پھر بحال کر دیا گیا۔

۱۰۴۸ء

البیرونی کی وفات

مشہور سائنسدان البیرونی نے وفات پائی۔ البیرونی کا پورا نام ابوریحان محمد بن احمد البیرونی تھا۔ وہ ۹۷۳ء میں خوارزم میں پیدا ہوا۔ خوارزم کے باہر ایک بیرون میں رہائش ہونے کے ناتے البیرونی کہلایا۔ اسے فارسی، سنسکرت، عبرانی سمیت کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ طبیعیات، فلکیات، تحقیق، تاریخ اور فلسفہ پر بیک وقت عبور حاصل تھا۔ اس کی تصانیف کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے۔ خاص کتب یہ ہیں: کتاب الہند، آثار الباقیہ اور القرن الخالیہ۔ قانون مسعودی اس کی سب سے بہترین تصنیف ہے۔ اس نے زمین کی اپنے محور کے گرد گردش کے بارے میں وضاحت کی اور مختلف مقامات کا صحیح طول بلد اور عرض بلد دریافت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۶۶ء

نارمنوں کا انگلستان پر قبضہ

۱۰۶۶ء میں نارمنوں نے ولیم کی زیر قیادت انگلستان پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ ۱۰۵۱ء میں انگلستان کا بادشاہ ایڈورڈ فرانس گیا تو اس نے نارمنڈی کے ڈیوک ولیم سے انگلستان کے تخت و تاج کا وعدہ کر لیا۔ ۱۰۶۶ء میں جب ایڈورڈ کی وفات ہوئی تو اس کے سسر نے اپنے بیٹے ہیرلڈ کو انگلستان کا بادشاہ بنا دیا جس پر ولیم انگلستان کے تخت کے حصول کے لئے ۲۸ دسمبر ۱۰۶۶ء کو فوج کے ساتھ ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا تا کہ تخت و تاج کا جو وعدہ توڑ دیا گیا ہے اسے بزور شمشیر پورا کرائے۔ ہیرلڈ اور ولیم کے درمیان ہیسٹنگز کے مقام پر جنگ ہوئی۔ ہیرلڈ کی فوج تعداد میں زیادہ تھی لیکن ان کے پاس نہ تو اچھے ہتھیار تھے اور نہ ہی نارمنوں جیسا جنگی تجربہ تھا۔ چنانچہ اس جنگ میں ہیرلڈ کو شکست ہوئی اور ولیم نے انگلستان پر قبضہ کر لیا۔ یہ انگلستان پر قبضہ ایک بڑا تاریخی واقعہ ہے۔

۱۰۷۲ء

حضرت علی ہجویریؒ کی وفات

حضرت علی ہجویریؒ المعروف بہ گنج بخش نے وفات پائی۔ علی ہجویری ہجویر نامی گاؤں میں ۱۰۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام علی تھا۔ روحانی کسب میں کمال حاصل کرنے کے لئے علی ہجویری نے شام، عراق بغداد، پارس، آذربائی جان، ترکستان، خراسان اور طبرستان کا دورہ کیا۔ ۱۰۳۹ء میں لاہور آئے۔ کئی کتب لکھیں جن میں دیوان علی، مجرالقلوب، منہاج الدین۔ کشف الاسرار اور کشف المحجوب شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ شہرت اسی آخر الذکر کتاب نے حاصل کی۔ اس کتاب میں اسلامی تصوف پر بحث کی گئی ہے۔

۱۰۷۶ء

گریگوری اعظم کی معزولی

اٹلی میں گریگوری اعظم کو معزول کر دیا گیا۔ شہنشاہ ہنری چہارم نے جرمنی میں اصلاحات کا اعلان کیا تھا لیکن اس وعدہ کو پورا نہ کیا گیا۔ گریگوری نے ہنری کو تنبیہہ کی۔ ہنری نے جرمنی کے بشپوں کی ایک مجلس ۱۰۷۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بلائی اور گریگوری کی معزولی کا اعلان کر دیا جس پر گریگوری نے ہنری کو دائرۂ مذہب سے خارج کر دیا۔ اس پر ہنری نے اٹلی پر یورشوں کا سلسلہ شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ رومہ تک پہنچ گیا۔ گریگوری کو شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ گریگوری نے جلاوطنی کی حالت ہی میں وفات پائی۔

۱۰۸۶ء

یوسف بن تاشفین کی سپین میں فتحیابی

شاہ الفانسو ششم نے کسی کشت و خون کے بغیر ۱۰۸۵ء میں اندلس کے علاقے طلیطلہ پر قبضہ کر لیا۔ ۱۰۸۶ء میں یوسف بن تاشفین اور الفانسو کے درمیان صوبہ بطلیوس کے ایک میدان میں جنگ ہوئی جس میں الفانسو کو شکست فاش ہوئی۔ یہ لڑائی دنیا کی فیصلہ کن لڑائیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس لڑائی کے نتیجے میں مسلمانوں نے ہسپانیہ پر مزید چار سو سال کے لئے حکمرانی کی۔

۱۰۹۲ء

نظام الملک طوسی کا قتل

۱۰۹۲ء میں سلجوقی سلاطین کے مشہور وزیر نظام الملک طوسی کو حسن بن صباح کے ایک فدائی نے قتل کر دیا۔ نظام الملک طوسی ملک شاہ کا ایک نہایت معتمد اور با صلاحیت وزیر تھا۔ حسن بن صباح اسے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کی راہ میں بڑی رکاوٹ سمجھتا تھا چنانچہ اس نے اسے قتل کروا دیا۔

۱۰۹۵ء

صلیبی جنگ کا آغاز

۱۰۹۵ میں پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہوا۔ پوپ اربن دوم نے کرمان کی کونسل میں عیسائیوں کو مسلمانوں کے قبضے سے مقامات مقدسہ واپس لینے کی ترغیب دی اور کہا کہ اس سے عیسائیوں کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ۱۰۹۶ء میں پہلا صلیبی لشکر یروشلم کی طرف روانہ ہوا۔ پیٹر راہب کی سرکردگی میں سات ہزار اور واٹر بے درم کی سرکردگی میں پانچ ہزار افراد پر مشتمل دو لشکر ایشیائے کوچک میں پہنچے اور تباہی کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ کچھ ہی عرصے بعد فرانسیسی امراء بھی سرگرم عمل ہوئے۔ انطاکیہ اور بیت المقدس جیسے اہم مقامات پر عیسائیوں نے قبضہ کر لیا۔ اور ان شہروں میں ہزاروں کی تعداد میں یہودیوں اور مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۰۰ء

ہنری اول بادشاہ بنا

انگلستان میں ولیم کا بیٹا ہنری اول انگلستان کا بادشاہ بنا۔اس کے دور میں انگلستان میں ولیم کے قائم کردہ نظام میں توسیع بھی جاری رہی اور اس میں شدید بے ترتیبی اور بدنظمی بھی پیدا ہوئی۔ بادشاہ ہنری اول کے ذاتی ملازموں اور دربار شاہی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ان کے لئے اعلیٰ درجے کے وظائف مقرر کئے گئے۔معاوضے کے طور پر بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں۔غرض اس دور میں انگلستان شدید بدانتظامی کا شکار رہا۔

۱۱۰۶ء

یوسف بن تاشفین کی وفات

عالم اسلام کے نامور ہیرو یوسف بن تاشفین نے وفات پائی۔یوسف بن تاشفین ۱۰۶۱ء میں مغربی افریقہ میں پیدا ہوا۔مرابطین کا طاقتور ترین حکمران تھا۔مرابطین مغربی افریقہ کے جوشیلے بربروں کی جماعت تھی۔ یوسف بن تاشفین کو اس کے کارناموں کی بدولت امیر المسلمین کا خطاب دیا گیا۔

۱۱۰۶ء

ہنری پنجم بادشاہ بنا

جرمنی کے ہنری چہارم نے وفات پائی۔ہنری چہارم کے بعد اس کا بیٹا ہنری پنجم کے لقب سے بادشاہ بنا۔ ہنری چہارم کے دور میں حکمرانوں اور کلیسا کی جنگ جاری رہی۔ ہنری پنجم کے دور میں بھی یہ کشمکش جاری رہی۔ہنری پنجم نے امراء سلطنت سے صلح کی تا کہ کلیسا کو شکست دی جاسکے۔بعدازاں ہنری پنجم اور کلیسا کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کا نام معاہدہ ورمز ہے۔اس معاہدے نے کلیسا اور بادشاہوں کے درمیان کشمکش کو کافی حد تک کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن پھر بھی بہت سے معاملات حل طلب رہ گئے۔

۱۱۰۸ء

لوئی ششم تخت نشین ہوا

فرانس میں لوئی ششم تخت نشین ہوا۔لوئی ششم کا تعلق ہیوکاپٹ (Hugh Capet) کے شاہی خاندان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تھا۔اس کے دور میں انگلستان سے برابر کشمکش جاری رہی۔لوئی ششم نے شاہی عدالت اور کلیسا پر اپنا اثر ورسوخ زیادہ مضبوط کر لیا۔کلیسا اور عدالت میں اپنی پسند کے اور اپنے خاندان کے افراد مقرر کر دیے۔وفاداری مستحکم کرنے کے علاوہ مرکزی نظم ونسق کی بہتری کا خاص خیال رکھا۔اس کے باوجود لوئی تمام فرانس پر اپنی حکومت قائم کرنے میں ناکام رہا۔اس کی حکومت اپنی آبائی ریاست سے تجاوز نہ کر سکی۔

۱۱۱۱ء

امام غزالیؒ نے وفات پائی

۱۱۱۱عیسوی میں عالم اسلام کے مشہور عالم امام غزالی نے وفات پائی۔امام غزالیؒ ۱۰۵۹ء میں خراسان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔بعد میں تحصیل علم کی خاطر کئی علاقوں میں گئے۔فلسفے کی مخالفت اور اسلام کی حمایت کے باعث حجۃ الاسلام کا لقب پایا۔امام غزالی نے تصوف میں بھی کمال حاصل کیا۔امام غزالی کی مشہور کتب میں البسیط والوسیط والوجیز،احیا علوم الدین،تہافت الفلاسفہ اور مقاصد الفلاسفہ شامل ہیں۔

۱۱۱۵ء

چین میں نئی بادشاہت کا قیام

چین میں چن قبیلے کے سربراہ اکیوا تا نے لیاؤ سلطنت کا خاتمہ کر کے نئی سلطنت کی بنیاد رکھی۔اکیوا تا لیاؤ کا قریبی عزیز تھا لیکن کچھ عرصہ سے کسی معاملہ پر بادشاہ سے اختلافات چلے آرہے تھے۔جس کے بعد اس نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کا آغاز کیا اور تین سال کے عرصے میں بادشاہ کو معزول کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔

۱۱۲۰ء

تاش کا آغاز ہوا

تاش اس وقت دنیا کا مشہور معروف کھیل ہے جو تقریباً ساری دنیا میں کھیلا جاتا ہے۔تاش کی تاریخ کا حتمی طور پر تو پتہ نہیں چلتا لیکن اندازہ ہے کہ یہ کھیل چین میں ۱۱۲۰ء کے لگ بھگ شروع ہوا۔چین سے یہ کھیل ہندوستان پہنچا،بعدازاں یورپ اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں جا پہنچا۔کہا جاتا ہے کہ ولندیزی اور پرتگیزی جب پندرہویں اور سولہویں صدی میں ہندوستان آئے تو یہاں سے اپنے ساتھ اس دلچسپ کھیل کو اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکوں میں لے کر گئے۔اسی طرح فرانسیسی اور برطانوی تاجر جب ہندوستان میں آئے تو ان کے ذریعے یہ کھیل ان کے ممالک اور بعد ازاں ساری دنیا میں پھیل گیا۔

۱۱۲۴ء

حسن بن صباح کی وفات

باطنی فدائیوں کی جماعت کے بانی حسن بن صباح نے وفات پائی۔حسن بن صباح کا تعلق اسماعیلی فرقے سے تھا۔ایران میں پیدا ہوا۔۱۰۹۰ء میں البرز میں الموت کے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور ایک چھوٹی سی ریاست قائم کرلی اور شیخ الجبال کا خطاب حاصل کیا۔فدائیوں کا ایک گروہ قائم کیا جنھیں باطنی فدائیوں کا نام دیا گیا۔ ان کا کام مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء اور اکابر کو قتل کرنا تھا۔حسن بن صباح نے ایک مصنوعی جنت بھی تیار کی ہوئی تھی جس میں وہ فدائیوں کو سیر کرواتا تھا۔کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح اپنے فدائیوں کو حشیش (بھنگ) پلا کر بیہوش کر دیتا اور اپنی خودساختہ جنت "فردوس" کی سیر کرواتا تھا۔اس جماعت کا خاتمہ ہلاکو خان کے ہاتھوں ہوا۔اس نے قلعہ الموت کو فتح کرلیا۔حسن بن صباح کے آخری جانشین رکن الدین کو گرفتار کرلیا اور ہزاروں فدائین کو قتل کروادیا۔

۱۱۳۰ء

راجر دوم سسلی کا بادشاہ بنا

جرمنی میں راجر دوم نے سسلی کی بادشاہی کا تاج پہنا۔راجر دوم پاپائیت کا حلیف تھا۔راجر دوم کا تعلق نارمنوں (جنوبی فرانس کے باشندے) سے تھا۔سسلی میں اس وقت مسلمان، عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ موجود تھے۔ راجر دوم نے تمام مذاہب سے رواداری کا برتاؤ کیا۔ اس کے دور میں سرکاری دستاویزات لاطینی، یونانی اور عربی تینوں زبانوں میں شائع ہوتی تھیں۔راجر دوم نے صلاحیت حکمرانی کا اچھا مظاہرہ کیا۔

۱۱۳۱ء

عمر خیام کی وفات

مشہور فارسی شاعر حکیم ابوالفتح عمر خیام بن ابراہیم نے وفات پائی۔عمر خیام ۱۰۴۸ء میں نیشاپور میں پیدا ہوا۔ علوم وفنون کی تحصیل کے بعد ترکستان چلا گیا۔اور یہیں پر اپنی فلکیاتی تحقیقات شروع کی۔اپنی رباعیات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں بہت مشہور ہے۔ ان کا ترجمہ دنیا کی تقریباً تمام معروف زبانوں میں ہو چکا ہے۔ عمر خیام بیک وقت کئی مضامین کا عالم تھا۔

علم نجوم، ریاضی، فلکیات، فلسفہ، شاعری وغیرہ مشہور کتب میں، میزان الحکم، رسالہ الکون والتکلیف، رسالہ موضوع، رسالہ اوصاف، غرائس النفائس، رباعیات خیام، رسالہ جبر و مقابلہ وغیرہ ہیں۔

۱۱۳۵ء

انگلستان میں خانہ جنگی

انگلستان میں خوفناک خانہ جنگی جاری رہی۔ اصل میں ہنری اول کا ایک ہی بیٹا تھا جو کہ اس کی زندگی میں وفات پا گیا۔ ہنری اول کی وفات کے بعد اس کی بیٹی مٹیلڈ نے جانشینی کا دعویٰ کر دیا۔ دوسری طرف ہنری کے بھانجے سٹیفن نے تخت و تاج پر قبضہ جما لیا۔ نتیجتاً ۱۱۳۵ء سے لے کر ۱۱۵۴ء تک فریقین میں خوفناک خانہ جنگی رہی جس سے انگلستان کا انتظامی شیرازہ بالکل بکھر گیا۔ آخر ۱۱۵۴ء میں یہ خانہ جنگی ختم ہوئی اور طے پایا کہ تاحیات سٹیفن بادشاہ بن جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہنری دوم کے دور میں کئی نئی اصلاحات نافذ ہوئیں۔ فوج کے نظام میں بنیادی تبدیلیاں ہوئیں۔

۱۱۳۷ء

لوئی ہفتم شاہ فرانس بنا

لوئی ششم کی وفات کے بعد لوئی ہفتم شاہ فرانس بنا۔ لوئی ہفتم کے دور میں فرانس صحیح معنوں میں بہت حد تک بادشاہ کے زیر اثر آ چکا تھا۔ جنوبی فرانس اور دوسرے دور افتادہ علاقوں کے امیروں نے بادشاہ کی ماتحتی قبول کر لی تھی اور مقامی جھگڑوں کے تصفیے کے لئے بادشاہ سے رجوع کرنے لگے تھے۔ لوئی ہفتم نے جنوبی و مغربی فرانس کی ایک بڑی ریاست ایکویٹین کی وارث ملکہ ایلنور سے شادی کر لی تا کہ یہ ریاست بھی اس کی سلطنت میں شامل ہو جائے۔ ایلنور نے بلاتوقف انگلستان کے بادشاہ ہنری دوم سے شادی کر لی۔ اس طرح ایکویٹین بھی انگلستان کی ایک ریاست بن گئی۔ لیکن ان کی آپس میں بن نہ سکی اور ۱۱۵۲ء میں اسے طلاق دے دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۳۸ء

کنراڈ شاہ جرمنی بنا

جرمنی میں امرائے سلطنت اور شہنشاہ کے درمیان اختلافات کے باعث جرمن امراء نے فیصلہ کیا کہ آئندہ بادشاہ کا انتخاب کیا جائے گا نہ کہ وارث منتخب ہوگا۔ چنانچہ ۱۱۳۸ء میں ہوہن سٹافن خاندان کے ایک فرد کنراڈ کو بادشاہ منتخب کر لیا گیا۔ اس نے کنراڈ سوم کا لقب اختیار کیا۔ بویریا اور سیکسنی کے ڈیوک ہنری نے کنراڈ سوم کو بادشاہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اس طرح وہ مشہور تنازعہ شروع ہو گیا جسے تاریخ میں گولف جیلین کا نام دیا گیا۔ کنراڈ نے ہنری کو سیکسنی اور بویریا سے محروم کر دیا۔ اس طرح جرمنی میں پھر سے جاگیردارانہ جنگ شروع ہو گئی جس کے نتائج بہت دیرپا رہے۔

۱۱۴۶ء

عماد الدین زنگی کی شہادت

عماد الدین زنگی سلجوقیوں کا ایک نامور سردار تھا جس نے صلیبی حملوں کے سیلاب کو روکنے میں بڑا حصہ لیا۔ ۱۱۲۲ء میں اسے بصرہ اور واسط کے علاقوں کا حکمران بنا دیا گیا۔ بعد میں حلب اور موصل کے علاقے بھی اس کے حوالے کر دیے گئے۔ اگرچہ اس نے زیادہ تر اپنے جنگی کارناموں ہی کی وجہ سے شہرت پائی ہے لیکن ملکی انتظام کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو اس نے بہت اچھا انتظام سنبھالا۔ عماد الدین زنگی نے مسلمانوں کے کئی علاقے صلیبیوں کے قبضے سے آزاد کرائے تو یورپ والوں نے ایک بڑی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ابھی یہ تیاریاں مکمل نہیں ہوئی تھیں کہ کسی شخص نے عماد الدین زنگی کے خیمے میں گھس کر نیند کی حالت میں قتل کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۱۱۴۶ء کا ہے۔ عماد الدین کے بعد اس کی سلطنت اس کے چار بیٹوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔

۱۱۴۷ء

دوسری صلیبی جنگ

جب نور الدین زنگی نے رہا پر قبضہ کیا تو یورپ میں دوسری صلیبی جنگ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ چنانچہ ۱۱۴۷ء میں عیسائیوں کی بہت بڑی فوج نے رہا پر حملہ کر دیا لیکن عماد الدین زنگی کے بہادر جانشینوں سیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین اور نور الدین نے بڑھ کر حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور ان کے کئی شہر چھین لئے۔ دمشق اور اس کے آس پاس کے تمام علاقے فتح کر لئے۔ اس جنگ میں صلیبیوں کی قیادت جرمنی کے شہنشاہ کونراڈ سوم اور فرانس کے بادشاہ لوئی سوم نے کی۔

۱۱۴۷ء

مرابطین کا خاتمہ

موحدین کے خلیفہ عبدالمومن نے مراکش پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور مرابطین کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ تین برس کے اندر اندر اندلس میں بھی اس کا اقتدار قائم ہو گیا۔ بعد میں الجزائر، تونس اور طرابلس کو فتح کر کے اپنی حکومت بحر اوقیانوس کے ساحل تک پھیلا دی۔ موحدین خاندان کا بانی محمد ابن تومرت تھا جو مہدی ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا۔

۱۱۵۰ء

سب سے بڑا مندر

دنیا کا سب سے بڑا اور عظیم الشان مندر رینکیو رواٹ بنایا گیا۔ یہ مندر کمبوڈیا کی قدیم کھمیر سلطنت کے بادشاہ سوریا ورمن نے تعمیر کروایا تھا۔ اس کی تعمیر ۱۱۵۰ء میں مکمل ہوئی۔

۱۱۵۲ء

فریڈرک اول شاہ جرمنی بنا

جرمنی میں گولف جیلین تنازعہ کے بعد حالات بہت خراب تھے۔ آخر جرمنی کے تخت پر فریڈرک اول بیٹھا۔ فریڈرک اول بھی ہوہن سٹافن خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور باربروسا یعنی سرخ ریش کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس نے بادشاہی کی از سر نو تعمیر و تنظیم کی اور کلیسا کے خلاف سلطنت کے اختیارات کا دفاع کیا۔ فریڈرک نے ۱۱۵۶ء میں برگنڈی کی شہزادی سے شادی کی۔ اس طرح برگنڈی کا علاقہ بھی جرمنی کے قبضے میں آ گیا۔ اس کے دور میں پہلی مرتبہ اٹلی، جرمنی، لمبارڈی اور برگنڈی اور دیگر چھوٹی ریاستیں متحد ہوئیں جس سے جرمنی ایک مضبوط سلطنت کی شکل اختیار کر گیا تاہم کلیسا سے کشمکش حسب معمول جاری رہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵۴ء

ادریسی کی وفات

مشہور عرب جغرافیہ دان ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ ادریس المعروف ادریسی نے وفات پائی۔ ادریسی ۱۰۹۹ء میں اسپین کے شہر سیوط میں پیدا ہوا۔ قرطبہ میں تعلیم حاصل کی اور یورپ، ایشیائے کوچک اور بحیرۂ روم کے جزائر کی سیاحت کی۔ آخر سسلی کے شاہ راجر دوم کے دربار سے منسلک ہوگیا اور اس کی فرمائش پر چاندی کی پلیٹ پر زمین کا نقشہ بنایا۔ ادریسی نے زمین کو آب و ہوا کے اعتبار سے سات منطقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس نے ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام ''کتاب المصر'' ہے۔ یہ سفر کے حالات اور جغرافیہ سے متعلق ہے۔

۱۱۵۵ء

پیرس یونیورسٹی کا قیام

پیرس میں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی جسے بعد میں پیرس یونیورسٹی کہا جانے لگا۔ اس یونیورسٹی کو یورپ کی قدیم ترین یونیورسٹی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اصل میں اس یونیورسٹی کا پہلا نام سٹیڈیم تھا جس کا مطلب تھا پڑھنے والی جگہ۔ بعد میں اس یونیورسٹی کو پیرس کے ایک ادارے یونیورسٹیس نے سنبھال لیا اس لئے اس کا نام پیرس یونیورسٹی پڑ گیا۔

۱۱۵۶ء

ماسکو کی بنیاد رکھی گئی

روس کے دارالحکومت ماسکو کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ شہر دریائے ماسکو کے کنارے پر آباد کیا گیا۔ ۱۳۸۱ء میں تاتاریوں نے اسے جلا ڈالا۔ اس کے بعد بھی تین مرتبہ اسے جلایا گیا۔ ۱۸۱۲ء میں اس کے شہریوں نے نپولین کی فوجوں کے خوف سے خود جلا ڈالا۔ ۱۸۳۰ء میں اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمن فوجیں اس کے بیرونی دفاعی مورچوں تک آ پہنچی تھیں۔ پہلے یہ ۱۴۶۲ء سے لے کر ۱۷۰۳ء تک روس کا دارالحکومت رہا پھر بعد میں بالشویک انقلاب کے بعد ۱۹۱۷ء سے لے کر تا حال روس کا دارالحکومت ہے۔

۱۱۵۴ء

چین میں زلزلہ

۱۱۵۶ء چین میں شانسی اور ہنان کے مقام پر زلزلہ آیا جس سے تقریباً آٹھ لاکھ افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ زلزلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ہونے والے خوفناک ترین زلزلوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۱۱۶۳ء

آکسفورڈ یونیورسٹی کا قیام

آکسفورڈ میں دنیا کی مشہور یونیورسٹی آکسفورڈ بنائی گئی۔ اس دار العلوم کی بنیاد بہت قدیم زمانے میں رکھی گئی تھی لیکن باقاعدہ تدریس ۱۱۳۳ء میں پیرس کے باشندے رابرٹ نپولین نے شروع کی۔ اس نے یونیورسٹی کی باقاعدہ صورت ۱۱۶۳ء میں اختیار کی۔ اس یونیورسٹی میں اٹھائیس سے زیادہ کالج موجود ہیں۔

۱۱۶۶ء

عبدالقادر کی وفات

حضرت عبدالقادر جیلانی نے وفات پائی۔ عبدالقادر جیلانی ایران میں ۱۰۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار اولیائے کبار اور صوفیائے کرام میں ہوتا ہے۔ سلسلہ قادریہ آپ ہی سے منسوب ہے۔ چالیس برس تک دین کی علمی وروحانی خدمت انجام دی۔ آپ کی تصانیف میں فتوح الغیب، غنیۃ الطالبین بہت مشہور ہیں۔

۱۱۶۸ء

کلیسا اور بادشاہت کے درمیان کشمکش

جرمن بادشاہ فریڈرک بار بروسہ اور کلیسا کے درمیان کشمکش جاری تھی۔ فریڈرک صرف یہ چاہتا تھا کہ بادشاہی کے حقوق کو تسلیم کر لیا جائے۔ فریڈرک زیادہ اختیارات نہیں چاہتا تھا۔ اس نے اپنے حقوق اور اختیارات میں ضروری وسعت اور استحکام پیدا کرنا چاہا تو پوپ نے مخالفت کی۔ شمالی اٹلی (لمبارڈی) میں پرگنوں کی جماعت پوپ کے ساتھ تھی۔ پرگنوں کا سرخیل میلان تھا۔ چنانچہ فریڈرک کو مجبور ہو کر پرگنوں کی لیگ اور پاپائیت کے خلاف جنگ کرنا پڑی۔ اس نے پوپ اور پرگنوں کو شکست دی اور ۱۱۶۸ء میں رومہ پر قبضہ کر لیا لیکن یہ قبضہ اسے راس نہ آیا۔ طاعون پھوٹ پڑا۔ مجبوراً مراجعت کرنا پڑی۔ پھر ۱۱۷۶ عیسوی میں لمبارڈی کی لیگ نے لگنانو کے مقام پر اسے شکست فاش دی۔ ۱۱۷۷ء میں اسے وینس کے مقام پر پوپ سے سمجھوتہ کرنا پڑا۔ بعد میں لمبارڈی سے بھی صلح ہو گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۷۰ء

آبیکٹ کا قتل

انگلستان کے بادشاہ ہنری دوم کے دور میں بھی کلیسا سے کشمکش حسب معمول جاری رہی۔ ہنری دوم کی کوشش تھی کہ وہ کلیسائی قانون کو اپنے نظم وضبط میں لے آئے۔ چنانچہ اس نے اپنے دوست اور وزیر ٹاس آبیکٹ کو کنٹربری کا آرچ بشپ مقرر کردیا۔ یہ عہدہ حاصل کرتے ہی آبیکٹ کی نیت بدل گئی۔ اس نے کلیسا کا کوئی حق چھوڑنے کی بجائے ان میں مزید اضافہ کیا۔ ہنری دوم نے اس سے مطالبہ کیا کہ کم از کم وہ پادری سزا کے لئے اس کے حوالہ کیئے جائیں جن کے خلاف جرم ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن آبکیٹ نے انکار کردیا۔ اس پر ہنری دوم نے آبکیٹ کو قتل کروادیا۔ یہ ۱۱۷۰ء کا واقعہ ہے۔

۱۱۶۶ء

عمادالدین زنگی کا ایڈیسا پر قبضہ

عمادالدین زنگی نے عیسائیوں کو شکست فاش دے کر ایڈیسا (رُہا) کے مشہور شہر پر قبضہ کرلیا۔ عمادالدین زنگی نے عیسائیوں سے بہت اچھا سلوک کیا۔ تمام بوڑھے، عورتیں اور بچے رہا کردیے گئے حالانکہ عیسائیوں نے اس سے پہلے مسلمانوں پر جب بھی حملہ کیا تو شہری آبادی کو نشانہ بنایا۔

۱۱۷۱ء

ہنری دوم کا آئرلینڈ پر قبضہ

انگلستان کے ہنری دوم نے آئرلینڈ پر حملہ کیا اور اسے فتح کرکے انگلستان کی سلطنت میں شامل کرلیا لیکن پھر بھی آئرلینڈ کے پرانے قبیلوں اور انگلستان کے بادشاہ کے درمیان کشمکش جاری رہی۔

۱۱۷۳ء

شہاب الدین غوری کا عروج

افغانستان کی ریاست غور کے بادشاہ نے غزنی کی سلطنت پر قبضہ کرلیا اور اسے اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین غوری کے سپرد کردیا۔ شہاب الدین غوری نے بعد میں اپنی سلطنت کو مضبوط کیا اور آس پاس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقوں میں اپنے قدم مضبوط کیے۔

۱۱۷۴ء

پیسا ٹاور کی تعمیر

پیسا ٹاور کا شمار جدید عجائبات عالم میں ہوتا ہے۔ ۱۱۷۴ء میں اٹلی میں پیسا کے مقام پر اس مینار کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ اس مینار کی آٹھ منزلیں ہیں اور یہ ۱۸۰ فٹ بلند ہے۔ یہ مینار سنگ مرمر سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ مینار تقریباً ۱۵ فٹ اپنے عمود سے زیادہ جھکا ہوا ہے۔ اس کے جھکنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ جس جگہ پر یہ بنایا گیا اس جگہ پر پہلے ایک ریتلی جھیل تھی۔ جھیل خشک ہوگئی اور ریت سوکھ گئی۔ جگہ دیکھے بھالے بغیر تعمیر شروع کر دی گئی۔ ابھی تین منزلیں ہی تعمیر ہوئی تھیں کہ مینار نے جھکنا شروع کر دیا جس پر اس کا معمار بونانو پیسا بدنامی کے ڈر سے بھاگ گیا۔ اس وقت سے یہ مسلسل جھکتا ہی چلا آرہا ہے۔ یہ مینار ۱۳۵۰ء میں مکمل ہوا تھا۔ اس مینار کو لیننگ ٹاور بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۷۴ء

۱۱۷۴ء میں سلطان نورالدین محمود نے وفات پائی۔ نورالدین محمود کی وفات کے بعد صلاح الدین کے سوا پوری اسلامی دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو اس کی جگہ لے سکتا۔ صلاح الدین اب مصر کا خودمختار حکمران تھا۔ اس سے پہلے نورالدین محمود کے ماتحت تھا۔ صلاح الدین نے خودمختار حکمران بنتے ہی عیسائیوں کو پے در پے شکست دی اور دمشق پر قبضہ کرلیا۔ بعدازاں حلب کا شہر بھی اس کے تسلط میں آگیا۔

۱۱۸۷ء

دوسری صلیبی جنگ

یروشلم کے عیسائی حکمران نے صلاح الدین ایوبی سے چار سال کے لئے عارضی صلح کا معاہدہ کر رکھا تھا لیکن اس نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ چنانچہ ۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے یروشلم پر چڑھائی کردی۔ حطین کے میدان میں عیسائیوں سے بڑا سخت معرکہ ہوا۔ عیسائیوں کو شکست ہوئی۔ ان کے کئی ہزار آدمی مارے گئے اور کئی ہزار گرفتار ہوئے۔ بیت المقدس پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا۔ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد صلاح الدین ایوبی نے وہ مظالم نہیں کیے جو اس شہر پر قبضے کے وقت مسیحی فوجوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر کیے تھے۔ بیت المقدس پر قبضے کے ساتھ ہی یروشلم کی وہ مسیحی حکومت بھی ختم ہوگئی جو فلسطین میں ۱۰۹۹ء سے قائم تھی۔

جب بیت المقدس پر قبضہ کی خبر یورپ پہنچی تو سارے یورپ میں کہرام مچ گیا۔ ہر طرف جنگ کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ چنانچہ انگلستان کے رچرڈ شیر دل اور فرانس کے فرماں روا فلپ اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک باربروسہ کی زیر قیادت تین فوجیں ایک لشکر کی صورت میں یروشلم کو آزاد کرانے روانہ ہوئیں اور عکا شہر کا محاصرہ کرلیا۔ صلاح الدین ایوبی فوراً وہاں پہنچا۔ لڑائی شروع ہوئی۔ دو سال تک محاصرہ جاری رہا۔ دونوں فریقوں کا سخت جانی نقصان ہوا۔ بدقسمتی سے صلاح الدین ایوبی بیمار پڑ گیا جس کے نتیجے میں عکا شہر پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگیا۔ دیگر کئی علاقوں پر بھی عیسائیوں کا قبضہ ہوگیا۔ لیکن ان کا اصل مقصد پورا نہ ہوسکا یعنی یروشلم کو آزاد کروانا۔ رچرڈ کو اندازہ ہوچکا تھا کہ صلاح الدین کو نیچا دکھانا ممکن نہیں چنانچہ صلح کے لئے پیشکش کی۔ اس کے علاوہ اپنی بہن کو سلطان کے بھائی سے بیاہنے کی پیشکش کی لیکن ان شرطوں پر صلح نہ ہوسکی۔ آخر ۱۱۹۲ء میں بڑی بحثوں کے بعد صلح ہوگئی جس کے تحت یروشلم مسلمانوں کے پاس ہی رہے گا لیکن عیسائی اس میں آزادی سے آجاسکیں گے۔ اس جنگ کا ایک خاص واقعہ یہ ہے کہ جرمن کا بادشاہ فریڈرک باربروسہ ایک مہم کے دوران دریا پار کرتے ہوئے ڈوب کر ہلاک ہوگیا۔

۱۱۹۰ء

ہنری ششم بادشاہ بنا

جرمنی کے فریڈرک باربروسہ کے صلیبی مہم کے دوران دریا میں ڈوب جانے کے بعد اس کے بیٹے ہنری ششم نے اقتدار سنبھالا۔ ہنری ششم نے مغرب میں شہنشاہی کردار کا محدود تصور بالکل بدل ڈالا۔ اس نے سسلی کی وارث کانسٹینس سے شادی کی تو سسلی کی بڑی سلطنت اس کے قبضے میں چلی آئی۔

۱۱۹۲ء

ہندوستان میں پہلی اسلامی سلطنت

شہاب الدین غوری صحیح معنوں میں ہندوپاکستان کی پہلی اسلامی سلطنت کا بانی تھا۔ وہ ۱۱۷۵ء میں ریاست غور (افغانستان) میں پیدا ہوا۔ ریاست غور کے بادشاہ غیاث الدین کا چھوٹا بھائی تھا۔ غیاث الدین۔ ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے غزنی کا حکمران بنا دیا۔ شہاب الدین غوری کا ارادہ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا تھا۔ پہلے اس نے ۱۱۷۵ء میں ملتان پر اور ۱۱۸۶ء میں پنجاب اور سندھ پر قبضہ کیا لیکن اصل کارنامہ تراوڑی کے مقام پر ہندو راجہ پرتھوی راج چوہان کو شکست دینا ہے۔ ۱۱۹۱ء میں ان دونوں کے درمیان پہلی جنگ ہوئی جس میں محمد غوری کو زخمی اور بیہوش ہو جانے کے بعد شکست اٹھانی پڑی۔ اگلے برس اس نے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ دوبارہ پرتھوی کی فوج پر حملہ کیا اور کم تعداد میں ہونے کے باوجود شکست فاش دی۔ ۱۱۹۹ء تک بنارس، بہار اور بنگال پر بھی اس کا قبضہ ہو گیا۔ اس طرح پہلی مرتبہ سارے شمالی ہندوستان میں اسلامی سلطنت قائم ہوئی۔

۱۱۹۵ء

انگلستان اور فرانس میں جنگ

صلیبی جنگوں سے واپسی پر انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ یہ جنگ چار سال تک جاری رہی۔ اس جنگ میں پہلے رچرڈ کی فوجوں نے فرانس میں داخل ہو کر کافی علاقے پر قبضہ کر لیا اور فرانسیسی بادشاہ فلپ کے محل کا محاصرہ کر لیا۔ اسی محل کے محاصرے کے دوران رچرڈ ایک فرانسیسی کے زہریلے تیر کا نشانہ بن گیا اور جانبر نہ ہو سکا بالآخر ہلاک ہو گیا۔ یہ ۱۱۹۹ء کا واقعہ ہے۔ اس کی ہلاکت کے بعد اس کا بیٹا جان تخت نشین ہوا۔

۱۱۹۸ء

ابن رشد نے وفات پائی

۱۱۹۸ء میں معروف مسلمان فلسفی ابن رشد نے وفات پائی۔ ابن رشد کا پورا نام ابو الولید محمد ابن رشد تھا۔ ۱۱۲۶ء میں قرطبہ میں علمائے دین کے ایک بڑے خاندان میں پیدا ہوا۔ اس نے قرطبہ میں ہی فقہ اور طب کی تعلیم حاصل کی اور بعد میں مراکش چلا گیا۔ وہ مذہبی قانون، طب اور فلسفے کا استاد بن گیا۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی طبیب بھی رہا۔ عمر کے آخری حصہ میں اس نے فلسفہ پر کام شروع کیا۔ اس کے فلسفیانہ نظریات اس دور میں لوگوں کے نزدیک سخت قابل اعتراض تھے۔ اس بنا پر اس پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔ وہ مسلم فلسفیوں میں سب سے زیادہ ارسطاطالیسی تھا۔ ابن رشد عام طور پر جس مضمون کو بھی لیتا اس پر ایک مختصر، ایک اوسط اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طویل تشریح لکھتا تھا۔ ارسطو کی پانچ کتابوں کی شرح لکھی۔ طبعیات اور مابعد الطبیعیات پر کتب تصنیف کیں۔ طب اور ہیئت پر بھی کتابیں لکھیں۔ مغربی دنیا میں ابن رشد کے فلسفے کا سب سے زیادہ اثر ہوا۔ اس کی اکثر کتب عربی زبان کے بجائے لاطینی اور عبرانی زبانوں میں دستیاب ہیں۔ ہسپانوی خلیفہ المنصور نے اس پر کفر کا فتویٰ لگوا کر نظر بند کروا دیا اور اس کی تمام کتب جلادیں۔ نظر بندی سے رہائی کے بعد مراکش چلا گیا اور وہیں وفات پائی۔

۱۲۰۴ء

قسطنطنیہ

جون ۱۲۰۴ء میں یورپ سے ایک اور صلیبی لشکر روانہ ہوا لیکن اس فوج نے مصر یا فلسطین کا رخ کرنے کے بجائے بازنطینیوں کے دارالحکومت قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا۔ قسطنطنیہ کو آگ لگادی گئی۔ اس خوبصورت شہر کا ایک حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔ بچے، مرد اور عورتیں تہ تیغ کئے گئے۔ شہر میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا گیا۔ صلیبی جنگجوؤں کی لوٹ مار کا صلیبی مہموں کی تحریک پر بُرا اثر پڑا۔ یہ چوتھی صلیبی جنگ تھی جو ۱۲۰۱ء سے لے کر ۱۲۰۴ء تک جاری رہی۔

۱۲۰۶ء

قطب الدین ایبک کی تخت نشینی

شہاب الدین غوری کی شہادت کے تھوڑے عرصے بعد قطب الدین ایبک جو کہ غوری کا نائب تھا کی لاہور میں تخت نشینی ہوئی۔ اس کے بعد وہ سلطان قطب الدین کہلانے لگا۔ سلطان قطب الدین ایبک کا تعلق خاندان غلاماں سے تھا۔ یہ پہلا مسلمان بادشاہ تھا جس نے دہلی میں اسلامی حکومت قائم کی۔ ۱۲۱۰ء میں چوگان کھیلتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ لاہور میں انارکلی بازار کے ایک کوچے میں دفن ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت نشین ہوا۔

۱۲۱۱ء

آرام شاہ تخت نشین ہوا

ایبک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت پر بیٹھا لیکن وہ بڑا نالائق اور آرام طلب تھا۔ اسی لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیروں وزیروں نے اسے حکومت سے الگ کر کے اس کی جگہ ایبک کے ایک غلام شمس الدین التمش کو تخت پر بٹھایا۔ التمش بڑا لائق شخص تھا۔ ایبک نے مرکزی حکومت کو استحکام فراہم کیا۔ جب وہ تخت پر بیٹھا تو ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی اور ملک کو کئی بیرونی خطرے درپیش تھے۔ اس نے ان سب کا تدارک کیا۔ تمام صوبوں کو یکجا کر کے ایک مضبوط سلطنت قائم کی۔ راجپوتوں کی بغاوت کو فرو کیا۔

۱۲۱۲ء

ہسپانیہ پر عیسائیوں کا قبضہ

مسیحی بادشاہوں نے ہسپانیہ کی موحدین حکومت پر حملہ کر دیا اور طلسہ کے میدان میں فیصلہ کن شکست دی۔ اس جنگ کے بعد ہسپانیہ کے مسلمانوں کی طاقت پارہ پارہ ہوگئی اور سلطان الناصر فرار ہو کر مراکش چلا گیا اور وہیں وفات پائی۔ بعد میں عیسائیوں نے کچھ ہی سالوں میں ہسپانیہ پر مکمل قبضہ کر لیا۔

۱۲۱۴ء

فرانس اور برطانیہ کی جنگ

فرانس اور برطانیہ کے درمیان خوفناک جنگ ہوئی جو تاریخ میں جنگ بوونیز کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس جنگ کی اصل وجہ انگلستان اور فرانس کے درمیان شروع سے چلی آنے والی کشمکش تھی۔ اس جنگ میں فرانس کے فلپ آگسٹس اور جرمنی کے شہزادے فریڈرک دوم نے جان شاہ انگلستان اور اس کے حلیفوں کو بوونیز کے مقام پر شکست دی اور انگلستان کے قبضہ سے تمام فرانسیسی مقبوضات چھن گئے۔ ان علاقوں میں نارمنڈی کا علاقہ خاص اہمیت رکھتا ہے جو انتظامی لحاظ سے بہت بہتر تھا۔ اس علاقے کے انتظام کو انہوں نے باقی فرانس کے لئے نمونہ بنا لیا۔ اس جنگ کے باوجود چند علاقے پھر بھی انگلستان کے قبضے میں رہ گئے جن کے لئے بعد میں پھر جنگیں ہوئیں۔

۱۲۱۵ء

جان شاہ انگلستان بنا

رچرڈ شیر دل کا جانشین جان (شاہ انگلستان) نہ تو کوئی بہادر شخص تھا اور نہ ہی اچھا منتظم۔ ظلم، خود غرضی اور نا اتفاقی اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ پہلے اپنی نالائقی کی وجہ سے پوپ کے ساتھ کشمکش کر لی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف سخت مذہبی احکام جاری ہوئے۔ پھر بعد میں بڑے بڑے جاگیرداروں اور امراء سے جھگڑا کر لیا۔ امراء اور جاگیرداروں نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ایک خاص منشور تیار کر لیا۔ ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو بہ مقام انمیڈ جان شاہ انگلستان کو منشور کی منظوری پر مجبور کر دیا۔ یہ تاریخ انسانیت کے نہایت مشہور واقعات میں سے ایک واقعہ ہے۔ یہ منشور اعظم یا میگنا کارٹا کے نام سے مشہور ہوا۔ اس منشور کے ذریعے بادشاہ، پوپ، امراء، جاگیردار اور عوام سب پر قانون کی بالادستی قائم ہو گئی۔ اس نام نہاد منشور اعظم میں صرف بادشاہ اور کلیسا نیز بادشاہ اور امراء کے باہمی تعلقات کی وضاحت کی گئی تھی لیکن ان میں سے کسی کو عوام کی بہتری اور بہبود مقصود نہ تھی۔ یہ منشور امریکہ اور برطانیہ کی شہری آزادی کا بنیادی پتھر بن گیا۔

۱۲۱۶ء

ہنری سوم تخت نشین ہوا

انگلستان میں جان کی وفات کے بعد اس کا نو سالہ بیٹا ہنری سوم تخت نشین ہوا۔ ہنری نے منشور اعظم کو دوبارہ جاری کیا لیکن مجلس کبیر یعنی امراء اور جاگیرداروں کے بعض حقوق میں کمی کر دی گئی۔ اہم حکومتی عہدے بعض فرانسیسی اور اطالویوں کو دے دیے گئے۔ جس سے اس کے خلاف سخت ناراضگی پھیلی۔ ۱۲۳۲ء میں ہنری نے ایک فرانسیسی شہزادی سے شادی کر لی تو اس سے مزید اشتعال پھیلا جو بعد میں انگلستان میں حالات کو مزید خراب کرنے میں اہم ثابت ہوا۔ امراء نے باہمی صلاح سے ایک کمیٹی بنا دی جس سے مشورہ کئے بغیر بادشاہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کمیٹی نے وہ دستاویز جاری کی جسے شرائط آکسفورڈ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۲۲۶ء

لوئی نہم بادشاہ بنا

فرانس میں لوئی ہشتم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا لوئی نہم بادشاہ بنا۔ یہ بڑا بہادر اور جوانمرد تھا۔ قرون وسطیٰ کے بادشاہوں میں اسے ایک مثالی حکمران مانا جاتا ہے۔ فرانس کے ساتھ جھڑپیں جاری رہیں۔ لوئی ہشتم کے تخت نشین ہونے سے شاہی اقتدار میں اضافہ ہوا۔

۱۲۲۷ء

چنگیز خاں کا ظہور

چنگیز خان دریائے آنان کے قریب کے علاقے میں پیدا ہوا۔ اس کا اصل نام تموجن تھا۔ اس منگول شہنشاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اقوام عالم پر اپنی عظمت و جبروت کا سکہ جمایا اور فاتح عالم کہلایا۔ ۱۱۷۵ء میں منگول سلطنت کا بادشاہ بنا۔ ۱۲۱۸ء میں اس نے چینی علاقوں ہیا اور کن پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲۱۹ء میں اس کے چند سفیر جو مختلف ممالک میں بھیجے گئے تھے قتل ہو گئے۔ اس واقعے نے چنگیز خاندان کو تسخیر عالم پر ابھارا اور وہ ساری دنیا کو فتح کرنے کے ارادے سے نکل کھڑا ہوا۔ بخارا اور مرو کے علاقوں کو لوٹا۔ ہرات پر قبضہ کر لیا۔ ترکی اور مشرقی یورپی ملکوں کا رخ کیا۔ اس کے ماتحت تاتاری فتوحات کا سلسلہ دور دور تک پہنچ گیا۔ دنیائے اسلام کے کئی بڑے بڑے شہر برباد کر ڈالے مثلاً بخارا، سمرقند، مرو، نیشاپور، ہرات وغیرہ۔ ہندوستان پر چڑھائی کا ارادہ کیا لیکن سلطان شمس الدین التمش کی فوجوں نے آگے نہ بڑھنے دیا پھر عراق کی طرف چلا گیا لیکن خلیفہ مستنصر نے اسے راستے میں روک دیا۔ اس کے بعد اپنے علاقے منگولیا میں واپس چلا گیا اور وہیں پر ۱۲۲۷ء عیسوی میں وفات پائی۔

۱۲۲۸ء

قطب مینار کی تعمیر ہوئی

قطب مینار برصغیر میں مسلمانوں کی پہلی تعمیر تھی۔ یہ مینار قطب الدین ایبک کے زمانے میں تعمیر ہونا شروع ہوا۔ اس کی تعمیر ۱۲۲۸ء میں التمش کے زمانے میں مکمل ہوئی۔ اس کا نام قطب مینار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے نام پر رکھا گیا۔ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ یہ مینار ہندو راجاؤں کا کارنامہ ہے جب کہ اس مینار کا اسلوب تعمیر، اس کی نقاشی اور خطاطی اس کے خاص اسلامی ہونے کے شاہد ہیں۔ سنگ مرمر سے بنایا گیا یہ مینار ۲۴۲ فٹ بلند ہے۔ پہلے پہل اس کے سات درجے تھے تاہم اب صرف پانچ درجے باقی رہ گئے ہیں۔ اس مینار کے ساتھ ہی مشہور مسجد ''قوت الاسلام'' ہے جو کہ ۱۱۹۳ء میں تعمیر کی گئی۔

۱۲۲۹ء

یاقوت الحموی نے وفات پائی

مشہور مسلمان جغرافیہ دان یاقوت ابن عبداللہ الحموی نے وفات پائی۔ یاقوت حموی کا اصل نام شہاب الدین ابوعبداللہ تھا۔ ۱۱۷۶ء میں ایشیائے کوچک کے ایک یونانی نژاد گھرانے میں پیدا ہوا۔ بعد میں بغداد کا ایک تاجر حما نامی شہر میں لے گیا۔ اسی وجہ سے حموی کہلائے۔ اس کی سب سے مشہور کتاب معجم البلدان ہے۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مقامات، جگہوں کے نام بہ ترتیب حروف تہجی درج ہیں۔ یہ ایک محققانہ انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس میں جغرافیائی علوم وفنون کے علاوہ تاریخ، انسانی نسلوں اور نیچرل سائنس کے موضوعات پر ایک گراں قدر سرمایہ جمع کیا گیا ہے۔ ۱۲۲۹ء میں حلب میں انتقال ہوا۔

۱۲۳۲ء

محمد الغالب تخت نشین ہوا

غرناطہ کے بنو نصر خاندان کا پہلا بادشاہ محمد الغالب باللہ حر تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانے میں غرناطہ نے علم و فضل اور جاہ وحشمت میں وہی درجہ حاصل کر لیا جو ایک زمانے میں قرطبہ کو حاصل تھا۔ غرناطہ کا مشہور قصر الحمراء اسی خاندان نے تعمیر کروایا جو اب تک باقی ہے اور اپنے بانیوں کی عظمت وشوکت کا مرقع دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ بنو نصر کے خاندان نے غرناطہ پر ڈھائی سو برس حکومت کی۔

۱۲۴۰ء

رضیہ سلطانہ کا دور

التمش کی وفات (۱۲۳۶ء) کے بعد رضیہ سلطانہ جانشینی کی حقدار تھی لیکن امراء نے اس کے نکمے بھائی رکن الدین فیروز کو تخت پر بٹھا دیا۔ رکن الدین کے دور حکومت میں سخت بدنظمی پھیلی۔ بعد ازاں ۱۲۳۶ء میں امراء نے رکن الدین کو ہٹا کر رضیہ سلطانہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ رضیہ سلطانہ نے اپنے دور میں انتظامی معاملات بہت اچھے طریقے سے سنبھالے۔ رضیہ سلطانہ اپنے ایک حبشی غلام ملک جمال الدین پر بڑا اعتماد کرتی تھی جس پر امراء بھٹنڈہ کے حاکم التونیہ کی قیادت میں اس کے خلاف ہو گئے۔ رضیہ سلطانہ نے اس مسئلہ کا حل یوں نکالا کہ التونیہ سے شادی کر لی لیکن امراء نے ان کے خلاف سازش پھر بھی جاری رکھی اور اس کے بھائی کو بادشاہ بنا دیا۔ ملک التونیہ اور رضیہ سلطانہ انہی سازشیوں کے میدان جنگ میں مارے گئے۔

۱۲۴۰ء

ابن عربی نے وفات پائی

مشہور صوفی ابن عربی نے وفات پائی۔ ابن عربی ۱۱۶۵ء میں اندلس میں مرسیہ میں پیدا ہوا۔ تصوف میں ایک نئے مکتب فکر کا بانی تھا۔ وحدت الوجود کا تصور سب سے پہلے اسی نے پیش کیا۔ اس کی تصانیف تین سو کے لگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگ ہیں جن میں الفتوحات المکیہ بہت مشہور ہے۔ یہ تصوف کے موضوع پر ہے۔ ابن عربی شاعر بھی تھا۔ اس کی عارفانہ نظموں کا مجموعہ ترجمان الاشواق بہت مشہور ہے۔

۱۲۴۶ء

ہنری سوم کا فرانس پر حملہ

انگلستان کے بادشاہ ہنری سوم نے جنوبی فرانس کے سرکش امیروں کو ساتھ ملا کر جنوبی فرانس (نارمنڈی) پر حملہ کیا لیکن لوئی نہم کی فوجوں نے بھرپور مقابلہ کیا اور ہنری سوم کی فوج کو شکست ہوئی۔ اسے ناکام ہو کر واپس آنا پڑا۔

۱۲۵۰ء

ایک چھوٹی صلیبی جنگ

۱۲۴۸ء میں لوئی نہم صلیب لے کر صلیبی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پہلے مصر پر قبضہ کیا جائے پھر اسے مرکز بنا کر فلسطین کو مسخر کر کے بیت المقدس (یروشلم) پر قبضہ جمایا جائے۔ ۱۲۵۰ء میں مسلمانوں سے جنگ ہوئی جس میں اس کی فوج کا ایک بڑا حصہ موت کے گھاٹ اتر گیا اور وہ خود گرفتار ہو گیا۔ بعد میں ایک بھاری رقم فدیے کے طور پر دے کر رہا ہوا اور واپس فرانس چلا گیا۔ ۱۲۷۰ء میں دوبارہ ایک مہم کی کوشش کی لیکن راستے میں ہی وفات پا گیا۔

۱۲۵۸ء

ہلاکو خاں کا دور

ہلاکو خاں چنگیز خاں کا پوتا تھا۔ ۱۲۴۱ء میں پیدا ہوا۔ اپنے بڑے بھائی منگو خاقان کے حکم سے ایران پر حملہ کیا اور حسن بن صباحیوں کا قلع قمع کیا۔ ایران فتح کرنے کے بعد ایران میں ایل خانی خاندان کی بنیاد رکھی۔ فتح ایران کے بعد بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ ان دنوں مستعصم باللہ خلیفۂ بغداد تھا۔ ہلاکو خاں نے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ چالیس دن کے محاصرے کے بعد مستعصم باللہ نے ہتھیار ڈال دیے۔ دوسرے دن ہلاکو خاں کی فوج نے بغداد پر ہلہ بول دیا اور قتل و غارت کا وہ طوفان اٹھا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ بغداد کی آبادی بیس لاکھ تھی، اس میں سے سترہ لاکھ افراد قتل کر دیے گئے۔ بغداد کے محل، مقبرے، مسجدیں، کتب خانے سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نام ونشان ہوکر رہ گئے۔ خلیفہ کو قتل کر دیا گیا۔ بغداد جو پانچ سو سال سے مسلمانوں کی علمی و ثقافتی تہذیب کا گہوارہ تھا، تباہ و برباد ہو گیا۔

۱۲۶۰ء

عین جالوت کی لڑائی

بغداد کی تباہی کے بعد مصر کے مملوکوں نے سلطان بیبرس کی سرکردگی میں تاتاری فوجوں کو عین جالوت کے مقام پر شکست فاش دی۔ اس کے بعد تاتاریوں کی پیش قدمی رک گئی اور مصران کی دستبرد سے محفوظ ہو گیا۔ مسلسل فتوحات کے بعد اچانک شکست سے تاتاریوں کے دل میں خوف پیدا ہو گیا اور وہ دمشق اور دوسرے شہروں سے بھی نکل گئے۔ اس فتح کے بعد بیبرس نے عباسی خاندان کے ایک فرد احمد ابوالقاسم کو قاہرہ بلا کر خلافت کا احیاء کیا اور اسے مستنصر کے لقب سے خلیفہ بنا دیا۔

۱۲۶۰ء

قبلائی خاں تخت نشین ہوا

قبلائی خاں اپنے دادا چنگیز خاں کی قائم کردہ عظیم چینی سلطنت کا بادشاہ بنا۔ قبلائی خاں نے اپنی سلطنت کو مزید وسعت دی۔ ۱۲۷۹ء میں اس نے چین پر حملہ کیا اور سنگ خاندان کی حکومت کا خاتمہ کیا اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ تاہم جب جاپان، کوریا، جنوب مشرقی ایشیائی علاقے اور انڈونیشیا پر حملہ کیا تو اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ قبلائی خاں علم وفن کا دلدادہ تھا۔ اس کے دربار میں اسی قسم کے لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ مشہور اطالوی سیاح مارکو پولو اسی کے دور میں چین میں آیا تھا۔ قبلائی خاں ۱۲۱۶ء میں پیدا ہوا اور ۱۲۹۶ء میں فوت ہوا۔

۱۲۶۴ء

انگلستان میں خانہ جنگی

انگلستان میں بادشاہ ہنری سوم اور ایک جماعت کے درمیان خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اس جماعت کا سربراہ سائمن ڈیمانٹ فرنٹ تھا۔ صلح کے لئے فرانس کے بادشاہ لوئی کو ثالث بنایا گیا جس نے بادشاہ ہنری سوم کے حق میں فیصلہ دیا۔ سائمن نے یہ فیصلہ قبول نہ کیا۔ ۱۲۶۴ء میں بادشاہ کو گرفتار کر لیا گیا اور سائمن نے اپنا انتظام حکومت جاری کر دیا۔ یہ نظام پندرہ ماہ تک جاری رہا لیکن اگلے ہی سال جانشین ایڈورڈ نے ایک لڑائی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائمن کو شکست دی اور وہ مارا گیا۔ بادشاہ ہنری سوم دوبارہ تخت پر بیٹھ گیا لیکن عملاً جانشین ایڈورڈ ہی نظام حکومت چلاتا رہا۔

۱۲۶۵ء

خاندان بلبن کا دور

۱۲۶۵ء میں التمش کے ایک ترک غلام امیر غیاث الدین بلبن نے ایک نئے حکمران خاندان کی بنیاد ڈالی جسے اس کے نام کی مناسبت سے خاندان بلبن کہا جاتا ہے۔ ناصر الدین محمود کی وفات کے بعد سارے امیروں کی رائے سے بلبن تخت نشین ہوا۔ بلبن نے تخت نشین ہوتے ہی مفسدوں اور شورش پسندوں کا تدارک کیا۔ ملک میں امن و امان قائم کیا۔ میواتیوں کی سرکشی کو دبایا۔ تاتاریوں کی یورشیں روکیں۔ ۱۲۸۶ء میں بلبن نے وفات پائی۔

۱۲۶۵ء

انگلستان میں پارلیمنٹ

انگلستان میں بادشاہ سائمن کے دور حکومت میں پہلی باقاعدہ پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔ اس سے پہلے صلاح مشورے کے لئے ایک مجلس "مجلس کبیر" کے نام سے قائم تھی۔ لفظ پارلیمنٹ فرانسیسی ہے۔ اس کے معنی بات چیت کرنے یا گفت و شنید کرنے کے ہیں۔ مجلس کبیر کی ارتقائی شکل پارلیمنٹ کی صورت میں سامنے آئی۔

۱۲۶۵ء

اباقا خاں تخت نشین ہوا

ہلاکو خاں کے بعد اس کا بیٹا اباقا خان تخت نشین ہوا۔ اس نے بھی اپنے باپ کی طرح اسلام دشمن پالیسی جاری رکھی۔ اس نے پوپ اور یورپ کے حکمرانوں سے قریبی تعلقات قائم کئے اور عیسائیوں کو بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ اس نے شام پر بھی حملہ کیا لیکن ۱۲۸۰ء میں شہر حمص کے پاس مملوک حکمران قلاوٗن سے شکست کھا کر پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۶۸ء

کنراڈینو کی شکست

جرمن میں فریڈرک باربروسہ کا پوتا کنراڈینو ایک بڑی فوج لے کر اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے بادشاہ چارلس سے مقابلہ کرنے نکلا۔ چارلس طاقت کے زور پر جرمنی کا بادشاہ بن بیٹھا تھا۔ کنراڈینو اور چارلس کے درمیان ٹگلیا کوزو کے مقام پر لڑائی ہوئی جس میں کنراڈینو نے شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا۔ کچھ عرصے بعد اسے موت کی سزا دے دی گئی۔ اس کے بعد اس کے خاندان یعنی ہوہن سٹافن خاندان کے تمام افراد ختم ہو گئے۔ اس طرح جرمنی میں فریڈرک باربروسہ کے خاندان کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا۔

۱۲۷۱ء

سفر نامہ مارکو پولو

۱۲۶۰ء میں وینس کے دو تاجر بھائی نکولو اور میفیو تجارت کی نئی منڈیوں کی تلاش میں مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔ اس سفر میں وہ چین تک پہنچے اور چین کے بادشاہ قبلائی خان کے پاس آئے۔ قبلائی خان نے ان کی بہت آؤ بھگت کی اور ان کو کہا کہ جب وہ دوبارہ آئیں تو مقدس تیل اور عیسائی مشنریوں کا ایک گروہ بھی لے کر آئیں تاکہ عیسائیت یہاں پھیلے۔ ۱۲۷۱ء میں دونوں بھائی دوبارہ چین آئے۔ اس مرتبہ ان کے ساتھ مارکو پولو بھی تھا۔ قبلائی خاندان مارکو پولو سے بہت متاثر ہوا اور اسے اہم شاہی عہدہ دیا۔ ۱۲۹۵ء میں مارکو پولو وطن واپس آیا اور ایک جنگ کے دوران گرفتار ہو گیا۔ یہ غالباً ۱۲۹۸ء کا واقعہ ہے۔ قید کے دوران ہی اس نے اپنا مشہور زمانہ سفر نامہ مکمل کیا۔ اس سفر نامے کے ذریعے یورپ کے لوگ پہلی مرتبہ مشرق کے بہت سے ممالک کے حالات سے واقف ہوئے۔ بعض مصنفین لکھتے ہیں کہ مارکو پولو کبھی چین نہیں گیا۔ اس نے اپنا سفر نامہ جنیوا کی جیل میں مرتب کیا اور اس کے بیانات ایرانی اور عرب سیاحوں کی تحریروں سے بہت ملتے ہیں۔ اس کے ثبوت کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ مارکو پولو نے دیوار چین اور مخصوص چینی رسم الخط کا ذکر تک نہیں کیا۔ سفر نامے کے تضادات اس کے علاوہ ہیں۔

۱۲۷۲ء

ایڈورڈ اول حکمران بنا

انگلستان میں ہنری سوم کی وفات کے بعد ایڈورڈ اول حکمران بنا۔ ایڈورڈ اول نے برطانیہ کو متحد کر کے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت بنانے کی کوشش کی۔ ایڈورڈ کے دور میں ویلز میں بغاوت ہوئی جسے کامیابی سے فرو کر دیا گیا۔ اس نے اپنے کمسن بیٹے کو پرنس آف ویلز کا لقب دے کر ویلز کا ولی عہد مقرر کر دیا۔ ایڈورڈ کے دور کا سب سے بڑا کارنامہ سکاٹ لینڈ کی تسخیر ہے۔ ۱۲۹۶ء میں اس نے سکاٹ لینڈ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور سکاٹ لینڈ کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

۱۲۷۳ء

جلال الدین رومی کا انتقال

مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین رومی کا انتقال ہوا۔ مولانا رومی بلخ میں ۱۲۰۷ء میں پیدا ہوئے لیکن ان کے والد کی بادشاہِ وقت سے ان بن ہو گئی اور وہ روم میں آ گئے۔ اسی وجہ سے آپ رومی کے نام سے مشہور ہیں۔ تحصیل علوم کے بعد آپ نے اپنی توجہ روحانیت کی جانب مبذول کی۔ شمس تبریز کی شاگردی اختیار کی۔ مولانا رومی نے ۱۲۶۱ء میں اپنی شہرہ آفاق مثنوی تحریر کرنا شروع کی جسے مثنوی رومی کا نام دیا گیا۔ یہ مثنوی حکمت اور علم کا شاہکار ہے اس میں صفاتِ باری تعالیٰ، نبوت، روح، معاد، جبر و قدر، تصوف اور توحید کو حکایات اور نصیحت آموز افسانوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ۱۲۷۳ء میں قونیہ کے مقام پر انتقال ہوا۔

۱۲۷۳ء

جرمنی میں سیاسی استحکام

جرمنی میں ایک طویل عرصے کے سیاسی عدم استحکام کے بعد رڈالف کو بادشاہ منتخب کیا گیا۔ یہ کمتر درجے کے ایک جرمن خاندان کا فرد تھا۔ رڈالف کو سلطنت کی پرواہ نہ تھی بلکہ اس کی اصل غرض تو یہ تھی کہ جرمنی میں اپنے خاندان کے لئے ایک موروثی بادشاہت قائم کر لے۔ اس نے آسٹریا کو جرمنی کے مقبوضات میں داخل کیا۔ اس کے دور میں فرانس سے اچھے تعلقات بنائے گئے۔ بہرحال جرمنی میں آپس میں اتحاد قائم نہ ہو سکا کیونکہ جرمنی میں دو طبقے پیدا ہو چکے تھے۔ پہلا طبقہ بادشاہ اور اس کے حواریوں کا تھا جو موروثی بادشاہت کے حامی تھے جبکہ دوسرا طبقہ اس کے خلاف۔ اس طرح یہ اختلاف جرمنوں کے قومی اتحاد میں رکاوٹ بنتا رہا۔

۱۲۷۴ء

نصیر الدین طوسی کی وفات

۱۲۷۴ء میں ممتاز مسلم فلسفی نصیر الدین طوسی نے وفات پائی۔ نصیر الدین مسلم دنیا میں ابن سینا کے بعد سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ممتاز ہستی ہے۔ ۱۲۰۱ء میں طوس میں پیدا ہوا۔ کمال الدین ابن یونس سے ریاضی کی تعلیم حاصل کی اور ماہر علم ہیئت کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ اس دور میں خراسان پر منگولوں کے حملے کا خطرہ پیدا ہو رہا تھا ،افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ نصیر الدین طوسی نے کسی اسماعیلی شہزادے کی ملازمت کی لیکن جب ہلاکو خان نے ایران فتح کیا تو نصیر الدین طوسی نے مکمل تباہی سے بچنے کے لئے ایک نجومی اور ماہر فلکیات کی حیثیت سے اپنی خدمات ہلاکو خان کو پیش کر دیں۔ اس طرح اس نے بہت سے کتب خانے اور درسگاہیں بچالیں۔ اسے مذہبی اوقاف کا سربراہ بنا دیا گیا۔ ہلاکو خان نے اس کے کہنے پر اسے ایک درسگاہ بھی بنوا کر دی۔ اس طرح اسلام میں ریاضی اور فلکیات کی تعلیم کو ازسرِ نو زندہ کرنے کا سہرا اسی کے سر ہے۔ اس کی زندگی کا ایک طویل عرصہ مراغہ میں بسر ہوا لیکن آخری دور میں وہ کاظمین چلا گیا وہیں پر اس کی وفات ہوئی۔ اسے امام موسیٰ الکاظم کے مقبرے کے قریب دفن کیا گیا۔

۱۲۸۱ء

تاتاریوں کا جاپان پر حملہ

تاتاریوں نے جاپان پر حملہ کیا۔ اس سے پہلے ۱۲۷۴ء میں وہ جاپان پر حملہ کر چکے تھے لیکن طوفان آنے کی وجہ سے بے نیلِ مُرام لوٹنا پڑا تھا۔ ۱۲۸۱ء میں وہ دوبارہ ایک بڑی فوج تقریباً ڈیڑھ لاکھ سپاہی لے کر جاپان پہنچے۔ جاپانیوں کو پہلے سے ہی اس یورش کا اندازہ تھا، لہٰذا انہوں نے حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے اور جا بجا فصیلیں بنا رکھی تھیں۔ دو مہینے تک جنگ جاری رہی۔ جاپانیوں کے پاس چھوٹے چھوٹے تیز رفتار بحری جہاز موجود تھے۔ ان کے جوابی حملوں نے تاتاریوں کو بہت نقصان پہنچایا پھر اوپر سے ایک خوفناک طوفان آ گیا جس میں تاتاری بیڑے کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔ جو جہاز بچے وہ واپس چلے گئے۔

۱۲۸۲ء

تکودار بادشاہ بنا

اباقا خان کے بعد اس کا بھائی تکودار بادشاہ ہوا۔ وہ پہلے عیسائی تھا لیکن بادشاہ ہونے کے بعد وہ وزیر اعظم شمس الدین جوینی کی ترغیب سے مسلمان ہو گیا اور اپنا نام احمد خان رکھا۔ اس نے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق اپنی پالیسی بدلنے کی کوشش کی۔ سلطان مصر کو اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع دی اور مصر کے خلاف فوجی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروائیاں بند کر دیں۔ احمد خان نے اسلامی شعائر کو رواج دینے کی بھرپور کوشش کی اور منگولوں کو مسلمان ہونے کی ترغیب دی لیکن یہ بات اس کے بھتیجے ارغون خان کو پسند نہ آئی۔ اس نے احمد خان کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کو قتل کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ ارغون خان کے دور میں مسلمانوں پر بدترین تشدد کیا گیا۔ اس نے وزیر اعظم شمس الدین کو بھی قتل کروا دیا۔

۱۲۸۵ء

فلپ چہارم بادشاہ بنا

فلپ چہارم فرانس کا فرمانروا منتخب ہوا۔ فلپ چہارم لوئی نہم کا پوتا تھا۔ اس کے عہد میں انگلستان کے بادشاہ ایڈورڈ اول نے ۱۲۹۷ء میں شمالی فرانس پر حملہ کیا لیکن پوپ نے صلح کروا دی۔

۱۲۸۸ء

سلطنت عثمانیہ کا آغاز

عثمان اول نامی ایک شخص نے سلطنت عثمانیہ کی بنیاد ڈالی۔ عثمان اول ۱۲۵۹ء میں پیدا ہوا۔ وہ امیر طغرل ابن سلیمان بلخی کا بیٹا تھا۔ امیر طغرل کی بہادری اور مدد کے بدلے میں سلطان علاؤالدین سلجوقی نے اسے ایک جاگیر دی۔ ۱۲۸۸ء میں امیر طغرل کا انتقال ہو گیا اور اس کا لڑکا عثمان خان اس کا جانشین ہوا۔ عثمان خان نے جلد ہی اس جاگیر میں مزید وسعت پیدا کی اور ایک خود مختار حکومت قائم کی جو اس کے نام پر عثمانی سلطنت کہلاتی ہے۔

۱۲۹۰ء

خلجی خاندان کی حکومت کا آغاز

بلبن کی وفات کے بعد معزالدین کیقباد ۱۲۸۶ء میں تخت پر بیٹھا۔ وہ نالائق اور آرام طلب بادشاہ تھا۔ اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر فوج کے اعلیٰ افسر جلال الدین خلجی نے معزالدین کیقباد کو قتل کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا اور خلجی خاندان کی حکومت کا آغاز ہوا۔

۱۲۹۴ء

انگریز مفکر اور سائنس دان (راجر بیکن) کی وفات

انگریز مفکر اور سائنس دان جسے بابائے سائنس بھی کہا جاتا ہے راجر بیکن نے وفات پائی۔ وہ پہلا شخص تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟ نے بارود، مشینی کشتیوں اور ہوائی جہاز کے امکانات کی خبر دی۔ ۱۲۱۴ء میں انگلستان میں پیدا ہوا، آکسفورڈ اور پیرس میں تعلیم پائی۔ پیرس یونیورسٹی میں ارسطو کے فلسفے پر لیکچرز دیے۔ لاطینی زبان میں کئی کتب لکھیں جن میں (On Mirrors) زیادہ مشہور ہے۔ ۱۲۶۶ء میں پوپ کلیمنٹ کی دعوت پر (Opos Majus) تحریر کرنا شروع کی جو جملہ علوم وفنون کے مبادیات سے متعلق ہے۔ ۱۲۷۷ء میں کیتھولکس نے مجرم قرار دے کر قید میں ڈال دیا۔ وہیں ۱۲۹۴ء میں وفات پائی۔

۱۲۹۵ء

ارغون کا بیٹا غازان خان تخت نشین ہوا

ارغون خان کا بیٹا غازان خان تخت نشین ہوا۔ غازان خان دوسرا ایل خانی حکمران تھا جس نے اسلام قبول کیا۔ وہ ایک ممتاز منگول امیر نوروز خان کی ترغیب سے مسلمان ہوا۔ اس کے ساتھ دس ہزار منگول بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ غازان خان نے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا، مکمل آزادی کا اعلان کیا، نئے اسلامی عبارت والے سکے ڈھالے گئے، منگول ٹوپی کے بجائے مسلمانوں کی دستار پہنی، عصمت فروشی کا خاتمہ کیا، سودی کاروبار کی ممانعت کردی۔ لیکن اس کے مسلمان ہو جانے کے باوجود شام اور مصر کے خلاف مہم جاری رہی اور اس نے کئی مرتبہ شام پر حملے کیے۔

۱۲۹۶ء

علاؤالدین خلجی حکمران بنا

علاؤالدین خلجی جلال الدین خلجی کا بھتیجا تھا اور جلال الدین خلجی کو اپنے بھتیجے سے بڑی محبت تھی۔ علاؤالدین کی ترقی میں جلال الدین خلجی کا بڑا ہاتھ تھا لیکن علاؤالدین خلجی ۱۲۹۶ء میں اپنے چچا جلال الدین کو قتل کر کے سلطنت کا بادشاہ بن گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے چچا کو قتل کر کے بڑی بے رحمی کا ثبوت دیا لیکن جلال الدین کا قتل ہونا ہندوستان کے لئے بہت سودمند ثابت ہوا۔ اگر وہ کچھ عرصہ اور حکمران رہتا تو وحشی مغلوں کے حملے دہلی کی سلطنت کو بالکل نیست و نابود کر دیتے۔ علاؤالدین خلجی نے اپنے دور حکومت میں بے شمار علاقوں کو سلطنت میں شامل کیا۔ اس کے خلاف چار مرتبہ بغاوتیں ہوئیں لیکن کامیابی سے فرو کردی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیں۔ سلطان نے اپنی سلطنت میں جگہ جگہ اناج کے سرکاری ذخیرے بنوادیے۔ علاؤالدین نے اجناس کے جو نرخ مقرر کئے تھے انہیں اس زمانے کے عجائبات میں سے شمار کرنا چاہیے۔ اس زمانے کے اکثر لوگ تو اسے کرامت سمجھتے تھے۔ لوگوں کو سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوتی تھی کہ فصل اچھی ہو یا بُری، بارش ہو یا نہ ہو مقررہ نرخوں میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔ جگہ جگہ منڈیاں قائم کردی گئیں۔ انتظام ایسا زبردست تھا کہ اگر کوئی شخص مقررہ نرخوں سے زیادہ یا ذراسی بددیانتی کرتا تو فوراً سلطان کو خبر پہنچ جاتی۔ ٹوپی، کنگھی، سوئی، صابن سے لے کر گھوڑوں تک ہر چیز کے نرخ مقرر کیے گئے تھے۔ مؤرخین کے مطابق علاؤالدین خلجی کے اس نظام نے پورے ہندوستان کو ایک فلاحی مملکت میں تبدیل کردیا تھا۔

۱۳۱۱ء

شیرازی کی وفات

قطب الدین شیرازی شیراز کے طبیبوں کے ایک نامور خاندان میں ۱۲۳۶ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی اور اپنے والد سے متاثر ہوکر صوفی بھی ہو گئے۔ پھر مراغہ چلے گئے جہاں انہوں نے نصیرالدین سے ریاضی اور فلکیات کی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب حاصل کی۔ ریاضی اور فلکیات کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انہوں نے سارے ایران، شام، ایشیائے کوچک اور ماوراءالنہر کا سفر کیا۔ اور قونیہ کے مشہور عالم ابن عربی کے شاگرد صدرالدین قونوی سے صوفی مسلک کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مصر چلے گئے جہاں کچھ عرصہ مقیم رہنے کے بعد ایران واپس آ گئے اور تبریز میں مستقل سکونت اختیار کرلی اور یہیں پر وفات پائی۔

۱۳۱۸ء

رشیدالدین ہمدانی کا انتقال ہوا

۱۳۱۸ء میں دنیا کی پہلی مکمل تاریخ ''جامع التواریخ'' کے مصنف رشیدالدین فضل اللہ ہمدانی کا انتقال ہوا۔ رشیدالدین ۱۲۴۷ء میں پیدا ہوئے تھے اور باقا، غازان، الجائتو منگول بادشاہوں کے وزیر رہے۔ جامع التواریخ وقائع عالم اور خاص کر مغلوں کی سلطنت اور غازان کی بادشاہت کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۱۳۱۰ء میں مکمل ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۷ء

دنیا کا امیر ترین شخص

افریقہ کا ملک مالی آج دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔لیکن چودھویں صدی عیسوی میں اس ملک میں ایک ایسا شخص گزرا ہے جس کی امارت کی مثالیں آج تک دی جاتی ہیں۔اس شخص کا نام منسا موسیٰ تھا اور یہ مالی کا بادشاہ تھا۔منسا کا مطلب بادشاہ ہوتا ہے۔منسا موسیٰ ۱۳۰۷ء میں مالی کا حکمران منتخب ہوا۔اس کے عہد میں مالی سلطنت اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئی۔ٹمبکٹو اور گاؤ کے شہر فتح ہوئے اور سلطنت کی حدود گاؤ سے مغرب میں بحر اوقیانوس تک اور شمال میں تقازہ سے لے کر جنوب میں ساحلی جنگلوں تک پھیل گئیں۔منسا موسیٰ کو سب سے زیادہ شہرت اس کے سفر حج کی وجہ سے ملی۔یہ سفر اس نے ۱۳۲۴ء میں کیا۔یہ سفر اتنا پُرشکوہ تھا کہ اس کی شہرت نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ یورپ تک پہنچ گئی۔اس سفر میں ساٹھ ہزار افراد تھے اور ساٹھ اونٹ تھے جن میں ہر ایک اونٹ پر تین تین سو پونڈ سونا لدا ہوا تھا۔راستے میں اس نے اتنا سونا خرچ کیا کہ اگلے کئی برس تک مصر افراط زر کا شکار رہا۔منسا موسیٰ نے مالی کی تاریخ میں پہلی دفعہ پختہ اینٹوں سے محل اور مسجد تعمیر کرائی۔اس کے زمانے میں پہلی مرتبہ مالی کے بیرونی ممالک سے تعلقات قائم ہوئے۔منسا موسیٰ کا دور ۱۳۳۷ء میں ختم ہوتا ہے۔اس کے بعد مالی کی سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ایک ایک کر کے تمام علاقے ہاتھ سے نکل گئے اور ۱۵۴۵ء میں شہر گاؤ کے صونغائی حکمران نے مالی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

۱۳۰۷ء

ایڈورڈ دوم تخت نشین ہوا

انگلستان میں ایڈورڈ اول کی وفات کے بعد اس کا جانشین ایڈورڈ دوم منتخب ہوا۔اس کے دور میں انگلستان افراتفری کا شکار رہا۔سکاٹ لینڈ چھن گیا،امراء نے بادشاہ کی بدانتظامی کے باعث مخالفت شروع کر دی۔شرائط آکسفورڈ از سر نو منظور ہوئیں جن کے مطابق بادشاہ امراء کے منتخب کردہ اکیس آدمیوں کے صلاح مشورے کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔

۱۳۰۹ء

ہندوستان میں نظام معیشت

سلطان علاؤالدین خلجی نے دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اشیائے صرف اور اجناس خورد و نوش کی قیمتیں مقرر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۰ء

غیاث الدین تخت نشین ہوا

غیاث الدین تغلق ۱۳۲۰ء میں دہلی کے تخت پر بیٹھا۔ تخت نشینی کے وقت ملک کی جو حالت تھی اسے دیکھ کر تو معلوم ہوتا تھا کہ اصلاح کی کوششوں میں مدتیں خرچ ہو جائیں گی لیکن غیاث الدین تغلق بہت باہمت اور قابل بادشاہ ثابت ہوا۔ اس نے بہت سی نئی اصلاحات نافذ کیں جس سے ملکی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ گداگری کو مٹا دیا گیا، بے روزگاری کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ملک میں ہر طرف امن وامان کا بول بالا تھا، قانون کی پابندی پر اتنا زور دیا جاتا تھا کہ اکثر چوروں ڈاکوؤں نے اپنا پرانا پیشہ چھوڑ کر کھیتی باڑی شروع کر دی تھی۔ بنگال اور تربت کے علاقے فتح کر لئے گئے۔

۱۳۲۱ء

دانتے کا انتقال

اٹلی کے مشہور زمانہ شاعر دانتے کا انتقال ہوا۔ دانتے ۱۲۶۵ء میں فلارنس میں پیدا ہوا۔ اس نے بولونیا اور پیڈووا کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی۔ وہ محض شاعر نہیں تھا بلکہ اپنے بہت سے اطالوی ہمعصروں کی طرح دیگر مشاغل کا شوق بھی رکھتا تھا۔ نقشہ کشی میں بڑا ہنر مند تھا۔ موسیقی سے بھی شغف رکھتا تھا۔ فلارنس کی سیاست میں بھی حصہ لیتا تھا۔ کچھ مدت کے لئے ایک شہر کا حاکم بھی رہا اور یورپ سے چپقلش کے باعث اسے جلاوطن کر دیا گیا۔ اس کے بعد مرتے دم تک اپنے وطن میں قدم نہ رکھ سکا۔ جلاوطنی کی حالت میں ہی اس نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ڈیوائن کامیڈی تصنیف کی۔ جلاوطنی کی ہی حالت میں ۱۳۲۱ء میں خانہ بدوشی کی حالت میں انتقال کر گیا۔

۱۳۲۵ء

محمد تغلق بادشاہ بنا

ہندوستان میں غیاث الدین تغلق کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمد تغلق بادشاہ بنا۔ محمد تغلق ایک انتہائی عالم فاضل اور ذہین بادشاہ تھا۔ بہترین خطاط تھا اور علم وادب کا سرپرست تھا۔ شروع میں تو ہر طرف خوشحالی تھی لیکن بعد میں پریشانیاں بڑھتی گئیں جن کی اصل وجہ یہ تھی کہ محمد تغلق کے دور میں بغاوتوں کا سلسلہ جاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ایک بغاوت فرو کی جاتی تو دوسری طرف شورش بپا ہو جاتی۔آخر محمد تغلق سندھ کی بغاوت فرو کرنے میں مصروف تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

۱۳۲۵ء

امیر خسرو کا انتقال ہوا

فارسی اور ہندی کے شاعر امیر خسرو کا انتقال ہوا۔امیر خسرو ۱۲۵۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق ترکوں کے لاچین قبیلے سے تھا۔چنگیز خاں کے حملے کے وقت بھاگ کر پٹیالہ چلے آئے۔امیر خسرو نے غزل میں پانچ دیوان چھوڑے ہیں۔شاعری کے علاوہ موسیقی میں بھی بہت نام پیدا کیا۔بعض ہندوستانی راگنیوں میں ایرانی مقامات کے پیوند لگائے۔مشہور راگنی ایمن کلیان جو شام کے وقت گائی جاتی ہے آپ ہی کی طبعزاد ہے۔ستار پر تیسرا تار آپ ہی نے بڑھایا۔نظم و نثر میں انہوں نے تقریباً ۱۰۰ کتابیں لکھیں۔ان کی پانچ مثنویوں کے نام مطلع الانوار، شیریں وخسرو، مجنوں ولیلیٰ، آئینہ سکندری اور ہشت بہشت ہیں۔

۱۳۲۷ء

انگلستان میں بغاوت

انگلستان میں ایڈورڈ دوم کے خلاف بغاوت ہوئی۔یہ بغاوت اس کی بیوی ملکہ ازابیلا نے کی۔ایڈورڈ دوم گرفتار ہو کر قید ہو گیا۔بعد ازاں اسے مار دیا گیا اور اس کے بیٹے ایڈورڈ سوم کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ایڈورڈ سوم کے عہد حکومت میں حکومتی اہلکار اور شہری نمائندے اکٹھے بیٹھ کر معاملات پر غور کرتے۔پارلیمنٹ میں قانون سازی کی ابتدا ہوئی۔سپیکر کا اہم منصب وجود میں آیا۔

۱۳۳۸ء

صد سالہ جنگ کا آغاز

۱۳۳۸ء میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان لڑی جانے والی مشہور صد سالہ جنگ کا آغاز ہوا۔۱۳۳۸ء میں فرانسیسی فوج نے برطانوی علاقے فلینڈ ز کو فتح کرنے کی غرض سے حملہ کیا۔برطانوی بادشاہ ایڈورڈ سوم نے فلینڈ ز کے ایک تاجر جیکب وان آرٹی ورلڈ کے تعاون سے فرانسیسیوں کو مار بھگایا۔بعد ازاں جیکب وان کے اصرار پر تخت فرانس کا دعویٰ کر دیا جو کہ صد سالہ جنگ کی اصل وجہ ہے۔یہ جنگ ایک سو سال سے زائد عرصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک مختلف وقفوں سے جاری رہی۔ اس جنگ میں طرفین کا بے حد نقصان ہوا۔

۱۳۴۰ء

انگریزوں کی بحری فتح

برطانیہ اور فرانس کی صد سالہ جنگ کا پہلا بڑا واقعہ ۱۳۴۰ء میں یہ پیش آیا کہ انگریزوں نے سلوئس کے مقام پر بحری فتح حاصل کی۔ اس طرح انگریز سالہا سال تک رودبار انگلستان پر قابض رہے۔

۱۳۴۶ء

فرانسیسیوں کی شکست

برطانیہ اور فرانس کی صد سالہ جنگ کے دوران انگریزوں نے کریسی کے مقام پر فرانسیسیوں کو شکست دی۔ یہ انگریزوں کی پہلی بڑی فتح تھی۔ اس جنگ میں انگریز تیر اندازوں نے فرانسیسی گھڑسوار دستوں کو تیر مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اسی جنگ میں انگریزوں نے کریسی کے ساتھ کیلے کے مقام پر بھی قبضہ کر لیا۔ یہ فرانس کی ایک بڑی بندرگاہ تھی۔

۱۳۴۸ء

یورپ میں طاعون کی وباء

۱۳۴۸ء میں یورپ میں ایک مہیب وباء پھیلی جس سے یورپ کی چالیس فیصد آبادی ہلاک ہوگئی۔ یہ بیماری طاعون (پلیگ) کی تھی۔ اس وقت لوگوں کو اس کا علم نہ تھا۔ اسے اہل یورپ نے بلیک ڈیتھ کا نام دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ وباء ان تاجروں کے ذریعے پھیلی تھی جو مشرق سے ریشم اور مصالحہ جات وغیرہ لے کر یورپ آتے تھے۔ یہ وباء چار سال تک رہی اور یورپ کے تقریباً تین کروڑ افراد اس بیماری کا شکار ہوئے۔ برطانیہ میں ایک زبردست اقتصادی بحران بھی آیا جو اس بیماری کی تباہ کاریوں کا نتیجہ تھا۔ کارکنوں کی اتنی قلت ہوگئی کہ فصلیں کھیتوں میں خراب ہوگئیں اور زرخیز زمینیں بھی بے کاشت رہ گئیں۔ دو یا تین سال تک یہ بیماری بالکل ختم ہوگئی۔

۱۳۵۱ء

فیروز تغلق بادشاہ بنا

محمد تغلق کے انتقال کے بعد اس کا چچازاد بھائی فیروز تغلق تخت نشین ہوا۔ فیروز تغلق ایک کمزور دل حکمران تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خونریزی کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ بنگال سے لڑائی میں تقریباً دو لاکھ افراد ہلاک ہوئے جس کا فیروز تغلق کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے رونا شروع کردیا۔ اس نے عوام کو آرام پہنچایا اور رفاہ عام کے کام کیے۔ فیروز شاہ نے اپنی سلطنت میں تیس نہریں نکالیں، چالیس مسجدیں اور بیس خانقاہیں بنوائیں، تیس بڑے بڑے مدرسے بنوائے، ایک سو سرائیں تعمیر کروائیں، دو سو کے قریب نئے شہر اور بستیاں تعمیر کروائیں جن میں سے کئی آج بھی قائم ہیں۔

۱۳۵۶ء

شاہِ فرانس کی گرفتاری

صدسالہ جنگ کے دوران ۱۳۵۶ء میں ایک اور بڑا معرکہ ہوا جس میں شاہ فرانس جان کو گرفتار کرلیا گیا اور پوئیٹرز کا علاقہ فتح کرلیا گیا۔

۱۳۵۹ء

مراد اول تخت نشین ہوا

سلطنت عثمانیہ میں آرخاں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد تخت و تاج کا وارث ہوا۔ اس نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھالتے ہی یورپ کی طرف اپنی توجہ مبذول کی اور اپنی سلطنت کی حدود ایک طرف ایڈریاٹک اور دوسری جانب دریائے ڈینیوب تک پھیلا دیں۔ ان فتوحات کی وجہ سے اس کی طاقت بہت بڑھ گئی۔ اس کی فوجی طاقت بہت زیادہ ہوگئی۔ بعد میں اس نے ایشیائے کوچک کی آزاد خودمختار ریاستوں پر توجہ کی اور ان کو سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنانا چاہا۔ اس کے لئے اس نے طاقت کا استعمال بالکل نہیں کیا بلکہ ایک ترک امیر کی ریاست خرید لی جبکہ دوسرے کی بیٹی سے اپنے بیٹے بایزید کی شادی کردی۔

۱۳۶۰ء

فرانس اور برطانیہ میں معاہدۂ امن

۱۳۶۰ء میں بریٹیگنی کے مقام پر برطانیہ اور فرانس کے درمیان صدسالہ جنگ کا تنازعہ حل کرنے کا ایک معاہدہ ہوا جس میں ایڈورڈ سوم نے چند شرائط پر تخت و تاج کا دعویٰ چھوڑ دیا جن میں جنوبی فرانس کے تمام مقبوضات، کیلے کا علاقہ اور فدیہ کی رقم انگلستان کو دی جانا وغیرہ شامل ہیں۔ اس معاہدے کا ایک فائدہ یہ ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کافی عرصے تک فرانس اور برطانیہ میں تعلقات ٹھیک رہے۔ تاہم بعدازاں یہ معاہدہ توڑ دیا گیا۔

۱۳۶۶ء

امیر تیمور تخت نشین ہوا

تیموری سلطنت کا بانی تیمور ایک ترک قبیلے برلاس سے تعلق رکھتا تھا۔ تیمور ۱۳۳۶ء میں دریائے جیحوں کے شمالی کنارے پر واقع شہر کیش میں پیدا ہوا۔ یہ علاقہ اس وقت چغتائی سلطنت میں شامل تھا۔ تیمور ایک اچھا سپاہی اور سپہ سالار تھا۔ اس وقت ہر جگہ منگول اور ترک سردار اقتدار حاصل کرنے کے لئے لڑ رہے تھے۔ تیمور نے ان تمام حالات سے فائدہ اٹھایا اور تمام مقامی سرداروں کو شکست دے کر ۱۳۶۶ء میں بلخ میں تخت نشین ہوا۔ تخت نشین ہونے کے بعد اس نے صاحب قران کا لقب اختیار کیا۔

۱۳۶۷ء

فرانس نے معاہدۂ امن توڑ دیا

۱۳۶۷ء میں فرانس کے بادشاہ جان نے بریٹگنی کا معاہدہ توڑ ڈالا اور جنگ شروع کر دی۔ اس جنگ میں فرانس کے مشہور سپہ سالار برتراں نے نمایاں کارنامے سرانجام دیے اور انگریزوں کے قبضے سے تمام فرانسیسی بندرگاہیں اور مقبوضات چھڑا لیے جن میں بوردو اور کیلے بھی شامل ہیں۔ ۱۳۸۰ء سے پہلے پہلے تمام فرانسیسی مقبوضات نہ صرف واپس لیے جا چکے تھے بلکہ برطانیہ کے ساحلی علاقوں پر بھی حملے شروع کر دیے گئے تھے۔

۱۳۶۸ء

چین میں منگ خاندان کا دور

چین میں ہر طرف افراتفری کا دور تھا۔ منگول بڑی تیزی سے زوال پذیر ہو رہے تھے۔ اس صورتحال میں نئے خاندان نے سلطنت قائم کی جسے منگ سلطنت کا نام دیا گیا۔ اس خاندان کا بانی یوچوآن منگ کے نام سے مشہور تھا۔ اس کا اصل نام منگ تائی سو تھا۔ افراتفری کے اس دور میں اس نے پہلے نانکن پر قبضہ کیا اور وہاں ایک منظم حکومت قائم کی۔ پھر آہستہ آہستہ آس پاس کے علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ ۱۳۸۸ء میں اس کے پاس اتنی قوت جمع ہوگئی کہ اس نے تاتاریوں کو پیکن، شنسی اور بعض دوسرے صوبوں سے نکال باہر کیا اور اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۰ء

تیمور کا عروج

چنگیز خان کے ایک بیٹے کی اولاد جو چغتائی کہلاتی تھی۔ ماوراء النہر میں حکمران تھی۔ جب باہمی اختلاف کی وجہ سے یہ خاندان کمزور ہو گیا تو اس علاقے کے ایک سردار تیمور نے ماوراء النہر کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ تیمور خود چغتائی نہ تھا لیکن بہت سے چغتائی سردار اس کے تابع تھے۔ وہ ۱۳۷۰ء میں تخت پر بیٹھا اور خوارزم، آرمیدیا، خراسان، عراق اور کاکیشیا کو یکے بعد دیگرے فتح کیا۔ پھر گرجستان پر قبضہ کیا اور روس کی طرف بڑھا۔ استراخاں اور ماسکو کی حکومتوں کو تباہ کر کے ہندوستان کا رخ کیا اور دہلی تک کا علاقہ تباہ و برباد کر دیا۔ اس حملے میں دہلی اور ہندوستان کے بہت سے شہر ویران ہو گئے۔ ہندوستان سے پلٹ کر شام پر حملہ کر دیا۔ اور مملوکوں کی فوج کو شکست دے کر ایشیائے کوچک کی طرف باگیں موڑ دیں۔ ترکان عثمانی کے فرمانروا بایزید یلدرم نے اس کے ہاتھوں شکست کھائی۔ تیمور نے بڑھ کر سمرنا تک کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔ اس نے اپنی موت سے پہلے چین کی سلطنت کو بھی اپنا باجگوار بنا لیا تھا۔ اس نے ۱۴۰۵ء میں وفات پائی۔

۱۳۷۷ء

رچرڈ دوم شاہِ انگلستان بنا

انگلستان کا بادشاہ ایڈورڈ سوم بڑھاپے کے باعث مکمل بے کار ہو گیا تھا۔ ۱۳۷۷ء میں اس کی وفات کے بعد اس کا نوعمر پوتا رچرڈ دوم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ رچرڈ کے چچاؤں نے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے اس کے لئے مشکلات کھڑی کرنی شروع کر دیں۔ ایک چچا جان ڈیوک آف لینکاسٹر اس مجلس کا مقتدر ممبر بن گیا جو بادشاہ کی نابالغی میں انتظام کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ بد انتظامی کی وجہ سے فرانس نے فلینڈرز کا علاقہ چھین لیا۔

۱۳۷۸ء

ابن بطوطہ کی وفات

مشہور سیاح اور مؤرخ ابن بطوطہ نے وفات پائی۔ پورا نام ابوعبداللہ محمد ابن بطوطہ ہے۔ مراکش کے شہر طنجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیدا ہوا۔ ادب، تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سیاحت پر نکلا۔ افریقہ، روس، ترکی، ہندوستان، عرب، ایران، عراق، شام، فلسطین کے علاوہ ایشیا اور افریقہ کبھی اہم ممالک کی سیاحت کی۔ ۲۸ سال کی مدت میں اس نے ۷۵ ہزار میل کا سفر کیا۔ آخر فارس کے بادشاہ ابوحنان کے دربار میں آیا اور اس کے کہنے پر اپنے سفرنامے کو کتابی شکل دی۔ اس کتاب کا نام ''عجائب الاسفار فی غرائب الدیار'' ہے۔ یہ کتاب مختلف ممالک کے تاریخی اور جغرافیائی حالات کا مجموعہ ہے۔

۱۳۸۱ء

کسانوں کی بغاوت

برطانیہ میں رچرڈ دوم کے دور میں معاشی حالات بہت خراب تھے، روپے کی سخت ضرورت تھی۔ پارلیمنٹ نے محصول تن یعنی فی کس محصول لگا کر پورا کرنے کی کوشش کی، اس وجہ سے معاشرے کے نچلے طبقے میں بے چینی بڑھنے لگی اور بعض مقامات پر تشدد کے واقعات بھی ہوئے۔ اسی اثناء میں بڑے بڑے زمینداروں نے پرانے طریقے اختیار کر لئے اور مزارعین سے غلاموں کا سا سلوک کرنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسانوں نے ۱۳۸۱ء میں بغاوت کر دی، جاگیرداروں کے مرکز جلا دیے گئے، دستاویزیں تباہ کر دی گئیں۔ زمیندار اور قانون دان مارے گئے۔ انگلستان کے مشرقی اور جنوبی حصے سے ایک بہت بڑا ہجوم لندن کی طرف روانہ ہوا اور بادشاہ سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کیے۔ رچرڈ دوم نے اس وقت تو یقین دہانی کرادی لیکن جب حالات معمول پر آئے تو مکر گیا لیکن کسان غلامی کا جو طوق اتار چکے تھے اسے دوبارہ قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ اس طرح انگلستان میں کسانوں نے جاگیرداروں سے آزادی حاصل کر لی گو وہ بعد میں بہت مشکلات میں گھر گئے لیکن پھر بھی ان کے لئے مزارعین بن کر رہنا اس سے کہیں بڑی تکلیف تھی۔

۱۳۸۶ء

یورش سہ سالہ

امیر تیمور نے ایران کی مہم کا آغاز کیا جو یورش سہ سالہ کہلاتی ہے۔ اس یورش کے دوران وہ مازندان سے آذربائیجان تک پورے شمالی ایران پر قابض ہو گیا۔ اس مہم کے دوران اس نے گرجستان پر بھی قبضہ کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۸۹ء

حافظ شیرازی کی وفات

۱۳۸۹ء میں مشہور فارسی شاعر حافظ شیرازی نے وفات پائی۔ ان کا پورا نام خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی تھا۔ وہ ۱۳۰۰ء میں شیراز میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے شیرازی کہلائے۔ فارسی زبان کو حافظ شیرازی پر بجا طور پر ناز ہے۔ وہ ایرانیوں کا نہایت مقبول شاعر ہے۔ انہوں نے حافظ تخلص اس لئے اختیار کیا کیونکہ وہ قرآن پاک کے حافظ تھے۔ ان کی شاعری میں عشق و مستی کی واردات قلبی کے ساتھ ساتھ تصوف بھی نمایاں ہے۔ حافظ شیرازی نہایت عاشق مزاج اور گرم فطرت دل رکھتے تھے۔ اہل ذوق آج بھی حافظ شیرازی کے دیوان کو گلے سے لگائے پھرتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے فال نکالتے ہیں۔

۱۳۸۹ء

بایزید یلدرم

۱۳۸۹ میں سلطنت عثمانیہ کو سرویا، بوسنیا، بلغاریہ اور ہنگری کی متحدہ قوموں سے جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ کے دوران سرویا کے ایک سپاہی نے مراد کو شدید زخمی کر دیا۔ میدان جنگ میں سرویا کے بیٹے بایزید یلدرم کی تخت نشینی کی گئی۔ بایزید یلدرم نے سپہ سالاری سنبھالی اور دشمنوں پر دوبارہ حملہ کر دیا۔ بوسنیا اور سرویا نے شکست کھا کر ہتھیار ڈال دیئے۔ بعد میں بایزید نے بلقان پر چڑھائی کر دی اور رومانیہ کے علاقے کو فتح کر لیا۔ اسی دوران ایشیائے کوچک کی ترک ریاستوں نے بغاوت کر دی، بایزید یلدرم نے ان پر بھی حملہ کر دیا اور تمام ترک ریاستوں کو فتح کر لیا۔

۱۳۹۴ء

عیسائی ریاستوں کی شکست

۱۳۹۴ء میں سلطنت عثمانیہ نے نکوپولس کے مقام پر عیسائی ریاستوں کی متحدہ افواج کو شکست دے کر ترکانِ عثمانی کی بہادری کی دھاک سارے یورپ میں بٹھا دی۔ اس موقع پر عیسائیوں کے مذہبی پیشواؤں نے ترکوں کے خلاف جنگ کو مذہبی فریضہ قرار دیا تھا۔ یورپ کے تمام بادشاہوں کے پاس قاصد بھیجے تاکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت عثمانیہ کی سرکوبی کی جا سکے۔ اس لئے ہنگری، سرویا، بلغاریہ، والیکیہ اور بولیویا کے علاقوں سے فوجیں تیار ہو کر جنگ کے لئے آئیں۔ جرمنی کی ریاستوں اور فرانس نے بھی ترکوں سے لڑنے کے لئے اپنی فوجیں روانہ کیں لیکن ترکوں کے تابڑ توڑ حملوں نے متحدہ افواج کو تہس نہس کر ڈالا۔ کئی بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ہنگری کا بادشاہ، والیکیہ اور جوریا کے جوان بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگے۔ اس فتح نے سلطنت عثمانیہ کی قوت و شوکت کو پورے عروج پر پہنچا دیا۔

۱۳۹۸ء

تیمور کا ہندوستان پر حملہ

۱۳۹۸ء میں امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ حملہ کے وقت ہندوستان معاشی، سیاسی اور انتظامی بحران کا شکار تھا۔ فیروز شاہ تغلق کے انتقال کے بعد ہندوستان خانہ جنگی کا شکار ہو گیا۔ اس خانہ جنگی نے سلطنت ہندوستان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ اس صورتحال میں جب امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اس کا مقابلہ کرنے والی کوئی منظم طاقت موجود نہ تھی۔ تیمور نے دہلی کی فوج کو شکست دے کر دہلی فتح کیا، اصفہان اور بغداد کی طرح یہاں بھی قتل عام کیا اور شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس عظیم الشان شہر کو ملبے کے ایک ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ کئی شاندار عمارتیں تباہ کر دیں۔ تیمور کے حملے نے سلطنت ہندوستان کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی اور ملک کے مختلف حصوں میں صوبے داروں نے اپنی آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم کر لیں۔

۱۴۰۰ء

جیوفرے چاسر نے وفات پائی

مشہور انگریز شاعر جیوفرے چاسر نے وفات پائی۔ جیوفرے چاسر ۱۳۴۰ء میں برطانیہ میں پیدا ہوا۔ اس کی شہرت کی اصل وجہ کنٹربری نامی نظم ہے۔ یہ نظم چاسر کی وفات کے باعث ادھوری رہ گئی۔

۱۴۰۲ء

امیر تیمور کا سلطنت عثمانیہ پر حملہ

سلطنت عثمانیہ کے سلطان بایزید نے تیموری علاقوں پر حملہ کیا۔ پہلے تو امیر تیمور نے اختلافات کو خط و کتابت کے ذریعے حل کرنا چاہا لیکن کامیابی نہ ہونے پر ۱۴۰۲ء میں مملکت عثمانیہ پر حملہ کر دیا۔ سیواس کا دفاع کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے چار ہزار سپاہیوں کو زندہ دفن کر دیا۔انقرہ کے نزدیک بایزید اور امیر تیمور کے درمیان فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں بایزید کو شکست ہوئی۔ بایزید گرفتار ہوا اور قید کے عالم میں ہی ۱۴۰۳ء میں وفات پائی۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ اگر امیر تیمور سلطنت عثمانیہ پر حملہ نہ کرتا تو آج مسلمان سارے یورپ کے مالک ہوتے۔ امیر تیمور نے ۱۴۰۸ء میں وفات پائی۔

۱۴۱۳ء

محمد فاتح خلیفہ بنا

سلطنت عثمانیہ پر امیر تیمور کے حملہ کے بعد دس بارہ سال تک کوئی حکومت نہ رہی۔ آخر بایزید کے چھوٹے بیٹے محمد کی ہمت اور حکمت کی وجہ سے عثمانیوں کی دوبارہ حکومت قائم ہوگئی۔ محمد نے اپنے تینوں بھائیوں کو شکست دے کر ان علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ادرنہ اور بروصہ پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا۔ جن علاقوں میں ترک سرداروں نے اپنی اپنی حکومتیں قائم کر رکھی تھیں انہیں بھی محمد اول کی اطاعت قبول کرنا پڑی۔ محمد اول نے صرف آٹھ سال حکومت کی لیکن اس عرصے میں اس نے عثمانیوں کی عزت اور شہرت بحال کر دی۔ بری اور بحری فوج پہلے جیسی مضبوط ہوگئی۔ تمام شورشوں کا سد باب کر دیا گیا۔

۱۴۱۵ء

جنگِ ریجن کورٹ

برطانیہ اور فرانس کی صد سالہ جنگ کا اہم معرکہ ریجن کورٹ میں ہوا۔ ریجن کورٹ شمالی فرانس کا ایک گاؤں ہے۔ انگریزی فوج ہنری پنجم کی قیادت میں حملہ آور ہوئی۔ انگریزی فوج کی تعداد صرف نو ہزار جبکہ فرانسیسی فوج کی تعداد تیس ہزار سے زائد تھی، اس کے باوجود فتح انگریزوں کو ہوئی۔ اس جنگ میں انگریزوں کے صرف چند سو افراد مارے گئے جبکہ فرانس کے مقتولین کی تعداد سات آٹھ ہزار سے کم نہ تھی۔ اس جنگ کے بعد برطانیہ نے نارمنڈی پر قبضہ کر لیا۔

۱۴۲۰ء

فرانس برطانیہ معاہدۂ صلح

فرانس اور برطانیہ کے درمیان صلح ہوئی جس کے مطابق فرانس کے ولی عہد کو سلطنت سے محروم کر کے اعلان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا گیا کہ آئندہ ہنری پنجم فرانس کا بادشاہ ہوگا لیکن یہ صلح مستقل نہ رہ سکی۔

۱۴۲۱ء

مراد دوم کی حکومت

سلطنت عثمانیہ میں محمد اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد ثانی تخت نشین ہوا۔ مراد ثانی اپنے باپ کی طرح ذہین اور نیک دل حکمران تھا۔ اس نے پہلے تو ایشیائے کوچک کی بعض ریاستوں کو جو تیمور کے حملے کے زمانے میں عثانیوں کے ہاتھ سے نکل گئی تھیں اپنی سلطنت میں شامل کیا پھر قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا۔ اسی دوران اناطولیہ میں بغاوت ہوگئی۔ مجبوراً عثمانی فوجوں کو واپس جانا پڑا۔ بعد میں دوبارہ قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا لیکن کچھ عرصے بعد خراج لے کر واپس چلا گیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد بلقان کی عیسائی ریاستوں یعنی بوسنیا، سرویا، والیکیہ اور البانیہ نے متحد ہو کر عثمانی ترکوں سے لڑائی چھیڑ دی۔ ہنگری نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ عرصے تک لڑائی جاری رہی۔ ۱۴۴۱ء میں بڑی جنگ چھڑی جس میں ادرنہ کے مقام پر عیسائی اور عثمانی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہوئیں۔ اس جنگ میں عیسائیوں کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ کئی بڑے بڑے سردار اس جنگ میں مارے گئے۔ کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد عیسائیوں نے پھر طاقت پکڑی، کوسو کے مقام پر ایک اور بڑی جنگ ہوئی۔ ترکوں کو پھر فتح ہوئی اور بوسنیا، سرویا وغیرہ کو سلطان کی اطاعت قبول کرنا پڑی۔

۱۴۲۵ء

وینس اور سلطنت عثمانیہ کی جنگ

وینس اور ترکوں میں جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں یونانی وینس کے ساتھ تھے۔ ترکی بیڑے نے وینس کے تمام بحری مراکز تباہ کر ڈالے اور سالونیکا پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد البانیا اور ایپرس کے بڑے حصوں پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں ترکوں اور وینس کے درمیان صلح ہوگئی۔

۱۴۳۱ء

جون آف آرک

فرانس اور برطانیہ کی صد سالہ جنگ کا سب سے اہم واقعہ جون آف آرک کا اچانک ظہور اور بعد میں اسے زندہ جلا دینا ہے۔ جون آف آرک ۱۴۱۲ء میں فرانس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئی۔ وہ بالکل ان پڑھ تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بہت ذہین تھی۔ صد سالہ جنگ کے دوران انگریز حملہ آور سپاہیوں کے اپنے ہم وطنوں پر ڈھائے جانے والے مظالم سے اس کا دل بہت کڑھتا تھا۔ آخر اس نے بادشاہ فرانس سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے اس کے جوش سے متاثر ہوتے ہوئے فرانسیسی فوج کی کمان اس کے حوالے کر ڈالی۔ جون آف آرک نے کمان سنبھالتے ہی انگریزوں پر پے در پے کئی حملے کیے اور کیمز کے محصور شہر کو آزاد کروالیا۔ آخر کومپین کو آزاد کروانے کی کوشش میں انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگئی۔ ۳۰ مئی ۱۴۳۱ء میں پادری کے حکم سے جادوگرنی قرار دے کر اسے زندہ جلا دیا گیا۔ موت کے بعد ۱۹۵۶ء میں ایک عدالتی فیصلے نے اسے بے قصور قرار دیا۔

۱۴۴۱ء

آئل پینٹنگ کا آغاز

مصوری میں آئل پینٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس کے موجد آئیک برادران تھے۔ ان کے مکمل نام ہوبرخت وان آئیک اور یان واٹ آئیک ہیں۔ یہ دونوں بھائی فلانڈری دبستان مصوری کے بانی تھے۔ انہوں نے مصوری میں فاصلے کا تاثر پیدا کرنے اور رنگوں میں گہرائی اور لطافت پیدا کرنے کے لئے پہلی مرتبہ آئل کا استعمال کیا۔ ان دونوں بھائیوں کی مصوری کا شاہکار (The Adoration of the Lamb) ہے۔

۱۴۵۱ء

لودھی خاندان کا آغاز

بہلول لودھی نے ہندوستان میں لودھی خاندان کی حکومت کا آغاز کیا۔ بہلول لودھی پنجاب کا حاکم تھا جو بڑا زیرک اور بلند ہمت شخص تھا۔ دہلی پر حملہ کیا اور قبضہ کرلیا۔ آہستہ آہستہ مشرقی راجپوتانہ اور جون پور کی ریاستوں پر بھی قبضہ کر کے اپنی سلطنت مستحکم کی۔ بہلول لودھی ہندوستان کا پہلا پٹھان فرمانروا تھا۔

۱۴۵۳ء

سلطان محمد فاتح تخت نشین ہوا

سلطان محمد فاتح ۱۴۵۱ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانے میں ترکوں کی سلطنت بڑے عروج پر تھی اور ایشیائے کوچک کا ایک بڑا حصہ عثمانی سلطنت میں شامل ہو چکا تھا لیکن قسطنطنیہ کا پرانا شہر ان کے قبضے میں نہ آیا تھا۔ چنانچہ سلطان محمد فاتح نے اس شہر کو فتح کرنے کی تیاریاں شروع کیں اور ۱۴۵۳ء میں اس شہر کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محاصرہ کر لیا۔ قسطنطنیہ کی شکل مثلث کی طرح تھی۔ اس کے دو طرف تو پانی تھا تیسری طرف فصیل تھی۔ ۴۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطانی فوجیں شہر میں گھس گئیں۔ قسطنطنیہ کا بادشاہ لڑائی میں مارا گیا۔ اس طرح ڈیڑھ ہزار سال پرانی بازنطینی سلطنت ڈیڑھ مہینے میں ختم ہو گئی۔ قسطنطنیہ کی فتح کا شمار تاریخ عالم کے بڑے واقعات میں ہوتا ہے۔

۱۴۵۴ء

چھاپہ خانہ کی ایجاد

چھاپہ خانہ گزشتہ ایک ہزار سال میں اہم ترین ایجادات میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا موجد جرمنی کا جوہان گوٹن برگ تھا۔ گوٹن برگ ۱۳۹۵ء میں پیدا ہوا۔ اسٹراسبرگ جا کر اس نے طباعت کا فن سیکھا۔ ۵۰ سال کی عمر میں اس نے ایک لمبی مدت کی محنت کے بعد ۱۴۵۴ء میں کامیابی حاصل کی۔ جرمنی کے شہر مینز میں اپنا پہلا چھاپہ خانہ لگایا اور ایک برس کی محنت کے بعد پہلی کتاب شائع کی۔ یہ کتاب بائبل تھی۔ اس کتاب کی ضخامت ۱۲۸۲ صفحات تھی اور اس کی تین سو کاپیاں شائع کی گئی تھیں جن میں سے آجکل صرف ۳۱ کاپیاں موجود ہیں۔

۱۴۷۶ء میں ولیم کیکسٹن نے برطانیہ میں پہلا چھاپہ خانہ لگایا۔

۱۴۵۵ء

برطانیہ میں خانہ جنگی

برطانیہ میں اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے دو گروپوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی جس سے تمام برطانیہ خانہ جنگی کا شکار ہو گیا۔ اس خانہ جنگی کو (wars of roses) پھولوں کی جنگ کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک فریق ڈیوک آف لینکاسٹر کا نشان سرخ پھول جبکہ دوسرے فریق ڈیوک آف یارک شائر کا نشان سفید پھول تھا۔ یہ خانہ جنگی تیس سال تک جاری رہی جس میں کبھی ایک فریق کا پلہ بھاری رہتا کبھی دوسرے کا۔ آخر ۱۴۸۵ء میں دونوں فریقوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ہنری ٹیوڈر نے اقتدار پر قبضہ کر لیا اور یہاں سے ٹیوڈر خاندان کے دور حکومت کا آغاز ہوا۔

۱۴۶۲ء

روس میں آئی وان سوم کی حکومت کا آغاز

روس میں آئی وان سوم کی حکومت کا آغاز ہوا۔ آئی وان سوم روس کا پہلا قومی بادشاہ تھا۔ اس نے روس پر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاتاریوں کا اقتدار بالکل ختم کر دیا اور اردگرد کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے امیروں کو بھی اپنی سلطنت میں شمولیت کی ترغیب دی جس سے روس کی عظیم سلطنت کا آغاز ہوا۔ آئی وان سوم نے ۱۴۸۰ء میں زار (قیصر) روس کا لقب اختیار کیا۔ اس نے کریملن کا عظیم الشان محل تعمیر کروایا اور درباری کے قواعد وضوابط جاری کروائے۔

۱۴۷۷ء

ولاد چہارم کی وفات

رومانیہ کا بادشاہ ولاد چہارم فوت ہوا۔ ولاد ۱۴۵۶ء میں برسراقتدار آیا۔ ۱۴۶۱ء میں اس نے ہنگری کے ساتھ اتحاد قائم کر کے بلغاریہ پر حملہ کیا اور وہاں کے ۲۵ ہزار لوگوں کو ان کے جسموں میں میخیں ٹھونک کر ہلاک کر دیا۔ ولاد چہارم ایک اذیت پسند انسان تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انسانوں کا خون پیا کرتا تھا۔ اسی کے حالات زندگی سامنے رکھتے ہوئے ڈریکولا کا کردار تخلیق کیا گیا۔ ۱۴۷۷ء میں جب وہ فوت ہوا تو پورے رومانیہ میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔

۱۴۸۳ء

چندر سورداس کی وفات

ہندی زبان کے مشہور شاعر چندر سورداس کا انتقال ہوا۔ سورداس دہلی کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ جوانی میں ہی نابینا ہو گیا۔ سورداس کی بھگت شاعری میں خداشناسی اور حقیقت پسندی کا عنصر نمایاں ہے۔ دنیا کے کاروبار سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس کے کلام میں دنیا سے بیزاری کے رجحانات بھی ملتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھوں سے محرومی نے اسے مذہب اور روحانیت کی جانب راغب کیا۔

۱۴۹۲ء

سقوطِ غرناطہ

کسٹائل اور اراگون کی عیسائی ریاستیں جو اندلس کی شمالی سرحد پر واقع تھیں عرصہ دراز سے اندلس کی اسلامی سلطنت کے خلاف سازشیں کرتی چلی آرہی تھیں۔ پندرھویں صدی میں ان دونوں کے درمیان اتحاد ہو گیا۔ جس کے بعد یہ دونوں ریاستیں باقاعدہ طور پر اندلس کے خلاف ہو گئیں۔ انہیں دنوں اندلس کی اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت میں پھوٹ پڑ گئی اور جھگڑے شروع ہو گئے۔ انہی جھگڑوں نے مسلمانوں کو دو گروہوں میں بانٹ دیا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے ایک ایک کر کے تمام شہر چھین لئے، صرف غرناطہ باقی رہ گیا۔ پہلے تو مسلمانوں نے بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا لیکن جب غرناطہ کے آس پاس کا سارا علاقہ عیسائیوں کے قبضے میں آ گیا اور کمک کے راستے بند ہو گئے، لوگ بھوکے مرنے لگے تو ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ دو جنوری ۱۴۹۲ء کو غرناطہ کے آخری مسلمان تاجدار ابو عبداللہ نے غرناطہ کی چابیاں کسٹائل کے بادشاہ فرڈیننڈ کے حوالے کر دیں اور اس سرزمین سے مسلمانوں کی حکومت ہمیشہ کے لئے اٹھ گئی۔

۱۴۹۲ء

امریکہ کی دریافت

۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء یادگار تاریخی دن ہے جب مشہور اطالوی جہاز ران کرسٹوفر کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ کرسٹوفر کولمبس ۱۴۴۶ء میں اٹلی میں پیدا ہوا۔ کم سنی ہی سے اسے بحری سفر کا شوق تھا۔ اس کے دل میں مغربی ہندوستان کا راستہ دریافت کرنے کی دھن تھی۔ آخر اسپین کے فرمانروا فرڈیننڈ اور اس کی ملکہ ازابیلا کی مدد سے اس نے اپنا تاریخی سفر شروع کیا۔ ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء کو کولمبس نے امریکہ کی سرزمین پر ہندوستان کی سرزمین سمجھ کر قدم رکھا۔ کولمبس کو اپنی وفات تک اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ اس نے ہندوستان نہیں بلکہ امریکہ دریافت کیا تھا۔

۱۴۹۸ء

واسکوڈے گاما کا سفر

پرتگال کے بادشاہ ایمونئیل اول نے ہندوستان کا راستہ دریافت کرنے کے لئے ایک بحری مشن روانہ کیا۔ اس بحری مشن کی قیادت مشہور جہاز ران واسکوڈے گاما نے کی۔ تقریباً ایک سال کے سفر کے بعد واسکوڈے گاما کو کامیابی نصیب ہوئی اور ۲۴ اپریل ۱۴۹۸ء کو اس نے جنوبی بندرگاہ کالی کٹ پر قدم رکھا جسے بعد میں کلکتہ کا نام دیا گیا۔ واسکوڈے کے اس سفر میں اس کی رہنمائی ایک مسلمان ملاح احمد بن ماجد نے کی۔ واسکوڈے گاما کے اس سفر نے اہل یورپ کے لئے ہندوستان کا دروازہ کھول دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۱ء

شاہ اسماعیل خاندان کی حکومت

ایران میں شاہ اسماعیل خاندان کی بادشاہت کا آغاز ہوا۔ صفوی خاندان صدیوں بعد پہلا قومی حکمرانوں کا خاندان تھا۔ اس خاندان کا بانی شاہ اسمٰعیل اپنے آپ کو صفی الدین اردبیلی کی نسبت سے صفی کہتا تھا۔ اس کے دور میں ایران میں شیعیت کو زبردست فروغ ملا اور شیعیت ایران کا مسلمہ مذہب بن گئی۔ ۱۵۱۰ء تک ایران ایک وسیع اور مضبوط سلطنت بن چکا تھا۔ شاہ اسمٰعیل نے ۱۵۲۴ء میں وفات پائی۔

۱۵۰۷ء

امریکہ کا نام رکھا گیا

کرسٹوفر کولمبس نے ہندوستان سمجھ کر امریکہ دریافت تو کر لیا تھا لیکن اس کا نام نہ رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور اطالوی سیاح امریگو نے امریکہ کا سفر کیا۔ سفر کے دوران اسے اندازہ ہوا کہ یہ ہندوستان نہیں بلکہ کوئی اور ہی براعظم ہے لیکن وہ بھی اسے کوئی نام نہ دے سکا۔ آخر ایک جہازران مارٹن والڈسی میولر نے اس نئی دنیا کا نام امریگو کے نام پر امریگہ رکھ دیا جو بعد میں بگڑ کر امریکہ بن گیا۔

۱۵۰۹ء

ہنری ہشتم انگلستان کا بادشاہ بنا

انگلستان میں ہنری ہشتم تخت نشین ہوا۔ ہنری تاج و تختِ فرانس کا دعویدار تھا چنانچہ اس نے ۱۵۱۳ء میں فرانس پر حملہ کر دیا اور یوں دوسری جنگ میز شروع ہوئی۔ برطانیہ نے محدود کامیابی تو حاصل کر لی لیکن فرانس سے صلح کرنی پڑی۔

۱۵۱۲ء

سلیم اول

۱۵۱۲ء میں سلطنتِ عثمانیہ میں بایزید ثانی کا بیٹا سلیم اول تخت نشین ہوا۔ سلیم اول سخت مزاج تھا لیکن ہمت اور بہادری میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا۔ اسے ایران میں صفویوں کے عروج سے سلطنت عثمانیہ کے لئے بڑا خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ وہ ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر سلطنت ایران پر حملہ آور ہوا۔ آرمینیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبضہ کیا اور آذربائیجان کے راستے ایران کی طرف بڑھا۔ دوسری طرف سلطنت ایران کا شاہ اسمٰعیل ایک بڑا لشکر لے کر آیا۔ گھمسان کی جنگ چھڑی لیکن ایرانیوں نے شکست کھائی۔ سلطان سلیم اول نے دیار بکر اور دجلہ وفرات کے درمیان ایک وسیع علاقے پر قبضہ کرلیا اور شام پر حملہ کردیا۔ شام میں اس وقت مملوکوں کی حکومت تھی۔ ان کو شکست دی اور مصر پر دھاوا بول دیا اور قبضہ کرلیا۔ غرض سلطان سلیم نے اپنے ایشیائی مقبوضات میں (جو آگے چل کر ایشیائے کوچک کہلائے) مصر اور شام کے علاقے بھی شامل کر لیے۔ عثمانی سلطان امیرالمومنین اور خلیفۃ المسلمین کہلانے لگے۔

۱۵۱۹ء

لیونارڈو ڈاونچی نے وفات پائی

اٹلی کے شہرہ آفاق مصور، سنگتراش، موسیقار، انشاء پرداز اور انجینئر لیونارڈو نے وفات پائی۔ لیونارڈو ڈاونچی بنیادی طور پر ایک مصور تھا اور اس کی شہرت کی اصل وجہ مونالیزا ہے۔ جو اس نے ۱۵۰۷ء میں مکمل کی۔ مونالیزا کے علاوہ اس نے یوحنا، اور سینٹ این جیسے شاہکار بھی تخلیق کیے۔ لیونارڈو ۱۴۵۲ء میں اٹلی میں پیدا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ہوائی جہاز بنانے کی اولین کوشش اسی نے کی تھی۔

۱۵۲۰ء

رافیل نے وفات پائی

مشہور اطالوی مصور رافیل نے وفات پائی۔ رافیل لیونارڈو اور مائیکل اینجلو کا ہمعصر تھا۔ اس کا ایک بڑا کارنامہ اٹلی کے شاہی گرجا گھر کی دیواروں اور چھتوں پر رنگین تصاویر بنانا ہے۔ یہ تصاویر کلاسیک کی حیثیت رکھتی ہیں اور آج بھی اپنی شان وشوکت سمیت صحیح سلامت موجود ہیں۔

۱۵۲۰ء

سلیمان اول ترکی کا بادشاہ بنا

سلیم اول کے بعد اس کا اکلوتا بیٹا سلیمان اول بیس سال کی عمر میں عثمانی سلطنت کا بادشاہ بنا۔ اس کے دور میں عثمانی سلطنت نقطۂ عروج پر پہنچ گئی۔ سلیمان نے ۱۵۲۱ء میں بلغراد فتح کیا، ۱۵۲۶ء میں مہاکس کی جنگ میں ہنگری کو شکست دے کر بوڈاپسٹ پر قبضہ کرلیا۔ ۱۵۲۹ء میں آسٹریا پر حملہ کیا، ۱۵۳۲ء میں آسٹریا کو صلح کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خراج دینے پر مجبور کیا۔۱۵۳۴ء میں ایرانیوں سے بغداد چھین لیا۔۱۵۳۸ء میں یمن اور عدن پر قبضہ کر لیا۔

۱۵۲۲ء

دنیا کے گرد پہلا چکر

پرتگیزی جہاز ران فرڈینینڈ میگلن نے پہلی مرتبہ دنیا کے گرد چکر لگایا۔میگلن نے اپنے سفر کا آغاز ستمبر ۱۵۱۹ء میں پانچ جہازوں کے ایک بیڑے کے ساتھ سان لوکر سے کیا۔۱۵۲۰ء میں جنوبی امریکہ پہنچا۔امریکہ سے فلپائن کے ساحلی مقام سیبو میں پہنچا جہاں پر ایک مقامی سردار نے اسے اس کے بہت سے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔تاہم اس کی ہلاکت کے بعد اس کے بچ جانے والے ساتھیوں نے اس کا مشن پورا کیا اور ۶ ستمبر ۱۵۲۲ء کو دنیا کا چکر لگانے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۵۲۲ء

سلیمان اعظم

۱۵۲۲ء میں سلیم اول کا انتقال ہوا۔اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان تخت نشین ہوا۔سلیمان کا طویل عہد حکومت عروج و اقبال اور شان و شوکت کے لحاظ سے سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں بے مثال تصور کیا جاتا ہے۔عثمانی سلطنت کو بلند و بالا مرتبہ پر پہنچانے میں سلیمان کی ذاتی خوبیوں کا بڑا دخل ہے۔اس کے دور حکومت میں سلطنت عثمانیہ کی حدود میں بے انتہا اضافہ ہوا۔بلگراڈ، روڈس، ہنگری، جزیرہ نمائے کریمیا، موصل، بغداد اور بصرہ کے علاقے سلطنت کا حصہ بنے۔عرب میں عدن اور یمن، افریقہ میں طرابلس اور الجزائر کے علاوہ شمالی افریقہ کا ایک بڑا علاقہ سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا۔آسٹریا پر بھی چڑھائی کی۔آسٹریا والوں نے مجبور ہو کر صلح کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا۔اس زمانے میں عثمانیوں کی بحری قوت کو بھی بڑا عروج نصیب ہوا۔

سلطنت عثمانیہ کی بحری قوت میں اضافہ کا ایک بڑا سبب امیر البحر خیر الدین باربروسہ کی شخصیت تھی جو سلطان سلیمان کی بحری فوج کا سالار اعظم تھا۔اس نے تیونس اور الجزائر پر قبضہ کیا۔۱۵۳۸ء میں پرویسا کے ساحل پر ہسپانیہ اور وینس کے متحدہ جنگی بیڑے سے ترکوں کے جنگی بیڑے کا مقابلہ ہوا۔باربروسہ نے اس معرکے میں دشمن کے متحدہ جنگی بیڑے کو شکست دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۲۴ء

کسانوں کی بغاوت

جرمنی میں مارٹن لوتھر کی تحریک اصلاح مذہب کے باعث افراتفری سے فائدہ اٹھا کر سوابیا اور فرینکونیا کے کسانوں نے جرمن جاگیرداروں کی دراز دستیوں کے خلاف ایک تنظیم قائم کر لی اور اپنے تمام مطالبات بارہ دفعات کی شکل میں پیش کیے لیکن مارٹن لوتھر کسانوں کی مخالفت پر کھڑا ہو گیا اور ان بیچاروں کو شکست ہوئی۔

۱۵۲۵ء

جنگ پیویا

ہسپانیہ کے چارلس پنجم اور فرانس کے فرانسس اول کے درمیان پیویا کے مقام پر جنگ ہوئی۔ اصل میں فرانسس فرانس کی سلطنت میں اضافہ کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل میں ایک بڑی رکاوٹ ہسپانیہ کا بادشاہ چارلس تھا۔ ۱۵۲۵ء میں ان دونوں کے درمیان جنگ ہوئی جسے جنگ پیویا کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں فرانسس اول کو شکست ہوئی اور وہ قید ہو گیا۔ بعد میں اس نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیے اور رہا ہو گیا۔

۱۵۲۶ء

پانی پت کی پہلی لڑائی

۱۵۲۶ء میں پانی پت کی پہلی لڑائی ہوئی۔ یہ لڑائی مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر اور سلطان ابراہیم لودھی کے درمیان ہوئی۔ بابر دہلی کو اپنی میراث سمجھتا تھا۔ کابل پر بیس برس حکومت کرنے کے بعد اسے ہندوستان پر حملہ کرنے کا خیال آیا اور پھر وہ بھی اس لئے کہ ایک تو اس ملک میں بڑی بدنظمی تھی دوسرا یہ کہ یہاں کے بہت سے سرداروں نے خود بابر کو خط لکھ کر بلوایا تھا۔ ۱۵۲۶ء میں پانی پت کے میدان میں زور کا معرکہ ہوا۔ سلطان ابراہیم کی فوج ایک لاکھ نفوس پر مشتمل تھی جبکہ بابر کے ساتھ صرف ۱۲ ہزار فوج تھی مگر بابر خود بھی ایک تجربہ کار سالار تھا۔ سلطان ابراہیم لودھی میدان جنگ میں قتل ہو گیا اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اس جنگ کے بعد سلطنت دہلیہ پر ظہیرالدین بابر کی حکومت قائم ہو گئی۔ پانی پت کی لڑائی کے بعد بابر نے اپنی فوجیں آگرہ پر قبضہ کے لئے بھیجیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۲۷ء

جنگ کنواہا

بابر نے پانی پت کا میدان تو مار لیا لیکن شمالی ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے ابھی اسے دو طاقتور دشمنوں کا مقابلہ کرنا تھا۔ ان میں ایک تو رانا سانگا تھا جس کی خواہش تھی کہ شمالی ہند میں راجپوت ریاستوں کا ایک جتھہ قائم کر کے خود اس جتھہ کا سردار بن بیٹھے۔ دوسرے افغان سردار تھے جنہوں نے ابھی ہمت نہیں ہاری تھی۔ اور حصول اقتدار کی ایک اور کوشش کر کے دیکھ لینا چاہتے تھے۔ ان کا سردار ابراہیم لودھی کا بھائی محمود لودھی تھا۔ جس نے بہار میں بڑی فوج جمع کر رکھی تھی۔ ۱۵۲۷ء میں کنواہہ کے مقام پر راجپوتوں سے مقابلہ ہوا۔ راجپوت اگرچہ جی توڑ کر لڑے لیکن شکست کھائی جو بچ گئے وہ چندہری میں میدنی رائے کے پاس جمع ہوئے۔ بابر نے بڑھ کر چندہری کے قلعے کو گھیر لیا اور میدنی راؤ کو مجبوراً ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ اس طرح راجپوتوں کا زور بالکل ٹوٹ گیا اور ان میں سر اٹھانے کی ہمت نہ رہی۔ اب بابر مشرق کی طرف بڑھا۔ اس کے آنے کی خبریں مشہور ہوئیں تو افغان بھاگ کھڑے ہوئے۔ بنگال کے حاکم نصرت شاہ نے افغانوں کی مدد کی۔ بابر نے اسے سزا دینا ضروری سمجھا اور اس پر حملہ کر دیا، نصرت شاہ نے شکست کھا کر اطاعت قبول کر لی۔

۱۵۲۸ء

برناڈ میکاولی نے وفات پائی

اٹلی کے مشہور مؤرخ، سیاست دان اور فلسفی برناڈ میکاولی نے وفات پائی۔ میکاولی اپنی شہرہ آفاق کتاب ''دی پرنس'' کی تخلیق کے باعث بہت مقبول ہے۔ تاہم بعض لوگ اس کتاب پر اعتراض بھی کرتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں میکاولی نے نظریہ پیش کیا ہے کہ سیاست میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جھوٹ، مکروفریب اور جبروتشدد کے ذرائع مستعار لینا کوئی بری بات نہیں۔ اس کتاب میں میکاولی نے مثالی اور کامیاب حکمران کا تصور پیش کیا ہے جو خود مختار اور مطلق العنان ملوکیت کا حامل تھا، جو مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی قسم کے ذرائع استعمال کر سکتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۳۰ء

ہمایوں بادشاہ بنا

بابر کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا۔ باپ نصیحت کر گیا تھا کہ اپنے چھوٹے بھائیوں سے اچھی طرح پیش آنا اور اپنی سلطنت کے کچھ حصے ان میں بانٹ دینا۔ ہمایوں نے اس وصیت پر پوری طرح عمل کیا۔ سلطنت اپنے بھائیوں میں بانٹ دی۔ اس کے بھائی کامران کو کابل اور قندھار کا علاقہ ملا تھا، اس نے موقعہ پا کر پنجاب پر بھی قبضہ کر لیا لیکن ہمایوں نے دم نہ مارا۔ غرض اس طرح کامران نے تو بڑے وسیع علاقے پر خود مختار حکومت قائم کر لی اور ہمایوں کو یہ نقصان پہنچا کہ جن علاقوں سے مغل اور ترک بھرتی کیے جاتے تھے ان تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ ہمایوں کو اپنے چھوٹے بھائیوں کے ہاتھوں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ بار بار بغاوتیں کرتے اور اپنے دشمنوں سے جا ملتے۔ ہمایوں نے اپنا تمام عرصہ حکومت ان کی سرکوبیوں میں گزارا۔

۱۵۳۳ء

آئیون چہارم تخت نشین ہوا

روس میں باسل سوم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا آئیون چہارم تخت نشین ہوا۔ تخت نشینی کے وقت اس کی عمر تین برس تھی اس لئے تمام کاروبار حکومت اس کی ماں سنبھالتی تھی۔ سترہ برس کی عمر میں یہ باقاعدہ طور پر بااختیار بادشاہ بنا۔ آئیون چہارم ایک اذیت پسند اور ظالم حکمران تھا۔ اسی لئے اسے تاریخ میں (Ivan the Terrible) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے دور میں تاتاریوں نے ماسکو پر حملہ کر کے تباہی مچا دی۔ سویڈن کے مقابلے میں روسیوں کو شکست ہوئی۔ سائبیریا کی تسخیر اسی کے دور میں شروع ہوئی تھی۔

۱۵۳۵ء

سر ٹامس مور کو پھانسی دی گئی

مشہور برطانوی سیاستدان اور ادیب سر ٹامس مور نے وفات پائی۔ وہ لندن میں ۱۴۷۸ء میں پیدا ہوا۔ ۱۵۰۵ء میں پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا۔ پہلے تو بادشاہ اس پر بہت مہربان تھا لیکن بعد ازاں بادشاہ سے اختلاف کے باعث پارلیمنٹ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ کیتھولک عقائد کے باعث اسے ۱۵۳۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھانسی دے دی گئی۔ اس کی شہرت کی اصل وجہ اس کی مشہور زمانہ کتاب یوٹوپیا (ارضی جنت) ہے۔ اس میں اس نے ایک ایسی ریاست کا تصور پیش کیا جو ہر قسم کے رنج وغم، پریشانیوں اور حریص انسانوں سے پاک ہو اور جہاں کسی قسم کا جبر نہ ہو۔

۱۵۳۵ء

والئی گجرات سے لڑائیاں

شہنشاہ ہندوستان نصیرالدین ہمایوں نے والئی گجرات بہادر شاہ کے خلاف فوجی کاروائیاں کیں، جن کی وجہ یہ تھی کہ والئی گجرات اپنی توسیع پسندی کی مہم کو تیزی سے آگے بڑھا رہا تھا۔ ۱۵۳۱ء میں مالوہ کے علاقہ پر قبضہ کیا۔ ۱۵۳۲ء میں رائے سین پر قبضہ کیا۔ ۱۵۳۳ء میں چتوڑ کے راجپوت کو شکست دی۔ بہادر شاہ ایک باعزم انسان تھا جو اپنی سلطنت کی توسیع چاہتا تھا۔ وہ سارے ہندوستان پر حکومت کرنے کا خواہشمند تھا۔ ہمایوں نے اس کی راجدھانی پر حملہ کیا اور محاصرہ کر لیا۔ غذائی قلت اور راشن کی فراہمی میں کمی سے بہادر شاہ کو بھاگنا پڑا اور وہ رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر مانڈو کے قلعہ میں پناہ گزین ہو گیا۔ ہمایوں نے مانڈو کے قلعے کو بھی فتح کر لیا تو بہادر شاہ احمد آباد چلا گیا۔ اسی دوران گجرات میں ہمایوں اپنے قدم جما چکا تھا۔ بہادر شاہ نے دھیرے دھیرے اپنی طاقت از سر نو بنائی اور مقامی سرداروں کی مدد سے گجرات کے علاقے کو ہمایوں سے چھین لیا۔

۱۵۳۸ء

گرونانک نے وفات پائی

سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک نے وفات پائی۔ بابا گرونانک پنجاب کے ضلع شیخوپورہ میں ننکانہ صاحب میں ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ بابا گرونانک پہلے کھتری تھے لیکن بعد ازاں مختلف بزرگوں کی خدمت میں رہ کر انہیں بت پرستی کے نقائص اور خالص توحید کی سچائی کا راز مل گیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تبلیغ شروع کر دی۔ لاکھوں آدمی ان کے مرید ہو گئے جنہیں سکھ کہا جاتا ہے۔ بابا صاحب ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کی شاعری میں عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے الفاظ کی آمیزش ہے۔ ۱۵۳۸ء میں ضلع سیالکوٹ کے موضع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتار پور میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی وفات کے بعد سکھ ان کی تعلیمات سے دور ہوتے چلے گئے۔

۱۵۳۹ء

شیر شاہ سوری کی بغاوت

گجرات کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد ہمایوں واپس لوٹا تو اسی دوران بہادر افغان سردار شیر شاہ سوری نے ہمایوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ سارے بہار اور بنگال پر اپنا قبضہ جما لیا۔ پہلے تو ہمایوں نے شیر شاہ سوری سے صلح کرنے کی کوششیں کیں۔ بجائے اس کے کہ شیر شاہ کے خلاف فوری فوجی کاروائی کی جاتی ہمایوں تذبذب میں رہا۔ تاہم آخر میں بنگال پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور چھ ماہ کی جنگ کے بعد بنگال پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر شیر شاہ سوری نے بہترین حکمت عملی سے کارا، قنوج، اور سنبھل کے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ ۲۶ جون کی جنگ میں ہمایوں کو شکست ہوئی اور وہ بمشکل جان بچا کر بھاگا۔ شکست کھانے کے بعد ہمایوں آگرہ آ گیا۔ یہاں سے اس نے کشمیر جانا چاہا مگر کامران مرزا نے اس کا راستہ روک لیا اور ہمایوں کو مجبوراً سندھ کے راستے سے جانا پڑا۔ امرا کبر کوٹ کے راجہ نے اس کو پناہ دی، یہیں اکبر پیدا ہوا۔ اس کی بعد نازک صورتحال کے پیش نظر ہندوستان سے فرار ہو گیا اور ایران چلا گیا۔ جہاں شاہ طہماسپ نے اسے خوش آمدید کہا۔ طہماسپ کے اصرار پر ہمایوں نے شیعیت قبول کر لی۔ شاہ طہماسپ نے ہمایوں کی مدد کی جس سے وہ قندھار فتح کرنے میں کامیاب ہوا۔

۱۵۴۳ء

کوپرنیکس نے وفات پائی

۲۴ مئی ۱۵۴۳ء کو جدید علم فلکیات کے بانی نکولس کوپرنیکس نے وفات پائی۔ کوپرنیکس ۱۴۷۳ء کو پولینڈ کے شہر تھیوران میں پیدا ہوا۔ دینیات اور فلکیات کی تعلیم حاصل کی۔ کوپرنیکس نے پہلی دفعہ یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج کائنات کا مرکز ہے اور تمام سیاروں کی طرح زمین بھی اس کے گرد گردش کر رہی ہے۔ کوپرنیکس نے ان تمام خیالات کا اظہار اپنی کتاب دی ریولیوشنز میں کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۴۵ء

شیر شاہ سوری کی وفات

۱۵۴۵ء میں ہندوستان کے باغی شہنشاہ شیر شاہ سوری نے وفات پائی۔ شیر شاہ سوری کا شمار تاریخ عالم کی ان چند ایک شخصیات میں ہوتا ہے جو خاک سے ابھر کر اوج کمال تک جا پہنچیں۔ اصل نام فرید خان تھا۔ ابراہیم سوری کا پوتا تھا اور حسن خان کا فرزند تھا۔ ۱۵۲۷ء میں مغل دربار سے منسلک ہو گیا اور بڑی کامیابی سے وقت گزارا۔ اس نے مغل نظم و نسق اور جدید فوجی تنظیم میں نقائص کو دور کیا۔ مغل دربار سے نکل کر صوبہ بہار چلا گیا اور والئی بہار کا اتالیق مقرر رہا اور کچھ ہی عرصے میں اپنے پیروکاروں کی ایک بڑی فوج تیار کر لی۔ تھوڑے عرصے کے بعد مخصوص حالات پیدا ہونے پر ہمایوں کے خلاف بغاوت کر دی اور آہستہ آہستہ بہار بنگال، سوراج گڑھ، گھاگھرا کے علاقوں پر قبضہ جما لیا اور اپنی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ آخری جنگ جو ہمایوں کے خلاف کامیابی سے لڑی گئی اس کے بعد ہمایوں نے شکست کھا کر آگرہ، لاہور پھر سندھ کے راستے ایران جلاوطنی کا راستہ اختیار کیا۔ شیر شاہ سوری ایک بہترین حکمران تھا۔ اس نے اپنے دور حکومت میں بے شمار انتظامی کام کروائے۔ اپنے زیر قبضہ علاقے میں ایک مرکزی حکومت قائم کی، بنگال کی انتظامی تقسیم کی، جرنیلی سڑک بنوائی اور فوج کے اداروں پر خصوصی توجہ دی۔

۱۵۴۶ء

مارٹن لوتھر نے وفات پائی

جرمنی میں پروٹسٹنٹ فرقے کے بانی اور مشہور اصلاح پسند مارٹن لوتھر نے وفات پائی۔ مارٹن لوتھر ۱۴۸۳ء میں پیدا ہوا۔ قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد رہبانیت اختیار کی لیکن بعد میں پوپ اور رومن کیتھولک عقیدے سے منحرف ہو گیا اور اپنی اصلاح پسند تحریک چلائی اور اپنے عقیدے کے ۹۵ اصول مرتب کر کے ان کی ترویج شروع کر دی۔ لوتھر کے ان خیالات کو بعض علاقوں کے حکمرانوں نے بہت پسند کیا کیونکہ وہ کلیسا کی اجارہ داری سے سخت پریشان تھے۔ یہ مذہب شمالی جرمنی میں بڑی تیزی سے پھیل گیا۔

۱۵۵۵ء

پروٹسٹنٹزم باقاعدہ قائم ہوا

مارٹن لوتھر کی تحریک اصلاح مذہب کے باعث جرمنی میں مختلف ریاستوں کے حکمرانوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا الگ کلیسائی نظام جاری کرنے دیا جائے۔ پہلے تو چارلس پنجم نے انہیں دبانے کی کوشش کی لیکن ناکامی پر ۱۵۵۵ء میں آگس برگ کے مقام پر مذہبی صلح نامہ قرار پایا۔ اسکے مطابق ہر ریاست کو اپنے دائرے میں تحریک اصلاح کی اشاعت کا حق دے دیا گیا۔ یہ عیسائیت کی تاریخ میں انتہائی اہم واقعہ ہے۔ یہیں سے پروٹسٹنزم کی باقاعدہ حیثیت تسلیم کی گئی۔

۱۵۵۵ء

سوری سلطنت کا شیرازہ

۱۵۴۵ء میں شیر شاہ سوری انتقال کر گیا تو اس کا بیٹا اسلام خاں بادشاہ بنا جس نے ۱۵۵۳ء تک حکومت کی۔ اس کے بعد محمد عادل شاہ بادشاہ بنا۔ عادل شاہ عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ اس نے خود کو شراب و شباب کا رسیا بنا لیا اور کاروبار سلطنت کی طرف سے غفلت کا شکار ہو گیا۔ اسی کے دور میں ابراہیم شاہ اور سکندر شاہ نے حملہ کیا جس کے نتیجہ میں سوری سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ دوسری طرف ہمایوں ایک بار پھر طاقت پکڑ کر ہندوستان پر حملہ کرنے کی تیاری کرنے لگا اور کچھ ہی عرصے میں اپنا کھویا ہوا تخت دوبارہ حاصل کر لیا۔

۱۵۵۶ء

جلال الدین اکبر بادشاہ بنا

مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا جلال الدین اکبر ہندوستان کا بادشاہ بنا۔ اکبر ۱۵۴۲ء کو پیدا ہوا تھا اور تخت نشینی کے وقت اس کی عمر چودہ برس تھی۔ شہنشاہ اکبر کا دور سلطنت ہندوستان کا سنہرا دور کہلاتا ہے۔ میواڑ، چتوڑ، مالوہ، گجرات، گونڈوانہ اور دیگر علاقے سلطنت کا حصہ بنے۔ اکبر ایک ذہین سیاستدان تھا۔ اس نے مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کو یکساں طور پر اپنے دربار میں جگہ دی۔ ہندو عورت سے شادی کی۔ ایک نیا دین ''دین الٰہی'' کے نام سے بنایا۔ اس نے کئی ایک انقلابی اور معاشرتی اصلاحات نافذ کیں۔ اکبر نے ۱۶۰۵ء میں وفات پائی۔

۱۵۵۶ء

پانی پت کی دوسری لڑائی

ہمایوں کی وفات کے بعد اکبر کی تخت نشینی کا اعلان ہوا تو عادل شاہ سوری کے ہندو جرنیل ہیموں نے دہلی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھائی کردی۔ اکبر کے سالاروں نے کابل چلے جانے کا مشورہ دیا مگر بیرم خاں کی عقلمندی اور سختی کام آئی۔ اس نے اکبر کو قائل کر لیا کہ ہیموں سے ضرور مقابلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ شاہی فوج سرہند کی طرف روانہ ہوگئی جہاں ہیموں کا لشکر موجود تھا۔ گھمسان کا رن پڑا جس میں تعداد اور اسلحے میں کمی کے باوجود بیرم خان کی حکیمانہ سپہ سالاری نے اکبر کو فتح حاصل کرنے میں مدد دی۔ ہیموں زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ جن افغان سرداروں نے سر اٹھایا تھا وہ سب دب گئے اور پنجاب کے علاوہ وہ سارا علاقہ جو اَب یو پی کہلاتا ہے اور راجپوتانے کا ایک حصہ پوری طرح اکبر کے قبضے میں آ گئے۔ بیرم خان کی ذہانت اور وفاداری کے باوجود اکبر اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ کچھ شکایتیں پیدا ہوئیں تو تمام فوجوں کے اختیارات اکبر نے اپنے ہاتھ میں لے لئے اور بیرم خان کو معزول کر دیا۔ لیکن اکبر کے کچھ سرداروں نے بیرم خان کے خلاف ایسی حرکات کیں کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اکبر نے اس کی سرکوبی کی اور گرفتار کر کے حج پر روانہ کر دیا۔

۱۵۵۸ء

الزبتھ ملکہ بنی

۱۵۵۸ء میں میری کی وفات کے بعد الزبتھ تاج و تخت کی ملکہ بنی۔ اس کا عہد انگلستان کی تاریخ کا زریں عہد ہے۔ تخت نشینی کے وقت انگلستان بہت بدحالی کا شکار تھا۔ الزبتھ ایک ذہین ملکہ تھی۔ اس نے بڑی تیزی سے تمام حالات کو درست کیا۔ الزبتھ کا دور انگلستان میں نشاۃِ ثانیہ کا دور کہلاتا ہے۔ اس کے دور میں علوم و فنون نے بہت ترقی کی۔ انگلستان یورپ کی ایک بڑی طاقت بن گیا۔ تاہم الزبتھ کا دور بالکل امن کا دور نہ تھا۔ اس میں جنگیں بھی ہوئیں، بغاوتیں بھی، شخصی و فریقانہ کشمکش بھی اور شدید مقابلے بھی۔ الزبتھ ۱۵۳۳ء میں پیدا ہوئی اور ۱۶۰۳ء میں وفات پائی۔

۱۵۶۴ء

مائیکل اینجلو نے وفات پائی

اٹلی کے نشاۃِ ثانیہ کے عہد کے سب سے بڑے مجسمہ ساز، مصور، شاعر، معمار اور انجینئر مائیکل اینجلو نے وفات پائی۔ روم کے سیسٹائن گرجا گھر کی آرائش اسی نے کی۔ حضرت موسیٰ کے شاہکار مجسمے بنائے۔ مائیکل اینجلو ۱۴۷۵ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۵۶۴ء میں وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۶۶ء

ناسٹراڈیمس نے وفات پائی

دنیا کے سب سے بڑے منجم ناسٹراڈیمس نے فرانس میں وفات پائی۔ ناسٹراڈیمس ۱۵۰۳ء میں فرانس کے شہر پرووینس میں پیدا ہوا۔ یہودی النسل عیسائی تھا۔ اپنے دادا سے علم نجوم سیکھا۔ پہلے طب کا کام کرتا تھا لیکن بیوی کی ناگہانی موت سے دلبرداشتہ ہو کر صحراؤں میں نکل گیا اور حیرت انگیز پیشین گوئیاں کرنی شروع کیں جن میں سے بیشتر حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں:۔ مثلاً ہٹلر اور مسولینی کی موت، دوسری جنگ عظیم، انقلاب روس، انقلاب فرانس اور پوپ پر قاتلانہ حملہ وغیرہ۔ اس کی پیشین گوئیاں شعری انداز میں ہوتی تھیں۔ اس کی کتاب ۱۵۵۵ء میں شائع ہوئی۔

۱۵۸۲ء

ایک عجیب تاریخی واقعہ

۱۵۸۲ء میں پوپ گریگوری سیزدہم نے جب کیلنڈر پر نظر ثانی کی تو اسے معلوم ہوا کہ جولیس سیزر سے لے کر اس وقت تک کیلنڈر میں دس دن کا فرق پڑ چکا ہے۔ پوپ گریگوری سیزدہم نے اگلے دن حکم دیا کہ دس دن حذف کر دیئے جائیں۔ اس طرح ۴ا کتوبر ۱۵۸۲ء کے بعد اگلی تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۵۸۲ء قرار دے دی گئی۔ یہ ایک حیرت انگیز تاریخی واقعہ ہے۔

۱۵۸۸ء

برطانیہ اور اسپین کی جنگ

۱۵۵۰ء کے لگ بھگ سے برطانیہ کے بحری جہازوں نے ہسپانوی جہازوں کو نشانہ بنانا شروع کیا جس پر اسپین کے بادشاہ فلپ کے غصے کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا، کیونکہ ان حملوں کی وجہ سے اس کی تجارت کو شدید نقصان پہنچ رہا تھا۔ ۱۵۸۸ء میں اس نے ایک بڑا بحری بیڑہ آرمیڈا انگلستان پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ آرمیڈا میں ۳۰۰ بحری جہاز شامل تھے جن میں انیس ہزار سپاہی اور تقریباً تین ہزار چھوٹی توپیں تھیں جبکہ اس کے مقابلے میں برطانوی بیڑے میں اسی جہاز، ڈیڑھ ہزار سپاہی اور دو ہزار توپیں موجود تھیں۔ اسکے باوجود آرمیڈا کو شکست ہوئی۔ اسپین کے تقریباً ۶۵ بحری جہاز اور دس ہزار سپاہی کام آئے جبکہ برطانیہ کے صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سو سپاہی مارے گئے۔ آرمیڈا کی اس شکست سے اسپین کی کمر ٹوٹ گئی جبکہ برطانوی بیڑے کی ساری دنیا میں دھاک بیٹھ گئی۔

۱۵۹۹ء

ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام

انگلستان کے ۲۴ بڑے تاجروں نے ایک ایسی کمپنی بنانے کا پروگرام بنایا جس کے ذریعے ہندوستان سے تجارت کی جا سکے۔ اسی سال ملکہ الزبتھ اول نے اس کمپنی کو ہندوستان سے تجارت کرنے کا سرکاری اجازت نامہ عطا کر دیا۔ یوں ایسٹ انڈیا کمپنی کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔

۱۶۰۳ء

جیمز اول کا عہد حکومت

۱۶۰۳ء میں برطانیہ میں جیمز اول تخت نشین ہوا۔ اس کا تمام دور حکومت سیاسی چپقلشوں اور شورشوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس کے دور میں حکومت کو تین بڑے مسائل در پیش تھے: ایک خراب معیشت کی بہتری کا، دوسرا خارجہ پالیسی کا اور تیسرا معاشرے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مذہبی منافرت کا۔ معیشت کو بہتر بنانے کے لئے اس نے پارلیمنٹ سے مشورہ کیے بغیر کئی ٹیکس عائد کر دیئے جس سے سیاسی بے چینی میں اضافہ ہوا۔

۱۶۰۵ء

جہانگیر ہندوستان کا بادشاہ بنا

ہندوستان میں اکبر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سلیم (شیخو) نورالدین محمد جہانگیر کا لقب اختیار کر کے تخت سلطنت پر بیٹھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے بعض اصلاحی احکام نافذ کیے اور بعض محصول ختم کر دیے جس سے عوام کو کافی سکون ملا۔ اس کے عہد میں کئی شفاخانے کھولے گئے جہاں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا۔ تاہم اسے سکون سے حکومت کرنے کا موقع نہیں مل سکا کیونکہ اس کے بیٹوں نے کئی بار بغاوت کی۔ جہانگیر فنون لطیفہ کا بڑا دلدادہ تھا۔ اس کے عہد میں فن مصوری اپنے کمال تک پہنچ گیا۔ جہانگیر نے ۲۸ اکتوبر ۱۶۲۷ء کو وفات پائی۔ اس کا مقبرہ لاہور کے نزدیک شاہدرہ میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۰۷ء

امریکہ میں پہلا شہر بنتا ہے

لنڈن کمپنی نے ۱۶۰۷ء میں کپتان کرسٹوفرینو پورٹ کی قیادت میں امریکہ کے ساحلی علاقے ورجینیا کی طرف تین جہاز بھیجے۔دریائے جیمز کے نزدیک ایک چھوٹے سے جزیرہ نما میں یہ جہاز پہنچے اور ۱۲۰ آباد کار ادھر اتر گئے اور موزوں اور مناسب مذہبی تقریب کے ساتھ شاہ کے اعزاز میں جیمز ٹاؤن کا نام دیا۔یہ امریکہ میں آباد ہونے والا پہلا باقاعدہ شہر تھا۔

۱۶۱۰ء

ہنری کا قتل

۱۶۱۰ء میں فرانس کے بادشاہ ہنری چہارم کو ایک رومن کیتھولک نے قتل کر دیا۔اس کے بعد اس کے بیٹے لوئی سیزدہم نے عنان بادشاہت سنبھالی۔اس کی عمر صرف ۹ سال تھی۔چنانچہ لوئی سیزدہم کی نابالغی کے باعث اس زمانے میں حکومت کا نظام فرانس کے اندر ڈھیلا پڑ گیا۔اس کی ماں نے حکمرانی کی کوشش کی لیکن معاملات نہ سنبھلے۔اس موقع پر ایک مجلس کا اجلاس عام ہوا جو کہ حکومت کی بدانتظامیوں کو دور کرنے کے لئے اصلاحات کے سلسلے میں تھا۔اس اجلاس کی کاروائیوں کے نتیجے میں ایک نمائندہ چن لیا گیا جو حکومت چلانے میں تعاون کرے گا۔اس کا نام کارڈیل ریشے تھا۔یہ ایک بشپ تھا،اسے نظم ونسق کی صلاحیت قدرت نے عطا کی تھی۔ریشے آئندہ اٹھارہ سال تک فرانس کا حکمران رہا۔اس نے کمال تدبر اور فراست سے فرانس کا نظام حکومت چلایا۔

۱۶۱۱ء

پہلے صاحب دیوان شاعر سلطان قلی کی وفات

اردو شاعری کے پہلے صاحب دیوان شاعر سلطان قلی قطب شاہ کا انتقال ہوا۔قلی قطب شاہ ۱۵۶۸ء میں دکن میں پیدا ہوا۔اپنے والد کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا۔فارسی،دکنی اور تلنگی زبانوں میں پچاس ہزار سے زائد شعر کہے۔فارسی میں قطب شاہ اور دکنی میں معانی تخلص تھا۔اس کی وفات کے بعد اس کے بھتیجے نے ۱۶۲۵ء میں دیوان قلی مرتب کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۱۵ء

ایسٹ انڈیا کمپنی کو تجارت کی اجازت ملی

سرٹامس رو انگلستان کے بادشاہ جیمس اول کے سفیر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمائندے کی حیثیت سے جہانگیر کے دربار میں حاضر ہوا۔ وہ ایک ماہر سفارت کار تھا۔ اس نے بادشاہ اور دیگر امراء سے کافی تعلقات قائم کئے۔ اسی کی کوششوں سے انگریزوں کو ہندوستان میں تجارت کرنے کی اجازت مل گئی۔ اس طرح انگریزوں نے اپنی پہلی تجارتی کوٹھی سورت کے مقام پر قائم کی۔ حقیقت میں اسی دن برصغیر پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تھا جب جہانگیر نے سرٹامس رو کو اجازت نامہ فراہم کیا تھا۔

۱۶۱۶ء

شیکسپیئر کی وفات

۱۶۱۶ء میں مشہور انگریزی ڈراما نگار شیکسپیئر نے وفات پائی۔ شیکسپیئر ۱۵۲۴ء میں سٹراٹ فورڈ میں پیدا ہوا۔ ۱۵۸۵ء میں لندن چلا گیا اور پمبروک مین کمپنی کے لئے ڈرامہ لکھنے لگا۔ اس کے المیہ ڈراموں میں ہیملٹ، میکبتھ، جولیس سیزر اور اوتھیلو نے بہت شہرت پائی۔ طربیہ ڈراموں میں مرچنٹ آف وینس اور ایز یو لائک اٹ بہت مشہور ہیں۔ شیکسپیئر کو انگریزی ادب کا سب سے بڑا ادیب تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۶۱۸ء

سر والٹر ریلے کا قتل

ٹاور آف لندن میں سر والٹر ریلے کا سر تن سے جدا کر دیا گیا۔ سر والٹر ریلے نہ صرف ایک اچھا جہاز ران تھا بلکہ ایک اچھا انشاء پرداز، شاعر اور تاریخ نگار تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے یورپ کو تمباکو اور آلو سے متعارف کروایا۔ ۱۶۱۶ء میں وہ سونے کی تلاش میں وینز ویلا گیا۔ راستے میں سپین کے جہازوں سے جھڑپ ہو گئی۔ واپسی پر سپین کے بادشاہ کے دباؤ پر جیمز اول نے اس پر مقدمہ چلوایا اور اسے موت کی سزا دی گئی۔

۱۶۱۸ء

سی سالہ جنگ شروع ہوئی

یورپ میں وہ خوفناک لڑائی شروع ہوئی جو سی سالہ جنگ کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ کو چار حصوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے دو حصے مذہبی تھے اور یہ جنگ شروع ہی مذہب کی بنا پر ہوئی تھی۔ یعنی اس کا مقصد تھا کہ پروٹسٹنٹوں کو یورپ سے نکال دیا جائے یا ختم کر دیا جائے۔ جرمنی کا شہنشاہ فرڈیننڈ ثانی اسے شروع کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اس جنگ کے آخری دو حصے خالصتاً سیاسی نوعیت کے تھے۔ یہ جنگ ۱۶۴۸ء کو عہد نامہ ویسٹ فیلیا کے ذریعے اختتام پذیر ہوئی۔ اس عہد نامہ کا خلاصہ یہ تھا کہ تمام لوگوں کو مذہبی آزادی ہو گی۔ آسٹریا زوال پذیر ہو گیا۔ جرمنی سیاسی اور ثقافتی بدنظمی کی آخری حد تک پہنچ گیا جبکہ فرانس یورپ کی ایک بڑی قوت بن کر ابھرا۔

۱۶۲۱ء

فلپ چہارم ہسپانیہ کا بادشاہ بنا

فلپ چہارم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا فلپ چہارم کے لقب سے ہسپانیہ کا بادشاہ بنا۔ اس کے عہد میں کئی بغاوتیں ہوئیں۔ فرانس سے بھی لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ ۱۲۵۹ء میں فرانس سے ایک معاہدہ ہوا تھا جسے پرینیز کا معاہدہ کہا جاتا ہے۔ اس کے مطابق ہسپانیہ نے بعض مقامات فرانس کے حوالے کیے اور فرانس کے بادشاہ لوئی چہاردہم نے ہسپانوی بادشاہ کی بیٹی سے شادی کر لی۔

۱۶۲۳ء

مراد چہارم

۱۶۲۳ء میں سلطنت عثمانیہ میں مراد چہارم تخت نشین ہوا۔ مراد چہارم کے تخت نشین ہوتے ہی فوج نے بغاوت کر دی اور وزیر اعظم کو قتل کر ڈالا۔ یہ دیکھ کر مراد نے تھوڑے سے جانثاروں کو سمیٹ کر فوج پر حملہ کر ڈالا۔ باغی فوج کے ایک بڑے جتھے نے سلطان کی حمایت کی جس کے نتیجے میں باغی سپاہیوں نے شکست کھائی۔ جب ہر طرف امن وامان ہو گیا تو مراد نے پہلے حکومت کے انتظام کی طرف توجہ کی پھر ایشیائے کوچک کا رخ کیا۔ اس علاقے کے سرکشوں کو زیر کرنے کے بعد بغداد کی طرف بڑھا، ایرانیوں کو شکست دے کر اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ مراد اس فتح کے بعد یورپ پر لشکر کشی کی تیاریاں کر رہا تھا کہ انتقال کر گیا۔

۱۶۲۴ء

مجدد الف ثانی کی وفات

سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور صوفی اور عالم مجدد الف ثانی نے وفات پائی۔ آپ کا اصل نام شیخ احمد، لقب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرالدین اور کنیت ابوالبرکات تھی۔ آپ ۱۵۶۴ء کو سرہند میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچتا ہے۔ سترہ برس کی عمر میں تمام علوم سے فارغ ہو گئے۔ اسی زمانے میں اکبر نے ''دین الٰہی'' بنایا تھا۔ آپ نے اس کی مخالفت کی تو اکبر نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کروا دیا۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں مکتوبات، مبدأ و معاد، معارف لدنیہ، مکاشفات غیبیہ، رسالہ سلسلۂ حدیث۔

۱۶۲۴ء

فرانس بیکن کا انتقال ہوا

فرانس بیکن ۱۵۱۶ء میں یارک ہاؤس لندن میں پیدا ہوا۔ جہاں اس کا والد سر نکولس بیکن مقیم تھا۔ سر نکولس بیکن شاہی مہر بردار تھا۔ بارہ سال کی عمر میں بیکن کو ٹرنٹی کالج میں بھیج دیا گیا۔ تین سال تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ یہیں پر فلسفے میں شغف پیدا ہوا۔ فلسفے میں وہ ارسطو کا شدید مخالف تھا۔ اور وہ فلسفہ میں نئے نکات سامنے لایا۔ ۱۶ سال کی عمر میں اسے فرانس میں متعینہ انگریزی سفیر کے عملے میں ایک اچھے عہدے کی پیشکش ہوئی جو اس نے سوچ سمجھ کر قبول کر لی۔ ۱۵۷۹ء میں اس کے باپ نے وفات پائی، بیکن واپس لندن آ گیا اور وکالت شروع کر دی۔ ۱۵۸۳ء میں ٹانٹن کے حلقہ انتخاب سے وہ پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہوا۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ہر دفعہ کامیاب ہو جاتا تھا۔ بیکن نے انتہائی مضطرب حال زندگی گزاری۔ ۴۵ برس کی عمر میں جب اس نے شادی کی تو اخراجات کا یہ عالم تھا کہ شادی کے کچھ ہی عرصے بعد مقروض ہونے کی بنا پر گرفتار ہونا پڑا۔ اس کی قابلیت کی قدر کرنے والے لوگ کم ہی تھے۔ تاہم بے حد ذخیرۂ علم کی وجہ سے وہ ہر اہم مجلسِ علمی کا رکن بن جاتا۔ ۱۶۰۶ء میں وہ سالسٹر جنرل مقرر ہوا۔ ۱۶۱۳ء میں اٹارنی جنرل اور جب ۱۶۱۸ء میں وہ ۵۷ برس کا تھا لارڈ چانسلر مقرر ہو گیا۔

۱۶۲۸ء

شاہ جہاں تخت نشین ہوا

۱۶۲۸ء میں شہزادہ خرم شاہ جہاں کا لقب اختیار کر کے بڑی شان و شوکت سے تخت پر بیٹھا۔ اس کی شجاعت کا سکہ تو پہلے ہی لوگوں پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اسے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ اس کی قابلیت کے جوہر کھلنے لگے اور لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ وہ بڑا مستقل مزاج اور بلند ہمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماں روا ثابت ہوگا۔شاہ جہاں نے اپنی حکومت کے آغاز ہی میں چند ایسی اصلاحات نافذ کیں کہ راسخ العقیدہ مسلمان خوش ہوگئے۔اکبر کے زمانے سے بادشاہ کے سامنے سجدہ کرنے کی جو رسم چلی آتی تھی۔شاہ جہاں نے اسے موقوف کردیا اور اس کی جگہ چہار تسلیم کے طریقے نے رواج پایا۔شاہ جہاں کے زمانے میں کئی بغاوتیں ہوئیں۔سب سے پہلے بندیلہ راجپوتوں کے سردار جھجھار سنگھ نے بغاوت کی لیکن شکست کھائی۔ شاہ جہاں نے اسے معاف کردیا۔شاہ جہاں کے سپہ سالار خان جہاں لودھی کی بغاوت اس سے بھی زیادہ زوردار تھی۔شاہی فوجیں مدت تک خان جہاں کا تعاقب کرتی رہیں آخرکار وہ مارا گیا۔اسی دور میں احمد آباد پر بھی چڑھائی کی گئی۔وسط ایشیا کے کئی علاقوں پر حملہ کیا گیا مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۶۲۸ء

لاروشل پر قبضہ

فرانس کے اندر پروٹسٹنٹ کافی طاقت پکڑ چکے تھے تاہم ابھی تک انہوں نے کسی قسم کی مہم جوئی کا مظاہرہ نہ کیا تھا۔ان کے زیر قبضہ علاقے ریاست کے اندر ایک ریاست تھی۔حکومت فرانس نے ان کے خلاف حفظ ما تقدم کے طور پر کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور ان کے علاقوں پر حملہ کردیا۔جو مقام سب سے زیادہ مستحکم تھا وہ ایک بندرگاہ تھی۔بندرگاہ لاروشل کا محاصرہ تقریباً چودہ ماہ جاری رہا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ فرانس کے پاس کوئی قابل ذکر بحری قوت موجود نہ تھی تاہم بندرگاہ پر قبضہ کرلیا گیا۔

۱۶۲۹ء

پارلیمنٹ کی معطلی

انگلستان میں ۱۶۲۸ء میں پارلیمنٹ نے ایک عرضداشت پیش کی جسے عرضداشت حقوق کہتے ہیں۔اس میں پہلی مرتبہ دور حاضر کی دستوری حکومت کے چند بنیادی اصول صاف صاف بیان کئے گئے یعنی پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر کوئی محصول عائد نہیں کی جاسکتا،کوئی سپاہی لوگوں کے گھروں میں داخل نہیں ہوسکتا،امن کے زمانے میں مارشل لاء نافذ نہیں کیا جاسکتا،کسی کو خاص الزام عائد کئے بغیر قید نہیں کیا جاسکتا اور الزام کا فیصلہ باقاعدہ قانونی کاروائی کے مطابق ہونا چاہیے۔چارلس نے پارلیمنٹ سے روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے عرضداشت حقوق منظور کرلی لیکن اس نے وہ محاصل بھی جمع کرلیے جن کی منظوری پارلیمنٹ نے نہیں دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ پارلیمنٹ نے احتجاج کیا تو بادشاہ نے مفاہمت سے کام لینے کی بجائے سختی اختیار کی اور ۱۶۲۹ء میں پارلیمنٹ توڑ دی اور عرضداشت پیش کرنے والوں کو گرفتار کر کے قید کر لیا گیا۔ اس کے بعد آئندہ گیارہ سال تک چارلس بغیر پارلیمنٹ کے حکومت کرتا رہا۔ چارلس کی شخصی حکمرانی میں بظاہر امن رہا لیکن اس امن کی آڑ میں سیاسی اور مذہبی جذبات نے بہت تیزی سے نشوونما پائی جو آگے چل کر انگلستان کی خانہ جنگی کی بنیاد بنے۔

۱۶۴۰ء

پرتگال آزاد ہوتا ہے

پرتگال پر ۱۵۸۰ء میں ہسپانیہ نے باقاعدہ طور پر قبضہ کیا تھا۔ ۱۶۴۰ء میں جب ہسپانیہ کے اندر بغاوت ہوئی تو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے امراء اور پادریوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ہسپانوی تسلط کے خلاف بغاوت کر دی اور آزادی حاصل کر لی۔ باغیوں نے شاہی خاندان کے ایک شخص کو جان چہارم کے لقب سے بادشاہ بنا لیا۔

۱۶۴۲ء

گلیلیو کی وفات

مشہور اطالوی ماہر علوم فلکیات اور جدید سائنس کا بانی گلیلیو فوت ہوا۔ ۱۵۶۴ء میں اٹلی کے شہر پیسا میں پیدا ہوا۔ پیسائی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر وہیں پروفیسر مقرر ہوا۔ گلیلیو نے زمین کو نظام شمسی کا مرکز ماننے سے انکار کر دیا اور کوپرنیکس کے نظریہ شمسی نظام کی حمایت کی جس پر پوپ اس سے ناراض ہو گیا اور اس پر مقدمہ کر دیا جس پر اسے مجبوراً کلیسا سے معافی مانگنی پڑی اور اپنے نظریات واپس لینے پڑے۔ گلیلیو کا ایک بڑا کارنامہ دوربین ایجاد کرنا ہے۔ اس نے ۱۶۱۰ء میں پہلی دوربین بنائی جس سے ہر شے تین گناہ بڑی دکھائی دیتی تھی۔ پھر اس نے ایسی دوربین بنالی جس میں ہر شے تینتیس گناہ بڑی دکھائی دیتی تھی۔ گلیلیو کی مشہور کتاب کا نام (Dialogue Concerning the Two Chief World Systems)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۴۴ء

اولیور کرمویل کی بغاوت

پارلیمنٹ کی متذبذب پالیسی اور اس کی فوج کی ناکامیوں کے باعث انگلستان کے ساجی انقلابی حلقوں میں بے اطمینانی پیدا ہوئی۔ جنہوں نے جلد ہی خود کو متحد کر لیا اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کی حمایت میں صف آرا ہو گئے۔ لڑائی کا ایک پلڑا پارلیمنٹ کی طرف جھکانے کا ذمہ دار آلیور کرمویل نام کا ایک پیورٹین تھا۔ اس نے مشرقی اضلاع کے پرجوش پیورٹینوں سے ایک فوج بھرتی کر لی۔ آہنی نظم وضبط کے باعث اسی فوج نے ۱۶۴۴ء میں نیربی کے مقام پر بادشاہ کی فوج پر فتح کامل حاصل کی۔ چارلس نے پریشان ہو کر سکاٹ لینڈ کی فوج میں پناہ لے لی۔ اس فوج نے بادشاہ کو پارلیمنٹ کے حوالے کر دیا اور معاوضے کے طور پر چار لاکھ پونڈ لئے۔ ابھی جنگ جاری تھی کہ پارلیمنٹ نے مختلف اصلاحات نافذ کر دیں جن کا مقصد جاگیردارانہ طرز عمل جزوی طور پر ختم کرنا تھا۔ ۱۶۴۹ء میں پارلیمنٹ نے چارلس کو موت کی سزا دی۔ جنوری ۱۶۴۹ء میں چارلس اول کا سر قلم کر دیا گیا۔

۱۶۵۰ء

ڈیکارٹ کی وفات

۱۶۵۰ء میں مشہور فلسفی ڈیکارٹ کی وفات ہوئی۔ ڈیکارٹ کا پورا نام رین ڈیکارٹ تھا۔ ۱۵۹۶ء میں فرانس میں پیدا ہوا، پیدائش کے فوراً بعد اس کی ماں مر گئی اور پرورش ایک دایہ نے کی۔ بچپن ہی میں اس نے مشہور فلسفیوں اور دانشوروں کی کتابیں پڑھ ڈالیں۔ جوانی میں اوباشی اور عیاشی میں وقت گزارا۔ بعد میں فوج میں ملازمت کر لی۔ ۳۳ برس کی عمر میں فرانس چھوڑ کر ہالینڈ چلا گیا۔ آخری عمر میں ڈیکارٹ کی شہرت سویڈن کی ملکہ تک جا پہنچی تو اس نے اسے اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی۔ سویڈن میں ہی اس کا انتقال ہو گیا۔ ڈیکارٹ فلسفے میں موضوعی اور تصوری روایت کا موجد ہے۔ ڈیکارٹ کے فرانسیسی مقلد اور انگریزی دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے فلسفے کا مرکزی تصور شعور کی اولیت ہے یعنی ذہن باقی تمام اشیاء کی نسبت اپنے آپ کو بلا واسطہ جانتا ہے۔ اور اتنی جلدی جانتا ہے کہ کسی اور چیز کو جاننے کا مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس کے فلسفے کا آغاز انفرادی ذہن اور انفرادی ذات سے ہوتا ہے۔ ڈیکارٹ کے فلسفیانہ نقطۂ نظر میں احیائے علمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی انفرادیت کا عنصر بھی موجود ہے۔

۱۶۵۰ء

یوکرین میں بغاوت

۱۶۵۰ء میں یوکرین اور بیلورس میں عام بغاوت کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اصل میں یوکرین اور بیلورس میں پولستانی زمینداروں اور سرکاری افسروں نے کسانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ یوکرین کے دیہات میں بہت سے ایسے کسان تھے جن کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ پولستانی امراء کو قانونی حق حاصل تھا کہ وہ اپنے کسانوں کو طرح طرح کی اذیتیں دے سکیں اور اگر چاہیں تو جان سے بھی مار ڈالیں۔ کیتھولک پولستانی امراء بیلوری اور یوکرینی کسانوں کی زبان، رسم و رواج کا اور چونکہ وہ آرتھوڈکس تھے اس لئے ان کی مذہبی رسومات کا مذاق اڑاتے تھے۔ اسی لئے ان کسانوں نے متحد ہو کر ان کے خلاف بغاوت کر دی۔ بوگدان ان کسانوں کی فوج کا سربراہ تھا۔ امراء اور کسانوں کی فوج میں لڑائی شروع ہوئی تو اپنے پولستانی امراء کے خلاف یوکرینیوں اور بیلورسیوں کی جدوجہد میں روسی عوام نے ان کی بھرپور حمایت کی۔ اس بغاوت کے آخری مراحل میں روسی حکومت نے مداخلت کی اور عوام کی بھرپور حمایت کے ساتھ مدد کی۔ اس کے نتیجے میں یوکرین اور روس کا اتحاد ہو گیا۔ روس سے متحد ہو جانے کے بعد یوکرین اور روسی قوموں کے درمیان سیاسی، معاشی اور تہذیبی تعلقات پروان چڑھے۔

۱۶۵۰ء

پہلا روزنامہ جاری ہوتا ہے

یکم جولائی ۱۶۵۰ء کو جرمنی کے شہر پیزگ سے دنیا کا پہلا باقاعدہ روزانہ اخبار جاری ہوا۔ اس کا نام Einkommenden Zeitungen تھا۔ اس سے پہلے دنیا کے مختلف مقامات پر مختلف اخبارات شائع ہوتے تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی روزنامہ نہ تھا۔

۱۶۵۰ء

تاج محل تعمیر کیا گیا

۱۶۳۱ء میں شاہجہاں کی بیوی ممتاز محل ایک بچے کی پیدائش کے دوران انتقال کر گئی تو شاہجہاں نے اسکی یاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک ایسی عمارت بنانے کا ارادہ کیا جو ساری دنیا میں یکتا ہو۔ تاج محل کی تعمیر کا آغاز ۱۶۳۲ء میں ہوا اور اس کی تعمیر ۱۶۵۰ء میں مکمل ہوئی۔ اس کی تعمیر پر ساڑھے چار کروڑ روپیہ صرف ہوا اور اسے بیس ہزار معماروں اور مزدوروں نے مل کر بنایا۔ اس عمارت کے پیچھے دریائے جمنا بہتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق استاد احمد معمار لاہوری نے اس کا نقشہ بنایا جبکہ دوسری روایت کے مطابق ایک ایرانی معمار عیسیٰ نے تیار کیا تھا۔ تاج محل میں ممتاز محل کے ساتھ شاہ جہاں کی قبر بھی ہے۔

۱۶۵۱ء

ہالینڈ سے جنگ

۱۶۵۱ء میں انگلینڈ کے آمر کرامویل کو ہالینڈ سے جنگ کرنا پڑی جو کہ قانون جہاز رانی پر اختلاف کا نتیجہ تھی۔ یہ ایک ممتاز تجارتی قانون تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو سامان انگلستان یا اس کی نوآبادیوں میں درآمد ہو وہ صرف انگریزی جہازوں میں پہنچے یا ان جہازوں میں آئے جن میں درآمد کردہ سامان تیار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ قانونِ جہاز رانی ولندیزی تجارت پر ایک بڑی ضرب تھا۔

۱۶۵۳ء

پارلیمنٹ کی معطلی

انگلستان میں حکمران کرامویل اور پارلیمنٹ کے درمیان مفاہمت نہ ہو سکی۔ پارلیمنٹ اپنی مرضی چاہتی تھی جبکہ کرامویل اپنی اصلاحات نافذ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے جتنی تجویزیں پیش کیں مثلاً ممبروں کی تعداد بڑھائی جائے، انتظامی معاملات کے طریقوں میں اصلاح کر لی جائے وغیرہ۔ یہ تمام تجویزیں پارلیمنٹ نے ایک طرف پھینک دیں۔ ۱۶۵۳ء میں اس نے ایک فیصلہ کن قدم اٹھایا۔ وہ خود سپاہیوں کی ایک جماعت لے کر پارلیمنٹ میں پہنچا اور اسے توڑ دیا اور خود ایک تحریری دستور تیار کر لیا جس کے مطابق ۴۶۰ ممبروں پر مشتمل پارلیمنٹ تشکیل دی گئی۔ پھر بھی پارلیمنٹ مشکلات پیدا کرتی رہی۔ آخر ۱۶۵۶ء میں کرامویل نے دباؤ کے تحت اپنی آمریت میں بعض ترامیم منظور کر لیں۔ ۱۶۵۸ء میں اس نے وفات پائی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے رچرڈ نے اقتدار سنبھال لیا لیکن وہ ایک بے حقیقت شخص تھا۔ جلد ہی فوج نے تمام اختیارات پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶۶۰ء میں چارلس سٹوارٹ کو سکاٹ لینڈ سے جلاوطنی سے واپس بلا لیا اور چارلس دوم کے نام سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بادشاہت کا از سرِ نو احیاء کیا۔

۱۶۵۶ء

سلطنت عثمانیہ میں بدنظمی

۱۵۷۸ء سے لے کر ۱۶۵۶ء تک سلطنت عثمانیہ میں بڑی ہل چل برپا رہی، بدامنی اور شورش کی آندھیاں بڑے زور سے چلتی رہیں۔ جنہوں نے سلطنت عثمانیہ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس زمانے میں فوج خودسر ہوگئی۔ خاص طور پر ینی چریوں نے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔ ایران نے موقع سے فائدہ اٹھا کر بغداد اور کئی دوسرے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ شمالی افریقہ کی تین ریاستیں الجزائر، تیونس اور طرابلس عملی طور پر خودمختار ہو گئیں۔ آسٹریا اور ہنگری نے بھی موقع پا کر ترکوں سے جنگ چھیڑ دی۔ ۱۵۵۶ء میں ایک گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں دشمن نے بڑی سخت شکست کھائی۔ لیکن ۱۶۰۶ء میں آسٹریا اور ہنگری سے جو معاہدہ ہوا تھا اس کی رو سے آسٹریا نے خراج ادا کرنا بند کر دیا۔ اور ہنگری کا بھی صرف آدھا حصہ ترکوں کے قبضے میں رہ گیا۔

۱۶۵۷ء

ولیم ہاروے کی وفات

دورانِ خون کا اصول دریافت کرنے والے مشہور انگریزی طبیب ولیم ہاردے نے وفات پائی۔ ہاروے ۱۵۷۸ء میں پیدا ہوا۔ پیڈوا یونیورسٹی میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔ لندن کے سرکاری ہسپتال میں ملازمت اختیار کی۔ جیمز اول اور چارلس اول کا شاہی طبیب مقرر ہوا۔ ۱۶۲۸ء میں اس نے دریافت کیا کہ دل ایک پچکاری ہے جس کی بدولت خون شریانوں اور رگوں کے راستے سارے جسم میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس نے یہ دریافت خوردبین کی مدد کے بغیر کی۔

۱۶۵۸ء

اورنگ زیب بادشاہ بنا

شاہ جہاں کی بیماری کے باعث اس کے چاروں بیٹوں میں اقتدار کی کشمکش شروع ہوگئی۔ لیکن اصل مقابلہ داراشکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان تھا جس میں اورنگ زیب نے کامیابی حاصل کی اور ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ اپنے باپ شاہ جہاں کو نظر بند کر دیا ہو بھائیوں کو مار ڈالا۔ اورنگ زیب تقریباً ۵۱ برس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کا بادشاہ رہا۔ اس عرصہ حکومت میں اس نے سلطنت مغلیہ کو انتہائی وسعت دی۔ چٹا گانگ سے لے کر کابل تک کا علاقہ اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ اس کے دور میں سکھوں، ہندوؤں اور مرہٹوں نے یکے بعد دیگرے بغاوتیں کیں لیکن سب فرو کر دی گئیں۔ اورنگ زیب بڑا پابند مذہب مسلمان تھا۔ اس کا دل مذہبی تعصب سے پاک تھا۔ اس نے تمام غیر اسلامی رسوم کا خاتمہ کر دیا۔ اورنگ زیب نے ۱۷۰۷ء میں وفات پائی۔ اس کی وفات کے بعد سلطنت مغلیہ کا شیرازہ بکھر گیا۔

۱۶۶۱ء

سعید سرمد کو پھانسی دی گئی

مشہور صوفی شاعر محمد سعید سرمد کو اورنگ زیب عالمگیر کے حکم پر پھانسی دے دی گئی۔ سرمد محمد سعید ۱۶۱۸ء میں کاشان کے یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ بعدازاں اسلام اور عیسائیت کا گہرا مطالعہ کیا اور ایران میں ابوالقاسم فندارسکی اور صدرا شیرازی کی صحبت میں رہ کر اسلام قبول کر لیا۔ ہندوستان واپس آیا، اپنی تمام دولت غریبوں میں تقسیم کر دی۔ پھر دہلی چلا گیا جہاں دارا شکوہ نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور اسے اپنا مرشد بنا لیا۔ دارا شکوہ کے قتل کے بعد مخالف علماء نے اس کے خلاف الحاد اور کفر کے فتوے لگوا کر عدالت سے پھانسی کی سزا دلوا دی۔ چنانچہ ۱۶۶۱ء میں اسے جامعہ مسجد کے بالکل سامنے پھانسی دے دی گئی۔ یہیں پر اس کا مزار بنا دیا گیا۔

۱۶۶۶ء

لندن کی آتشزدگی

لندن میں خوفناک آتش زدگی ہوئی جس سے لندن کا ایک بڑا حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ آتش زدگی چارلس دوم کے ایک شاہی نانبائی کی دکان سے ہوئی۔ چونکہ اس وقت تند اور تیز ہوا چل رہی تھی اس لئے اس کے بجھانے کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ ۱۳۲۰۰ مکانات، چار سو کوچے، ۸۷ گرجے اور دوسری بہت سی اہم سرکاری و نجی عمارات نذر آتش ہو گئیں۔ اس آتش زدگی کو "مصیبت کے لباس میں برکت" کہتے ہیں کیونکہ اس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ قدیم لندن کی پرانی اور خستہ حال عمارات کی جگہ نئی اور کشادہ عمارات بنائی گئیں اور مشہور آرکیٹیکٹ سر کرسٹوفرین نے نئے لندن کا نقشہ تیار کیا جن پر نئی عمارات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی گئیں جن میں کئی ایک آج بھی موجود ہیں۔

۱۶۶۹ء

ریمبراں کی وفات ہوئی

ہالینڈ کے عظیم مصور ریمبران نے وفات پائی۔ ریمبران ۱۶۰۶ء میں ایک پن چکی والے کے گھر پیدا ہوا۔ لائڈن یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ مصوری میں ایسا منہمک ہوا کہ تعلیم ترک کر دی۔ اس نے چھ سو رنگین تصویریں اور دو ہزار ڈرائنگ خاکے چھوڑے۔ یہ تصاویر برطانیہ کے عجائب گھر اور نیشنل گیلری میں محفوظ ہیں۔ اس کی سب سے زیادہ مشہور تخلیق "دی نائٹ واچ" ہے جو اس نے ۱۶۴۲ء میں بنائی۔ یہ شاہکار اب بھی نیشنل گیلری لندن میں محفوظ ہے۔

۱۶۷۲ء

ولندیزیوں سے جنگ

۱۶۷۲ء میں فرانس کے بادشاہ لوئی نے ولندیزیوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ انگلستان، سویڈن اور بعض جرمن ریاستوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ ولندیزیوں نے اپنے لیڈر ولیم سوم کی سرکردگی میں سخت مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں ولندیزیوں کے ساتھ ہسپانیہ، مقدس رومی سلطنت اور برینڈن برگ پروشیا کی مملکت تھی۔ یہ اتحاد بہت مضبوط نہ تھا اسی لئے فرانس کی چالوں کے نتیجے میں ٹوٹ گیا تاہم ولندیزی اپنی ریاست ہالینڈ کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اگرچہ انہیں ایک معاہدہ کرنا پڑا کہ آئندہ وہ غیر جانبدار رہیں گے۔ سپین نے برگنڈی کی ریاست اور ہسپانوی مینڈر لینڈ میں بعض قصبے فرانس کے حوالے کئے۔ پروشیا نے فرانس کے دباؤ کے تحت مجبور ہو کر بحیرہ بالٹک کے علاقے سویڈن کو واپس کر دیے۔ اس جنگ کے خاتمے پر فرانس ایک بڑی طاقت بن کر ابھرا۔

۱۶۷۴ء

مرہٹوں کی حکومت قائم ہوتی ہے

سیواجی مرہٹوں کا ایک بڑا زیرک اور بہادر رہنما تھا۔ سیواجی کی قیادت میں مرہٹوں نے دکن اور اردگرد کے علاقوں اپنی ریاست بنا ڈالی۔ سیواجی کا باپ شاہ جی بونسلا بیجاپور کے دربار میں ملازم تھا۔ سیواجی پونا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا۔ ہوش سنبھالا تو ایک گروہ بنا کر لوٹ مار کا کام شروع کیا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے حکم پر دلیر سنگھ اور جسونت نے اسے گرفتار کیا لیکن ایک دن موقع پا کر قید سے فرار ہو گیا۔ دکن پہنچ کر مرہٹوں کی آزاد حکومت کا اعلان کر دیا۔ دکن میں اپنی خودمختار حکومت قائم کرنے کے علاوہ اس کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے مرہٹوں کو متحد کر کے انہیں بڑی متحد، منظم اور جنگجو قوم بنا دیا۔ سیواجی ۱۶۸۰ء میں فوت ہوا۔

۱۶۷۴ء

جان ملٹن کی وفات

۱۶۷۴ء میں مشہور انگریز شاعر جان ملٹن نے وفات پائی۔ جان ملٹن ۱۶۰۸ء میں انگلستان میں پیدا ہوا۔ کیمرج یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ پہلے لاطینی زبان پھر انگریزی میں شاعری شروع کی۔ یورپ کا سفر کیا، اٹلی کے ادبی حلقوں میں مقبولیت حاصل کی، واپس آیا تو انگلستان میں خانہ جنگی چھڑ چکی تھی۔ چنانچہ اس نے شہری آزادی اور جمہوریت کے حق میں نظمیں لکھیں۔ اس زمانے میں اس کی بینائی کمزور ہونی شروع ہوئی۔ ۱۶۵۲ء میں مکمل طور پر نابینا ہو گیا۔ ۱۶۵۸ء میں اپنی شہرآفاق نظم "جنت گم گشتہ" لکھی۔ ۱۶۷۴ء میں انگلستان میں وفات پائی۔

۱۶۷۵ء

سکھوں کی بغاوت

اورنگ زیب کے دور میں سکھوں کے گرو گوبند سنگھ نے سکھوں کو متحد کرنا شروع کر دیا۔ گوبند سنگھ مغلوں کا جانی دشمن تھا۔ اس نے گدی پر بیٹھتے ہی سکھوں کی فوجی تربیت کی طرف توجہ کی۔ رات دن کی محنت سے ان میں جنگجوئی کا جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ اس نے ذات پات کی تمیز بالکل مٹا دی۔ اس کی کوششوں سے سکھ فرقہ کو ایک بڑے طاقت ور اور مستعد گروہ کی شکل مل گئی اور اس نے کھلم کھلا مغل راج کے خلاف بغاوت کر دی۔ گرو گوبند سنگھ شروع شروع میں پہاڑی علاقوں میں راجاؤں سے لڑا۔ ان لڑائیوں میں اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ بعض چھوٹی موٹی لڑائیوں میں انہوں نے مغل سرداروں پر فتح بھی حاصل کی۔ پہاڑی راجاؤں نے جب سکھوں کے بڑھتے قدم دیکھے تو اورنگ زیب سے مدد کی درخواست کی۔ سکھوں میں اتنی طاقت نہ تھی کہ شاہی فوجوں کا مقابلہ کرتے لہٰذا شکست کھائی۔ بادشاہ نے گرو گوبند سنگھ کو معاف کر دیا۔ سکھ اس وقت تو دب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے لیکن گوبند سنگھ نے ان کے دلوں میں نیا ولولہ پیدا کیا۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد جب مرکزی حکومت کمزور ہوگئی تو سکھوں نے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور پنجاب میں شورش برپا کردی۔

۱۶۷۶ء

ترکی اور یوکرین کی جنگ

تاتاری اور قازقوں کے مسلسل حملوں سے تنگ آکر ۱۶۷۲ء میں ترکوں نے ان سے باقاعدہ جنگ چھیڑ دی۔ مؤرخین کے نزدیک اس جنگ کی اصل وجہ ترکوں کی یوکرین پر قبضے کی خواہش تھی۔ ترکوں نے ۱۶۷۶ء تک پوڈولیا اور یوکرین کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح براہ راست روس سے ان کی سرحد مل گئی۔

۱۶۷۷ء

سپائی نوزا کی وفات

۱۶۷۷ء میں مشہور ولندیزی فلسفی سپائی نوزا کی وفات ہوئی۔ سپائی نوزا ۱۶۳۲ء میں اسٹرڈم میں پیدا ہوا۔ یہودی النسل تھا۔ بچپن میں لاطینی زبان پر عبور حاصل کیا۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو کی تالیفات کا گہرا مطالعہ کیا۔ جوان ہونے پر اپنے مذہب یہودیت پر فلسفیانہ تشکیک کا اظہار کیا جس پر ۱۶۵۶ء میں کنیسہ کے اکابر نے طلب کیا اور الزام بدعت کی حقیقت پوچھی اور پیشکش کی کہ اسے ۵۰۰ کی خطیر رقم دی جائے گی اگر وہ اپنے مذہب پر قائم رہے کیونکہ اس کے بھٹکنے سے دوسرے بہت سے نوجوان یہودیوں کا اپنے مذہب سے تائب ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو چلا تھا۔ اس نے یہ پیشکش مسترد کردی۔ چنانچہ اسے یہودیت کے دائرہ کار سے باہر نکال دیا گیا۔ سپائی نوزا ایک وحدت الوجودی فلسفی تھا۔ کائنات کی ابدیت کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ کائنات خدا کا جسم ہے۔ حقیقت مادے، علت اور ماہیت کے اعتبار سے ایک ہے اور خدا اسی حقیقت کا دوسرا نام ہے۔ مادہ اور انسانی ذہن ایک ہی چیز ہیں۔ اس کے فلسفے کا لب لباب یہ ہے کہ خدا اور عوامل فطرت ایک ہی چیز کے دو روپ ہیں۔

۱۶۷۹ء

تھامس ہابز نے وفات پائی

۱۶۷۹ء میں مشہور انگریز ملوکیت پسند فلسفی اور مفکر تھامس ہابز نے وفات پائی۔ ۱۵۸۸ء میں انگلینڈ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوا۔اس کی جوانی میں انگلینڈ میں خانہ جنگی چھڑ گئی جس کے چھڑتے ہی وہ بھاگ کر فرانس چلا گیا اور گیارہ برس تک یورپی ممالک کے حکومتی نظاموں کا مطالعہ کیا۔۱۶۵۱ء میں انگلینڈ واپس آیا، شہزادہ چارلس کا اتالیق رہا۔ ریاضی، طبیعیات اور عقلیت پرستی کی تحریک سے گہرا شغف تھا۔اس کے چند سیاسی نظریات سے ارکان پارلیمنٹ اس سے ناراض ہو گئے۔ ہابز نظم وضبط اور اعلیٰ کارکردگی کا قائل تھا۔ چنانچہ اس نے سماجی تعلقات کی روشنی میں ایک ہمہ گیر اقتدار کا نظریہ پیش کیا ہے جو مضبوط اور مستحکم ہو اور داخلی اور خارجی طور پر مکمل آزاد ہو۔اس کا خیال ہے کہ انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے ایک خود غرض جانور ہے جو ہمیشہ اپنے اردگرد کے معاشرے سے نبرد آزما رہتا ہے۔اس لئے طوائف الملو کی اور سیاسی و معاشرتی انتشار سے بچنے کے لئے آمریت ضروری ہوتی ہے۔

۱۶۸۷ء

پرنسپیا میتھ میٹیکا شائع ہوئی

دنیا کے عظیم سائنسدان سر آئزک نیوٹن کی مشہور کتاب پرنسپیا میتھ میٹیکا شائع ہوئی۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل تھی۔ پہلی جلد میکانیات کی عام تشریح پر مشتمل تھی، دوسری جلد میں مختلف اقسام کی حرکتوں کا بیان تھا اور تیسری جلد اجرام فلکی کی حرکات کے بارے میں تھی۔ یہ کتاب لاطینی زبان میں لکھی گئی تھی اور اس سے اس کی شہرت میں بے حد اضافہ ہوا تھا۔ سر آئزک نیوٹن ۱۶۴۲ء میں انگلستان میں پیدا ہوا اور اس نے ۲۰ مارچ ۱۷۲۷ء کو وفات پائی۔

۱۶۸۹ء

معاہدۂ چینسک

۱۶۸۴ء میں چینی سلطنت نے مانچوریا اور مشرقی سائبیریا کے علاقوں پر اپنا قبضہ قائم کرنے کے لئے حملہ کیا۔ شمالی سرحد کو پار کر کے دریائے آمور کے شمال میں اپنا قبضہ کر لیا۔ یہاں پر روسی بستیوں کا مرکز تھا۔ وہاں پڑاؤ کرنے والے چھوٹے سے دستے نے بار بار ہونے والے حملے پسپا کر دیئے۔ ۱۶۸۶ء میں منچوریائی فوجوں نے شہر کے گرد ایک دیوار کھڑی کی مگر پھر بھی اس پر اپنا قبضہ قائم نہ کر سکیں۔ ابھی یہ جنگ جاری تھی کہ ایک روسی سفارتی وفد آیا اور چینی فوج سے گفت وشنید شروع کی۔ ابتداء میں تو چینی فوج اپنے عزائم پر اڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی لیکن جب نقصانات بڑھنے لگے اور کوئی کامیابی بھی حاصل نہ ہوئی تو چینی حکومت کو حقیقت پسندانہ رویہ کا مظاہرہ کرنا پڑا اور روسیوں سے مذاکرات شروع کیے۔ ۱۶۸۹ء میں روس اور چین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جسے چینسک کا معاہدہ کہا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے منچوریا اور سائبیریا کے علاقے پر فوج کشی سے ممانعت بھی شامل تھی جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اور سفارتی تعلقات بھی قائم ہو گئے۔ روس اور چین کے درمیان اس معاہدے کی بدولت باہمی تعلقات کو معمول پر لانا ممکن ہو گیا۔

۱۶۹۰ء

پیانو ایجاد ہوا

مشہور مغربی موسیقی کا ساز پیانو ۱۶۹۰ء میں اٹلی کے ایک شہر میں کرسٹوفوری نامی ایک شخص نے ایجاد کیا تھا۔ لفظ پیانو اصل میں پیانو فورٹ کا اختصار ہے۔

۱۶۹۶ء

پیٹر اعظم تخت نشین ہوا

۱۶۹۶ء میں روس میں پیٹر اعظم تخت نشین ہوا۔ پیٹر اعظم ۱۶۷۲ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے دور میں روس کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی۔ سینٹ پیٹرز برگ (موجودہ لینن گراڈ) کے مشہور شہر کی بنیاد اسی کے دور حکومت میں رکھی گئی۔ کئی جنگیں لڑیں جن میں بیشتر میں فتح حاصل کی۔ اس کے عہد میں روس میں بڑی ترقی ہوئی اور روس ایک بڑا اور مضبوط ملک بن گیا۔

۱۶۹۶ء

ترکی اور روس کی جنگ

روس ابتدا میں بہت کمزور تھا اور کئی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا لیکن پیٹر اعظم نے ان ریاستوں کو ملا کر ایک وسیع سلطنت قائم کر لی۔ پیٹر چاہتا تھا کہ کسی طرح بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم پر اس کا اقتدار قائم ہو جائے اور روسی جہاز بحیرۂ اسود سے ہو کر بحیرۂ روم میں پہنچنے لگیں۔ چنانچہ اس نے ۱۶۹۶ء میں ایزوف کی بندرگاہ پر حملہ کر دیا اور قبضہ کر لیا۔ جس کے نتیجے میں ترکی اور روس میں جنگ چھڑ گئی۔ پیٹر نے ایک بڑی فوج لے کر عثمانی سلطنت پر حملہ کر دیا۔ دریائے پرتھ کے کنارے عثمانی فوجوں کے گھیرے میں آ گیا اور شکست کھائی۔ بالآخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۱۱ء میں اس نے ایزوف کی بندرگاہ سے ہاتھ اٹھالیا اور ترکوں سے صلح کرلی۔

۱۷۰۱ء

قانونِ وراثت

انگلستان میں پارلیمنٹ میں ایک قانون منظور کیا گیا جسے قانونِ وراثت کہا جاتا ہے۔ اس کے مطابق فیصلہ دیا گیا کہ ملکہ این کی اگر کوئی اولاد نہ ہوئی تو یہ وراثت پروٹسٹنٹ سوفیا کو ملے گی یا اس کے بیٹے کو ملے گی۔ سوفیا سابقہ بادشاہ جیمز اول کی صاحبزادی تھی۔ ۱۷۱۴ء میں ملکہ این کی وفات ہوئی اور تخت سوفیا کے بیٹے جارج کو مل گیا۔ جارج خاندانِ ہینورا کا پہلا بادشاہ تھا۔

۱۷۰۱ء

ہسپانیہ کے تخت وتاج کی جنگ

چارلس دوم شاہِ ہسپانیہ کی وفات کے بعد یہ سوال پیدا ہوگیا کہ ہسپانیہ کا وارث کون ہوگا؟ کیونکہ اس کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ قانونی طور پر تو فرانس کو ہسپانیہ کا تخت وتاج ملنا چاہیے تھا۔ فرانس نے ہسپانیہ کو اپنی سلطنت میں ضم کرلیا جس سے تمام یورپی ممالک میں ایک سراسیمگی پھیل گئی۔ یورپ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ جن میں کبھی ایک فریق کامیابی حاصل کرلیتا تو کبھی دوسرا فریق۔ بالآخر ۱۷۱۳ء کو یوتریکت کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جس سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اس معاہدہ کے مطابق ہسپانیہ پر شاہ فرانس کے پوتے کی حکومت ہوگی لیکن ہسپانیہ کبھی فرانس کے ساتھ نہیں مل سکتا۔

۱۷۰۴ء

جان لاک نے وفات پائی

۱۷۰۴ء میں مشہور انگریز فلسفی جان لاک نے وفات پائی۔ جان لاک ۱۶۳۲ء میں لندن میں پیدا ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور وہیں پر استاد کی حیثیت سے ملازم ہوگیا۔ یونانی ادبیات، فنِ خطابت اور اخلاقیات پر خطبات دیے۔ ۱۶۷۵ء میں فرانس چلا گیا اور چار سال تک وہیں رہا۔ جب وطن واپس آیا تو اس پر ملک دشمن نظریات کا حامی ہونے کا الزام لگایا گیا۔ اس کی سب سے مشہور کتاب (Human Understanding) ہے جس میں پہلی دفعہ جدید فلسفہ کا تہذیبی جائزہ لیا گیا۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ۱۶۸۹ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی جس میں لاک نے دعویٰ کیا ہے کہ انسانی علم فقط تجربات اور عقلی مشاہدے کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ انسانی ذہن کو سمجھنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے جسے انسانی احساسات کہتے ہیں۔ سیاسی مسائل کے حل کے لئے اس نے عمرانیات کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ اقتدار اعلیٰ کا دارومدار اسی پر ہے۔ اس نے اپنی کتاب (treaties of Government) میں حکومت اور عوام کے درمیان رشتے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں اس نے ان انسانوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے جو آمریت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔

۱۷۰۷ء

برطانیہ عظمیٰ کا قیام

یکم مئی ۱۷۰۷ء کو انگلستان، سکاٹ لینڈ اور ویلز نے ایک معاہدے پر دستخط کئے جس کے مطابق ان تینوں ممالک کے درمیان اتحاد قائم ہوا اور متحدہ ملک کا نام برطانیہ عظمیٰ طے پایا۔ تینوں ملکوں کے لئے یونین جیک جھنڈا تجویز کیا گیا۔ اس جھنڈے میں سینٹ جارج اور اینڈریو کی صلیبیں شامل کی گئیں۔ یہ اتحاد ملکہ این کے دور حکومت میں ہوا۔

۱۷۰۷ء

اورنگ زیب کی وفات

اورنگ زیب نے وفات پائی۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد ہندوستان خانہ جنگی کا شکار ہو گیا۔ جانشینوں کے درمیان پوری سلطنت کا اقتدار حاصل کرنے کے چکر میں جنگ چھڑ گئی۔ سلطنت مغلیہ بڑی تیزی سے زوال کی طرف بڑھتی گئی۔ اقتدار حاصل کرنے کے لئے اپنے سگے رشتہ داروں کو قتل کروا دینا ایک روزمرہ کا معمول بن گیا۔ آپس کی ریشہ دوانیوں کے باعث بیرونی مداخلت کاروں کے لئے ہندوستان میں داخل ہو کر قدم جمانا آسان ہو گیا۔

۱۷۱۴ء

جارج اول بادشاہ بنا

ملکہ این کی وفات کے بعد شہزادی صوفیا کا بیٹا جارج اول برطانیہ کا بادشاہ بن گیا۔ یہ خاندان عموماً خاندان ہینورا کہلاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۱۴ء

فارن ہائیٹ کی ایجاد

جرمن نژادولندیزی سائنسدان ڈینئل فارن ہائیٹ نے ایک ایسا تھرمامیٹر بنایا جس کی ٹیوب میں الکحل کی جگہ پارہ استعمال ہوتا تھا۔اس وجہ سے حرارت پیمائی کوزیادہ صحیح اور معتبر بنادیا گیا۔اس تھرمامیٹر میں پانی کا نقطہ انجماد ۳۲ درجے پراور نقطہ جوش ۲۱۲ درجے سے ظاہر کیا گیا تھا جبکہ انسانی جسم کا درجہ حرارت ۹۸.۴ تھا۔ڈینئل فارن ہائیٹ ۱۶۸۶ء میں جرمنی میں پیدا ہوا تھا۔اپنی زندگی کا بیشتر حصہ انگلستان اور ہالینڈ میں گزارا۔موسمی آلات بنا کرروزی کماتا تھا۔۱۷۳۶ء میں وفات پائی۔

۱۷۱۵ء

لوئی پانزدہم

فرانس میں لوئی چہاردہم کی وفات کے بعداس کا پوتا لوئی پانزدہم بادشاہ بنا۔لوئی پانزدہم کم سن تھا لہٰذا اس کے چچا ڈیوک آف اورلیانز کونائب السلطنت بنادیا گیا۔اس کے دور میں انگلستان اور ہالینڈ سے صلح کے معاہدے کیئے گیے۔

۱۷۱۵ء

منچوریااور چین میں جنگ

منچوریااپنی توسیع پسندانہ پالیسی پرعمل پیرا تھا۔۱۷۱۵ء میں منچوریائی فوجوں نے اوئرات جنگارخان شاہی پر جہاں آجکل صوبہ زی چیانگ واقع ہے،حملہ کردیا۔اس پرچین اور منچوریا میں جنگ چھڑ گئی۔یہ جنگ ۱۷۵۰ء تک جاری رہی۔اس لڑائی کے دوران میں چین کی فوجوں نے جنگاروں کوتبت سے نکال دیااوراس صوبے کو بھی اپنے قبضے میں کرلیا۔اس کے بعد دارالحکومت لاسہ میں چینی فوج نے اپنے اڈے قائم کر لئے۔ان جنگوں سے ملک گیرمہم جوئی کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا۔

۱۷۱۹ء

رابن سن کروسو

۱۷۱۹ء میں مشہور زمانہ کلاسک بک "رابن سن کروسو کی مہمات" (Adventures of

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Robinson Crusoe) شائع ہوئی جس نے شائع ہوتے ہی مقبولیت کے ریکارڈ قائم کر دیے۔ یہ ناسل ڈینیل ڈیفو نے لکھا تھا۔ یہ ناول ویسے تو ایک مہم جوئی کی داستان ہے جو بحری سفر کرتے ہوئے راستہ بھٹک کر ایک سنسان جزیرے پر آ گیا تھا اور کافی عرصے کے بعد اسے یہاں سے نجات ملی۔ لیکن اصل میں یہ ناول سوشلزم کو موضوع بنا کر لکھا گیا ہے۔ اور اس میں یوٹوپیا (خیالی جنت) کا تصور پنہاں ہے۔ ڈینیل ڈیفو ۱۶۶۰ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوا اور ۱۷۳۹ء میں فوت ہو گیا۔

۱۷۲۱ء

برطانیہ کا پہلا وزیر اعظم

۱۳ اپریل ۱۷۲۱ء کو برطانیہ میں رابرٹ وال پول نے برطانیہ کے پہلے غیر رسمی وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ غیر رسمی اس لیے کیونکہ اس وقت برطانیہ میں وزیر اعظم کا عہدہ موجود نہ تھا۔ رابرٹ وال پول کے پاس فرسٹ لارڈ آف دی ٹریژری اینڈ چانسلر آف دی ایکس چیکر کے عہدے تھے اور اسے بادشاہ جارج اول کے کہنے پر کابینہ کی سربراہی کا عہدہ قبول کرنا پڑا۔ رابرٹ وال پول ۱۲ فروری ۱۷۴۲ء تک اس غیر رسمی وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہا۔ ۱۷۲۶ء میں اسے سر کے خطاب سے نوازا گیا۔ ۱۷۴۵ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کی رہائش گاہ ۱۰۔ ڈاؤننگ سٹریٹ آج بھی برطانوی وزیر اعظم کی رہائش گاہ ہے۔ رابرٹ وال پول کے بعد ارل آف ولنگٹن وزیر اعظم برطانیہ بنا۔

۱۷۲۲ء

میر محمود شاہ ایران کا بادشاہ بنا

ایران میں شاہ عباس کے انتقال کے بعد سیاسی عدم استحکام پیدا ہو چکا تھا جو کافی عرصے تک رہا۔ اس دوران ایران میں چار مختلف بادشاہ آئے لیکن ان میں سے کوئی بھی اتنا اچھا ثابت نہ ہو سکا جو ایران کو زوال پذیر ہونے سے بچا سکے۔ اس صورتحال میں ۱۷۲۲ء میں میر محمود نے ایک افغان فوج کے ساتھ ایران پر حملہ کیا۔ ایرانی فوج اور اہل دربار بالکل بے ہمت ہو چکے تھے اور مزاحمت کا کوئی بندوبست نہ کر سکے۔ محمود نے انہیں شکست دے کر اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ شاہ سلطان حسین تخت سے دست بردار ہو گیا اور محمود شاہ ایران کا بادشاہ بن گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۲۶ء

گلیورز ٹریولز

۱۷۲۶ء میں مشہور طنز نگار جوناتھن سوئفٹ کا شہرہ آفاق ناول گلیورز ٹریولز پہلی مرتبہ شائع ہوا اور شائع ہوتے ہی عالمی کلاسکس میں شامل ہو گیا۔ یہ ناول ایک سفرنامے یا ایک کہانی کی شکل میں لکھا گیا ہے مگر اس کے بین السطور ایک طنز پوشیدہ ہے جو اسے دنیائے ادب کا ایک عجیب اور منفرد شاہکار بنا دیتے ہیں۔ اصل میں یہ ناول سوشلزم کو موضوع بنا کر لکھا گیا تھا اور اس میں افلاطون اور دیگر فلاسفروں کے پیش کردہ یوٹوپیا (خیالی جنت) کا تصور دیا گیا ہے۔ جوناتھن سوئفٹ ۱۶۶۷ء میں پیدا ہوا اور ۱۷۴۵ء میں وفات پائی۔

۱۷۲۷ء

نیوٹن کی وفات

۱۷۲۷ء میں جدید علم فلکیات اور سائنس کے بانی نیوٹن کی وفات ہوئی۔ نیوٹن ۱۶۴۲ء میں کرسمس کے روز انگلستان میں وولز تھورپ کے مقام پر پیدا ہوا۔ بچپن میں ذہین تھا لیکن مدرسہ سے اس کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اسی لئے کمزور تصور کیا جاتا۔ اس کی ماں نے اسے مدرسہ سے اس امید پر نکلوا لیا کہ شاید وہ ایک کامیاب کسان بن جائے۔ ۱۸ برس کی عمر میں وہ کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے سائنس اور ریاضیات کی تعلیم حاصل کی۔ ۲۷ برس کی عمر تک اس نے ایسے نظریات پیش کئے جس نے گزشتہ سائنس کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ اس کی مشہور کتاب (Principia) ۱۶۸۷ء میں شائع ہوئی۔ ۱۶۸۸ء میں کیمبرج کے انتخابی حلقے سے الیکشن لڑا اور کامیاب ہوا۔ ۱۶۹۹ء میں رائل سوسائٹی کا صدر منتخب ہوا۔ ۱۷۰۵ء میں سر کا خطاب ملا۔ نیوٹن کی اصل وجہ شہرت اس کا قانون تجاذب کا نظریہ ہے جو اس نے درخت پر سے سیب اس کے سر پر گرنے کے واقعے سے معلوم کیا۔ نیوٹن سے پہلے اجرام فلکی اور اجسام ارضی کی حرکت معلوم ہو چکی تھی۔ لیکن سیب کے زمین پر گرنے اور سورج کے گرد گردش کرنے کو نہ سمجھا گیا تھا۔ یہ مسئلہ نیوٹن نے حل کیا۔ اسی کے باعث وہ دنیا کے انتہائی عظیم افراد کی صف میں درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ۱۷۲۷ء میں اس کا انتقال ہوا۔ اسے ویسٹ منسٹر کے گرجا گھر میں دفن کیا گیا۔ وہ پہلا سائنسدان تھا جسے یہ اعزاز حاصل ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۳۶ء

ترکی روس آسٹریا جنگ

۱۷۳۶ء میں ترکی کی روس اور آسٹریا سے جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ کی وجہ یہ تھی کہ ترکی نے پولینڈ کے خلاف روس کی کاروائیوں پر احتجاج کیا تھا۔ اس جنگ میں پہلے تو روسیوں نے ترکوں کو شکست دی لیکن پھر ترکوں نے روسیوں اور آسٹریوں دونوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ بالآخر ۱۷۳۹ء کو معاہدہ بلغراد کے مطابق آسٹریا نے شمالی سرویا اور بلغراد چھوڑ دیئے۔ دوسری طرف روسیوں نے بھی ترکوں سے صلح کر لی جس سے جنگ ختم ہو گئی۔

۱۷۳۹ء

نادر شاہ نے دہلی پر قبضہ کیا

نادر شاہ ایک گڈریا تھا لیکن اپنی قابلیت کی بدولت ایران کا بادشاہ بن گیا۔ بادشاہ بنتے ہی اس نے پہلا کام یہ کیا کہ ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ محمد شاہ کی فوجوں کو شکست دیتا ہوا دہلی تک آ پہنچا۔ پہلے تو اس نے عوام کو کچھ نہ کہا لیکن جب دہلی میں کچھ لوگوں نے اس کی فوج کے چند سپاہی مار ڈالے تو اس نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ کروڑوں روپے لوٹ لئے، ہیرے جواہرات اور جو کچھ بھی ہاتھ لگا لے گیا۔ ۱۷۴۷ء میں افشار قبیلے کے افراد نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے مرتے ہی ایرانی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔

۱۷۴۱ء

روہیلوں کی ریاست

مغلوں کے زوال کے زمانے میں جن صوبہ داروں نے اپنے اپنے صوبوں میں خود مختار حکومتیں قائم کر لیں۔ ان میں علی محمد خاں بھی تھا۔ یہ شخص روہیلہ افغانوں کا سردار تھا۔ اسے محمد شاہ نے ۱۷۳۱ء میں نواب کا خطاب دیا تھا۔ روہیلوں کی حکومت کا بانی داد خان تھا۔ یہ شخص مروہ کے کوہستانی علاقے کا تھا۔ علاقہ کے بہت سے اور بھی پٹھان اس کے ساتھ مل گئے اور ایک بڑی جاگیر بنالی۔ جو پٹھان اس کے ساتھ تھے وہ سب اس کی موت کے بعد علی محمد خاں کے پاس جمع ہو گئے۔ علی محمد خاں نے افغانوں کی ایک بڑی طاقتور فوج جمع کر لی۔ چنانچہ ۱۷۴۱ء میں اس نے مراد آباد سنبھالا اور پورے شاہ جہاں پر قبضہ کر لیا اور اپنی ریاست بنالی۔ لیکن جب محمد شاہ نے اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو اپنے لئے خطرہ سمجھا تو اس نے روہیلوں پر حملہ کر دیا۔ علی محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاں نے شکست کھائی اور بادشاہ اسے قید کر کے اپنے ساتھ دہلی لے گیا لیکن کچھ عرصے بعد اسے معاف کر دیا اور اسے اس کی جاگیر واپس کر دی۔ علی محمد خاں نے ۱۷۴۸ء میں وفات پائی۔ اس نے چھے بیٹے چھوڑے تھے۔ ایک روہیلہ سردار حافظ رحمت خان ان کا سرپرست مقرر ہوا۔ اس طرح یہ ریاست کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔

۱۷۴۳ء

اردو رسم الخط کی پہلی کتاب

اردو رسم الخط کی پہلی کتاب شائع ہوئی۔ یہ کتاب ایک پرتگیز پادری جون جوشوکیٹلر نے ۱۷۴۳ء میں شائع کی۔ اس کتاب کا نام تھا "ہندوستانی اور فارسی زبان سیکھنے کے لئے ہدایات اور سبق، ہندوستان کے ناپ تول کے پیمانوں سے متعلق الفاظ اور ان کے ولندیزی متبادل اور مسلمانوں کے مختلف ناموں کے معنی"۔ یہ کتاب جون جوشوکیٹلر نے ۱۶۹۸ء میں مکمل کی تھی لیکن اس کی اشاعت ۱۷۴۳ء میں ہوئی۔ یہ دنیا کی پہلی کتاب تھی جس میں اردو رسم الخط بھی موجود ہے۔

۱۷۵۰ء

باخ نے وفات پائی

۱۷۵۰ء میں نشاۃِ ثانیہ کے مشہور موسیقار باخ نے وفات پائی۔ جوہین باخ ۱۶۸۵ء میں پیدا ہوا۔ اس نے سترھویں صدی عیسوی میں موسیقی کے فن کو کمال پر پہنچا دیا۔ فوگ کے مشکل فن پر عبور حاصل کیا۔ اس نے ریاضیات موسیقی کے پر پیچ مسئلے کو بحری فوگ کی ایجاد سے حل کر دیا۔ باخ کی موسیقی ڈرامائی حیثیت رکھتی تھی اور اس کا اثر بہت گہرا تھا۔ یہ دورِ تنویر کے خلاف مذہب مزاج سے ایک جداگانہ دنیا تھی۔ باخ نے ۱۷۵۰ء میں برلن میں انتقال کیا۔

۱۷۵۲ء

بنجمن فرینکلن

امریکی مدبر، سائنسدان اور مصنف نے ۱۷۵۲ء میں آسمانی بجلی اور برقی موصل کے درمیان تعلق کو واضح کیا۔ اس نے ثابت کیا کہ برق بجلی ہی کا حصہ ہے۔ اس نے بجلی کے مثبت اور منفی برقیروں کے فرق کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کی۔اس نے فلاڈیلفیا میں ایک طوفانی بارش کے دوران ایک پتنگ کو گیلی ڈوری کی مدد سے اڑایا۔ڈور کے نچلے سرے پر لوہے کی ایک چابی بندھی ہوئی تھی۔جیسے ہی پتنگ بادلوں میں پہنچی آسمان کی بجلی ڈور سے ہوتی ہوئی آ پہنچی اور اسپارک ہوا۔اس نے عمارتوں کو برقی موصل کی مدد سے آسمانی بجلی سے محفوظ رکھنے کے طریقے بھی دریافت کیے۔بنجمن فرینکلن ۱۷۰۶ء میں بوسٹن میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔۱۷۹۰ء میں وفات پائی۔انقلاب امریکہ کے رہنماؤں میں شمار ہوتا ہے۔

۱۷۵۴ء

پہلا سیاسی کارٹون

دنیا کے کسی بھی اخبار میں پہلا سیاسی کارٹون ۹ مئی ۱۷۵۴ء کو شائع ہوا۔اس اخبار کا نام پنسلوانیا گزٹ تھا جس کا مدیر مشہور سائنسدان اور مفکر بنجمن فرینکلن تھا۔یہ کارٹون بھی اس نے بنایا تھا۔اس کارٹون کا عنوان Join or Die تھا اور اس سے امریکہ کی مختلف ریاستوں کو متحد ہو کر آزادی کی جدوجہد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔

۱۷۵۵ء

جنگ ہفت سالہ کا آغاز

۱۷۵۵ء میں یورپ میں ایک جنگ چھڑی گئی جس کا نام ہفت سالہ جنگ ہے۔ابتدا میں یہ جنگ فرانس اور انگلستان کے درمیان رہی لیکن بعد میں اس نے اپنی لپیٹ میں تقریباً تمام یورپ کو لے لیا۔اس کے علاوہ ہندوستان اور شمالی امریکہ بھی اس کی لپیٹ میں آگئے۔اس کا آغاز شمالی امریکہ میں سرحدی جھگڑوں سے ہوا تھا۔اس جنگ کے فریقین میں ایک جانب فرانس، آسٹریا، روس، سیکسنی، سویڈن اور ہسپانیہ تھے جبکہ دوسری طرف پرشیا اور انگلستان تھے۔اس جنگ کا بنیادی سبب فرانس اور انگلستان کی نوآبادیاتی کشمکش تھی۔۱۹۶۳ء میں معاہدہ پیرس کے مطابق لڑائی ختم ہوگئی۔اس جنگ میں ایک طرف پرشیا نے ایک ممتاز قوت کا درجہ حاصل کرلیا جبکہ دوسری طرف فرانس کی شکست سے برطانیہ کی قوت اور پھیلاؤ بہت اونچے درجے پر پہنچ گئے۔

۱۷۵۵ء

پہلی انگریزی ڈکشنری

دنیا میں انگریزی زبان کی پہلی ڈکشنری شائع ہوئی۔اس ڈکشنری کا نام Dictionary of the

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

English Language ہے۔ یہ ڈکشنری مشہور ماہر لسانیات سیموئل جونسن نے ترتیب دی تھی، تاہم اسے اس کی اشاعت کے لئے آٹھ سال کا طویل عرصہ انتظار کرنا پڑا۔ سیموئل جانسن ۱۷۰۹ء میں برطانیہ میں پیدا ہوا، ۱۷۸۴ء میں وفات پائی۔ اسے اس ڈکشنری کے عوض ۱۵۷۵ پاؤنڈ معاوضہ ملا۔

۱۷۵۷ء

جنگاریہ پر چینی قبضہ

۱۷۵۷ء میں چین کی فوجوں نے جنگاریہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کی مقامی آبادی کو جنگلوں میں پناہ لینی پڑی۔ چینیوں نے آبادی کا تناسب برقرار رکھنے کے لئے سلطنت چین کے وسطی علاقوں سے چینیوں اور منچوریاؤں کو زی چیانگ میں لا کر پھر سے بسایا تا کہ ایک ایسے خطے پر چین کے اقتدار کو تقویت حاصل ہو جائے جہاں پر ایسے غیر ملکی آباد تھے جو مرکزی حکومت کے مخالف تھے۔

۱۷۵۷ء

جنگ پلاسی

۲۳ جولائی ۱۷۵۷ء کو سراج الدولہ نواب بنگال اور انگریز جرنیل لارڈ کلائیو کے درمیان پلاسی کے مقام پر ایک جنگ ہوئی۔ یہ جنگ برصغیر پر انگریزی قبضہ کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ لارڈ کلائیو تمام بنگال پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سراج الدولہ کی فوج کے تمام اہم عہدہ داروں کو خرید لیا جن میں میر جعفر سرفہرست ہے۔ میدان جنگ میں لارڈ کلائیو کی فوج کی تعداد تین ہزار سے زائد تھی۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ انگریزوں کو بری طرح شکست ہو گی لیکن میر جعفر اور دوسرے فوجی افسروں کی غداری کے باعث انگریزوں نے فتح حاصل کر لی۔ سراج الدولہ کو میر جعفر کے بیٹے میرن نے قتل کر دیا۔ اس جنگ کے بعد پہلے تو انگریزوں نے میر جعفر کو بنگال کا نواب بنایا لیکن بعد میں اس سے بھی چھٹکارا حاصل کر لیا اور پورے بنگال کے حکمران بن گئے۔

۱۷۵۹ء

برٹش میوزیم کا قیام

۱۷۵۹ء کو دنیا کا ایک بڑا اور برطانیہ کا قومی عجائب گھر برٹش میوزم عوام کے لئے کھولا گیا۔ برٹش میوزیم بنیادی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر انسانی تاریخ کا عجائب گھر ہے۔اس عجائب گھر میں انسانی تاریخ وتہذیب کے ہزاروں نمونے اس طرح محفوظ کیئے گئے ہیں کہ پوری تاریخ انسانیت سالم نظروں کے سامنے آ جاتی ہے۔اس عجائب گھر میں مجموعی طور پر گیارہ شعبے ہیں جن میں کتابیں، مخطوطات، مصوری اور سنگتراشی اور نوادرات کے ہزاروں نمونہ جات موجود ہیں۔

۱۷۵۹ء

ہینڈل نے وفات پائی

۱۷۵۹ء میں مشہور ڈرامہ نگار ہینڈل نے وفات پائی۔ ہینڈل کا پورا نام جارج فریڈرک ہینڈل تھا۔۱۶۸۵ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔اٹلی میں تعلیم حاصل کی پھر جوانی کا زیادہ تر وقت انگلستان میں صرف کیا جہاں وہ ایک ڈرامہ کمپنی کے لیئے کام کرتا رہا۔اس نے چالیس تمثیلیں لکھیں جن میں ورکسیز بھی شامل تھی۔اس نے بائبل کے قصوں کو تماثیلی انداز میں لکھا۔یہ تمثیلیں بڑے بڑے تھیٹروں میں گانے بجانے کے ساتھ پیش کی گئیں۔

۱۷۶۱ء

پانی پت کی تیسری جنگ

پانی پت کی تیسری لڑائی احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان ہوئی۔۱۷۴۷ء میں مغل بادشاہ محمد شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا۔احمد شاہ کے دور حکومت میں ایرانی اور تورانی پارٹیوں کی درمیان سخت لڑائی تھی۔ایرانی پارٹی کا سربراہ صفدر جنگ تھا جو سعادت علی خاں حاکم اودھ کا داماد تھا۔تورانی پارٹی کی قیادت نواب نظام الملک آصف جاہ حاکم دکن کا پوتا غازی الدین کررہا تھا۔اس نے مرہٹوں کی مدد سے بادشاہ کو تخت سے الگ کروا کر اندھا کر دیا اور جیل میں ڈال دیا۔۱۷۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر حملہ کر دیا اور مرہٹوں کو پانی پت کی تیسری لڑائی میں زبردست شکست دی۔احمد شاہ ابدالی کے اس حملہ کے بعد مغل سلطنت کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو گیا۔

۱۷۶۵ء

بھاپ کے انجن میں ارتقاء

مشہور اسکاچ ماہر طبعیات جیمز واٹ نے بھاپ کے انجن میں جدت آمیز تبدیلی پیدا کر کے دنیا میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انقلاب برپا کر دیا۔ یہ انقلاب صنعتی انقلاب کی ابتدا سمجھا جاتا ہے۔ جیمز واٹ گرینیاک میں پیدا ہوا۔ گلاسکو یونیورسٹی میں ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔ اسی کے تجربات اور محنت کی بدولت موجودہ سٹیم انجن معرض وجود میں آیا۔ جیمز واٹ نے ۱۸۱۹ء میں وفات پائی۔

۱۷۶۵ء

میسور کی پہلی جنگ

جب انگریزوں نے برصغیر پر مسلط ہونے کے منصوبے بنانے شروع کیے تو انہیں اُن آزاد حکمرانوں کی طرف سے جواب تک خودمختار تھے، خاصی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان خودمختار ریاستوں میں ایک ریاست میسور بھی تھی جو اس زمانے میں بڑی نمایاں اور ممتاز حیثیت کی حامل تھی۔ سلطان حیدر علی کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ ہو کر انگریزوں نے نظام حیدر آباد اور مرہٹوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ۱۷۶۷ء میں سلطنت میسور پر حملہ کر دیا۔ حیدر علی نے منہ توڑ جواب دیا۔ اسی دوران نظام نے انگریزوں کا ساتھ چھوڑ دیا۔ چنانچہ انگریزوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ انگریزوں کی فوج نے جنگ جاری رکھی۔ انگریز کمانڈر سمتھ نے کئی محاذوں پر جنگ جیتنے کی بھرپور کوشش کی۔ جنگ کے دوران نظام نے دوبارہ انگریزوں سے اتحاد کر لیا۔ سمتھ نے درہ چنگامہ اور ترنولی کے مقام پر حیدر علی کو شکست دی لیکن بعد میں حیدر علی نے کالی کٹ اور مالابار پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ۱۷۶۹ء میں کرناٹک پر حملہ کر دیا اور مدراس کے قریب جا پہنچا۔ انگریزوں نے مجبور ہو کر حیدر علی ہی کی شرائط پر اس سے صلح کر لی۔

۱۷۶۶ء

ہائیڈروجن گیس کی دریافت

مشہور انگریز کیمیادان ہنری کیونڈش نے ہائیڈروجن گیس دریافت کی۔ ہنری کیونڈش نے اس کو آتش گیر ہوا کا نام دیا۔ اس سے پہلے آگ، پانی، ہوا اور مٹی بنیادی عناصر سمجھے جاتے رہے لیکن ہنری کیونڈش نے تحقیق اور تجربات سے ثابت کیا کہ پانی عنصر نہیں بلکہ ہائیڈروجن اور آکسیجن دو گیسوں کا مرکب ہے۔ ہنری کیونڈش ۱۷۳۱ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوا۔ ۱۸۱۰ء میں وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶۸ء

کپڑا بننے کی مشین

برطانوی موجد رچرڈ آرک رائٹ نے کپڑا بننے کے لئے ایک اسپننگ فریم ایجاد کیا۔ اس ایجاد نے کپڑا بننے کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا۔ آرک رائٹ نے اپنی ایجاد ۱۷۶۹ء میں پیٹنٹ کروائی اور اسی برس نوٹنگھم میں ایک ایسا کارخانہ لگانے میں کامیابی حاصل کی جہاں ہاتھ کی کھڈی کے بجائے اسپننگ فریم پر کپڑا تیار کیا جاتا تھا۔

۱۷۶۸ء

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا انگلستان میں ۱۷۶۸ء میں تجربہ کار ایڈیٹروں کی ایک جماعت نے مل کر تین سال کے طویل عرصے میں تالیف کیا۔ یہ انسائیکلوپیڈیا انگریزی کے دوسرے تمام انسائیکلوپیڈیاز سے زیادہ مستند اور معلومات افزا سمجھا جاتا ہے۔ انسانی معلومات کا تقریباً پورا ذخیرہ اس میں قلمبند ہے۔ آغاز سے لے کر آج تک اس کے کئی درجن ایڈیشن شائع ہوئے ہیں اور ہر بار اس کے مواد میں ضروری اضافے کئے جاتے ہیں۔ اس کا پورا نام Encyclopaedia Britannica or Dictionary of Arts and Sciences ہے۔

۱۷۷۳ء

جنگ روہیلہ

۱۷۷۰ء سے مرہٹے وقتاً فوقتاً روہیل کھنڈ کے علاقے پر حملے کرتے رہے۔ اس یورش کو روکنے کے لئے روہیلہ سرداروں نے نواب اودھ سے مدد طلب کی اور ۱۷۷۳ء میں ایک معاہدہ کر لیا کہ مرہٹوں کے حملے کی صورت میں نواب وزیر ان کی مدد کرے گا۔ ۱۷۷۳ء ہی میں مرہٹوں نے روہیل کھنڈ پر حملہ کر دیا۔ نواب وزیر نے ان کی بھرپور عسکری مدد کی۔ مرہٹوں نے مجبور ہو کر واپسی کی راہ اختیار کی لیکن نواب وزیر نے معاہدے کی شرائط پوری کرنے کو کہا تو روہیلوں نے ٹال مٹول کرنا شروع کر دیا۔ اس پر نواب وزیر نے انگریزوں کی مدد سے روہیلوں پر حملہ کر دیا۔ اس مہم کی سرکردگی انگریزوں کے کرنل چیمپئن نے کی۔ میرن کٹرہ کے مقام پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روہیلوں نے شکست کھائی۔ ان کا سردار حافظ رحمت اللہ مارا گیا اور روہیل کھنڈ کا علاقہ اودھ میں شامل کر لیا گیا۔

۱۷۷۳ء

بوسٹن ٹی پارٹی

۱۶ دسمبر ۱۷۷۳ء کو امریکہ میں بوسٹن کے ایک گروہ نے ریڈ انڈینز کا بھیس بدل کر ایسٹ انڈیا کمپنی کے تین جہازوں پر جا کر چائے کے تمام صندوق جن کی مالیت ہزاروں پونڈ تھی اٹھا کر سمندر میں پھینک دیے۔ اس واقعہ کی اصل وجہ کچھ یوں تھی کہ ۱۷۶۵ء میں برطانیہ نے امریکہ میں بھیجی جانے والی تمام اشیائے تجارت پر محصول نافذ کر دیا تھا جس پر شدید ردعمل ہوا تھا۔ اسی ردعمل کے نتیجے میں بیشتر چیزوں پر سے محصول اٹھا دیا گیا۔ تاہم پھر بھی بہت سی اشیاء پر محصول برقرار رہا۔ اسی بات پر یہ واقعہ پیش آیا۔ یہ واقعہ بوسٹن ٹی پارٹی کے نام سے معروف ہے۔ برطانیہ نے اس مزاحمت کو توڑنے کے لئے جبر کا استعمال کیا۔ یہیں سے امریکہ کی جنگ آزادی کا آغاز ہوتا ہے۔

۱۷۷۳ء

پوگاچوف کی بغاوت

۱۷۷۳ء میں روس میں کسانوں اور امراء کے درمیان خلیج مزید گہری ہو گئی۔ کسانوں نے امراء کے خلاف اپنی جدوجہد کو مزید تیز کر دیا۔ اس سال کسانوں کے لیڈر پوگاچوف نے کسانوں کو منظم کیا اور کسانوں کو غلامی کے نظام سے آزادی دلانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ جلد ہی پوگاچوف کی فوج نے کئی زارشاہی قلعوں پر قبضہ کر لیا اور یورال کے شہر کو اپنے محاصرے میں لے لیا۔ اس کی فوجیں آگے بڑھیں اور سمارا اور کراسنوا وفیمسک پر قبضہ کر لیا۔ باغی کسان پوگاچوف کی فوج میں شامل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ یورال میں بہت سی فیکٹریاں بنائی گئیں جہاں پر توپیں اور توپ کے گولے بنائے جاتے تھے۔ ایک بڑی فوج تیار کر کے پوگاچوف نے زار کی فوجوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی لیکن پوگاچوف کی کامیابیاں چند روزہ ثابت ہوئیں۔ کیونکہ سابقہ کسانوں کی بغاوت کی طرح اس میں مناسب تنظیم کا فقدان تھا، اس لئے اس کی ناکامی ناگزیر تھی۔ کازان کے محاذ سے پوگاچوف جنوب کی طرف پسپا ہوا۔ اس لڑائی کا فیصلہ کن معرکہ سریتسا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوااور باغی فوج نے اگرچہ بہادری سے مقابلہ کیا مگر زار شاہی فوج کے سامنے وہ ٹھہر نہ سکی۔ باغی فوجوں کو شکست ہوئی۔ پوگا چوف گرفتار ہوااور ماسکو بھیج دیا گیا جہاں اسے پھانسی دے دی گئی۔

۱۷۷۶ء

جنگ آزادی امریکہ

۴جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکی نوآبادیوں کے نمائندے فلاڈیلفیا میں جمع ہوئے اور برطانیہ سے امریکہ کی آزادی کے رسمی اعلان نامہ پر دستخط کئے اور جارج واشنگٹن کو جو ورجینیا کا ایک زمیندار اور بڑا تجربہ کار سپاہی تھا سپہ سالار مقرر کیا۔ برطانوی حکومت نے بغاوت فرد کرنے کے لئے فوج بھرتی کرنی شروع کی لیکن انگلستان کے لوگوں کو جنگ سے دلچسپی نہیں تھی۔ مجبوراً جرمن سپاہی منگوانے پڑے۔ آزادی کے دستوں اور برطانوی فوج کے درمیان جنگ شروع ہوئی لیکن امریکی فوج کے پاس رائفلیں تھیں اوران کے نشانے بھی بدرجہا بہتر تھے جبکہ برطانوی فوج ان کے مقابلہ میں کمزور تھی۔ اوپر سے فرانس نے بھی بحری بیڑے بھیج کر امریکیوں کی مدد کی۔ غرض ۶ سال کے اندر اندر امریکہ سے برطانویوں کا اخراج مکمل ہوگیا اور امریکہ مکمل طور پر آزاد ملک کی حیثیت سے قائم ہوگیا۔ جارج واشنگٹن اس کا پہلا صدر منتخب ہوا۔

۱۷۷۶ء

والٹیئر کی وفات

۱۷۷۶ء میں مشہور روشن خیال فرانسیسی ادیب اور فلسفی والٹیئر نے وفات پائی۔ والٹیئر ۱۶۹۴ء میں پیرس میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ دستاویز نویس تھا اور ماں کا تعلق فرانس کی اشرافیہ سے تھا۔ اس کا پورا نام فرانسوا ماری آروائے تھا۔ والٹیئر بچپن اور لڑکپن میں بہت شوخ تھا۔ رات گئے تک گھر سے باہر رہتا۔ شہر کے آوارہ اور خوش باش لوگوں کے ساتھ مل کر عیاشی کرتا تھا۔ جوانی میں ایک خاتون سے عشق ہوگیا۔ ۱۷۱۵ء میں وہ پیرس واپس آیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں اس نوجوان ادیب کی غیر معمولی ذہانت اور فلسفے کے چرچے عام ہونے لگے۔ والٹیئر نے اس دور میں ڈرامے لکھنے شروع کئے جو کہ زیادہ تر اس دور کے سماجی اور معاشی حالات پر طنزیہ انداز لئے ہوئے ہوتے۔ ۱۷۱۸ء میں اس کا لکھا ہوا حزنیہ اوڈیپ کھیلا گیا۔ یہ ڈرامہ مسلسل ۴۵ دن چلا۔ اس کھیل سے والٹیئر کو چار ہزار فرانک کی آمدنی ہوئی۔ کچھ ہی عرصہ بعد والٹیئر کو حکومت وقت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف لکھنے پر گرفتار کر لیا گیا اور انگلستان سے جلاوطن کر دیا گیا۔ تاہم وہ دوبارہ فرانس واپس پہنچ گیا اور اپنی سیاسی، سماجی اور ادبی سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا۔ ۱۷۷۶ء میں اس عظیم المرتبت فرانسیسی فلسفی کا انتقال ہوا۔

۱۷۷۶ء

ڈیوڈ ہیوم کی وفات

۱۷۷۶ء میں سکاٹ لینڈ کے مشہور فلسفی ڈیوڈ ہیوم نے وفات پائی۔ ڈیوڈ ہیوم ۱۷۱۱ء میں سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ ایڈنبرا یونیورسٹی سے فلسفے کی تعلیم حاصل کی اور علم نفسیات میں بھی کمال پیدا کیا۔ اس کی کتاب "فطرت انسانی" کو جدید علم نفسیات کی پہلی جامع کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسے تاریخ سے بھی شغف تھا۔ تاریخ انگلستان لکھی جسے اس کی سلاست اور سادہ اسلوب کی وجہ سے کورس کی کتاب بنا دیا گیا۔ ڈیوڈ ہیوم ایک متشکک فلسفی تھا۔ اپنے نظریات کا پرچار کیا تو اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہو گئی۔ بعد میں کچھ عرصے کے لئے فرانس بھی چلا گیا۔ یورپ میں اس دور کے تقریباً ہر بڑے فلسفی اور مفکر سے اس کے ذاتی مراسم قائم ہو گئے۔ جب روسو نے انگلستان میں پناہ لی تو اس کی بھرپور مدد ہیوم نے کی۔ فلسفے میں ہیوم شروع شروع میں لاک اور برکلے سے بے حد متاثر تھا۔ اس کا اندازہ اس کی شروع کی تحریروں سے ہوتا ہے۔ بعد میں تشکیک کی طرف مائل ہو گیا۔ اس کا نظریہ ہے کہ ہم کسی بھی چیز کی اصل حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔ انسانی علم ناقص ہے اور ہر معاملے میں ایک مخصوص حد سے آگے بڑھنے سے انکار کر دیتا ہے۔

۱۷۷۸ء

روسو کی وفات

مشہور فرانسیسی فلسفی اور انشاء پرداز روسو کا انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی کی تحریریں فرانس میں انقلاب برپا کرنے کا سبب بنیں۔ جنیوا میں ۱۷۱۲ء میں پیدا ہوا۔ ایک معزز خاتون مادام وارنس کی سرپرستی میں موسیقی، فلسفے اور سیاسیات کی تعلیم حاصل کی۔ اصل وجۂ شہرت اس کی کتاب معاہدہ عمرانی (Social Contract) ہے جو اس نے ۱۷۶۲ء میں لکھی جس میں حکومت اور معاشرے کے اصولوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان فطری طور پر نیک اور آزاد پیدا ہوتا ہے لیکن معاشرہ اسے برا بنا دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۷۹ء

میسور کی دوسری لڑائی

پہلی لڑائی کے ختم ہو جانے کے دو سال بعد مرہٹوں نے سلطنت میسور پر حملہ کر دیا۔ اس موقع پر حیدر علی نے انگریزوں سے معاہدہ کے مطابق مدد طلب کی لیکن انگریزوں نے اس کو مدد دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر حیدر علی نے انگریزوں سے معاہدہ توڑ دیا۔ حیدر علی اس خلاف ورزی پر انگریزوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا اور موقع کی تاک میں تھا۔ ۱۷۷۹ء میں انگریزوں نے ماہی کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا تو حیدر علی نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور حملہ کر دیا۔ اسی ہزار فوج اور سو توپوں کے ساتھ کرناٹک کو تباہ کر دیا۔ پھر کرنل بیلی کی فوج کو شکست دی۔ وارن ہیسٹنگز نے اپنے کمانڈر انچیف سر آئر کوٹ کو حیدر علی کے مقابلے پر روانہ کیا۔ اس نے ۱۷۸۱ء کے آغاز میں حیدر علی کو جز وقتی شکست دی۔ ۱۷۸۲ء کے آغاز پر فرانسیسی فوج کا ایک دستہ امیر البحر مفرن کی قیادت میں حیدر علی کی امداد کو آ گیا لیکن اس دوران حیدر علی کا انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے سلطان ٹیپو نے لڑائی جاری رکھی۔ آخر ۱۷۸۴ء میں معاہدہ بنگلور ہوا جس کے مطابق دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے علاقے اور قیدی واپس کرنے پڑے۔

۱۷۷۹ء

کیپٹن کک نے وفات پائی

ممتاز انگریز سیاح اور جہاز ران کیپٹن کک نے وفات پائی۔ ۱۷۲۸ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوا۔ ۱۷۵۵ء میں شاہی بحریہ میں بھرتی ہو گیا۔ کچھ ہی عرصے میں ماسٹر کے عہدے پر پہنچ گیا۔ ۱۷۲۸ء سے ۱۷۷۲ء تک مختلف بحری کمانوں پر تعینات ہوا۔ اس کی وجۂ شہرت آسٹریلیا کی دریافت ہے۔ برطانوی حکومت نے اسے نئے براعظم ڈھونڈنے کی مہم سونپی۔ جیمز کک نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ ۱۷۶۸ء میں وہ اپنی مہم پر روانہ ہوا اور ایک طویل عرصے کے بعد وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا اور اس جزیرے کو تلاش کر لیا جو آج کل آسٹریلیا کہلاتا ہے۔ کک نے اس کا نام نیو ساؤتھ ویلز رکھا اور یہ براعظم برطانیہ کے قبضہ میں آ گیا۔

۱۷۸۱ء

یورینس کی دریافت

۱۳ مارچ ۱۷۸۱ء کو برطانیہ کے مشہور ماہر فلکیات سر ولیم ہرشل نے نظام شمسی کا ساتواں سیارہ دریافت کیا جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نام یونانی دیوی یورینس کے نام پر یورینس رکھا۔ سر ولیم مارشل کو جدید علم ہیئت کا بانی بھی کہتے ہیں کیونکہ یورینس کی دریافت سے لوگوں کی توجہ علم ہیئت کی جانب مبذول ہوئی۔ یورینس زمین سے ۶۴ گناہ بڑا ہے اور سورج کے گرد ایک چکر ۸۴ برس میں مکمل کرتا ہے۔ چھ برس کے بعد سر ولیم مارشل نے اس سیارے کے دو طفیلی سیارے بھی دریافت کیے جنہیں Oberan اور Titania کے نام دیے گئے۔

۱۷۸۳ء

گرم ہوا کے غباروں کی پرواز

۴ جون ۱۷۸۳ء کو فرانس کے گوفیر برادران نے اینونے کے مقام پر گرم ہوا کے غباروں کو فضا میں بلند کر کے ہوابازی کی دنیا میں نئی تاریخ رقم کی۔

۱۷۸۷ء

میسور کی تیسری لڑائی

معاہدہ منگلور کے تحت انگریزوں نے بعض ایسے اضلاع پر ٹیپو سلطان کے حق تسلیم کر لیا تھا جن پر نظام نے اپنا دعویٰ پیش کر رکھا تھا لیکن ہیسٹنگز کے جانشین کارنوالس نے نظام حیدر آباد کی امداد اور حمایت حاصل کرنے کے لئے اس سے ان اضلاع کی حوالگی کا وعدہ کیا۔ ٹیپو سلطان کو اس ملی بھگت کی خبر ہوئی تو اسے بے حد طیش آیا۔ اس نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور فرانس اور سلطنت عثمانیہ سے امداد کی سفارش کی۔ انگریزوں نے فوراً نظام اور مرہٹوں سے اتحاد کر لیا۔ ۱۷۹۰ء میں کارنوالس نے خود اس لڑائی کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی لیکن فوج کی رسد اور دوسرا سامان کم پڑ جانے پر اس کو پسپا ہو جانا پڑا۔ اس موقع پر مرہٹوں نے اس کی بھرپور مدد کی۔ ۱۷۹۲ء میں کارنوالس نے تازہ دم ہو کر سرنگاپٹم پر حملہ کیا۔ سلطان ٹیپو انگریزوں، نظام اور مرہٹوں کی متحدہ فوج کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اس نے ٹیپو سے بعض پہاڑی قلعے چھین کر سرنگاپٹم کی طرف چڑھائی شروع کر دی۔ ایسی حالت میں ٹیپو صلح کرنے پر مجبور ہو گیا۔ مارچ ۱۷۹۲ء میں عہدنامہ سرنگاپٹم کی رو سے ٹیپو اپنا آدھا علاقہ انگریزوں کے حوالے کرنے پر مجبور ہوا۔

۱۷۸۸ء

دی ٹائمنر کا اجراء

یکم جنوری ۱۷۸۸ء کو برطانیہ کے مشہور انگریزی اخبار دی ٹائمنر کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ اس سے پہلے یہ اخبار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ڈیلی یونیورسل رجسٹر کے نام سے شائع ہوتا تھا۔اخبار کے مالک نے اس کا نام اس لئے تبدیل کیا کیونکہ پچھلا نام کئی دوسرے اخبارات کے ناموں سے مماثل تھا جبکہ نیا نام ٹائمز منفرد بھی تھا، بامعنی بھی اور آسانی سے یاد ہو جانے والا بھی۔دی ٹائمز آج بھی لندن سے شائع ہوتا ہے اور دنیا کے چند بڑے اخبارات میں شمار ہوتا ہے۔

۱۷۸۹ء

سلیم سوم کی اصلاحات

سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت دگرگوں تھی۔سیاسی انتشار اور شورشوں نے سلطنت کو زوال کی راہ میں دھکیل دیا تھا۔ان حالات میں ایک دوراندیش اور دانش مند حکمران سلیم سوم تخت نشین ہوا۔اس نے سلطنت کے نظم ونسق میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں انہیں دور کرنے کے لئے بڑی اہم اصلاحات نافذ کیں۔فوجی خدمت کے عوض جاگیریں دینے کا جو قاعدہ چلا آتا تھا سلیم نے اسے منسوخ کر دیا۔صوبوں کا انتظام نئے سرے سے کیا۔آئینی اصولوں کو سامنے رکھ کر مرکزی حکومت میں تبدیلیاں کی گئیں۔برّی اور بحری فوج کی تنظیم از سرنو ہوئی۔فوجی مدرسے کھولے گئے اور ان میں یورپین معلم مقرر کئے گئے۔اس بات پر علما اور فوجی سردار جو پرانے قاعدہ اور طریقوں میں کسی قسم کی تبدیلی کے روادار نہ تھا بہت ناراض ہوئے اور چند ایک نے تو بغاوت کر دی۔

۱۷۸۹ء

یورینیم کی دریافت

ایک جرمن سائنسدان مارٹن کلاپرتھ نے ایک نیا کیمیائی عنصر دریافت کیا جس کا نام یورینیم رکھا گیا۔مارٹن کلاپروتھ کو اپنی اس دریافت کے خواص کا علم نہ تھا اور غالباً ۱۹۳۸ء سے پہلے کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ عنصر نیوکلیئر توانائی پیدا کرنے کے سلسلے میں کتنا اہم کردار کرسکتا ہے۔

۱۷۸۹ء

انقلاب فرانس

۶ جولائی ۱۷۸۹ء کو فرانسیسی عوام کے ایک ہجوم نے باسٹیل کے شاہی قلعہ پر جس سے قید خانہ کا کام لیا جاتا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کر دیا۔ باسٹیل کی حفاظت کے لئے ایک چھوٹا سا دستہ مقرر تھا، وہ اس بڑے ہجوم کا کیا مقابلہ کرتا۔ چنانچہ لوگوں نے اس قلعہ پر قبضہ کر کے قلعے میں قید عوامی لیڈروں کو آزاد کروالیا۔ یہ واقعہ انقلاب فرانس کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ انقلاب فرانس کی کئی وجوہات ہیں جن میں بادشاہ، امراء اور کلیسا کی آمرانہ حکومت، اٹھارویں صدی میں ردسو، والٹیئر اور دوسرے آزاد خیال مفکرین کے نظریات کی بدولت پیدا شدہ آزاد خیالی، جاگیردارانہ نظام کے خلاف پسماندہ طبقوں میں موجود بے چینی اور سب سے اہم وجہ صنعتی انقلاب کے باعث مزدوروں کے حقوق کی پامالی اوران کی انسانی قدروں کی پامالی ہے۔ فرانس میں بنیادی طور پر دو طبقات تھے: شاہی طبقہ جس میں امراء، بادشاہ اور کلیسا کے بڑے عہدہ داران شامل تھے جبکہ دوسرے طبقے میں عوام مزدور اور کسان شامل تھے۔ باسٹیل پر حملہ کا انتہائی قدم، عوام نے شاہی طبقے کے آمرانہ اقدامات سے مجبور ہو کر اٹھایا تھا۔ صورتحال کچھ اسطرح تھی کہ سرکاری خزانہ خالی پڑا تھا، کسان اور مزدور بھوکے مر رہے تھے جبکہ شاہی طبقہ رنگ رلیاں منا رہا تھا۔ عوام نے باسٹیل پر حملہ کے بعد بادشاہ کو نظر بند کر دیا۔ عوام کے نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ ملک کا دستور تیار کیا جائے۔ کچھ عرصے تک اقتدار عوام کے قبضے میں رہے اور بعد میں جمہوریت کا نفاذ کیا جائے گا لیکن کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ مشتعل کسانوں نے امیروں کے بنگلے جلانے اور ان کو ہلاک کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا۔ ہزاروں امراء کو ہلاک کر دیا گیا۔ پادریوں پر بھی حملے شروع ہو گئے۔ انقلاب کی زیادتیوں کے باعث آسٹریا اور انگلستان سے لڑائی چھڑ گئی۔ دہشت گردی کا یہ دور نپولین کے ظہور تک جاری رہا۔

۱۷۹۰ء

ایڈم سمتھ کی وفات

مشہور سکاٹش فلسفی اور ماہر معاشیات ایڈم سمتھ نے وفات پائی۔ ایڈم سمتھ ۱۷۲۳ء میں اسکاٹ لینڈ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ علم معاشیات کا گہرا مطالعہ کیا۔ ۱۷۷۶ء میں اپنی تالیف "دولت اقوام" شائع کی جسے معاشیات کی پہلی مکمل اور جامع کتاب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ قوم کی دولت کا اصل سرچشمہ نہ زمین ہے اور نہ سرمایہ، بلکہ محنت اور صرف محنت ہے۔ اس نے قوانین طلب و رسد پر حکومت کی نگرانی کی مخالفت اور آزادانہ تجارت کی پرزور حمایت کی ہے۔ اس کتاب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل نام یہ ہے۔ "An Inqriry into the Nature and Causes of the Wealth of Nations"

۱۷۹۱ء

موزارٹ کا انتقال ہوا

۱۷۹۱ء میں مشہور موسیقار موزارٹ کا انتقال ہوا۔ موزارٹ کا پورا نام ولف گینگ موزارٹ تھا۔ ۱۷۵۶ء میں آسٹریا کے مشہور شہر سلزبرگ میں پیدا ہوا۔ بچپن میں موسیقی کی غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ خاص طور پر مضراب سے بجنے والے سازوں میں ۔ بعد میں اس نے یورپ کی سیاحت کی تا کہ جگہ جگہ اپنی قابلیت کا مظاہرہ کر سکے ۔ اسے عمر بھر بے حد کام کرنا پڑا اور آخری دور میں قرضوں کے بوجھ میں دب گیا۔ صرف پینتیس برس کی عمر میں وفات پائی۔

۱۷۹۶ء

چیچک کا علاج دریافت ہوا

۱۷۹۶ء میں امریکہ کے ایک دیہاتی ڈاکٹر ایڈورڈ جینر نے چیچک کا علاج دریافت کیا۔ اس نے کافی عرصے کے غور وفکر اور تجربات کے بعد ۱۴ مئی ۱۷۹۶ء کے دن جیمز فلپس نامی ایک آٹھ سال کے تندرست لڑکے کو ٹیکہ لگایا۔ یہ تاریخ یوم جینر کہلاتی ہے اور اس دن چھٹی منائی جاتی ہے۔ ٹیکہ لگانے کے بعد پچکاری سے لڑکے کے جسم میں چیچک کا زہریلا مواد داخل کیا لیکن اس لڑکے پر بیماری کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اس بیماری سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جینر نے دوسرے کئی افراد پر تجربہ کیا جو کامیاب رہا۔ اس طرح جینر نے چیچک کے موذی مرض کا علاج دریافت کر لیا جو طبی تاریخ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

۱۷۹۶ء

نپولین کا حملہ

۱۷۹۶ء میں فرانس کے جرنیل نپولین بونا پارٹ نے سلطنت عثمانیہ پر حملہ کر دیا۔ سب سے پہلے اس نے مصر پر حملہ کر کے قاہرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ہندوستان کی طرف بڑھے اور اس سرزمین سے انگریزوں کو بالکل نکال دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۹۶ء

کیتھرین اعظم کی وفات

۱۷ نومبر ۱۷۹۶ء کو روس کی مشہور ملکہ کیتھرین اعظم کا انتقال ہو گیا۔ کیتھرین کا اصل نام سوفیا تھا اور وہ ۱۷۲۹ء میں پیدا ہوئی۔ روسی بادشاہ پیٹر سوم سے ۱۷۴۵ء میں اس کی شادی ہوئی۔ پیٹر سوم ایک ظالم اور بیوقوف بادشاہ تھا۔ چنانچہ ۱۷۶۲ء میں اس نے خود ہی پیٹر سوم کو قتل کروادیا اور روس کی ملکہ بن گئی۔ پیٹر اعظم کے بعد یہ دوسری فرماں روا تھی جس نے ملک کی عظمت کو چار چاند لگا دیے تھے۔ اس کے عہد میں ترکوں سے لڑائیاں ہوئیں۔ کریمیا کو فتح کیا گیا، پولینڈ کا ایک بڑا حصہ روس میں شامل ہوا، روس میں بہت سی نئی اصلاحات نافذ کی گئیں۔ فنون لطیفہ کی دلدادہ تھی۔ اس نے اپنے عہد میں بیرونی حملوں کا بھی کامیابی سے مقابلہ کیا اور روس کی سرحدیں پولینڈ، سویڈن اور ترکی تک پھیل گئیں۔

۱۷۹۹ء

ٹیپو سلطان کی شہادت

۴ مئی ۱۷۹۹ء کو مجاہد آزادی ٹیپو سلطان نے شہادت پائی۔ ٹیپو سلطان جنوبی ہند کی ایک بڑی ریاست میسور کا حکمران تھا۔ اس کا دارالحکومت سرنگا پٹم تھا۔ اس کا باپ حیدر علی بھی انگریزوں سے مقابلہ کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوا۔ ٹیپو سلطان اپنے والد کی وفات کے بعد ۱۷۸۲ء میں میسور کا والی بنا۔ ٹیپو سلطان انگریزوں سے پہلے بھی کئی جنگیں کر چکا تھا۔ ۱۷۸۲ء میں ایک جنگ ہوئی جس میں ٹیپو کو فتح ہوئی۔ اس کے بعد ۱۷۹۲ء میں لڑائی ہوئی جس میں ٹیپو کو جزوی طور پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ آخری لڑائی جو میسور کی چوتھی لڑائی کہلاتی ہے ۱۷۹۹ء میں ہوئی۔ انگریزوں کے نئے جرنیل ویلزلی نے نظام دکن کی مدد سے دو فوجیں میسور پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیں۔ ٹیپو کے بیشتر ساتھی خرید لیے جن میں پورنیا اور میر صادق سر فہرست ہیں۔ میسور کا قلعہ چاروں طرف سے انگریزی فوج نے محصور کر لیا۔ سازش سے ایک دیوار توڑی اور قلعہ کے اندر گھس آئے۔ ٹیپو نے بہادری سے مقابلہ کیا اور بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

۱۸۰۰ء

فورٹ ولیم کالج کا قیام

۱۰ جولائی ۱۸۰۰ء کو لارڈ ویلزلی نے فورٹ ولیم کالج کا افتتاح کیا۔ اس کالج کے قیام کا مقصد ایسٹ انڈیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمپنی کے انگریز ملازمین کو ہندوستانی زبان کی تعلیم فراہم کرنا تھا۔ فورٹ ولیم کالج کے پہلے پرنسپل پادری ڈیوڈ براؤن تھے۔ جبکہ ہندوستان کے شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر جان گلکرائسٹ تھے۔ ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے اردو کے نامور ادباء سے آسان اور سہل زبان میں ۶۳ کے لگ بھگ کتب لکھوائیں جن کا مقصد انگریزوں کو ہندی اور اردو زبان سکھانا تھا۔ فورٹ ولیم کالج کے مصنفین نے اردو نثر کے ایک دبستان کی بنیاد رکھی جس نے اردو کو برصغیر کی عمومی زبان کے درجے سے اٹھا کر دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں لا کھڑا کیا۔

۱۸۰۱ء

الگزانڈر اول روس کا بادشاہ بنا

۱۸۰۱ء میں الگزانڈر اول روس کا بادشاہ بنا۔ الگزانڈر اول ایک روشن خیال اور ترقی پسند شخص تھا۔ اس نے سوئٹزر لینڈ کے ایک بڑے فلسفی سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے نظریات اسی وجہ سے اچھے خاصے ترقی پسندانہ تھے۔ حکمران بنتے ہی اس نے تمام سیاسی قیدیوں کو آزادی دے دی اور اختلاف رائے کا ماحول تخلیق کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ باہر سے کتابیں منگوانے پر پابندی ختم کی۔ نیا دستور بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔ دستور تو جاری نہ ہو سکا تاہم حکومت کی تشکیل کے نئے طریق پر غور کیا گیا۔ کسانوں کی غلامی سے متعلق ایک قانون منظور کیا گیا۔ اس کے دور میں ایران کے ساتھ جنگ ہوئی جس کی وجہ داغستان اور شاخہ کی ریاستیں تھیں۔ اس جنگ میں روس کو فتح حاصل ہوئی۔ یوں داغستان اور شاخہ روس کا حصہ بن گئیں۔ سویڈن سے جنگ میں روس نے فن لینڈ کا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔

۱۸۰۳ء

مرہٹوں کی جنگ

مرہٹہ سرداروں کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی جاری تھی۔ ۱۸۰۰ء میں مرہٹوں کے روحانی پیشوا نانا فرنویس نے وفات پائی۔ اس کی وفات کے بعد مرہٹوں کے درمیان کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ان سرداروں کی دشمنیاں ختم کرا سکے۔ مرہٹہ سردار دولت راؤ سیندھیا اور جسونت راؤ ہلکر دونوں اقتدار حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپس میں لڑ پڑے۔ پیشوا باجی راؤ ثانی سیندھیا کا مددگار تھا لیکن جسونت راؤ نے ۱۸۰۲ء کی جنگ پونا میں پیشوا اور سیندھیا دونوں کی فوجوں کو شکست دی۔ باجی راؤ بھاگ گیا۔ اس پر ہلکر نے باجی راؤ کے منہ بولے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی امرت راؤ کو پیشوا بنا دیا۔ باجی راؤ نے انگریزوں سے امداد کی درخواست کی۔ انگریزوں نے مشروط امداد کا وعدہ کیا۔ انگریزوں کی مدد کے ساتھ ۱۸۰۲ء کے اخیر میں باجی راؤ دوبارہ پیشوا کی گدی پر بیٹھ گیا۔ اس پر سیندھیا اور برار کے راجہ بھونسلا نے آپس میں اتحاد کر لیا اور ۱۸۰۳ء میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔ یہ جنگ دکن شمالی ہند اور اوڑیسہ کے مقام پر لڑی گئی۔ دکن کی مہم انگریز کرنل سر آرتھر ویلزلی کے سپرد کی گئی جس نے احمد نگر پر قبضہ کر لیا۔ سیندھیا کی فوج کو شکست ہوئی اور اس سے صلح کر لی گئی لیکن بھونسلا آخر دم تک لڑتا رہا لیکن آخر میں وہ بھی صلح پر آمادہ ہو گیا اور معاہدہ دیوگاؤں کی رو سے اس نے انگریزوں کو کٹک کی حوالگی کر دی۔

۱۸۰۴ء

کانٹ نے وفات پائی

۱۸۰۴ء میں مشہور جرمن فلسفی کانٹ نے وفات پائی۔ کانٹ ۱۷۲۴ء میں پرشیا میں کونکس برگ کے شہر میں پیدا ہوا۔ ایک غریب گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ اس کی ماں پائی ٹیسٹ تھی جو کہ ایک سخت گیر مذہبی فرقہ تھا۔ صبح سے شام تک کانٹ مذہبی عبادت میں مصروف رہتا جس کی وجہ سے اسے اتنی کوفت ہوئی کہ وہ مذہب کے حوالے سے نفسیاتی مریض بن گیا اور ہوش سنبھالنے پر کبھی گرجا گھر نہ گیا۔ کانٹ فلسفی، ریاضی دان اور ماہر فلکیات تھا۔ مشہور جرمن فلسفی مارٹن کنوزن کی شاگردی کی۔ فلکیات، میکانکس اور دینیات کا علم حاصل کیا۔ اس کے فلسفیانہ افکار میں نیوٹن اور لاک کا گہرا اثر ہے۔ اس کی ذاتی زندگی غیر معمولی حد تک اصول پرست تھی۔ لوگ اس کی مثال دیا کرتے تھے۔ موسیقی اور عورتوں سے الرجی تھی۔ سفر کرنے سے ہمیشہ ڈرتا تھا۔ ۱۷۵۵ء میں کاؤنٹ کیسرلنگ کے خاندان میں اتالیق مقرر ہوا۔ ۱۷۶۶ء میں ایک مقامی کالج میں کلرک کی نوکری کر لی۔ ۱۷۷۰ء میں کونکس برگ یونیورسٹی میں منطق، فلسفے اور مابعد الطبیعیات کا پروفیسر مقرر ہوا۔ پندرہ برس تک اسی عہدے پر کام کیا۔ تعلیم و تدریس کے خاصے تجربے کے بعد اس نے علم تدریسات پر ایک کتاب لکھی۔ ۸۰ سال کی عمر میں کونکس برگ ہی میں وفات پائی۔

۱۸۰۴ء

نپولین کا ظہور

۱۸۰۴ء میں ایک نئے دستور کی منظوری کے بعد نپولین کو فرانس اور اٹلی کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ نپولین نے تخت نشین ہوتے ہی ملکی وسائل پر قابو پانا شروع کر دیا۔ ایک اچھا سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتظم بھی تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ پہلے فرانس کو داخلی طور پر مضبوط کیا جائے، ہر قسم کے مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد فرانسیسی حدود میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ اس نے کئی نئی اصلاحات نافذ کیں، عدالتی نظام بہتر بنایا اور تعلیم کو عام کرنے کا انتظام کیا۔

۱۸۰۵ء

ٹریفالگر کی لڑائی

نپولین کے فرانس اور ہسپانیہ کے بادشاہ بننے کے بعد برطانیہ اس کی طرف سے خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ برطانیہ نے فیصلہ کیا کہ اس سے پہلے کہ نپولین حملہ آور ہو وہ خود ہی اس پر حملہ کر دے۔ اس زمانے میں برطانوی بحری بیڑہ بہت طاقتور تھا۔ سارے زمانے میں اس کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ برطانوی امیر البحر ہوریشو نیلسن نے جنوب مغربی سپین میں جبرالٹر کے دھانے پر راس ٹریفالگر میں فرانس اور سپین کے بحری بیڑوں کا محاصرہ کر لیا اور انہیں شکست فاش دی۔ اس جنگ میں نیلسن مارا گیا لیکن اس نے مرنے سے پہلے دشمن کے نصف جہاز تباہ کر دیے جبکہ خود اس کے کسی جہاز کو نقصان نہ پہنچا۔ جنگ ٹریفالگر کے نتیجے میں برطانیہ کو سمندروں پر کامل اقتدار حاصل ہو گیا اور نپولین کی رودبار انگلستان عبور کر کے برطانیہ پر حملہ آور ہونے کی تمام امیدیں مایوسی میں بدل گئیں۔

۱۸۰۶ء

پرشیا سے جنگ

جرمنی میں فرانس کے بڑھتے ہوئے اقتدار کو دیکھ کر پرشیا کی ریاست جواب تک غیر جانبدار تھی تلملا اٹھی اور فرانس کے خلاف ۱۸۰۶ء میں اعلان جنگ کر دیا اور فرانس پر حملہ کر دیا۔ لیکن پرشیا کے جرنیل نپولین کی برق رفتاری کے سامنے جم نہ سکے۔ جینا اور آسٹر ٹاٹ کے مقام پر پرشیا کو شکست ہوئی۔ ایک ماہ کے اندر اندر نپولین برلن پر قابض ہو گیا۔ برلن کی فتح کے بعد بھی جنگ جاری رہی کیونکہ روسی فوجیں ان کی مدد کے لئے پرشیا کے بعض علاقوں میں داخل ہو گئی تھیں۔ تاہم جون ۱۸۰۷ء میں فریقین کے درمیان معاہدہ ٹلسٹ کے تحت صلح ہو گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۰۸ء

سلطان محمود مصلح کا دور حکومت

۱۸۰۸ء میں سلطنت عثمانیہ میں سلطان محمود تخت نشین ہوا۔ سلطان محمود اپنے اصلاحی کاموں کی وجہ سے سلطان محمود مصلح کہلاتا ہے۔ بڑا مستعد اور باہمت فرماں روا تھا۔ اس زمانے میں سلطنت عثمانیہ میں کئی ریاستوں نے بغاوت کی۔ سلطان نے ان سب کا خاتمہ کیا۔ ایک نئی مضبوط فوج تیار کی۔

۱۸۱۰ء

میر تقی میر کا انتقال

میر تقی میر کا انتقال ہوا۔ ۱۷۲۳ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عبداللہ تھا۔ دس برس کی عمر میں یتیم ہو گئے۔ بڑے بھائی کی بے مروّتی کے باعث دہلی چلے گئے۔ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد نواب صمصام الدولہ کے یہاں ملازمت اختیار کر لی۔ نواب صاحب نادر شاہ کی جنگ میں مارے گئے تو یہ آگرہ واپس آ گئے مگر گزر اوقات کی صورت نہ دیکھ کر دوبارہ دلی پلٹ آئے اور اپنے سوتیلے بھائی کے خالو کے ہاں رہے۔ ان کے رویے سے دلبرداشتہ ہوئے ایک بار پھر ایک رئیس رعایت علی خان کی ملازمت کر لی۔ اسی زمانے میں سیّد سعادت علی خان سے ریختے میں شعر کہنے لگے۔ دہلی کی خانہ جنگی میں جب میر صاحب کا گھر بار لٹ گیا تو اہل و عیال کو لے کر ریاست بھرت پور چلے گئے۔ کئی رئیسوں کے ہاں ملازمت کی پھر دہلی میں دوبارہ خانہ نشین ہو گئے اس دوران شاعر کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے۔ معاشی حالات تنگ تھے۔ نواب آصف الدولہ نے مدد کرنے کے بہانے دو سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ وظیفہ آخر دم تک ملتا رہا۔ ۸۸ برس کی عمر میں لکھنؤ میں انتقال کیا۔ تصانیف میں چھ اردو دیوان ہیں جن میں جملہ اصناف سخن موجود ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی دیوان اور متعدد مثنویاں ہیں۔ فیض میر فارسی میں ایک رسالہ ہے۔ ذکر میر فارسی میں خود نوشت ہے۔ غزلوں میں سرتاج شعراء تصور کیے جاتے ہیں۔

۱۸۱۲ء

روسی مہم

۱۸۱۲ء کے موسم بہار میں وسیع ساز و سامان اور پانچ لاکھ فوج کے ساتھ نپولین نے روس پر حملہ بول دیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماسکو تک جا پہنچا لیکن روسی اپنی ہر چیز حکمت عملی کے تحت جلا کر پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ روس میں سردی عروج پر تھی۔ فرانسیسی فوج کو نہ تو کھانے کے لئے کچھ ملتا تھا نہ لڑنے کے لئے کوئی فوج، انہیں صرف سرد موسم سے جنگ کرنی پڑتی جس میں انہیں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ چنانچہ نپولین نے اپنی فوج کو بادل نخواستہ واپسی کا حکم دیا۔ واپس پہنچتے پہنچتے فرانسیسی فوج کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ روسی مہم نے نپولین کی کمر توڑ دی اور اس کے زوال کی اہم ترین وجہ بنی۔

۱۸۱۴ء

فرڈیننڈ ہسپانیہ کا بادشاہ بنا

۱۸۱۴ء میں نپولین کو ہسپانیہ کے تخت سے حالات کے دباؤ کی وجہ سے دستبردار ہونا پڑا تو فرڈیننڈ دہم نے بادشاہت سنبھالی اس کو برطانیہ و دیگر اتحادیوں کا بھرپور ساتھ حاصل تھا۔ ۱۸۱۴ء میں نپولین کی حامی حکومت نے ایک دستور تیار کیا تھا جس کے مطابق ایک پارلیمنٹ کی تشکیل کی تجویز دی گئی تھی عام لوگوں کو حق رائے دہی دیا گیا تھا۔ فرڈیننڈ نے اقتدار سنبھالتے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس دستور کو قائم رکھے گا لیکن بعد میں اس نے کلیسا اور فوج کی مدد سے مطلق العنانیت قائم کر لی۔ اس سے عوام میں بے چینی پیدا ہوئی جس نے آگے چل کر مزاحمت کی شکل اختیار کر لی۔ ۱۸۲۰ء میں اسی مزاحمت نے فوج کے اندر بھی ایک بے چینی پیدا کر دی۔ حالات سے مجبور ہو کر فرڈیننڈ کو دستور بحال کرنا پڑا۔ اس صورتحال میں فرانس نے مداخلت کی اور فوج کشی کر کے باغی عناصر کا سر کچل دیا اور فرڈیننڈ کی مطلق العنان بادشاہت بحال کر دی۔

۱۸۱۴ء

نپولین کا زوال اور قید

روسی مہم سے واپسی سے ہی نپولین کا زوال شروع ہوتا ہے۔ یورپ کے کئی ممالک جن میں برطانیہ، پرشیا، روس، آسٹریا، اور سویڈن شامل تھے فرانس کے خلاف اتحادی بن چکے تھے۔ ۱۸۱۳ء میں نپولین کے جرنیلوں کو کئی محاذوں پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اکتوبر ۱۸۱۳ء میں لیپزگ کے مقام پر فیصلہ کن شکست ہوئی۔ ۱۸۱۴ء میں اتحادیوں نے نپولین کو صلح کی پیشکش کی جسے نپولین نے ٹھکرا دیا جس پر اتحادیوں نے فرانس پر حملہ بول دیا۔ نو ہفتوں کی لڑائی کے بعد نپولین کو شکست صاف نظر آنے لگی۔ چنانچہ ۶ اپریل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۱۴ء کو اس نے فرانسیسی تخت سے دستبرداری کا اعلان کیا۔ اتحادیوں نے نپولین کو گرفتار کر لیا اور جزیرہ ایلبا میں نظر بند کر دیا۔

۱۸۱۴ء

نیپال کی لڑائی

انگریزوں اور نیپال کے گورکھوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ گورکھوں کے حملے سے تنگ آ کر انگریز جرنیل لارڈ ہیسٹنگز نے اعلان جنگ کر دیا اور نیپال پر چڑھائی کر دی۔ بعض مقامات پر کامیابی ہوئی۔ ۱۸۱۶ء میں انگریزوں نے نیپال کے کافی علاقے پر قبضہ کر لیا تو مجبوراً گورکھوں نے صلح کر لی۔ اس کے بعد حکومت نیپال اور انگریزوں کے درمیان تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے۔

۱۸۱۵ء

نپولین کا فرار

یورپ کے اتحادی فرانس کے مستقبل کو حل نہ کر سکے اور ان کے درمیان شدید اختلاف رونما ہوئے۔ اس موقع کو غنیمت جان کر نپولین جزیرہ ایلبا سے فرار ہو گیا اور فرانس جا کر اپنی حکومت دوبارہ قائم کر لی۔ اتحادیوں نے نپولین کے مقابلے کے لئے ایک بڑی فوج تیار کی اور فرانس پر حملہ کر دیا۔ دوسری طرف پرشیا نے بھی ایک علیحدہ فوج سے فرانس پر حملہ کر دیا۔ نپولین نے ان دونوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن ۱۸ جون ۱۸۱۵ء کو واٹرلو کی لڑائی میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نپولین ایک دفعہ پھر معزول کر دیا گیا اور سینٹ ہیلینا کے جزیرہ میں نظر بند کر دیا گیا جہاں وہ ۱۸۲۱ء میں فوت ہوا۔

۱۸۲۲ء

اردو کا پہلا اخبار

۲۷ مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتہ سے ہنری ہرونت نے اردو زبان کا ایک ہفت روزہ اخبار جاری کیا جس کا نام جام جہاں نما تھا۔ اس اخبار کو صحافت کی تاریخ میں اردو کا پہلا اخبار ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جام جہاں نما کے ایڈیٹر منشی سدا سکھ لعل تھے جبکہ اسے ولیم ہاپکنس پیٹرس اینڈ کمپنی شائع کرتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۴ء

چارلس دہم کی معزولی

۱۸۲۴ء میں لوئی دہم نے وفات پائی تو اس کے چھوٹے بھائی چارلس دہم نے عنان حکومت سنبھالی۔ چارلس دہم ایک انقلابی شخص تھا۔ اس نے ۱۸۲۵ء میں ایک ایسا قانون منظور کیا جس کی رو سے جن امراء کی جاگیریں انقلاب فرانس میں چھن گئی تھیں ان کا معاوضہ ان لوگوں سے پورا کیا جائے جن لوگوں نے حکومت کے تمسکات خرید رکھے تھے۔ یہ عموماً سرمایہ دار تھے۔ اپنے اقتدار کو مضبوط بنانے کے لئے چارلس دہم نے کلیسا کی بھرپور حمایت کی۔ ایک قانون منظور کیا جس کی رو سے مذہب کے خلاف جرائم کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی۔ پورے ملک میں سازشوں کا خاتمہ کرنے کے لئے خفیہ انجمنیں قائم کی گئیں۔ چارلس نے ۱۸۲۷ء میں انتخابات کروائے تو آزاد خیالوں نے اکثریت حاصل کر لی جن کا بادشاہ سے ٹکراؤ ہو گیا۔ چارلس دہم نے پارلیمنٹ توڑ کر دوبارہ انتخاب کروائے تو پھر اکثریت بادشاہ کے مخالفین کی تھی۔ اسی کشمکش نے ۱۸۳۰ء کے انقلاب کا راستہ ہموار کیا۔ مخالفین نے بغاوت شروع کر دی جو طاقت پکڑتی گئی۔ جولائی ۱۸۳۰ء میں باغیوں نے پیرس پر قبضہ کر لیا اور چارلس دہم کو معزول کر کے لوئی فلپ کو نیا بادشاہ بنا دیا۔

۱۸۲۵ء

نکولس اول کا دور حکومت

۱۸۲۵ء میں الیگزانڈر زار روس نے وفات پائی۔ اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اس لئے اس کے بھائی کانسٹنٹائن کو بادشاہ بنا دیا گیا جس سے بڑی بدنظمی پھیلی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر شمالی انجمن نے فوجی بغاوت کر دی جو کہ ناکام رہی۔ اس کے بعد نکولس کی بادشاہی کا اعلان کیا گیا۔ اس کے دور حکومت میں ایران نے روس کے کوہ قاف کے علاقے پر حملہ کر دیا لیکن شکست کھائی۔ ترکی سے جنگ ہوئی جس میں روس نے فتح حاصل کی اور دریائے ڈینیوب کے علاوہ بحیرہ اسود کے مشرقی کنارے پر بھی اپنا قبضہ قائم کر لیا۔ اس کے بعد پولینڈ نے روسی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی جسے سختی سے کچل دیا گیا۔ آزاد خیالوں کو سختی سے دبا دیا گیا۔ سنسر بٹھا دیے گئے۔ پابندیاں قائم کر دی گئیں۔ اندرونی استحکام کے بعد وسعت پذیری کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا۔ وسط ایشیا میں پیش قدمی شروع کی اور کرغستان کا علاقہ فتح کر کے ترکستان کے علاقے پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھائی کردی گئی۔

۱۸۲۵ء

روئے زمین پر ریلیں دوڑتی ہیں

۲۷ ستمبر ۱۸۲۵ء وہ تاریخی دن تھا جب روئے زمین پر پہلی بار ریل گاڑی چلی۔ انگلستان میں اسٹوکٹن سے ڈارلنگٹن تک دنیا کی پہلی باقاعدہ ریلوے لائن کا آغاز ہوا۔ اس ریلوے لائن کی لمبائی دس میل تھی جس پر جارج اسٹیفن سن کے بنائے ہوئے انجن ''ایکٹو'' نے ۳۴ ڈبوں کو پیچھے باندھ کر اپنے پہلے سفر کا آغاز کیا۔ ان میں چھ ڈبوں میں آٹا اور کوئلہ لدا ہوا تھا۔ ایک ڈبے میں کمپنی کے ڈائریکٹر کے بیوی بچے، ۲۱ ڈبوں میں عام مسافر سوار تھے۔ اس کی رفتار ۱۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ اس گاڑی میں اندازاً چار سو کے لگ بھگ افراد سوار تھے۔

۱۸۲۶ء

دنیا کی پہلی ماچس

جان واکر نے گندھک اور انٹی منی ٹرائی سلفائیڈ پر مبنی ماچس بنائی جسے عام سطح پر رگڑ کر آگ جلائی جا سکتی تھی۔ یہ دنیا کی پہلی ماچس تھی۔ ۱۸۲۹ء میں سیموئل جونز نے اسے مزید بہتر بنایا۔ اسے اس وقت سوسی خر کہا جاتا تھا۔ آج کل استعمال ہونے والی سیفٹی ماچس ۱۸۶۴ء میں انگلینڈ کے ایک انجینئر الیگزینڈر لیگر مہ نے بنائی تھی۔

۱۸۲۶ء

اولین تصویر کھینچی گئی

۱۸۲۶ء میں فرانسیسی موجد جوزف نالسفورنیپسے نے دنیا کی پہلی تصویر کھینچی۔ اس تصویر میں ایک صحن کی منظر کشی کی گئی تھی۔ اس تصویر کے کھینچنے میں آٹھ گھنٹے لگے تھے۔ تین برس بعد جوزف کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اس کا ہم خیال تھا اور عرصے سے تصویر کشی میں کامیابی حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ جوزف کا جلد ہی انتقال ہو گیا تاہم ڈیکورے نے فوٹوگرافی کی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا۔

۱۸۲۷ء

بیتھوون لڈوگ کی وفات

عظیم جرمن موسیقار لڈوگ بیتھوون نے وفات پائی۔ بیتھوون ۱۷۷۰ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ موزارٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں آسٹریا کے دارالحکومت ویانا چلا آیا اور ہیڈن سے موسیقی کی تعلیم حاصل کی اور پیانو نواز کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی۔ موت سے پانچ سال پہلے بالکل بہرہ ہوگیا۔ اسی حالت میں موسیقی کی آخری سمفونی ترتیب دی۔ تخلیقات میں نو سمفونیاں، پانچ پیانو کے نغمے، ایک وائلن کا درد بھرا گیت، پیانو والے آرکسٹرا کے اکیس راگ اور بے شمار چھوٹے چھوٹے گیت اور نغمے شامل ہیں۔ لڈوگ بیتھوون کا شمار تاریخ کے چند ہی بڑے موسیقاروں میں ہوتا ہے۔

۱۸۲۹ء

یونان کی جنگ آزادی

یونان پر سلطنت عثمانیہ کا قبضہ تھا۔ ۱۸۲۱ء میں یونان نے بغاوت کر دی۔ یورپ کی تمام عیسائی ریاستوں نے خاص طور پر برطانیہ نے اس کی حمایت اور مدد کی۔ اس انقلاب کی قیادت اس گروہ نے کی جسے عموماً جزائری یونانی کہتے تھے۔ یہ بحیرہ ایجر کے جزیروں اور بندرگاہوں کے تاجر تھے جو مشرق قریب کی تجارت پر چھائے ہوئے تھے اور انہوں نے وی آنا، مارسائی، لندن اور آڈیسہ میں کامیاب تجارتی چوکیاں قائم کر لیں تھیں۔ ان لوگوں کی سازش پر بغاوت تیار ہوئی۔ اکتوبر ۱۸۲۷ء میں روس، برطانیہ اور فرانس کے مشترکہ بیڑے نے ترکی اور مصر کے اُن جہازوں کو ڈبو دیا جو مغربی یونان میں نوازینو کے مقام پر موجود تھے۔ ۱۸۲۹ء میں معاہدہ ادرنہ ہوا۔ اس میں روس کو براہ راست ترکی کا کچھ حصہ دے دیا گیا۔ مدت تک کشمکش جاری رہی پھر یورپی طاقتوں نے ایک معمولی سی خود مختار یونانی ریاست رسمی طور پر تسلیم کر لی لیکن پھر بھی یونانیوں کی ایک بڑی آبادی سلطنت عثمانیہ میں رہی۔

۱۸۳۰ء

الجزائر پر فرانسیسی قبضہ

اپریل ۱۸۲۷ء میں فرانس اور الجزائر کے درمیان گیہوں کی فراہمی پر اختلاف ہوگیا۔ مذاکرات کے دوران الجزائر کے حکمران دائی حسین نے فرانسیسی نمائندے کو غصے سے ایک چھڑی ماردی جس پر فرانس نے بہانہ بنا کر الجزائر کے خلاف جنگی کاروائی شروع کر دی۔ فرانسیسی بحریہ نے تین سال تک الجزائر کی بندرگاہ کا محاصرہ کیے رکھا اور جون ۱۸۳۰ء میں فرانس نے ۳۷ ہزار فوج الجزائر پر جنگ کشی کے لئے روانہ کر دی جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تھوڑے ہی عرصے میں الجزائر پر قبضہ کر لیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں دہران، بجایہ، بونا اور دوسرے ساحلی علاقے بھی فرانس کے قبضے میں چلے گئے۔ اس طرح الجزائر پر فرانسیسی قبضہ مستحکم ہو گیا۔

۱۸۳۰ء

ہالینڈ میں انقلاب

نپولین کی شکست کے بعد ہالینڈ بلجیم کو متحد کر دیا گیا اور ولیم اورینج کوان کا مشترکہ حکمران بنا دیا گیا۔ دونوں ملکوں کے درمیان روایات، عادات، مذہب اور مزاج کے اختلافات تھے۔ ولیم ان اختلافات کو ختم نہ کر سکا۔ حکومت میں ہالینڈ کے افسروں کی تعداد زیادہ تھی۔ ان حالات کا نتیجہ یہ نکلا کہ اہل بلجیم میں علیحدگی پسند رجحانات نے زور پکڑا۔ ۲۵ جولائی ۱۸۳۰ء کو آزادی کی انقلابی تحریک شروع ہوئی۔ بروسلز میں فوج اور مزدوروں کے درمیان ایک جنگ ہوئی۔ ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۰ء کو آزادی کا اعلان کر دیا گیا اور ایک عارضی حکومت کا قیام عمل میں آیا اور قومی نمائندوں کو دستور بنانے کی دعوت دے دی گئی۔

۱۸۳۱ء

سید احمد بریلویؒ کی شہادت

چھ مئی ۱۸۳۱ء کو سید احمد بریلویؒ اپنے ہزاروں ساتھیوں اور مشیر خاص شاہ اسمٰعیلؒ سمیت بالاکوٹ کے مقام پر کشمیر جاتے ہوئے سکھوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ پنجاب میں سکھوں نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ آپ نے سکھوں کے خلاف جہاد کا ارادہ کیا۔ شروع میں مجاہدین کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ بعد میں سید احمد بریلویؒ نے کشمیر کو مرکز جہاد بنانے کا فیصلہ کیا اور جب آپ مجاہدین کے ہمراہ کشمیر جا رہے تھے تو افغانوں نے سکھوں کو ان کی روانگی کی اطلاع دے دی۔ سکھوں نے ان پر بے خبری میں حملہ کیا اور ان کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا۔

۱۸۳۱ء

ہیگل نے وفات پائی

۱۸۳۱ء میں مشہور عالم جرمن فلسفی ہیگل نے وفات پائی۔ ہیگل ۱۷۷۰ء میں سٹگارٹ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ جرمن ریاست دورٹم برگ میں محکمہ مالیات میں ایک معمولی عہدے پر تھا۔ باپ نے ہیگل کی تربیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے اچھے انداز سے کی اور اس کے علمی ذوق وشوق کو پنپنے دیا۔اوائل عمر میں ہیگل نے دینیات، تاریخ، فلسفہ اور جرمن کلاسیکی ادب کا وسیع مطالعہ کیا۔۱۷۹۳ء میں وہ ٹوبن جین میں فارغ التحصیل ہوگیا۔۱۸۰۱ء میں ہیگل جینا پہنچ گیا اور ۱۸۰۳ء میں وہاں کی یونیورسٹی میں درس دینے لگا۔بعد میں سوئٹزرلینڈ اور فرینک فرٹ میں چند درسگاہوں میں بھی استاد رہا۔۱۸۰۶ء میں نارن برگ میں جمینا زیم کا ڈائریکٹر رہا اور ۱۸۱۶ء میں ہیڈل برگ یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر مقرر ہوا۔مشہور جرمن فلسفی نٹیشے کی وفات کے بعد اس کی جگہ برلن یونیورسٹی میں فلسفے کا استاد مقرر ہوا۔ ہیگل نے فلسفہ، جمالیات، منطق، مابعدالطبیعیات اور جدلیات پر بہت سے مقالے اور کتابیں تصنیف کیں۔۱۸۳۲ء میں اس کی وفات کے بعد اس کے چند طالب علموں نے مل کر اس کی تمام تصنیفات کو اکٹھا کیا اور انیس جلدوں میں شائع کیا۔

۱۸۳۱ء

یوتھ اٹلی

۱۸۳۱ء میں اٹلی میں نوجوانوں کی ایک تنظیم کی بنیاد رکھی گئی جس کا نام یوتھ اٹلی تھا۔اس تنظیم کا بانی رہنما ایک نوجوان اطالوی مفکر جوزف میزینی تھا۔اس تنظیم کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اٹلی کو آزاد کروایا جائے اور جمہوری عمل کی بنیاد رکھی جائے تاکہ جمہوریت قائم ہوسکے۔اسی طرح آہستہ آہستہ پورے مشرقی یورپ میں اس فکر کو عام کر کے ایک وفاقی ریاست قائم کر دی جائے۔حکومت اٹلی نے میزینی کو جلاوطن کر دیا۔اس طرح اس نے یورپ میں جگہ جگہ اپنی تنظیم کے مراکز قائم کر لئے۔تاہم انقلاب برپا کرنیکا جو منصوبہ اس کے پاس تھا وہ کامیاب نہ ہوسکا۔لیکن اس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ یورپ میں بہت سی جمہوری تحریکیں پیدا ہوگئیں۔آگے چل کر انہیں تحریکوں کا جمہوریت کے پنپنے میں اہم کردار رہا۔

۱۸۳۳ء

مزدوروں کی اصلاحات

۱۸۳۳ء میں انگلستان میں مزدوروں کی سہولت کے لئے ایک اصلاحاتی قانون منظور کیا گیا۔اس قانون کے مطابق کارخانوں میں ۹ سال سے کم عمر کے بچوں کو ملازم رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔۹ سال سے ۱۳ سال تک کے بچوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اڑتالیس گھنٹے فی ہفتہ کام لینے کی اجازت دی گئی۔تیرہ سے اٹھارہ سال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نوجوانوں کے لئے فی ہفتہ ۶۹ گھنٹے مقرر کئے گئے۔ تیرہ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے یہ قانون بھی منظور کیا گیا کہ روزانہ دو گھنٹے ان کو تعلیم بھی دی جائے گی۔ ان قوانین کے منظور ہونے سے اس دور میں انگلستان میں ٹریڈ یونین کی تحریک کو بہت فروغ ملا۔

۱۸۳۴ء

بریل سسٹم متعارف ہوا

فرانس کے ایک نابینا استاد لوئی بریل نے نابیناؤں کے لئے پڑھنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ اس طریقہ میں ابھرے ہوئے الفاظ ہوتے ہیں جنہیں چھوکر پڑھا جاتا ہے۔ دراصل یہ حروف نہیں ہوتے بلکہ چھ نقطوں کی مدد سے حروف کی اور ہندسوں کی علامتیں بنائی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار کا نام لوئی بریل کے نام پر بریل سسٹم رکھ دیا گیا۔ لوئی بریل ۱۸۰۹ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۵۲ء میں وفات پائی۔ وہ پیرس کے ایک سکول میں استاد تھا۔

۱۸۳۷ء

پوشکن کی ڈوئل میں ہلاکت

الیگزینڈر سرگے یچ پوشکن مشہور روسی انقلابی شاعر تھا۔ ۱۷۹۹ء میں ماسکو میں پیدا ہوا۔ غریبوں کے حقوق کی خاطر کئی بار جلاوطن اور قید ہوا۔ زندگی بدحالی کا شکار رہی۔ بیوی کی بیوفائی نے اسے بیوی کے محبوب سے ڈوئل پر آمادہ کیا۔ آٹھ فروری ۱۸۳۷ء کو ڈوئل میں مخالف کی گولی کا نشانہ بن گیا اور مارا گیا۔

۱۸۳۷ء

وکٹوریہ برطانیہ کی ملکہ بنی

ولیم چہارم کی وفات کے بعد ۳۰ جون ۱۸۳۷ء کو اس کی بھتیجی وکٹوریا ملکہ برطانیہ بنی۔ ملکہ وکٹوریہ تعلیم یافتہ اور ذہین تھی۔ وکٹوریہ نے ۶۴ سال حکومت کی۔ وکٹوریہ کے عہد میں برطانیہ کی سلطنت اوج کمال پر پہنچ گئی۔ سلطنت برطانیہ کے بارے میں کہا جانے لگا کہ اس سلطنت کی حدود میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے اہم واقعات یہ ہیں: ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادئ ہند، جنگ کریمیا میں فتح، مصر پر برطانیہ کا قبضہ ہوا۔ ملکہ وکٹوریہ کو قیصرۂ ہند کا لقب بھی دیا گیا۔ ملکہ وکٹوریہ نے ۱۹۰۱ء میں وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳۷ء

ملکہ وکٹوریہ

۲۰ جون ۱۸۳۷ء کو انگلستان کے بادشاہ ولیم چہارم نے وفات پائی۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے اس کے بعد اس کی بھتیجی وکٹوریہ ملکہ برطانیہ بنی۔ جس کی عمر اس وقت صرف اٹھارہ سال تھی۔ ملکہ وکٹوریہ ولیم کے چھوٹے بھائی ڈیوک آف کینٹ کی بیٹی تھی۔ ملکہ وکٹوریہ نے اس دور کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی جبکہ اس کی تربیت بھی بہت اچھی ہوئی تھی۔ عموماً اپنی مرضی سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتی تھی اور اس سلسلے میں وزیروں کی رائے کی قدر نہ کرتی تھی۔ ۱۸۴۰ء کو ملکہ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار سے شادی کر لی۔ پارلیمنٹ نے ملکہ کے شوہر کو پرنس کانسرٹ کا خطاب دیا اور تیس ہزار پاؤنڈ کی سالانہ تنخواہ اس کیلئے مقرر کی۔

۱۸۳۹ء

چارٹسٹوں کی تحریک

۱۸۳۹ء کے اوائل میں چارٹسٹوں کی تحریک نے زور پکڑا۔ اس تحریک کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ انگلستان میں ٹریڈ یونین توقع کے برخلاف ناکام ہوگئی تھی اور برطانوی وہگ پارٹی نے ٹریڈ یونین کو کامیاب بنانے کے لئے جو اصلاحات کی تھیں ان سے مزدوروں کی مجموعی حالت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا۔ اس صورتحال میں لندن میں انجمن بنائی گئی جس نے اپنی سفارشات مرتب کر کے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیں جس کے مطالبات یہ تھے کہ ہر بالغ کو حق رائے دہی ملے، ووٹ بیلٹ کے ذریعے ہوں، ممبروں کو مشاہرے ملنے چاہئیں، تمام حلقہ ہائے انتخاب برابر ہوں اور ہر سال انتخابات ہونے چاہئیں تاکہ برطانیہ کے غریب عوام کے حقوق کی پاسداری کرنے میں آسانی ہو۔ تاہم پارلیمنٹ نے یہ چارٹر مسترد کر دیا جس پر جگہ جگہ ہنگامے ہوئے۔

۱۸۴۰ء

آئرلینڈ میں قحط

۱۸۴۰ء میں آئرلینڈ میں قحط پڑ گیا۔ آئرستانیوں کے نزدیک اس قحط کی وجہ انگلستانیوں کی غلط اور جابرانہ پالیسیاں تھیں۔ چنانچہ آئرلینڈ کے نوجوانوں نے یوتھ آئرلینڈ پارٹی کے نام سے ایک جماعت تشکیل دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالی۔ ولیم سمتھ اوبرن اس کا رہنما تھا۔ یہیں سے آئر لینڈ میں ایک انقلابی تحریک پیدا ہوئی جو رفتہ رفتہ آزادی کی تحریک میں تبدیل ہوگئی۔ ۱۸۴۸ء میں یورپ کے مختلف ملکوں میں ہنگامے ہوئے تو آئرستانیوں نے بھی پٹریری کی بغاوت کا انتظام کیا۔ یہ بغاوت کسانوں اور کاشت کاروں کے عدم تعاون اور بدانتظامی کا شکار ہو کرنا کام ہوگئی۔

۱۸۴۰ء

پہلے ڈاک ٹکٹ کا اجراء

یکم مئی ۱۸۴۰ء کو حکومت برطانیہ نے دنیا کے دو اولین ڈاک ٹکٹوں کا سیٹ جاری کیا۔ ان میں سے ایک ڈاک ٹکٹ سیاہ رنگ کا تھا، اس کی قیمت ایک پینی تھی جبکہ دوسرا نیلے رنگ کا تھا اور اس کی قیمت دو پینی تھی۔ دونوں ڈاک ٹکٹوں پر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ ان کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کیونکہ پہلے مکتوب الیہ محصول ڈاک ادا کیا کرتا تھا۔ محصول ڈاک سے بچنے کے لئے خط لکھنے والا خط کے کونے پر کوئی مخصوص نشان لگا دیا کرتا تھا جس سے اس کی خیر خیریت یا پریشانی کا پتہ چل جاتا تھا۔ مکتوب الیہ اس مخصوص نشانی کو دیکھتے ہی خط لینے یا نہ لینے کا فیصلہ کرتا۔ اگر ضرورت ہوتی تو لے لیتا ورنہ خط واپس کر دیتا جس سے ڈاک کے ادارے کو بہت نقصان ہوتا۔ ان ڈاک ٹکٹوں کے جاری ہونے سے ڈاک کے نظام میں انقلاب برپا ہوگیا۔

۱۸۴۲ء

جراحی میں ایتھر کا پہلا استعمال

امریکی ریاست جارجیا میں ڈاکٹر کرافورڈ لونگ نے ۳۰ مارچ ۱۸۴۲ء میں ایک شخص کی رسولی کا آپریشن کیا۔ آپریشن میں رسولی کی جگہ کو سُن کرنے کے لئے پہلی بار ایتھر کا استعمال کیا۔ آپریشن کامیاب ہوا اور مریض کو اس دوران کوئی تکلیف بھی نہ ہوئی۔ اس سے پہلے ایتھر ایک عام نشہ آور شے کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

۱۸۴۴ء

برقی تار کی ایجاد

برقی تار کی ایجاد کے سلسلے میں پہلے بھی کئی سائنسدان کوشش کر چکے تھے جن میں کچھ تو بالکل ہی ناکام ہوگئیں جبکہ کچھ نے کسی حد تک کامیابی حاصل کی لیکن ۲۴ مئی ۱۸۴۴ء کو مشہور موجد سموئیل مورس نے پہلے کامیاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برقی تار کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ اس نے واشنگٹن ڈی سی سے ۴۰ میل دور بالٹی مور تک اپنے کوڈ کے ذریعے سے ایک پیغام بھیجنے کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ پیغام کے الفاظ یہ تھے: What hath God wrought

سموئیل مورس کی اس ایجاد کے بعد حکومت امریکہ نے اس کی سرپرستی کا اعلان کر دیا جس کے باعث کچھ ہی عرصے میں مورس کوڈ کے ذریعے پیغام رسانی جلد ہی ساری دنیا میں مقبول ہو گئی۔ سموئیل جانسن ۱۷۹۱ء میں پیدا ہوا۔ اس نے ۱۸۷۲ء میں وفات پائی۔

۱۸۴۵ء

سکھوں کی پہلی جنگ

۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ نے انتقال کیا۔ رنجیت سنگھ جب تک زندہ رہا انگریزوں سے اس کے دوستانہ تعلقات قائم رہے۔ افغانستان کی پہلی جنگ میں اس نے انگریزوں کا ساتھ بھی دیا لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کے جانشینوں کے درمیان گدی کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ فوج خودسر ہو گئی۔ ۱۸۴۵ء میں سکھ فوج نے دریائے ستلج عبور کر کے برطانوی علاقے پر حملہ کر دیا۔ انگریزوں نے جوابی حملہ کیا اور بھرپور جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ کا اختتام سبراؤں میں ہوا جہاں سکھوں کو شکست ہوئی اور انگریزوں نے لاہور پر قبضہ کر لیا۔ سکھوں سے ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے سکھوں کو ستلج پار کا سارا علاقہ انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا جس میں کشمیر کی ریاست بھی شامل تھی۔

۱۸۴۶ء

پوپ پائس نہم

۱۸۴۶ء میں پائس نہم پوپ بنا۔ اس کے بارے میں شروع میں یہ سوچا جاتا تھا کہ یہ قدامت پسندی کا راستہ چھوڑ کر ترقی پسندی کی راہ پر چلے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔ ۱۸۴۸ء میں جب آسٹریا کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی تو پوپ پائس نہم نے غیر جانب داری کا اعلان کیا۔ اس پر اطالیوں نے اس پر غداری کا الزام لگا دیا۔ پوپ اپنی جان بچانے کے لئے رومہ سے بھاگ گیا۔ ۱۸۵۰ء میں واپس آیا۔ اٹلی میں اتحاد کے بعد پاپائیت کی جاگیریں بھی ختم کر دی گئی تھیں۔ اگرچہ اٹلی کی حکومت نے پوپ کو زیادہ سے زیادہ حقوق، شاہی اعزاز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سالانہ وظیفہ سے نوازا لیکن پائس اس پیشکش کو ٹھکراتا رہا اور اس دور میں بھی جمہوری، اشتراکی اور قوم پروری کی تحریکوں کے خلاف فرمان جاری کرتا رہا۔ اس کا کہنا تھا کہ سائنس اور ثقافت کی تعلیم پاپائیت کے زیر نگرانی ہونی چاہئے، دوسرا عقیدے کے معاملہ میں لوگوں کو مذہبی آزادی ہرگز نہیں دینی چاہئے اور رواداری کا برتاؤ بالکل نہیں کرنا چاہئے۔

۱۸۴۶ء

نیپچون دریافت ہوا

۲۳ ستمبر ۱۸۴۶ء کو نظام شمسی کا آٹھواں سیارہ دریافت ہوا۔ چونکہ اس کی روشنی سبز رنگ کی تھی اور سبز رنگ کی مشابہت عموماً سمندر سے دی جاتی ہے اس لئے ماہرین نے اس کا نام سورج دیوتا کے نام پر نیپچون رکھ دیا۔ یہ پہلا سیارہ تھا جسے براہ راست دیکھنے کے بجائے ریاضیاتی حساب کتاب کے عمل سے اس کے مدار اور گردش کا تعین کیا گیا۔ پھر معلوم شدہ مقام پر طاقتور دوربینیں نصب کر دی گئیں۔ بالآخر یہ نیا سیارہ دریافت ہوا۔

۱۸۴۶ء

کشمیر کی فروخت

۱۸۴۶ء میں انگریزوں نے پنجاب میں سکھ حکومت کا خاتمہ کر دیا اور تاوان کے طور پر پچاس لاکھ روپے اور دریائے بیاس تک کا سارا پنجاب لے لیا اور اس میں سے کشمیر کا علاقہ مہاراجہ گلاب سنگھ کو جو جموں کا مہاراجہ تھا، ۷۵ لاکھ روپے کے عوض فروخت کر دیا۔ اس طرح جموں کے علاوہ کشمیر کا علاقہ بھی گلاب سنگھ کی ریاست میں شامل ہو گیا۔

۱۸۴۶ء

امریکہ میکسیکو جنگ

میکسیکو کے خلاف امریکہ کو بہت سی شکایتیں تھیں جبکہ اپنی طرف سے میکسیکو سمجھتا تھا کہ امریکہ نے ٹیکساس کو اپنے ساتھ بلاوجہ ملا لیا ہے۔ امریکہ نیو میکسیکو کے علاقہ کو ہتھیانا چاہتا تھا۔ ٹیکساس اور نیو میکسیکو دونوں ریاستیں میکسیکو کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔ لہٰذا ان دونوں ریاستوں کے متحدہ ریاستوں میں شامل ہونے پر امریکہ اور میکسیکو میں ٹھنی ہوئی تھی۔ امریکہ اس مسئلہ کو مذاکرات سے حل کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میکسیکو کو نیو میکسیکو کے خریدنے کی بھی پیشکش کی لیکن بے سود۔ اس طرح ۱۸۴۶ء میں دونوں ریاستوں میں جنگ چھڑ گئی۔ امریکی فوجوں نے میکسیکو کے شہر پر قبضہ کر لیا اور بحرالکاہل میں کیلیفورنیا کی بندرگاہوں پر بھی اپنا قبضہ کر لیا۔ اس پر میکسیکو مصالحت پر آمادہ ہوا۔ یوں نیو میکسیکو اور کیلیفورنیا ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے عوض امریکہ کو دے دیے گئے۔

۱۸۴۷ء

اردو کا پہلا ماہنامہ

۱۸۴۷ء میں اردو کے اولین ماہنامے ''خیر خواہ ہند'' کا اجراء ہوا۔ یہ رسالہ دہلی سے شائع ہوتا تھا اور ناشر کا نام مولوی محمد باقر تھا۔ اس کے ایڈیٹر کا نام ماسٹر رام چندر تھا۔ دو شماروں کے بعد اس کا نام تبدیل کر کے ''محبّ ہند'' رکھ دیا گیا۔

۱۸۴۷ء

کمیونسٹ لیگ کی پہلی کانگریس

۱۸۴۷ء میں کمیونسٹ لیگ کی پہلی کانگریس لندن میں منعقد ہوئی۔ اس کانگریس کا روح رواں کارل مارکس تھا لیکن مالی دشواریوں کے باعث وہ اس کانگریس میں شریک نہ ہو سکا۔ البتہ برسلز کے کیمونسٹوں کی نمائندگی ولیم وولف نے کی اور پیرس کے کیمونسٹوں کی نمائندگی فریڈرک اینگلز نے کی۔ اینگلز نے خاص طور پر نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کی کوششوں کی وجہ سے اس لیگ کے قواعد و ضوابط اور منشور کو تیار کیا گیا اور تنظیم کا نام کمیونسٹ لیگ رکھا گیا۔ لیگ کے پرانے نعرے تمام "انسان بھائی بھائی ہیں" کی جگہ "تمام ملکوں کے محنت کشو ایک ہو جاؤ" کا نیا نعرہ اپنایا گیا۔ اسی کانفرنس میں اینگلز نے مجلس عاملہ کی طرف سے (Confession of faith) کا نظریہ پیش کیا۔ یہ نظریہ تاریخ کے مادی نظریے کے مطابق سوشلسٹ پروگرام تھا۔ کانفرنس نے اس نظریہ کا بغور مطالعہ کیا اور طے پایا کہ اس کو تنظیم کی مختلف شاخوں کے پاس بحث و مباحثہ اور غور و خوض کے لئے روانہ کر دیا جائے۔

۱۸۴۷ء

امیر عبدالقادر کی شکست

الجزائر کو فرانس کے تسلط سے آزاد کروانے کے لئے الجزائری عوام نے ایک مزاحمتی تحریک شروع کی جس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانی رہنما امیر عبدالقادر الجزائری تھے۔عبدالقادر ۱۸۰۸ء میں الجزائر میں ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مکہ معظمہ چلے گئے۔اس سفر کے دوران بغداد، دمشق اور قاہرہ سے تعلیم حاصل کی۔بعد میں الجزائر چلے آئے۔اس زمانے میں الجزائر کے اندر مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم تھیں جو آپس میں لڑتی رہتی تھیں۔عبدالقادر نے ان تمام ریاستوں کے آپس کے اختلافات کو ختم کرایا اور ان کو فرانس کے خلاف متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی ترغیب دی۔ان تمام قبائلی ریاستوں نے ۱۸۳۲ء میں عبدالقادر کو اپنا امیر مقرر کر لیا اور فرانس کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ابتداء میں فرانسیسی فوجوں کو کئی شکستیں دیں جس پر فرانس نے عبدالقادر کو مغربی الجزائر کا امیر تسلیم کر لیا لیکن جلد ہی فرانس نے عبدالقادر پر دوبارہ بڑا حملہ کیا۔فرانسیسی فوجوں کی کثرت اور جدید اسلحہ کی وجہ سے ۱۸۴۷ء میں عبدالقادر کی فوجوں کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔الجزائر کی تاریخ میں عبدالقادر کو بہت بڑا مقام حاصل ہے۔انہوں نے افرادی قوت اور وسائل کی کمی کے باوجود جس بہادری سے فرانسیسیوں کا پندرہ سال تک مقابلہ کیا اس کی کم ہی مثالیں ملتی ہیں۔

۱۸۴۸ء

یورپ میں انقلاب کی نئی لہر

کمیونسٹ مینی فیسٹو کی اشاعت کے چند ہی روز گزرنے کے بعد یورپ کے اندر انقلاب کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی جس نے یکے بعد دیگرے کئی بڑی بڑی تبدیلیوں کا بنیادی آغاز شروع کر دیا۔پیرس میں مزدوروں اور طالب علموں نے حکومت کے غیر جمہوری رویوں کے خلاف مظاہرے شروع کر دیے۔ہنگامی حالات پیدا ہونے پر بادشاہ نے فوج طلب کر لی لیکن فوج بھی ان حالات کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی۔بادشاہ لوئی فلپ کو تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔فرانس میں دوبارہ جمہوریت نافذ ہوگئی۔آسٹریا کے دارالحکومت میں بغاوت پھوٹ پڑی۔وزیراعظم میٹرنک کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ہنگری میں انقلاب آگیا۔جرمنی میں کئی ریاستوں میں مزدوروں نے بغاوت کر دی۔کاشتکاروں نے زمینداروں کے محلات میں آگ لگا دی۔رہن اور قرضوں کے کاغذات کو جلا دیا۔بیگار اور لگان دینے سے انکار کر دیا۔بادشاہ فریڈرک ولیم نے لوگوں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وزارت کو برطرف کر دیا اور ایک لبرل سیاستدان کو وزیراعظم مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ نئی آئین ساز اسمبلی کے انتخابات ایک ماہ کے اندر کروائے جائیں گے۔آسٹریا نے چیکوسلواکیہ کی خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختاری تسلیم کر لی۔ اٹلی کے شہریوں نے آسٹریا کی فوج کو مار بھگایا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا یورپ میں غیر جمہوری حکومتوں کے دن پورے ہو گئے ہیں اور ہر ملک کمیونسٹ انقلاب کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ کمیونسٹ مینیفیسٹو کی اشاعت نے یورپ کے لوگوں کو ایک شاندار مستقبل سے آگاہ کیا جس کے لئے وہ کسی بھی قسم کی قربانی دینے کو تیار تھے۔ یورپ میں پیدا ہو جانے والے اس طویل سیاسی اور معاشی بحران کا نتیجہ یورپ میں جاگیردارانہ سماج بورژوا طبقہ اور آمریت کی لحہ بہ لحہ موت پر منتج ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی معاشی، سیاسی اور معاشرتی قباحتوں کی شکل میں نکلا۔

۱۸۴۸ء

فرانس میں انتخابات

فرانس ایک عرصے سے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ جون ۱۸۴۸ء میں نہایت بڑے پیانے پر فسادات ہوئے۔ مجبوراً ایک فوجی جرنیل کو انتظامات سنبھالنے پڑے۔ انتخابات ہوئے اور نئی اسمبلی نے نیا دستور بنایا اور صدر کے انتخابات کا مرحلہ آیا۔ دو آدمی امیدوار تھے۔ ایک وہی فوجی جرنیل اور دوسرا نپولین بوناپارٹ کا بھتیجا لوئی نپولین۔ لوئی نپولین کامیاب ہوا اور صدر منتخب ہوا۔ خیال تھا کہ لوئی نپولین کی رہنمائی میں فرانس میں اصلاحات کا کام تیز ہو جائے گا مگر لوئی نپولین نے اپنی کابینہ میں قدامت پسند جمع کر لئے۔ انہوں نے اپنے اختیارات بڑھائے اور مزدور انجمنوں پر پابندی لگا دی۔ نپولین کے لئے خفیہ بغاوت کا منصوبہ تیار ہوا اور اسے صدارت سے ہٹا دینے کی قرارداد منظور کی گئی لیکن لوئی نپولین کو اس کا پہلے ہی پتہ چل گیا۔ اس نے سب کو گرفتار کر لیا اور جن لوگوں نے مسلح کاروائی کرنے کی کوشش کی انہیں توپوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ہزاروں باغیوں کو الجزائر جلاوطن کر دیا گیا۔ ۱۸۵۲ء میں لوئی نپولین نے اپنے اقتدار کو مستحکم کر کے بادشاہ بننے کا اعلان کر دیا۔

۱۸۴۸ء

اٹلی میں جنگ آزادی

اٹلی پر ایک عرصے سے آسٹریا کا قبضہ تھا۔ اطالوی اس قبضے کے سخت خلاف تھے۔ تاہم ان میں کوئی ایسی مضبوط تحریک نہ تھی جو اٹلی کی آزادی کا پروانہ ثابت ہوتی۔ "یوتھ اٹلی" نے تحریک آزادی کی بنیاد رکھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ۱۸۴۸ء میں آزادی کے لئے جنگ شروع ہوگئی۔ یہ جنگ سب سے پہلے سیلان میں شروع ہوئی۔ شہر کے اندر خونریز جنگ ہوئی۔ وینس کی جمہوریت نے آسٹریا سے آزادی کا اعلان کر دیا اور اپنی الگ عارضی حکومت بنالی۔ پیدماں نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ پوپ کی فوجوں نے بھی پیدماں کا ساتھ دیا۔ نیپلز میں یہ جنگ ناکام ہوگئی۔ پیدماں نے اپنی جنگ جاری رکھی۔ چند ایک مقامات پر اس نے واضح کامیابی حاصل کی لیکن بعض مقامات پر شکستیں کھائیں۔ اٹلی کے حکمران چارلز البرٹ نے برطانیہ و فرانس کی ثالثی قبول کر لی۔ اس طرح ۹ اگست ۱۸۴۹ء کو صلح نامے پر دستخط ہوئے۔ صلح نامے کے مطابق اسے تخت سے دستبردار ہونا پڑا اور اقتدار اپنے بیٹے کے حوالے کرنا پڑا۔

۱۸۴۹ء

سکھوں کی دوسری جنگ

سکھ سرداروں کو انگریزوں کی ماتحتی پسند نہ تھی۔ اسی لئے انہوں نے انگریز حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ نئے انگریز گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کو سکھوں کے خلاف جنگ کرنا پڑی۔ ۱۸۴۹ء میں جلیانوالہ کے مقام پر ایک بڑی جنگ ہوئی جس میں انگریزوں کو فتح ہوئی۔ ملتان پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا اور سکھ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ فیصلہ کن لڑائی گجرات میں ہوئی جس میں بھی سکھوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ برطانوی فوجوں نے افغانستان کی سرحدوں تک سکھوں کا پیچھا کیا۔ اس طرح پنجاب باقاعدہ طور پر انگریز سرکار کا حصہ بن گیا۔ سر جان لارنس اس کا پہلا چیف کمشنر مقرر ہوا۔

۱۸۵۰ء

ڈنمارک اور جرمنی میں جنگ

جرمنی کے دو صوبے شیلس وگ اور ہال سٹائن ڈنمارک کے قبضے میں تھے۔ ان صوبوں میں جرمن آبادی کی اکثریت تھی۔ ان صوبوں میں ڈنمارک کے قبضے کے خلاف بغاوت ہوئی اور باغیوں نے اپنی الگ آزاد حکومت قائم کر لی۔ برطانیہ اور روس اس مسئلے پر ڈنمارک کے ساتھ تھے۔ جرمنی نے ۲۸ اگست ۱۸۵۰ء کو ان صوبوں کو اپنے تصرف میں لانے کے لئے جنگ چھیڑ دی، تاہم پھر بیرونی مداخلت پر جنگ بندی ہوئی۔ جرمنی نے اس شرط پر جنگ بند کی کہ ڈنمارک اور جرمنی دونوں اپنی اپنی فوجیں ان صوبوں سے نکال لیں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک کمیشن عارضی طور پر انتظام سنبھال لے اور تصفیہ کرے۔ ڈنمارک اور فرینکفرٹ کی پارلیمنٹ میں اس فیصلے کے خلاف قراردادیں منظور ہوئیں اور جنگ دوبارہ شروع ہوگئی۔ ۲ جولائی ۱۸۵۰ء کو دونوں ملکوں کے درمیان دوبارہ صلح ہوئی جس میں دونوں فریقوں نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور یہ مسئلہ کچھ عرصے کے لئے منجمد کر دیا گیا۔

۱۸۵۲ء

ایشیا کا پہلا ٹکٹ

برصغیر کی ڈاک کی تاریخ میں یکم جولائی ۱۸۵۲ء کا دن ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن کراچی سے ایشیا کے پہلے ڈاک ٹکٹ کا اجرا ہوا۔ یہ ڈاک ٹکٹ جو سندھ ڈاک کے نام سے معروف ہوا، ایسٹ انڈیا کمپنی کے اہتمام سے جاری ہوا۔ اس کی قیمت نصف آنہ تھی اور اسے سرکلر شکل میں شائع کیا گیا تھا۔

۱۸۵۳ء

برصغیر میں پہلی ریل گاڑی چلی

۱۶ اپریل ۱۸۵۳ء کو برصغیر میں پہلی ریل گاڑی چلی۔ یہ ریل گاڑی بمبئی کے بوری بندر اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ اس میں چار سو مسافر سوار تھے۔ ریل گاڑی کا آغاز ۲۱ توپوں کی سلامی سے ہوا۔ ریل گاڑی نے ۲۱ میل کا فاصلہ ۵۷ منٹ میں طے کیا۔

۱۸۵۳ء

جنگ کریمیا

۱۸۵۳ء میں روس اور ترکی کے درمیان جنگ چھڑ گئی جسے جنگ کریمیا کہا جاتا ہے۔ روس سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کا بہانہ بنا کر ترکی پر حملہ آور ہوا لیکن درحقیقت وہ بحیرہ روم تک رسائی چاہتا تھا۔ برطانیہ اور فرانس نے بحیرہ روم پر اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے ترکوں کا ساتھ دیا اور کریمیا کے محاذ پر اپنی فوجیں ترکوں کی مدد کے لئے روانہ کر دیں۔ یہ جنگ تین برس تک جاری رہنے کے بعد معاہدہ پیرس پر اختتام پذیر ہوئی جس میں فریقین میں صلح ہوگئی۔ روس کو بدترین شکست کا سامنا کرتے ہوئے اپنے ناجائز مطالبات سے دستبردار ہونا پڑا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵۵ء

الیگزانڈر دوم روس کا بادشاہ بنا

نکولس اول کے انتقال پر اس کا بیٹا الیگزانڈر دوم روس کا بادشاہ بنا۔ اس نے ۱۸۶۱ء میں روسی کسان غلاموں کی آزادی کا قانون منظور کروا کر انہیں آزاد کر دیا۔ زمینداروں نے غلاموں کو آزادی تو دے دی لیکن زمین میں حصہ دار بنانے کو تیار نہ تھے۔ اس پر حکومت نے فیصلہ کیا کہ کسانوں کو حکومت خود زمین خرید کر دے گی جو کسانوں سے چالیس قسطوں میں وصول جائے گی۔ ان اقدامات کے باوجود صورتحال میں زیادہ تبدیلی نہ آئی اور انقلابی تحریک زور پکڑتی گئی۔ تین سال کے بعد اس طبقے نے ایک نئی تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا نام ادارہ جمہور تھا۔ اس انجمن کے ممبروں نے بڑے بڑے روساء اور فوجی سرداروں پر قاتلانہ حملے کیے۔ الیگزانڈر دوم پر بھی کئی قاتلانہ حملے ہوئے۔ ۱۸۸۱ء میں اسے ایک عوامی جگہ پر اسی تحریک کے چند سرکردہ افراد نے بم مار کر ہلاک کر دیا۔

۱۸۵۷ء

جنگ آزادیٔ ہند

جنگ آزادیٔ ہند کا آغاز ۱۸۵۷ء میں بنگال میں ڈمڈم اور بارک پور کے مقامات پر ہوا جب دیسی سپاہیوں نے گائے اور سؤر کی چربی سے بنے ہوئے کارتوسوں کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ انگریزی حکومت نے ان سپاہیوں کو برخاست کر دیا۔ یہ برخاست شدہ سپاہی سارے ملک میں پھیل گئے اور انگریزی حکومت کے خلاف لوگوں کو ابھارنے لگے۔

۹ مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ میں ایک رجمنٹ کے سپاہیوں کو جنھوں نے مذکورہ بالا کارتوس استعمال کرنے سے انکار کر دیا تھا، دس سال قید بامشقت کی سزا سنا دی گئی۔ سپاہیوں نے ان قیدیوں کو آزاد کروا لیا اور دہلی میں مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ انگریزوں کے جنرل نکلسن نے انگریز فوج کی مدد سے تقریباً چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ کیے رکھا۔ جنرل نکلسن اس لڑائی میں مارا گیا تاہم اپنوں کی غداری کے باعث دہلی پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا اور بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون بھیج دیا۔ دہلی میں ہزاروں لوگوں کا قتل عام ہوا۔ اس طرح جنگ آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور ہندوستان براہ راست برطانوی حکومت کے تحت آ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵۹ء

تیل کا پہلا کنواں

۲۷ اگست ۱۸۵۹ء کو دنیا کے پہلے تیل کے کنویں میں سے تیل نکالا گیا۔ یہ کنواں ایک ریٹائرڈ ریلوے کنڈ یکٹر ایڈرن لا رٹن ڈریک نے امریکی ریاست پینسلوانیا میں گیٹ سویل کے مقام پر کھدوایا تھا۔ اس کی کھدائی کا آغاز ۱۸۵۹ء کو ہوا تھا اور اسی سال ساڑھے انہتر فٹ کی گہرائی پر تیل برآمد ہو گیا تھا۔ دنیا میں تیل کے اس پہلے کنویں سے روزانہ اوسطاً آٹھ گیلن تیل نکالا جاتا تھا۔

۱۸۵۹ء

انواع النسل کی اشاعت

چارلس ڈارون کی مشہور زمانہ کتاب انواع النسل شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس نے ارتقاء کا نظریہ پیش کیا جس پر مذہبی حلقوں میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ اس نظریہ کے مطابق تمام جاندار ارتقاء کی منزلوں سے گزرنے کے بعد آج موجودہ شکلوں میں موجود ہیں۔ ڈارون کی یہ کتاب مذہب اور سائنس کے درمیان جھگڑے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ چارلس ڈارون یہودی تھا۔ ۱۸۰۹ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوا۔ ۱۸۸۲ء میں وفات پائی۔

۱۸۶۰ء

شوپنہار کی وفات

۱۸۶۰ء میں مشہور جرمن فلسفی شوپنہار نے وفات پائی۔ شوپن ہار ۱۷۸۸ء میں ڈان زگ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک تاجر تھا۔ جب شوپنہار پانچ برس کا تھا تو اس کے گھر والے سیاسی انتشار کی وجہ سے ہیمبرگ چلے گئے۔ ۱۸۰۷ء میں شوپنہار کے والد نے خودکشی کر لی جس نے شوپنہار پر ذہنی طور پر بہت گہرا اثر مرتب کیا جو اس کی وفات تک قائم رہا۔ مدرسے اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے اپنے نظریات بنانے شروع کئے۔ فلسفہ پر غیر معمولی حد تک دسترس حاصل کی۔ اس کا مقالہ (On The Four Fold Root of Sufficieat Reason) بے انتہا مقبول ہوا۔ اس مقالے کے بعد اس نے اپنی شاہکار کتاب لکھی جس کا نام (The world As Will and Idea) ہے۔ یہ کتاب اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں قبول عام حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ ۱۸۲۲ء میں اسے غیر سرکاری مدرس کی حیثیت سے برلن طلب کیا گیا اور مختلف یونیورسٹیوں میں فلسفے پر درس دیے جو خاصے مقبول ہوئے۔ اسی دور میں برلن میں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی۔ شوپن ہار اپنی جان بچانے کے لئے فرینکفرٹ چلا گیا اور اپنی زندگی کے بقایا سال یہیں بسر کیے۔

۱۸۶۱ء

اٹلی کا اتحاد

۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء کی انقلابی تحریکوں اور جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد یہ ثابت ہو چکا تھا کہ جب تک اٹلی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا رہے گا کبھی بڑی طاقت نہ بن سکے گا۔ اس طرح تمام اطالویوں کی توجہ اس پر مرکوز تھی کہ کسی طرح سے اٹلی کو متحد کیا جائے۔ اس کے لئے ایک بڑے انقلابی رہنما کی ضرورت تھی۔ زیادہ تر لوگوں کے نزدیک پیدماں اس کام کو بہتر طور پر کر سکتا تھا۔ تاہم اس زمانے میں پارلیمنٹ کے اندر ایک ایسے شخص کا ظہور ہوا جو اس منصوبے کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ اس شخص کا نام کاونٹ کاور تھا۔ کاور اس سے پہلے زراعت اور مالیات کا وزیر رہا تھا۔ اور ایک قابل سیاستدان تھا۔ ۱۸۵۶ء میں اٹلی میں ایک قومی انجمن بن گئی جس کا مقصد اٹلی کو متحد کرنا تھا۔ ۱۸۵۸ء میں یہ طے ہوا کہ اٹلی میں چار حکومتیں قائم کی جائیں۔ ایک شمالی اٹلی، دوسری وسطی اٹلی، تیسری نیپلز اور چوتھی رومہ کی اور فرانس کو سیوائے اور ویلنس کے صوبے دے دیے جائیں گے۔ آسٹریا نے اس منصوبے کی مخالفت کی اور جنگ شروع ہو گئی جس میں اٹلی کی فوجوں نے پیدماں کی رہنمائی میں فتح حاصل کی۔ ان تمام ریاستوں میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ جو علاقہ باغی ہوتا وہ اٹلی کے ساتھ اتحاد کا اعلان کر دیتا۔ مارچ ۱۸۶۱ء میں اٹلی کی بادشاہی کا اعلان ہوا۔ وکٹر ایمانیول پہلا بادشاہ بنا۔

۱۸۶۱ء

روس میں غلامی کا خاتمہ

زار روس الیکسنڈر دوم نے ایک قانون کی منظوری دی جس کے مطابق روس میں کسان غلاموں کو آزاد کر دیا گیا اور آئندہ کسی کو غلام کے طور پر برتنے سے ممانعت کر دی گئی تاہم اس قانون کا نفاذ کچھ اس طرح ہوا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمینداروں کے مفادات کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ کسانوں کو یقین تھا کہ غلامی کے خاتمے پر انہیں زمینوں میں معقول حصہ ملے گا لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ ان کو زمینوں کی قیمت ادا کرنا پڑی جو کہ خاصی نامناسب تھی۔ اور غلامی سے نجات کے معاوضے کے طور پر انہیں محض چھوٹے چھوٹے کھیت دے دیے گئے۔ کسانوں کو جتنی زمین ملی وہ ان کی ضرورتوں کے لئے قطعی ناکافی ثابت ہوئی۔ اور وہ اتنی ناقص تھی کہ کسانوں کو مجبوراً دوبارہ اپنے سابقہ مالکوں کے پاس ملازمت کرنا پڑی۔ اس طرح جو وہ رقم کماتے وہ لگان کی شکل میں یا قرضے کی ادائیگی کی شکل میں واپس ان کے مالکوں کو چلی جاتی۔

۱۸۶۱ء

ولیم اول جرمنی کا بادشاہ بنا

۱۸۶۱ء میں جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ولیم چہارم کو دماغی مریض قرار دے دیا گیا اور اس کے بھائی کو نائب السلطنت بنا دیا گیا جو ۱۸۶۱ء میں مستقل بادشاہ بن گیا۔ اس سے پہلے جرمنی کے اتحاد کی بہت سی کوششیں ہوئیں سابقہ بادشاہ فریڈرک ولیم جرمنوں کے اتحاد کا داعی تھا۔ اس نے ایک ایسی سکیم بنائی جو تمام جرمن ریاستوں کی کنفیڈریشن کے متعلق تھی۔ اس میں آسٹروی سلطنت کے مقبوضات بھی شامل تھے۔ مقصد یہ تھا کہ وسط یورپ میں ایک جرمن ریاستوں کا متحدہ بلاک بن جائے جس میں تمام جرمن علاقے شامل ہوں۔ یہ منصوبہ ولیم اول کے دور میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ولیم اول کے دور میں پرنس بسمارک نے جرمن اتحاد کے سلسلے میں بڑا نام کمایا۔ بسمارک نے سیاسی بساط پر اس دانش مندی اور سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کیا جس کے نتیجے میں جرمن سلطنت کا دائرۂ اقتدار وسیع تر ہو گیا۔ یہاں تک کہ نئی جرمن سلطنت معرض وجود میں آ گئی۔

۱۸۶۱ء

امریکی خانہ جنگی اور لنکن کا قتل

اس زمانے میں امریکہ کا شہرہ آفاق صدر ابراہیم لنکن اپنے عروج پر تھا۔ جمہوریہ امریکہ میں ریاستوں کے اتحاد کے مسئلہ نے سیاسی رنگ لے لیا تھا۔ ۱۸۶۰ء میں لنکن نے غلامی کے خاتمے کا قانون منظور کیا تو مختلف ریاستوں کے مابین اس مسئلہ پر ایک نئی سیاسی چپقلش نے جنم لیا۔ جس نے اتنی نازک شکل اختیار کی کہ جنگ کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ غلامی کے خاتمے کی مخالف ریاستوں نے اپنا اتحاد قائم کر لیا اور مرکز سے جنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آمادہ ہو گئیں۔ لنکن نے بڑی فوج کی بھرتی کا حکم دیا اور مخالف ریاستوں کی سرکوبی شروع کر دی۔ اس طرح امریکی تاریخ کی سب سے لمبی اور خوفناک خانہ جنگی شروع ہوئی۔ اس جنگ میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں جن میں گیٹس برگ کی لڑائی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ۱۸۶۵ء میں مرکزی فوجوں نے باغی فوجوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور ان سے ہتھیار ڈلوا لئے۔ اس طرح اپریل ۱۸۶۵ء میں خانہ جنگی ختم ہوئی۔ باغی ریاستوں کے صدر جیفرسن ڈیوس کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس جنگ میں کم و بیش آٹھ لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ ۹۴ کروڑ پاؤنڈ خرچ ہوئے۔ جنگ کے خاتمے اور اصلاحات کے نفاذ کی کامیابی کا سہرا ابراہیم لنکن کے سر جاتا ہے۔ لیکن کامیابی حاصل کرنے کے کچھ ہی دن بعد ۱۴ اپریل کو لنکن پر۔ جب وہ ایک تھیٹر میں ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ ایک اداکار نے قاتلانہ حملہ کیا جس میں وہ مارا گیا۔ ابراہیم لنکن واشنگٹن کے بعد امریکہ کا سب سے مقبول صدر تھا۔

۱۸۶۳ء

پولش بغاوت

اٹھارویں صدی کے آخر میں جب روس، پروشیا، اور آسٹریا نے پولینڈ کو تقسیم کر لیا تھا تب سے ہی پولش عوام نے مسلسل آزادی کی جدوجہد جاری رکھی۔ پولستانیوں کی اس جدوجہد کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ملک کو غیر ملکی تسلط سے نجات دلا کر متحد کر دیا جائے۔ پولش تحریک آزادی کو سب سے بڑا داخلی مسئلہ امراء اور رؤساء کے اس گروہ سے درپیش تھا جو پولش تحریک آزادی کے نام نہاد رہنما تھے۔ ۱۸۶۳ء میں پولش عوام جن میں اکثریت غریب کسانوں کی تھی نے بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے زار شاہی روس اور پروشیا نے آپس میں سمجھوتا کر لیا۔ برطانوی اور فرانسیسی مزدوروں اور روس کے ترقی پسند حلقوں نے فوراً ہی پولش عوام سے اپنی اخلاقی ہمدردیوں کا اظہار کیا مگر وہ ان سے ہمدردیوں کے سوا اور کوئی مدد نہ کر سکے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۸۶۴ء کے وسط تک یہ بغاوت نہایت بے رحمی سے کچل دی گئی۔

۱۸۶۴ء

ریڈ کراس کا قیام

۸ اگست ۱۸۶۴ء کو دنیا کی مشہور فلاحی تنظیم ریڈ کراس قائم ہوئی۔ یہ تنظیم سوئٹزرلینڈ کے ایک شخص ڈان ہنری کی کوششوں سے بنی۔ اس نے فرانس اور آسٹریا کے درمیان لڑی جانیوالی جنگ کے حالات و واقعات سے متاثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر ایک ایسی تنظیم کے قیام کی تجویز پیش کی جس کا مقصد ایسے حالات میں زخمیوں اور بیماروں کی مدد کرنا ہو۔ ہنری ڈان کی اس تجویز کو زبردست پذیرائی ملی۔ ۸ اگست ۱۸۶۴ء کو جنیوا میں ۱۴ ممالک نے انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے قیام کی منظوری دی۔

۱۸۶۴ء

پہلی انٹرنیشنل

۲۸ ستمبر ۱۸۶۴ء کو لندن میں ایک مزدوروں کا جلسہ منعقد ہوا جس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اٹلی سمیت کئی ملکوں کے مزدوروں نے شرکت کی۔ اس جلسے کی صدارت ممتاز دانشور اور فلسفی کارل مارکس نے کی۔ وہ اور فریڈرک اینگلز اس تحریک کے خاص سیاسی رہنما تھے۔ اس کانفرنس کا افتتاحی خطبہ کارل مارکس نے مرتب کیا جو کہ سائنسی کمیونزم کے بنیادی اصولوں کے مطابق تھا۔ مارکس نے یہ کام انتہائی مدبرانہ انداز میں اس طرح سے کیا کہ مزدوروں کے ہر طبقہ کے نزدیک اسے مقبولیت حاصل ہوگئی۔ اس خطبہ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مزدور طبقہ کے مسائل حل کرنے کے لئے سب سے ترجیحی کام سیاسی اقتدار حاصل کرنا ہے۔ ان دنوں مزدور طبقے کی سیاسی جماعتوں کا وجود نہ تھا۔ مگر یورپ کے مختلف ملکوں میں ٹریڈ یونینیں، امداد باہمی کی انجمنیں، مزدوروں کے تعلیمی گروہ اور دیگر تنظیمیں موجود تھیں۔ یہ تمام تنظیمیں پہلی انٹرنیشنل میں شامل ہوگئیں۔ اس طرح عالمی سطح پر پہلی مرتبہ مزدوروں کے حقوق کی جدوجہد کو اتنا بڑا سیاسی قبول عام ملا۔

۱۸۶۸ء

گلیڈسٹون آئرلینڈ کا وزیر

۱۸۶۸ء میں گلیڈسٹون کو آئرلینڈ کا وزیر مقرر کیا گیا۔ اس نے آئرلینڈ میں اصلاحات کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس کے دور میں آئرلینڈ میں آزادی کی تحریک بہت زور پکڑ چکی تھی۔ گلیڈسٹون نے آئرستانیوں کو مطمئن کرنے کے لئے اصلاحات شروع کر دیں۔ زمینوں کے متعلق ایک قانون منظور کروایا گیا جس کا مقصد مروجہ نظام کی خرابیاں دور کرنا اور کاشت کاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنا تھا۔ آئرلینڈ اور انگلستان میں کاشتکاری کے قوانین میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ انگلستان میں کاشتکاروں کو بہت زیادہ سہولیات میسر تھیں جبکہ آئرلینڈ میں ایسا نہ تھا۔ گلیڈسٹون کے پیش کردہ قوانین کی وجہ سے آئرلینڈ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسانوں کو کافی حد تک سہولیات میسر ہو گئیں جو انگلستان کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔ اس قانون سے نہ کاشت کاروں کو کوئی فائدہ پہنچا اور نہ ہی زمینوں کے مالکان اس پر خوش تھے۔

۱۸۶۸ء

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی

مشہور عالم دین مولانا محمد قاسم نانوتوی نے سہارنپور کے قصبہ دیوبند میں ایک اسلامی دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو بعد میں دیوبند کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ جامعہ الازہر کے بعد اسلامی دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ اس درسگاہ کو برصغیر پاک وہند میں احیائے اسلام اور قیام ملت کی ایک عظیم الشان تحریک کی حیثیت حاصل ہے۔ اس نے ہندوستان کے مسلمانوں کی علمی، فکری اور مذہبی نشاۃ ثانیہ میں انتہائی بھرپور اور اہم کردار ادا کیا۔ اس کے فارغ التحصیل کو دیوبندی کہا جاتا ہے۔

۱۸۶۹ء

مرزا غالب کا انتقال

اردو اور فارسی کے ایک بڑے شاعر مرزا غالب نے وفات پائی۔ مرزا غالب ۱۷۹۷ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۳ سال کی عمر میں شاعری شروع کی۔ غالب فلسفی شاعر تھے۔ انہوں نے غمِ حیات اور غمِ جاناں کو یکجا کر کے اپنی شاعری میں سمو دیا جہاں وہ ہستی کے ناپائیدار ہونے پر روتے نظر آتے ہیں۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا!

وہیں وہ غمِ جاناں کا ماتم کرتے بھی نظر آتے ہیں۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

کہا جاتا ہے کہ غالب کی شاعری میں ان کی زندگی کا عکس نمایاں ہے۔ غالب ایک شاعر ہونے کے علاوہ اعلیٰ پائے کے نثر نگار بھی تھے۔ وفات سے پہلے دماغ پر فالج ہوا، قوت گویائی متاثر ہوئی۔ ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو اردو شاعری کے اس شیکسپیئر نے وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۶۹ء

نہر سویز کی تکمیل

مشہور زمانہ نہر سویز کی تعمیر ۱۸۶۹ء میں مکمل ہوئی۔ یہ نہر مصر میں موجود ہے۔ خیال ہے کہ یہ نہر دو ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے لیکن حالیہ شکل ۱۸۵۹ء میں کھدائی کے بعد بنی۔ یہ نہر بحیرۂ قلزم کو بحیرۂ روم سے ملاتی ہے۔ اس نہر کی تعمیر میں دس برس صرف ہوئے اور اس کی تعمیر سے یورپ اور مشرقی ممالک کے درمیان بحری مسافت میں خاصی تخفیف ہوگئی۔ اس کا افتتاح ۱۸۶۹ کو شاہ فرانس نپولین سوم نے کیا تھا۔

۱۸۷۰ء

فرانس جرمنی جنگ

فرانس نے ۱۸۷۰ء میں پرشیا کے خلاف اعلان جنگ کیا جس کی وجہ یہ تھی کہ ہسپانیہ میں ملکہ ازابیلا کے جانے کے بعد تخت نشینی کا مسئلہ پیدا ہوا۔ قرعہ پرشیا کے شاہی خاندان کے ایک فرد کے نام نکلا جس کا نام لیو پولڈ تھا۔ شاہ پرشیا نے لیو پولڈ کو امیدوار بننے کی اجازت صرف اس شرط پر دی کہ ہسپانیہ کی نمائندہ مجلسیں بڑی تعداد میں لیو پولڈ کی حمایت کریں۔ کسی غلط فہمی کی بنا پر ایسا نہ ہوسکا۔ اس طرح معاملہ ختم ہوگیا۔ لیکن فرانس کی وزارت خارجہ نے مطالبہ کیا کہ آئندہ کسی پروشیائی شہزادے کو امیدوار نہ بننے دیا جائے۔ پروشیا نے یہ مطالبہ مسترد کردیا جس پر فرانس نے پروشیا کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔ پروشیا کی فوجوں نے ابتداء میں تین چار محاذوں پر فرانس کو شکست دی۔ سیڈان کے میدان میں لوئی نپولین کی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔ پروشیا نے آگے بڑھ کر پیرس کا محاصرہ کرلیا۔ ۲۸ جنوری کو پیرس کی حوالگی عمل میں آئی۔ شہر کی تمام فوجوں نے ہتھیار پھینک دیئے۔

۱۸۷۱ء

لیو سیزدہم پوپ بنا

۱۸۷۱ء میں پوپ پائس نے وفات پائی۔ اس کے بعد لیو سیزدہم پوپ بنا۔ یہ اپنے پیش رووں کے مقابلے میں زیادہ ترقی پسند اور اعتدال پسند تھا۔ اس نے کلیسا اور جدید معاشرے کے درمیان فرق کم سے کم کرنے کی بھرپور کوششیں کیں۔ انہی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں میں مذہب سے محبت پیدا ہوئی اور لوگ سمجھنے لگے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں۔اس نے مزدوروں کے معاملات سے متعلق ایک اعلان جاری کیا جس میں اس بات پر زور دیا کہ محنت اور سرمائے کے درمیان تعلق کو مذہبی بنیادوں پر ہونا چاہیے تاکہ امیر و غریب میں تفاوت نہ بڑھے۔اس سلسلے میں اس نے حکومت اور کلیسا کے درمیان تعاون کی فضا قائم کی۔

۱۸۷۱ء

امام شامل کی وفات

چار فروری ۱۸۷۱ء کو انیسوی صدی کے مشہور قازق مسلمان مجاہد امام شامل نے وفات پائی۔امام شامل ۱۷۹۷ء کو پیدا ہوئے۔انہوں نے ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک داغستان کو روسیوں کے غلبے سے بچانے کی خاطر ایک طویل گوریلا جنگ لڑی جسے دنیا کی پہلی گوریلا جنگ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس جنگ میں امام شامل کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد انہوں نے اپنی عمر کے بقیہ بیس سال کلوگا اور آخری دو سال جنیوا میں گزارے۔۴ فروری ۱۸۷۱ء کو مدینہ منورہ میں حج کے دوران انتقال کر گئے۔

۱۸۷۱ء

پیرس کمیون

پروشیا سے جنگ میں شکست کے بعد جب فرانس میں کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی تو پیرس شہر میں مزدور فوج نے جو کہ جرمنوں سے لڑ رہی تھی، اپنی سوشلسٹ حکومت قائم کر لی جسے پیرس کمیون کہا جاتا ہے۔پیرس کمیون شہریوں کی انقلابی تنظیم تھی جو میونسپل کارپوریشن کے عہدیداروں پر مشتمل تھی۔ان میں غالب اکثریت محنت کشوں کی تھی۔۲۶ مارچ ۱۸۷۱ء کو انتخابات ہوئے اور ۲۸ مارچ کو پیرس کمیون کی حکومت بن گئی۔دنیا کی تاریخ میں یہ پہلی سوشلسٹ حکومت تھی۔پیرس کمیون نے فوج کی جبری بھرتی کا قانون مسترد کر دیا۔مستقل فوج کا ادارہ توڑ دیا۔پولیس کے تعزیری اختیارات ختم کر دیے۔ریاست کے معاملات کو کلیسا سے الگ کر دیا گیا۔تعلیمی اداروں کو بھی کلیسا سے الگ کر دیا گیا۔تمام قرضے، کرائے اور ٹیکس ختم کر دیے گئے۔پیرس کمیون زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ جنگ سے پہلے کے بادشاہ لوئی نپولین کی انقلاب دشمن فوجیں پیرس کا محاصرہ کیے ہوئے تھیں اور اس کی حکومت کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھیں۔پیرس کمیون کے جانباز بڑی سرفروشی سے ان انقلاب دشمن قوتوں کا مقابلہ کر رہے تھے لیکن جب جرمنی نے فرانس کے قید سپاہیوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا کر دیا تو انقلاب دشمن قوتوں میں اضافہ ہو گیا۔ ۲۱ مئی کو فوجیں پیرس میں داخل ہو گئیں اور پیرس کیمون کا خاتمہ ہو گیا۔ شہریوں کا قتل عام ہوا۔ ہزاروں مزدوروں اور کسانوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ڈھائی لاکھ افراد کو شہر بدر کر دیا گیا۔ اس طرح ستر دن کے مختصر عرصے کے بعد یہ انقلاب ختم ہو گیا۔

۱۸۷۳ء

خیر الدین پاشا تیونس کا وزیر اعظم بنا

۱۸۶۱ء میں تیونس میں حکمران صادق بے نے ایک دستور نافذ کیا جو اسلامی دنیا کا پہلا جدید دستور کہلاتا ہے۔ اس دستور کے مطابق ۱۸۷۳ء میں خیر الدین پاشا کو وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ وہ چار سال تک اس عہدے پر فائز رہا۔ خیر الدین پاشا نے وزارت عظمیٰ کے زمانے میں ایسی اصلاحات کیں جن سے ملک کی معاشی اور سیاسی حالت سدھر گئی۔ اس دور کا سب سے بڑا کارنامہ مجلس مشاورت کا قیام ہے۔ خیر الدین پاشا کو کسی بھی معاشرے میں ترقی کے لئے تعلیم کی اہمیت کا بہت اندازہ تھا۔ اس لئے انہوں نے بہت سی تعلیمی اصلاحات کیں۔ ایک ایسا کالج تعمیر کروایا جس میں جدید اور مغربی علوم کے ساتھ اسلامی علوم بھی پڑھائے جاتے تھے۔ خیر الدین پاشا نے اپنی وزارت کے آخری دور میں یورپی ممالک خصوصاً فرانس کے جارحانہ عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے سلطنت عثمانیہ سے تعلقات قائم کرنا چاہے لیکن چند وجوہات کی بنا پر ایسا نہ ہو سکا۔ اسی وجہ سے ان کو ۱۸۷۷ء میں وزارت عظمیٰ سے الگ کر دیا گیا۔ خیر الدین پاشا اس کے بعد ترکی چلے گئے جہاں سلطان عبدالحمید خان نے ان کو خلافت عثمانیہ کا وزیر اعظم بنا دیا لیکن ان کی سلطان سے نہ بن سکی۔ سلطان نے ان کو ہٹا دیا۔ باقی زندگی گمنامی کے عالم میں گذاری اور استنبول میں ۱۸۸۹ء میں انتقال کیا۔

۱۸۷۶ء

ٹیلی فون ایجاد ہوا

۱۸۷۶ء کو الیگزنڈر گراہم بیل نے ٹیلی فون کی ایجاد مکمل کی جس سے انسانی آواز کو برقی لہروں کی مدد سے کرہ ارض کے گوشے گوشے تک پہنچانے کا انتظام ہو گیا۔ گراہم بیل ۱۸۴۷ء میں ایڈنبرا میں پیدا ہوا۔ ۱۹۲۱ء میں وفات پائی۔ اس کا مقصد ٹیلی فون ایجاد نہ کرنا تھا بلکہ وہ بہروں اور گونگوں کے لئے امدادی آلات ایجاد کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اسی کام کی تکمیل کرتا کرتا ٹیلی فون ایجاد کر بیٹھا۔ ٹیلی فون کی ایجاد دنیا کی سب سے اہم ایجاد تسلیم کی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۷۷ء

علی گڑھ یونیورسٹی کا قیام

سر سید احمد خان نے علی گڑھ میں اینگلو محمڈن کالج کے نام سے ایک درس گاہ قائم کی۔ اس درس گاہ نے بڑی ترقی کی۔ چنانچہ آگے چل کر یہی کالج یونیورسٹی بنا۔ اس یونیورسٹی کا نام علی گڑھ یونیورسٹی رکھا گیا۔ سر سید احمد خان نے یہ کالج اس لئے قائم کیا تا کہ مسلمان صرف مذہبی تعلیم حاصل کر کے دوسری قوموں سے پیچھے نہ رہ جائیں بلکہ جدید علوم سے بھی بہرہ ور ہوں۔ سر سید احمد خان ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۸ء میں وفات پائی۔

۱۸۷۷ء

پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ

آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں آسٹریلیا اور انگلستان کے درمیان دنیا کے پہلے ٹیسٹ میچ کا آغاز ہوا۔ اس میچ میں آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کی۔ انگلستان کے کھلاڑی الفریڈ شا نے ٹیسٹ کرکٹ کی پہلی گیند پھینکی۔ چارلس بیز مین نے یہ پہلی گیند کھیلی اور پہلا رن بنایا۔ چارلس بیز مین نے مجموعی طور پر ۱۶۵ رنز سکور کئے اور یوں انہیں ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کی پہلی سنچری بنانے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ ٹیسٹ میچ آسٹریلیا نے ۴۵ رنز سے جیتا۔

۱۸۷۸ء

برلن کانفرنس

۱۸۷۷ء کی روس ترکی جنگ کا اختتام معاہدہ سان سٹیفا نو پر ہوا تھا۔ اس معاہدہ کے مطابق مانٹی نیگرو، سربیا اور رومانیہ آزاد کر دیے گئے، بوسنیا، ہرزی گوینا میں اصلاحات نافذ کی گئیں۔ بلغاریہ کو اندرونی خود مختاری دے دی گئی۔ روس نے فارس، باطوم اور بایزید لے لئے اس معاہدے سے مختلف طاقتوں کی آپس کی چپقلش دور نہ ہوئی۔ چنانچہ ۱۸۷۸ء میں برلن میں ایک کانگرس بلائی گئی جس میں جرمنی، روس، آسٹریا، برطانیہ، سرویا، رومانیہ اور مانٹی نیگرو کو آزادی دینے کا فیصلہ دے دیا گیا۔ بلغاریہ کے تین حصے کر دیے گئے۔ ترکی کو مزید خراج دینے پر مجبور کیا گیا۔ مقدونیہ میں اصلاحات کا نفاذ کیا گیا۔ آسٹریا کو بوسنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہرزی گوینا دے دیا گیا۔ برطانیہ نے قبرص پر قبضہ کرلیا۔ اٹلی کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ اسے البانیہ میں سے کچھ حصہ دے دیا جائے گا۔ اس معاہدے کا نتیجہ سلطنت عثمانیہ کی مزید کمزوری کی شکل میں نکلا۔

۱۸۸۳ء

کارل مارکس کی وفات

۱۸۸۳ء میں مارکسزم کے یہودی بانی کارل مارکس نے وفات پائی۔ کارل مارکس ۱۸۱۸ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ برلن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ایک آزاد خیال اخبار کا ایڈیٹر بن گیا۔ اس اخبار میں آزاد خیال مضامین شائع ہونے کے باعث حکومت نے اخبار بند کر دیا۔ ۱۸۶۸ء میں اس کی مشہور کتاب داس کیپٹال شائع ہوئی جس میں سرمایہ دارانہ نظام کی تشریح کے علاوہ اس کے استحصالی طریقوں کو آشکار کیا۔ مارکس نے اس کتاب میں افلاطون کے پیش کردہ یوٹوپیا کے تصور کو جدید رنگ میں پیش کیا جہاں ہر شخص سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام لیا جائے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق سب کچھ فراہم کیا جائے۔ اس کتاب نے دنیا پر بڑے گہرے اثرات مرتب کیے۔ ۱۹۱۷ء کا روسی انقلاب اور ۱۹۴۹ء کا چینی انقلاب اسی کتاب کی عملی تفسیر تھا۔

۱۸۸۵ء

دنیا کی پہلی موٹر کار

مشہور جرمن انجینئر کارل بینز نے ۱۸۸۵ء میں دنیا کی پہلی موٹر کار بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی سال ایک اور انجینئر گوٹلو ڈیملر نے دنیا کی پہلی موٹر سائیکل ایجاد کی۔ یہ دونوں ایجادات آج دنیا کی انتہائی اہم ایجادات سمجھی جاتی ہیں۔

۱۸۸۸ء

فریڈرک سوم جرمن بادشاہ بنا

۱۸۸۸ء میں جرمنی کے شہنشاہ ولیم اول نے وفات پائی۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے فریڈرک سوم نے عنان حکومت سنبھالی۔ بادشاہ بننے کے کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا بیٹا ولیم دوم تخت نشین ہوا جسے قیصر ولیم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ولیم دوم کے دور میں مشہور جرمن مدبر اور سیاستدان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسمارک حکومتی کاروبار سے الگ ہو گیا۔ کیونکہ ولیم دوم زیادہ تر اپنی من مانی کرتا تھا اور اپنی مرضی سے فیصلے کرتا۔ ولیم دوم نے جرمنی کی بحری قوت پر خاص توجہ دی۔ اس طرح جرمنی امریکہ کے بعد دوسرے نمبر پر بڑی بحری قوت بن گیا۔ فریڈرک سوم کے دور میں جرمن سلطنت کو نئے خطوط پر استوار کرنے کی نئی حکمت عملی بنانا شروع کی گئیں جس کا نتیجہ بیسویں صدی میں پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی صورت میں نکلا۔

۱۸۸۹ء

ایفل ٹاور کی تعمیر

۱۸۸۹ء میں فرانس میں ایفل ٹاور کی تعمیر مکمل ہوئی۔ یہ مینار انقلاب فرانس کی صد سالہ سالگرہ پر تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ مینار موسیو گستاف ایفل کے نام پر ایفل ٹاور کہلاتا ہے۔ گستاف ایفل وہ انجینئر تھا جس نے اس مینار کو تعمیر کروایا تھا۔ اس مینار کی بلندی ۹۸۴ فٹ ہے۔ اس کی تعمیر کا آغاز ۱۸۸۷ء میں شروع ہوا تھا اور دو سال کے عرصے میں مکمل ہو گیا۔ یہ دنیا کا سب سے اونچا مینار ہے۔ اس کے اوپر سے پورا پیرس نظر آتا ہے۔

۱۸۸۹ء

دوسری انٹر نیشنل

۱۴ جولائی ۱۸۸۹ء کو انقلاب فرانس کی سو سالہ سالگرہ کے موقع پر پیرس میں دوسری انٹر نیشنل کی بنیاد رکھی گئی۔ اس انٹر نیشنل کی تیاری اور قیام میں کارل مارکس کے دیرینہ رفیق فریڈرک اینگلس نے بنیادی کردار ادا کیا۔ دراصل پہلی انٹر نیشنل اپنے قیام کے مقاصد تو پوری نہ کر سکی تاہم اس کے قیام سے دنیا بھر کے مزدوروں کی علاقائی تنظیمیں خوب پروان چڑھیں۔ مزدوروں کی منظم تحریک کے ارتقاء کے لئے ایک دفعہ پھر ایک ایسی تنظیم کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی جو انہیں آفاقی سطح پر منظم کر دے۔ اسی لئے دوسری انٹر نیشنل بنائی گئی۔ اپنی سرگرمیوں کی ابتدا میں دوسری انٹر نیشنل بہت حد تک پرولتاری تنظیم تھی۔ اس نے بڑی حد تک مارکسی خیالات کو اپنایا۔ اس کی پہلی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں پرولتاری یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کے لئے تمام ملکوں کے مزدور یکم مئی کو بین الاقوامی مزدور دن منائیں گے۔

۱۸۹۴ء

نکولس دوم روس کا بادشاہ بنا

۱۸۸۱ء میں الیگزانڈر دوم کے قتل کے بعد الیگزانڈر سوم روم کا بادشاہ بنا۔ اس کے دور میں کوئی خاص واقعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نہ آیا معمول کے مطابق سیاسی اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ تیرہ سال بعد نکولس دوم روس کا بادشاہ بنا جو کہ روس کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے دور میں روس میں اشتراکی خیالات وسیع پیمانے پر پھیلنا شروع ہوئے ۱۸۹۸ء میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی بنیاد رکھی گئی جس کا سربراہ نکولائی لینن تھا۔ اسی پارٹی نے آگے چل کر روس میں انقلاب برپا کیا۔ نکولس دوم کے دور کے دوسرے اہم واقعات میں جاپان سے جنگ میں شکست اور پے در پے پارلیمنٹ کی معطلی اور دستور کا بار بار بنایا جانا ہے۔

۱۸۹۵ء

ایکس ریز کی دریافت

۱۸۹۵ء میں جرمن سائنسدان رونجٹن نے اتفاقیہ طور پر ایکس ریز دریافت کیں۔ یہ سائنسدان خلائی شعاعوں کے تجربات کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ خاص وقت پر ان شعاعوں نے صندوق کے اندر بند مکمل اندھیرے میں رکھی ہوئی فوٹو کی پلیٹوں پر اثر کر دیا ہے۔ یہ شعاعیں ایکس ریز تھیں جنہیں کسی جسم سے گزارنے کے بعد اس کے اندر کا عکس حاصل کیا جاتا تھا۔ ایکس ریز کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اس دریافت پر رونجٹن کو نوبل پرائز بھی دیا گیا۔

۱۸۹۵ء

فلم کیمرہ اور فلم ایجاد ہوئی ہے

۱۸۷۵ء میں مشہور موجد ٹامس آلوا ایڈیسن نے کینیٹو اسکوپ ایجاد کی تھی۔ اسی کے ذریعے آواز اور تصویر کو ہم آہنگ کرنا ممکن ہوا تھا۔ اس ایجاد سے متاثر ہو کر فرانس کے دو بھائیوں لوئی ژاں لیومیر اور آگسٹ میری لیومیر نے فوٹوگرافی کے چند آلات تیار کیے اور ۱۸۹۵ء میں ایک ایسی مشین ایجاد کی جو فلم پروجیکٹر کہلاتی ہے۔ اسی سال کے آخر میں انہوں نے اس فلم پروجیکٹر کی مدد سے تیار شدہ متحرک تصویراتی فلم پیش کرنے کا عملی مظاہرہ کیا۔

۱۸۹۶ء

جدید اولمپک گیمز کا آغاز

اولمپک گیمز کی تاریخ یوں تو دو ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے لیکن جدید اولمپک گیمز کی تاریخ ۱۸۹۶ء میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ہوئی ہے۔ ۱۶ اپریل ۱۸۹۶ء کو یونان کے شہر ایتھنز میں عہد جدید کے پہلے اولمپک کھیلوں کا آغاز ہوا جس میں تیرہ ممالک کے ۳۱۱ کھلاڑی شریک ہوئے۔ مجموعی طور پر ۹ کھیلوں کے مقابلے ہوئے جن میں امریکہ کے کھلاڑی ۱۸ تمغے حاصل کر کے سرفہرست رہے۔

۱۸۹۷ء

جمال الدین افغانی کی وفات

عالم اسلام کی مشہور تحریکی شخصیت جمال الدین افغانی نے وفات پائی۔ جمال الدین افغانی نے انیسویں صدی میں عالم اسلام کی سب سے بڑی اتحاد ملی کی تحریک چلائی۔ اس تحریک کا مقصد مسلمانوں میں ان کا اسلامی شعور اجاگر کرنا تھا۔ ان کی تحریکی سرگرمیوں کے باعث برطانوی حکومت نے ۱۸۸۴ء میں ان کے عربی رسالے "العروۃ الوثقیٰ" پر پابندی لگادی۔ جمال الدین افغانی ۱۸۳۸ء میں افغانستان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں قسطنطنیہ میں سرطان کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔

۱۸۹۸ء

فشوا کا مسئلہ

ستمبر ۱۸۹۸ء میں فرانس اور برطانیہ کے بیچ فشوا کے معاملے پر نازک صورتحال بن گئی۔ برطانیہ نے کچھ عرصہ قبل سوڈان کی درویش حکومت کے خلاف جنگ چھیڑی تھی اور درویشوں کی حکومت کو آخری شکست دی تھی۔ اس وقت برطانوی فوج نے یوگنڈا کے راستے دریائے نیل کی طرف کاروائی کی۔ جوابی کاروائی کے لئے فرانسیسیوں نے بھی ایک فوج روانہ کردی جن کے ساتھ حبشہ کی ایک فوج بھی تھی۔ حبشہ کی خواہش یہ تھی کہ دریائے نیل کے دائیں کنارے پر قبضہ ہو جائے اور بایاں کنارا اس کے اتحادی فرانس کے قبضہ میں چلا جائے تاہم جنگ شروع نہ ہو سکی اور برطانیہ نے فرانس کو پیچھے ہٹ جانے کا الٹی میٹم دیا۔ آخر بڑی گفت وشنید کے بعد فرانسیسیوں نے ان کا مطالبہ مان لیا اور دریائے نیل کا بایاں کنارا اور فشوا کا علاقہ خالی چھوڑ دیا۔ حبشہ بھی واپس اپنی سرحدوں میں چلا گیا۔ اس طرح دو بڑی طاقتوں کی آپس میں ایک بڑی جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۸ء

امریکہ سپین جنگ

۱۸۹۸ء تک امریکہ اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ تجارتی اعتبار سے اتنا مضبوط ہو چکا تھا کہ دوسرے ملکوں پر بھی اپنا اقتصادی اور سیاسی تسلط قائم کر سکے۔ امریکہ نے اپنے سیاسی اور اقتصادی اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لئے جارحانہ عزائم اپنانے شروع کر دیے۔ اس دور میں کیوبا سپین کی عملداری میں تھا۔ ۱۸۹۷ء میں کیوبا میں سپین کے خلاف بغاوت ہوئی اور جب ہسپانوی حکومت نے اسے کچلنے کی کوشش کی تو امریکہ میں انسانی ہمدردی کے نعرے بلند ہونا شروع ہو گئے۔ چنانچہ ۱۸۹۸ء میں امریکی کانگریس نے حکومت سپین سے مطالبہ کیا کہ وہ بلا کسی تاخیر کے جزیرہ کیوبا سے اپنی بری اور بحری افواج واپس بلا لے۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ نے اپنی افواج کیوبا کے ساحل پر روانہ کر دیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سپین فوراً ہی کیوبائی عملداری سے دستبردار ہو گیا۔ اس طرح کیوبا پر امریکہ کا تسلط قائم ہو گیا۔

۱۸۹۹ء

جنگ بوئر

بوئر دراصل ولندیزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کاشتکار۔ چونکہ یہ جنگ افریقہ کے نوآبادکاشتکاروں اور انگریزی حکومت کے درمیان ہوئی تھی اس لئے اسے جنگ بوئر کہتے ہیں۔ اس کا آغاز اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ہوا جب بوئر بوگوں نے نٹال پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ کا خاتمہ معاہدہ پریٹوریا پر ہوا۔ اس جنگ میں برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی اور بوئروں کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ برطانوی وزیر اعظم نے اس جنگ میں بہت شہرت حاصل کی جو اُن دنوں اخباری رپورٹر تھے۔

۱۹۰۰ء

نیٹشے کی وفات

۱۹۰۰ء میں مشہور جرمن فلسفی فریڈرک نیٹشے نے وفات پائی۔ نیٹشے ۱۸۴۴ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ بان اور لائپزیگ میں تعلیم حاصل کی اور ۲۵ سال کی عمر میں باسل یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر مقرر ہوا۔ دس سال کے بعد صحت کی خرابی کے باعث نوکری چھوڑ دی اور گوشہ نشین ہو گیا۔ ۱۸۹۰ء میں جنون کے آثار نمایاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور بالآخر اسی بیماری کی وجہ سے ۱۹۰۰ء میں انتقال ہوا۔ نیٹشے نے تمام عمر شادی نہیں کی۔ نیٹشے عیسائیت کے سخت خلاف تھا۔ اصل میں وہ مذہب کی بجائے عیسائیت کے پیروکاروں کے خلاف تھا۔ وہ بے اصول زندگی اور اخلاقی بے راہ روی کا سخت مخالف تھا۔ اس کی تحریروں میں اس بات کا جابجا اظہار ملتا ہے۔ سُپر مین کے فلسفے کا بانی اسی کو کہا جاتا ہے۔ اس غرض سے اس نے فلسفۂ فوق البشر کے موضوع پر کئی کتابیں لکھیں۔ اس کا خیال تھا کہ فطرت نے ہر انسان کے اندر کچھ روحانی صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں جن کو ترقی دے کر ہر انسان فوق البشر کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ جرمنی کی نازی پارٹی نے اسی کے فلسفے پر اپنا منشور بنایا تھا۔

۱۹۰۰ء

باکسر بغاوت کا خاتمہ

انیسویں صدی کے اواخر میں چین پر غیر ملکی اتحادیوں کے خلاف مزاحمت بہت شدت اختیار کر چکی تھی۔ مزاحمت کی وجہ غیر ملکیوں کے خلاف نفرت اور عیسائی مشنریوں کے خلاف بڑھتی ہوئی دشمنی تھی۔ غیر ملکی مشنریوں کو حکومت کی مکمل حمایت اور مدد حاصل تھی۔ ۱۹۰۰ء میں مئی کے مہینے میں باغیوں نے ایک مسلح مزاحمت کا آغاز کیا جسے باکسر بغاوت کا نام دیا گیا کیونکہ یہ محب وطن باغی اپنی تربیت میں مکہ بازی اور شمشیر زنی کرتے تھے۔ ان کی بغاوت شان تنگ سے نکل کر پیکنگ تک پہنچ گئی۔ یہاں سے یہ چین کے جنوبی علاقوں میں پھیل گئی۔ شروع میں امریکہ، فرانس اور جرمنی کے پادریوں کو قتل کیا گیا۔ بغاوت کے دوران پیکنگ کے گرد باغیوں نے محاصرہ کر لیا۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کی تمام حکومتی کوششیں ناکام ہو گئیں تو امریکہ، فرانس اور جرمنی نے تحادی افواج روانہ کر دیں جن کی سربراہی برطانوی بحریہ کے ایڈمرل سیمور کو سونپی گئی۔ انہوں نے چین پہنچتے ہی باغیوں کے گڑھ تائن سن کا محاصرہ کر لیا۔ باغیوں کی تعداد تین لاکھ ساٹھ ہزار سے بھی زیادہ تھی جبکہ اتحادیوں کی تعداد صرف پچاس ہزار تھی۔ اتحادیوں کو شروع میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ باغیوں نے جرمن سفارت کار سمیت دیگر سفارت کاروں کو اپنا یرغمال بنا لیا اور پیکنگ کے ایک بڑے حصے پر اپنا اثر ورسوخ قائم کر لیا اتحادیوں نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے پیکنگ میں دخل اندازی شروع کی اور ایک سخت لڑائی کے بعد سفارت کاروں کو چھڑوا لیا۔ اس لڑائی میں ڈیڑھ ہزار اتحادی فوجی مارے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۱ء

ملکہ وکٹوریہ

۱۹۰۱ء میں برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ہوا۔ملکہ وکٹوریہ ۱۸۱۹ء میں برطانیہ میں لندن میں پیدا ہوئیں۔وکٹوریہ ملکہ این کے بعد برطانیہ کی دوسری خاتون سربراہ تھیں۔۱۸ سال کی عمر میں انہوں نے شاہی تخت سنبھالا۔۱۸۴۹ء میں انہوں نے پرنس البرٹ سے شادی کی۔ان کے نو بچے تھے۔شہزادہ البرٹ ۱۸۶۱ء میں انتقال کر گیا۔ملکہ وکٹوریہ کے دور حکومت میں برطانوی حکومت کی حدود بہت وسیع ہو گئیں۔ہندوستان کی جنگ آزادی، جنگ کریمیا، سکھوں، افغانوں اور برمیوں کی جنگیں بھی اسی دور حکومت میں ہوئیں۔بوئر کی جنگ، چین کی بغاوت، سوڈان اور مصر کی جنگی مہم جوئی بھی اسی کے عہد میں وقوع پذیر ہوئی۔ان کے چونسٹھ سالہ دور اقتدار میں برطانیہ ایک صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملک بن کر ابھرا اور برطانیہ کا جھنڈا دنیا بھر میں لہرانے لگا۔ملکہ وکٹوریہ کے دور حکومت میں بارہ وزرائے اعظم نے اپنے فرائض انجام دیے۔ملکہ برطانیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد چالیس سال تک اپنی وفات تک سوگ کا سیاہ لباس پہنے رکھا۔۱۹۰۱ء میں ان کی وفات کے بعد برطانیہ کے ایک سنہرے دور کا خاتمہ ہوا۔

۱۹۰۱ء

ریڈیو ایجاد ہوا

اٹلی کے مشہور ماہر طبیعیات مارکونی نے ریڈیو ایجاد کیا۔اس نے اس کا پہلا تجربہ ۱۹۰۱ء میں بحر اوقیانوس کے ایک کنارے پر پولا ہو کے مقام سے بحر اوقیانوس کے دوسرے کنارے پر واقع سینٹ جان کے جزیرے پر ریڈیائی نشریات کے سگنل وصول کر کے کیا۔ان دونوں مقامات کا درمیانی فاصلہ دو ہزار میل کے لگ بھگ ہے۔یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی بھی پیغام کو بغیر کسی مادی وسیلے کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا گیا۔

۱۹۰۱ء

ولیم میکنلے کا قتل

امریکی صدر ولیم میکنلے کو ایک پولینڈ کے باشندے نے گولی مار کر قتل کر دیا۔یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب صدر ایک پان امریکن نمائش کا بفیلو میں افتتاح کر رہے تھے۔میکنلے شدید زخمی ہو گئے۔ڈاکٹروں کا خیال تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ زخم زیادہ گہرے نہیں ہیں اور صدر کو بچایا جا سکتا ہے لیکن صدر آٹھ دن تک کومے میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی وفات کے بعد نائب صدر روز ویلٹ کو صدر بنا دیا گیا۔ داخلی اور خارجی امور میں روز ویلٹ کا اقتدار ایک ایسے وقت میں شروع ہوا جب امریکی سیاسی زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا تھا۔ روز ویلٹ ایک عملی انسان تھا اس نے امریکی قوم کی زندگیوں میں ایک نئے انقلاب کا آغاز کیا۔ اس نے بڑی تجارتوں میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ ایک مضبوط خارجہ پالیسی بنائی اور امریکہ کے شمال مغربی علاقوں میں وسیع پیمانے پر کاشت کاری کے انتظامات کروائے۔ ان اقدامات سے معاشرے کے ہر طبقہ کے افراد کو فائدہ پہنچا۔ روز ویلٹ کے عہدہ صدارت سنبھالتے ہی یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ اس کے دل میں قوم کی خدمت کا صحیح جذبہ کارفرما ہے۔ اسی کے دور میں اس کی خصوصی کاوش سے امریکہ میں مزدوروں کی بہتری کے لئے بہت سے فائدہ مند قوانین پاس کروائے گئے، جن میں یومیہ آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام کروانے پر پابندی بھی شامل تھی۔ اور یہ لازم قرار دیا گیا کہ اگر کام کے دوران کوئی کارکن زخمی ہو جائے تو آجر اس کا ذمہ دار ہوگا۔ روز ویلٹ کی اصلاحات پسندی کی خواہشات کی وجہ سے عوام میں ان کی مقبولیت بڑھ گئی۔ آج امریکہ اگر سپر پاور ہے اور اپنی من مانی جائز یا ناجائز طریقے سے کر رہا ہے تو اس کے پیچھے روز ویلٹ کی انقلابی شخصیت اور کارناموں کو ابتدائی حیثیت حاصل ہے۔

۱۹۰۱ء

پہلا نوبل پرائز دیا جاتا ہے

۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کو دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑے انعام نوبل پرائز کا اجراء ہوا۔ نوبل پرائز مشہور سویڈش سرمایہ دار الفریڈ نوبل کی آخری وصیت پر جاری کیا گیا۔ الفریڈ نوبل نے اس ضمن میں مرنے سے پہلے اپنی آمدن کا ایک بڑا حصہ صرف اس لئے مختص کر دیا کہ دنیا بھر میں پانچ مخصوص شعبوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے افراد کو ہر سال یہ انعام خطیر رقم کے ساتھ دیا جائے گا۔ الفریڈ نوبل کی وفات ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ اس کی وفات کے پانچ سال بعد اس انعام کو دینے کا سلسلہ جاری ہوا۔ پہلا انعام جرمن کے ولیم رونٹجن (فزکس) جیکس فان ہوف (کیمسٹری) ایمل فان بیرنگ (میڈیسن) فرانس کے پرودھم (شاعری) اور سوئزرلینڈ کے جین ہنری ڈونٹ (امن) کو دیا گیا۔ نوبل انعام کا فیصلہ چار ادارے مل کر کرتے ہیں جن میں تین سویڈن کے اور ایک ناروے کا ہوتا ہے۔ یہ تقریب ہر سال سویڈن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالحکومت سٹاک ہوم میں دس دسمبر کو ہوتی ہے جو کہ الفریڈ نوبل کی برسی کا دن ہے۔

۱۹۰۱ء

روس میں طلبہ مزدور ہڑتال

سترہ مارچ کو روس میں طلبہ اور مزدوروں نے ایک مشترکہ ہڑتال کا اعلان کیا۔ یہ ہڑتال وزارت داخلہ کے تعلیمی اداروں میں نافذ کئے جانے والے نئے قوانین کے خلاف تھی جن سے طلبہ کی آزادانہ سرگرمیوں پر قدغن لگتی تھی۔ جبکہ مزدوروں کے خلاف بھی بہت سے ایسے قوانین منظور کیے گئے جن سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔ طلبہ اور مزدوروں نے سینٹ پیٹرز برگ کی گلیوں اور سڑکوں میں احتجاج شروع کیا جس کو پولیس نے سختی سے کچل دیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ یہ احتجاج یہودیوں کی سازشوں سے ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں روس میں رہنے والے پچاس لاکھ یہودیوں کے خلاف حکام کی جانب سے ایک تحریک چلائی گئے جس میں عوام میں ان یہودیوں کی کارستانیوں کو اجاگر کیا گیا تاکہ روسی عوام ان احتجاجات سے باز آسکیں۔

۱۹۰۲ء

ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی

۹ اگست ۱۹۰۲ء میں سلطنت برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ کے بعد ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی گئی۔ ایڈورڈ ہفتم تاج پوشی کے وقت چونسٹھ برس کا تھا۔ ایڈورڈ ہفتم ملکہ وکٹوریہ کا بیٹا تھا۔ اس نے تقریباً ۹ برس حکومت کی۔ اس کے دور حکومت میں کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ ۱۹۰۳ء میں اس کے زیر نگرانی بحری محصولات میں اصلاحات کی گئیں۔ غیر ملکی مصنوعات پر نئے محصولات عائد کیے گئے۔ جنوبی افریقہ میں جنگ بوئر ایک فیصلہ کن موڑ تک پہنچی۔ فوجی نظام میں اصلاحات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا نگران وزیر اعظم کو بنایا گیا۔

۱۹۰۲ء

اسوان ڈیم کی تعمیر

مصر میں دریائے نیل کے کنارے صوبہ اسوان میں ایک ڈیم بنایا گیا۔ ۱۹۰۲ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔ اسوان ڈیم کیرو سے ۵۹۰ میل کے فاصلے پر دریائے نیل کے پشتہ پر بنایا گیا۔ ۱۸۹۸ء میں اس کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس کی تعمیر میں گیارہ ہزار سے زیادہ مزدوروں نے حصہ لیا۔ اس ڈیم کی اونچائی چالیس میٹر تقریباً ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتیس فٹ ہے۔اس کے ایک طرف دوسو میل لمبی جھیل ہے جس میں پانچ اعشاریہ پانچ ملین کیوبک فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔اس ڈیم کی لمبائی دوکلومیٹر سے زیادہ ہے۔اس ڈیم کی تعمیر سے مصر کے زرعی کھیتی باڑی کے شعبہ میں ایک بڑاانقلاب آ گیا۔اور مصر کی معیشت کوایک بہت بڑا سہارا مل گیا۔

۱۹۰۳ء

روس میں یہودیوں کاقتل عام

روس میں سیاسی انتشاراور بدامنی تیزی سے پھیلتی جارہی تھی۔عام خیال تھا کہ اسکے پیچھے یہودیوں کی سازش کارفرما ہے۔چنانچہ یہودیوں کے خلاف نفرت رائے عامہ میں تیزی سے پھیلتی گئی جس میں سرکاری حکام کے پراپیگنڈے نے بھی کمال دکھایا۔اس کا نتیجہ مختلف شہروں میں یہودیوں کے خلاف فسادات کی شکل میں نکلا۔۱۶اپریل کوروس کے شہر کشنیف میں یہودیوں کا بڑے پیمانے پرقتل عام شروع ہوا۔اس موقع پر فوج اور پولیس کے اہلکار جابجا موجود تھے لیکن انہوں نے اس قتل عام کوروکنے میں کوئی کردارادانہ کیا۔روس کے زار نکولس کے تخت نشین ہوتے ہی یہودیوں پر مسلسل ظلم وزیادتی کا سلسلہ جاری تھا لیکن اتنے بڑے پیمانے پر بے دردی سے قتل عام کا یہ پہلا واقعہ تھا۔قتل عام کے اس سلسلے سے کچھ عرصہ پہلے روس میں پانچ سوفیکٹریوں میں مزدوروں کی ہڑتال ہوئی تھی جس کے بارے میں روسی حکام کو یقین تھا کہ اس کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہے۔کشنیف شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی جس میں آدھے سے زیادہ یہودی تھے۔اس شہر میں یہودیوں کے خلاف نفرت اس وقت عروج پر پہنچ گئی جب ایک عیسائی لڑکا یہودیوں کے ہاتھوں مارا گیا تو لوگوں نے یہودیوں کاقتل عام شروع کردیا۔اوپر سے ایک افواہ پھیلادی گئی کہ روسی حکومت نے اجازت دے دی ہے کہ مقامی عیسائی یہودیوں سے انتقام لے سکتے ہیں جس کا نتیجہ ۲۰ ہزار یہودیوں کی ہلاکت پر منتج ہوا۔

۱۹۰۳ء

ہوائی جہاز کی ایجاد

۱۷دسمبر ۱۹۰۳ء کا دن ہوابازی کی تاریخ میں ایک یادگاردن کی حیثیت رکھتا ہے جب انسان نے فضاؤں پر حکمرانی کرنے کا ڈھنگ سیکھا۔اس دن امریکی ریاست کیرولینا میں کٹی ہاک کے مقام پر ساحل سمندر کے نزدیک رائٹ برادران نے دنیا کا پہلا ہوائی جہاز اڑایا۔اس جہاز کا نام فلائراول تھا۔اس جہاز نے ۱۲ سیکنڈ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک چالیس گز کی بلندی تک پرواز کی۔ یہ پہلے جہاز کی پہلی کامیاب پرواز تھی۔ اس کے بعد دوسری پرواز میں جو کہ ولبر رائٹ نے کی تھی یہ جہاز ۶۹ سیکنڈ تک فضا میں رہا۔

۱۹۰۳ء

فرانس اور برطانیہ کا اتحاد

برطانیہ کا نیا بادشاہ ایڈورڈ ہفتم بین الاقوامی تعلقات میں برطانیہ کی سیاسی اہمیت کو برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ اس غرض سے مئی ۱۹۰۳ء میں اس نے پیرس کا سفر کیا جس کا نتیجہ برطانیہ اور فرانس کے اتحاد کی صورت میں نکلا۔ اس معاہدے کے مطابق تمام تصفیہ طلب امور طے کر لیے گئے۔ فرانس نے مصر پر برطانوی قبضہ تسلیم کر لیا اور اپنے مصری واجبات کی ادائیگی کے لئے ضمانت لی۔ برطانیہ نے نہر سویز میں سے بلا روک ٹوک آمدورفت کو بھی تسلیم کر لیا اور مراکش میں فرانس کے خاص مفادات کی بھرپور حمایت کی جس میں انجام کار مراکش کی آزادی کے خاتمہ پر بھی سمجھوتہ شامل تھا۔ بعد میں مراکش کو فرانس اور سپین کے درمیان تقسیم کر دینے کا فیصلہ ہوا۔

۱۹۰۳ء

سربیا کے بادشاہ کا قتل

۱۹۰۳ء میں سربیا کے بادشاہ الیگزانڈر نے ملک بھر میں اپنی مطلق العنانیت کر رکھی تھی جس کے خلاف عوام میں شدید ردعمل پیدا ہو چکا تھا۔ اسی دوران الیگزانڈر نے آئین کو معطل کر دیا اور تمام اختیارات مکمل طور پر اپنے قبضے میں کر لئے۔ جوابی ردعمل کے طور پر فوج میں بے چینی پیدا ہوئی۔ فوج نے بیوروکریسی کے ساتھ مل کر بادشاہ کے خلاف سازش کی اور ایک رات محل میں گھس کر ملکہ سمیت اسے قتل کر دیا۔

۱۹۰۴ء

جاپانیوں کا روس پر حملہ

بیسویں صدی کی سب سے پہلی اہم جنگ روس اور جاپان کی ہے جو کہ ۱۹۰۴ء میں شروع ہوئی۔ اس جنگ کے چھڑنے کے اسباب کچھ یوں ہیں کہ ۱۸۹۵ء میں جاپان نے چین کے ساحلی علاقے پورٹ آرتھر پر قبضہ کر لیا۔ اس پر روس، جرمنی، امریکہ اور برطانیہ نے جاپان پر زور دیا جس پر اسے چین کا علاقہ واپس کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑا۔لیکن جب تین سال بعد روس نے اس علاقے پر قبضہ کرلیا تو جاپان کو بڑا غصہ آیا۔جاپان کا غصہ اس وقت شدت اختیار کر گیا جب روس نے چین کے علاقے منچوریا پر بھی قبضہ کرنے کی غرض سے پیش قدمی کی۔ جاپان نے روس کو منچوریا پر قبضہ کرنے سے خبردار کیا لیکن روس نے کوئی توجہ نہ دی اور اپنے عزائم جاری رکھے۔اِس پر جاپان نے روسی مقبوضہ پورٹ آرتھر پر حملہ کر کے روسی بحری بیڑہ تباہ کر دیا اور پورٹ آرتھر کا محاصرہ کرلیا۔اس کے بعد روسیوں کے ساتھ دوبدو جنگ شروع ہوگئی۔ملڈن کے مقام پر روسیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔بالآخر امریکی صدر روز ویلٹ نے جاپانی اور روسی نمائندوں کو امریکہ بلایا اور صلح نامہ پر دستخط کروائے،جس کے مطابق پورٹ آرتھر پر روس کا اور منچوریا پر جاپان کا قبضہ تسلیم کرلیا گیا۔اس جنگ میں اندازاً ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ افراد ہلاک ہوئے۔اس جنگ سے روس کے داخلی معاملات پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔روس میں اس وقت لینن کی سرکردگی میں کیمونسٹوں نے اس وقت کے بادشاہ زار کے خلاف ایک بڑی مزاحمتی تحریک پیدا کر رکھی تھی۔جنگ میں روس کی ناکامی نے ان کو مزید مضبوط کیا۔روس میں بے روزگاری اور معاشی بدحالی میں اضافہ ہوا۔حالات کچھ اسطرح بنے کہ کچھ عرصے بعد ۱۹۱۷ء میں روس میں انقلاب آگیا۔

۱۹۰۵ء

سینٹ پیٹرز برگ میں بغاوت

جاپان سے شکست کے اثرات روس کی داخلی صورتحال پر بہت گہرے پڑے۔روس پہلے ہی معاشی بدحالی کا شکار تھا،اوپر سے کیمونسٹ تحریک بہت طاقت پکڑ رہی تھی۔حکومت کے خلاف سینٹ پیٹرز برگ میں ایک لاکھ مزدوروں نے ایک پرامن احتجاج شروع کیا جو اصل میں زارروس کے سامنے اصلاحات کا ایک بل پیش کرنا چاہتے تھے۔لیکن زار نے ان کے مطالبات تسلیم نہ کیے اور طاقت سے اس احتجاج کو کچلنے کی کوشش کی۔ نہتے مزدوروں پر گولی چلوادی گئی جس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔روسی تاریخ میں اس واقعہ کو سرخ اتوار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۱۹۰۵ء

نظریۂ اضافت

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء کو معروف یہودی سائنسدان آئن سٹائن نے اپنا خصوصی نظریہ اضافت پیش کیا۔اس سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کے بارے میں ایک قدیم نظریہ یہ تھا کہ وقت مطلق اور کائناتی ہے۔ آئن سٹائن نے اپنے نظریۂ اضافت میں اس قدیم نظریے کی نفی کی تھی اور دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا تھا کہ وقت مطلق اور کائناتی نہیں ہے۔ بلکہ دراصل یہ لچکدار ہے اور مادی اجسام کی حرکت کے ساتھ اپنی ہیئت تبدیل کرتا رہتا ہے۔ جب کوئی مادی جسم روشنی کی رفتار حاصل کر لیتا ہے تو اس کے لئے وقت کے زمینی پیمانے بدل جاتے ہیں۔ مادی جسم تیز ہو جاتا ہے اور وقت آہستہ ہو جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز روشنی کی رفتار سے تیز نہیں ہو سکتی۔ روشنی کی رفتار کائنات میں واحد مطلق ہے۔ آئن سٹائن (جو اس وقت ایک نوجوان تھا) کی تھیوری نے ہمارے کائنات کے قدیم تصورات کو بدل کر رکھ دیا۔

۱۹۰۶ء

سان فرانسسکو میں زلزلہ

امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس میں ہزاروں افراد ہلاک ہوئے۔ شہر کے ایک بڑے حصے میں آگ لگ گئی۔ بیشتر حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔ کئی ہزار افراد جل کر یا ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے۔ سان فرانسسکو امریکہ کا ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ اس سے پورے ملک کی معیشت متاثر ہوئی۔ شہر میں تباہی کے بعد امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ لوگوں نے پناہ حاصل کرنے کے لئے شہر سے باہر نکلنا شروع کر دیا۔ اندازاً دو سو ملین ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

۱۹۰۶ء

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام

۱۸۸۵ء میں کانگریس کے قیام کے بعد یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ مسلمانوں کے جداگانہ حقوق کے تحفظ کے لئے ایک نمائندہ جماعت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس غرض سے آغا خاں کی سرکردگی میں وائسرائے ہند لارڈ منٹو کے پاس مسلمانوں کا ایک وفد گیا۔ اس وفد نے لارڈ منٹو سے کہا کہ اگر برطانوی حکومت ہندوستان میں کوئی نمائندہ حکومت قائم کرنا چاہتی ہے تو اس میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔ وفد کے ارکان نے منٹو سے درخواست کی کہ مسلمانوں کی جداگانہ نیابت کے انتظام کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ایک پارٹی بنانے کی اجازت دی جائے۔ لارڈ منٹو نے ان باتوں سے مکمل اتفاق کیا۔ اسی سال نواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقارالملک اور سر سلیم اللہ نواب ڈھاکہ نے ہندوستان کے سرکردہ مسلمانوں کا ایک اجلاس ڈھاکہ میں منعقد کیا۔ اسی جلسے میں اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور ہوئی جس کے مطابق ایک تنظیم بنائی گئی جس کا نام ''آل انڈیا مسلم لیگ'' رکھا گیا۔ شروع شروع میں تنظیم کے تین بڑے مقاصد تھے:

۱۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کی جائے۔

۲۔ مسلمانان ہند کی ضروریات اور خواہشات برطانوی حکومت تک پہنچائی جائیں۔

۳۔ پہلے دو مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر مسلمانوں اور ہندوستان کی دوسری قوموں کے درمیان اتحاد پیدا کیا جائے اور بغض و فساد کے جذبات پیدا نہ ہونے دیئے جائیں۔

۱۹۰۷ء

روس اور برطانیہ کا اتحاد

اگست ۱۹۰۷ء میں روس اور برطانیہ میں اتحاد ہو گیا جس میں ایران کے تین حصے کر دیے گئے۔ ایک شمالی حصہ جسے روسی اثر کا حلقہ قرار دیا گیا، دوسرے جنوبی حصہ کو برطانیہ کے قبضہ میں دے دیا گیا اور درمیان کے حصے کو غیر جانبدار قرار دے کر خودمختاری دے دی گئی۔ افغانستان کے متعلق روس نے برطانوی پالیسی کی مکمل حمایت کی۔ دونوں حکومتوں نے تبت کے مسئلے پر چین کی عملداری کو تسلیم کر لیا۔ برطانوی حکومت نے آبناؤں کے بارے میں ایسی پالیسی اختیار کی جو روسی عزائم سے ٹکراتی نہ ہو۔ جبکہ روس نے خلیج فارس میں برطانیہ کے اثر و نفوذ کی پالیسی کو تسلیم کر لیا۔

۱۹۰۷ء

دنیا کا پہلا ہیلی کاپٹر

۱۳ نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک فرانسیسی موجد پال کارنو نے پہلا ہیلی کاپٹر ایجاد کیا۔ اس میں ۲۴ ہارس پاور انجن نصب کیا گیا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر چند سیکنڈ کے لئے عمودی طور پر فضا میں بلند ہو جاتا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر پر فضا میں بلند ہو جانے کے بعد کنٹرول مشکل ہو جاتا تھا۔

۱۹۰۸ء

سکاؤٹ تحریک کا آغاز

۱۹۰۸ء میں ایک برطانوی فوجی افسر رابرٹ بیڈل پاول نے گیارہ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کے لئے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمگیر غیر فوجی تنظیم کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تنظیم کا مقصد لڑکوں کو اچھے شہری بننے کی تربیت دینا اور کھلی فضا میں مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے کی تعلیم فراہم کرنا تھا۔ بعد ازاں اس تحریک کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ ۱۹۱۰ء تک برطانیہ امریکہ اور برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک کے لاکھوں بچے اس میں شامل ہو گئے۔ رابرٹ بیڈن پاول کو اس تحریک کے قیام کی وجہ سے لارڈ کا خطاب ملا۔

۱۹۰۸ء

جاپان میں جمہوری حکومت

جولائی ۱۹۰۸ء میں نئی اصلاحات کے نتیجے میں جاپان میں ایک نئی جمہوری حکومت قائم ہوئی۔ اس کی قیادت کتسورا کے ہاتھ میں تھی۔ کتسورا نے یہ حکومت فوج کے بھرپور تعاون سے قائم کی۔ یہ حکومت سوشلسٹوں کے شدید خلاف تھی۔ اس نے برسر اقتدار آتے ہی مزدور رہنماؤں کے خلاف کارروائی شروع کر دی۔ سوشلسٹ پارٹی کے ایک رہنما ''کوتوکو'' اور ان کے ۲۴ پیروؤں کے خلاف جھوٹا الزام لگایا گیا۔ بارہ ساتھیوں سمیت قید کر دیا گیا۔ کوتوکو کو بعد میں پھانسی دے دی گئی جبکہ باقی ساتھیوں کو قید بامشقت ہوئی۔

۱۹۰۹ء

سلطانِ ترکی کی معزولی

۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء کو ترکی میں ایک مشہور واقعہ ہوا جسے ترکی کی تاریخ میں ۳۱ مارچ کے حادثہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس دن ترک سلطان عبدالحمید کو معزول کر دیا گیا۔ سلطان عبدالحمید کے دور میں جمہوریت پسند بہت غالب آ گئے اور کثیر نوجوانوں کی حمایت بھی ان کو حاصل تھی۔ سلطان عبدالحمید ان کو کمزور کر کے تمام اختیارات از سر نو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے باغیوں کی در پردہ بھرپور حمایت کی۔ ۱۴ اپریل کو دارالحکومت استنبول میں باغیوں کے ایک گروہ نے شہر کے چند فوجی دستوں کو اپنے ساتھ ملا کر بغاوت کر دی اور شریعت کی حکمرانی کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعظم محمود شوکت پاشا نے جلد ہی اس بغاوت کا سر کچل دیا اور سلطان عبدالحمید کو بغاوت کروانے کے الزام میں معزول کر دیا اور ان کی جگہ ان کے چھوٹے بھائی ارشاد کو خلیفہ مقرر کیا۔ یہ معزولی ترکی کی سیاست میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمے میں اس معزولی نے پہلا اہم کردار ادا کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۰ء

ٹالسٹائی نے وفات پائی

روس کے مشہور فلسفی اور ناول نویس ٹالسٹائی نے وفات پائی۔ ۱۸۲۸ء میں پیدا ہوا۔ نوعمری میں یتیم ہو گیا۔ خاندانی جاگیردار تھا۔ ۱۸۵۴ء میں فوج میں شامل ہو گیا۔ ۱۸۶۲ء میں صوفیہ نامی خاتون سے شادی کی۔ شروع شروع میں ملحدانہ خیالات کا مالک تھا لیکن اواخر عمر میں اس نے اپنی تمام جائیداد غریبوں میں تقسیم کر دی۔ عدم تشدد اور انسانی محبت کو اپنا مذہب قرار دے دیا اور زبان اور قلم سے ان خیالات کا پرچار شروع کیا۔ اس کے مشہور ناولوں میں "انا کرے نینا" اور "جنگ و امن" ہیں۔ ۱۹۱۰ء میں وفات پائی۔

۱۹۱۱ء

لیبیا پر اطالوی حملہ

اکتوبر ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے لیبیا پر حملہ کر دیا تاکہ یہاں کے پسماندہ مسلمانوں کو اطالوی کالونی بنایا جا سکے۔ اطالوی مسلمانوں نے عمر مختار کی عظیم الشان اور اولوالعزم رہنمائی میں اطالوی فوجوں کے خلاف جہاد کیا۔ مگر ان کے ہتھیار فرسودہ اور پرانے تھے۔ اس لئے اطالویوں کو بڑے شہروں طرابلس، بن غازی، میسہ ، مروا؟ پر قبضہ کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ مجاہدین کی اطالویوں کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک جھڑپیں ہوتی رہیں۔ ایک بڑی جنگ ۱۹۱۵ء میں سرت کے قریب العزتابیہ میں لڑی گئی جس میں ہزاروں اطالویوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ جنگ عظیم اول کے خاتمے پر ۱۹۱۹ء میں ان جھڑپوں میں شدت آ گئی۔ اس دوران اٹلی کے لیڈر مسولینی نے بیڈولیو کو لیبیا کا گورنر بنا کے بھیجا۔ بیڈولیو نے نئی حکمت عملی سے لڑنا شروع کیا۔ عمر المختار کے ساتھ لیبیا کے مجاہدین کے علاوہ مصر، تیونس، الجزائر اور سوڈان کے مجاہد بھی شامل تھے۔ ستمبر ۱۹۳۱ء میں ایک بڑے معرکے میں اطالویوں نے عمر المختار کو گرفتار کر لیا۔ عمر المختار کو جہاد چھوڑنے کی شرط پر قاہرہ میں ایک عالیشان گھر اور بھاری مراعات کی پیشکش کی لیکن اسلام کے اس عظیم فرزند نے نہایت حقارت سے ان چیزوں کو ٹھکرا دیا۔ عمر المختار پر ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء کو اس عظیم المرتبت مجاہد اسلام کو سلوک شہر میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۱ء

قطب جنوبی دریافت ہوا

۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ناروے کے مشہور مہم جو رولڈ ایمنڈسن نے قطب جنوبی سر کر لیا۔ ایمنڈسن کو اوائل عمری ہی سے قطبین کے سربستہ راز دریافت کرنے کی جستجو تھی۔ ۶ اپریل ۱۹۰۹ء کو جب امریکی مہم جو رابرٹ پیری نے قطب شمالی کو سر کر لیا تو ایمنڈسن نے قطب جنوبی سر کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔ چنانچہ ۹ اگست ۱۹۱۰ء کو وہ اپنی اس تاریخی مہم پر روانہ ہوا اور ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء کو تین بجے سہ پہر قطب جنوبی پر پہنچ گیا اور ناروے کا پرچم لہرا دیا۔

۱۹۱۲ء

چین میں جمہوریت

چین میں شہنشاہی حکومت کا خاتمہ ہوا اور سن یات سین کو عبوری جمہوری حکومت کا صدر چن لیا گیا۔ چین میں پچھلے کئی عشروں سے جمہوریت پسند اپنی تگ و دو کر رہے تھے۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء میں حکومت کو معلوم ہو گیا تھا کہ جمہوریت پسندوں کو روکنا ناممکن ہے۔ ۸ نومبر ۱۹۱۱ء میں یون شی کائی جو کہ سپریم کمانڈر تھا اسے قومی اسمبلی نے وزیراعظم منتخب کر لیا۔ اس نے انقلابیوں کے ساتھ صلح کر لی۔ سن یات سین کو اس وقت یورپ سے آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ انقلابیوں نے شاہ پوری کو معزول کر کے اسے نانکن کی اسمبلی چین کا صدر منتخب کر لیا لیکن اس نے یون شی کائی کے حق میں دستبرداری اختیار کر لی۔ یون شی کائی نے نیا سیٹ اپ سنبھال لیا اور ایک عارضی دستور بنایا۔ تاہم یون شی کائی نے اپنا اقتدار مستحکم کرنے پر زیادہ توجہ دی۔ اس وجہ سے اس کے خلاف کشمکش شروع ہو گئی۔ سن یات سین اس تمام کشمکش سے آگاہ تھا۔ وہ اس بات کو سمجھتا تھا کہ ایسے پر انتشار دور میں یون سے حکومت چھیننے کا مطلب خانہ جنگی ہے۔ چنانچہ اس نے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرنے کا اعلان کیا۔

۱۹۱۲ء

ٹائی ٹینک کا حادثہ

۱۴ اپریل ۱۹۱۲ء کو دنیا کا مشہور بحری جہاز ٹائی ٹینک اپنے اولین بحری سفر کے دوران بحر اوقیانوس میں ایک آئس برگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ ٹائی ٹینک اپنے زمانے کا سب سے بڑا بحری جہاز تھا اور اس کا وزن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۳۲۸ ٹن تھا۔ ٹائی ٹینک کا لفظی مطلب ہمیشہ رہنے والا کے ہیں اور اس کے بنانے والے ٹھیکیدار نے دعویٰ کیا تھا کہ اس جہاز کو خدا بھی نہیں ڈبو سکتا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء کو یہ جہاز اپنے پہلے سفر پر بائیس سو مسافروں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اس کے کپتان کا نام ای جے سمتھ تھا۔ وہ ایک تجربہ کار کپتان تھا لیکن اس نے تمام حفاظتی تدابیر بالائے طاق رکھتے ہوئے کوشش کی کہ وہ بحر اوقیانوس کو سب سے کم مدت میں عبور کر کے عالمی ریکارڈ قائم کرے۔ چنانچہ اس نے جہاز کو انتہائی تیز رفتاری سے چلانا شروع کیا۔ ۱۴ اپریل ۱۹۱۲ء کو رات گیارہ بج کر چالیس منٹ پر ٹائی ٹینک ایک آئس برگ سے ٹکرا گیا۔ لائف بوٹس یعنی حفاظتی کشتیوں کی تعداد ضرورت سے کم ہونے کے باعث صرف ۷۵۵ افراد اپنی جان بچا سکے۔ باقی تقریباً ڈیڑھ ہزار ڈوب کر ہلاک ہو گئے جن میں سردی سے مرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔

۱۹۱۲ء

جنگ بلقان

۴ دسمبر ۱۹۱۲ء کو مشرقی یورپ میں بلقان کے علاقے میں جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں ایک طرف بلغاریہ، سرویا اور یونان فریق تھے جبکہ دوسری طرف صرف ترکی تھا۔ مارچ ۱۹۱۲ء میں بلغاریہ، سرویا اور یونان نے آپس میں تمام اختلافات دور کیے اور ایک باہمی تعاون کا خفیہ جنگی معاہدہ کیا اور دسمبر ۱۹۱۲ء میں ترکی پر مقدونیہ کے علاقے میں حملہ کر دیا۔ ترکی جو کہ ۱۹۰۹ء کی بغاوت اور دیگر سیاسی انتشار کی وجہ سے یورپ کا مرد بیمار کہلاتا تھا کھل کر مقابلہ نہ کر سکا۔ نومبر تک بلغاری فوجیں مشتلجہ کے خطے میں پہنچ چکی تھیں۔ یہ علاقے قسطنطنیہ کے دفاع کا آخری مورچہ تھا۔ اسی دوران روس نے جو کہ ترکی کا اتحادی تھا پولینڈ میں اپنے فوجی دستوں کو تیار رہنے کا حکم دیا اور بلقانی ریاستوں کو خبردار کیا۔ اس دوران مقدونیہ کے شہر کیلر میں اتحادی فوجوں نے ترکی فوجوں کے دو ہزار سپاہی مار ڈالے۔ آسٹریا نے اعلان کیا کہ سرویا کو ایڈریاٹک کے ساحل پر کوئی علاقہ نہیں دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ البانیہ کو بھی آزاد کیا جائے گا۔ فرانس نے روس کو جرمنی کے ساتھ جنگ کی صورت میں بھرپور مدد کی یقین دہانی کروائی۔ اس طرح آسٹریا اور روس دونوں نے فوجی کارروائیاں شروع کر دیں۔ نومبر اور دسمبر میں جنگی صورتحال بہت نازک ہو گئی۔ بالآخر روس نے سرویا پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ جنگ کے آخری دور میں ترکی بلغاریہ اور سرویا کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں تاہم یونان نے اس جنگ میں شمولیت اختیار نہ کی۔ برطانیہ اور جرمنی کی تجویز پر لندن میں جنگ کے خاتمے کے لئے ایک کانفرنس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوائی گئی۔ یہ کانفرنس ناکام ہوئی کیونکہ ترکوں نے ادرنہ اور بحیرہ ایجر کے جزائر چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی دوران ترکی میں کامل پاشا کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور انور بے کی حکومت بن گئی جس نے جنگ دوبارہ چھیڑ دی جس میں یونانی بھی سرویا کے اتحادی بن گئے۔ اس جنگ میں ترکوں نے بلغاریہ کو شکست دی اور چھینے ہوئے علاقے کسی حد تک واپس لے لئے۔

۱۹۱۳ء

ٹیگور کو نوبل پرائز ملا

رابندر ناتھ ٹیگور جو کہ مشہور ہندوستانی شاعر اور ادیب تھے۔ ۱۹۱۳ء میں نوبل انعام کے مستحق قرار پائے رابندر ناتھ ٹیگور ۱۸۶۱ء میں کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ قانون کی تعلیم حاصل کرنے انگلستان چلے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں بنگال میں شانتی نکیتن کی بنیاد ڈالی۔ اپنی بنگالی تحریروں کا انگریزی میں خود ترجمہ کیا جس کی وجہ سے ان کو عالمگیر شہرت ملی۔ یورپ، امریکہ، جاپان، چین، روس کا بارہا دورہ کیا۔ ۱۹۱۳ء میں انہیں نوبل پرائز ملا۔ انعام کی رقم اس نے اپنی یونیورسٹی کو تحفے کے طور پر دے دی۔ پنجاب میں انگریز سرکار کے تشدد کی وجہ سے سر کا خطاب واپس کر دیا۔ ۱۹۳۰ء میں لندن گئے اور انسان کا مذہب کے عنوان پر کئی خطبات دیئے جن کو بعد میں عالمگیر مقبولیت حاصل ہوئی۔ ایک اعلیٰ پائے کے مصور بھی تھے۔ یورپی ممالک اور امریکہ میں ان کی تصاویر کی نمائش بھی ہوئی۔ ایک اچھے موسیقار بھی تھے۔ ہزاروں نغموں کی دھنیں ترتیب دیں۔ ۱۹۴۱ء میں کلکتہ میں انتقال کیا۔

۱۹۱۳ء

پانامہ نہر کی تکمیل

۱۹۱۳ء میں پانامہ نہر کی تکمیل ہوئی۔ پانامہ نہر شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس نہر کی کھدائی ۱۹۰۴ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۱۳ء میں مکمل ہوئی۔ یہ نہر ۴۵ فٹ گہری ہے اور اس کی تعمیر پر سات کروڑ پونڈ خرچ آئے۔ مہذب دنیا میں یہ انجینئرنگ کے بڑے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔ نہر پانامہ کی بدولت جنوبی اور شمالی امریکہ کے درمیان فاصلے میں حیرت انگیز کمی آئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۴ء

دوسری جنگ عظیم

۱۹۱۴ء تک یورپ اپنی تمام تر سیاسی اور جنگی چپقلشوں کے باعث دو گروہوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ایک طرف جرمنی اور اس کے ساتھی جبکہ دوسری طرف انگلستان اپنے ساتھیوں سمیت تھا۔ کشمکش کی وجہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر قبضہ کرنے کے ارادے تھے جو طرفین چاہتے تھے۔ ایک طرف روس اور آسٹریا اپنی سلطنت وسیع کرنا چاہتے تھے تو دوسری طرف جرمنی کے سر میں شہنشاہی کی دھن سمائی ہوئی تھی۔ فرانس اور جرمنی کے درمیان پرانی دشمنی تھی۔ اسی زمانے میں جرمنی اور ترکی کے آپس میں انتہائی گہرے تعلقات قائم ہو گئے جس سے خطے کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ پھر ۱۹۰۸ء میں آسٹریا نے بوسنیا پر قبضہ جما لیا جس پر سربیا بہت برہم ہوا۔ روس نے اس کی حمایت کی لیکن بیچ بچاؤ کی پالیسی نے جنگ نہ ہونے دی۔ ۱۹۱۴ء میں بلقان سے فتنہ کی آگ بھڑکی۔ اس سال آسٹریا کے ولی عہد آرچ ڈیوک فرانس فرڈیننڈ کو بوسنیا کے شہر سراجیو جانے کا اتفاق ہوا۔ سربیا کو اندیشہ تھا کہ اگر آرچ ڈیوک کا دورہ کامیاب رہتا ہے اور بوسنیائی لوگ آسٹروی الحاق سے مطمئن ہو گئے تو ان میں بغاوت کا ولولہ باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ سلاوی لوگوں کی ایک خفیہ تنظیم نے آرچ ڈیوک کے قتل کا ایک منصوبہ بنایا۔ سربیا کے حکام کو اس منصوبے کا علم تھا لیکن اس سلسلے میں انہوں نے کوئی کاروائی نہ کی۔ اس طرح یہ منصوبہ کامیاب رہا اور ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو فرانس فرڈیننڈ کو سراجیو کے ایک بازار میں قتل کر دیا گیا۔ اس پر جنگ عظیم اول نے پورے یورپ کو امریکہ سمیت اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آسٹریا کی حکومت نے سربیا کو سزا دینے کا فیصلہ کیا اور مطالبات کی ایک فہرست تیار کروا کے سربیا روانہ کر دی جنہیں سربیائی حکام نے سختی سے رد کر دیا۔ ۱۳ جولائی کو آسٹریا کی حکومت نے سربیا کو الٹی میٹم بھیجا۔ روس نے سربیا کو مطالبات منظور نہ کرنے کا کہا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسری طرف جرمنی نے آسٹریا کی ہمت بندھائی اور کہا کہ اگر روس میدان جنگ میں کودا تو جرمنی آسٹریا کی بھرپور مدد کرے گا۔ جنگ کا آغاز ہوا تو روس نے وقت ضائع کیے بغیر ۲ اگست کو جرمنی کے مشرقی محاذ پر حملہ کر دیا اور بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران جرمنی نے دو اطراف سے فرانس کی سرحد پار کر لی۔ جرمنی نے روسی پیش قدمی کے جواب میں روس کے تین شہروں پر قبضہ کر لیا اور بحیرہ بالٹک میں روسی بندرگاہ پر بمباری کر کے تباہ کر دیا۔ جرمنوں کا ریلوے نظام بہت جدید تھا جبکہ روسی نقل و حرکت بہت ناقص تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۴ء

جرمنی کا بلجیم اور انگلستان کا جرمنی پر حملہ

جرمنی نے مغربی محاذ پر پندرہ لاکھ فوج جمع کی ہوئی تھی۔ مقصد یہ پیش نظر تھا کہ جنوبی محاذ اور درمیانی حصے سے زبردست حملہ کیا جائے، ایک طرف فرانس پر جبکہ دوسری طرف بلجیم پر۔ ۴ اگست کو جرمن برسلز میں داخل ہو گئے۔ دوسری طرف فرانس پر ایک انتہائی پر حکمت حملہ کیا گیا جس میں فرانس پر دو اطراف سے حملہ آور ہو کر پیرس کو گھیرے میں لینا شامل تھا۔ جرمنوں کا خیال تھا کہ مشرقی محاذ پر کم از کم فوجیں اس لئے رکھی جائیں کہ وہ فرانس کو آسانی سے مغلوب کرنے کے بعد مشرقی محاذ پر بھرپور توجہ دے کر روس کو شکست دیں گے۔ فرانس کے جنرل فاش نے جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن پیچھے ہٹنا پڑا۔ فرانس کو مار کھاتا دیکھ کر انگلستان میدان جنگ میں کود پڑا۔ جرمنوں نے بڑی تیزی سے شاندار پیش قدمی کی۔ فرانسیسی حکومت پیرس چھوڑ کر بوردو کے مقام پر چلی گئی۔ انگریز فوجوں کو بھی فرانسیسیوں کے ساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ جرمنوں کا خیال تھا کہ وہ کافی حد تک کامیابی حاصل کر چکے ہیں لہٰذا انہوں نے اپنی آرمی کا ایک بڑا حصہ روسی محاذ پر لگا دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فرانس میں جرمنوں کی پیش قدمی رک گئی۔ ۱۹۱۴ء کے اخیر تک مغربی محاذ میں دونوں فریق ایک جگہ پڑے رہے، جبکہ دوسری طرف مشرقی محاذ پر روس آسٹریا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا لیکن جرمنوں کے حملے نے اسے اس کے اس عزم کو جلد پورا نہ ہونے دیا۔ تاہم کچھ ہی عرصے میں روس نے تابڑ توڑ حملے کر کے آسٹریا کے کچھ شہروں پر اپنا قبضہ کر لیا۔ جبکہ آسٹریا نے فوری طور پر سرویا پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران روسیوں نے جرمنوں پر تابڑ توڑ جوابی حملے کرنے شروع کئے۔ اس پر جرمن حکومت نے مشرقی محاذ کی کمان جنرل ہنڈن برگ کے حوالے کر دی۔ ہنڈن برگ نے روسیوں کو مشرقی محاذ پر ایسی شکست فاش دی کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے۔ ٹینن برگ کے محاذ پر روسیوں کے ڈیڑھ لاکھ سپاہی قیدی بنے۔

۱۹۱۵ء

برطانیہ کی گیلی پولی پر بمباری

۲۹ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو ترکی نے ڈرامائی انداز میں روسی بندرگاہ اوڈیسہ پر حملہ کر کے اتحادیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ترکی کے جنگ میں شامل ہونے سے اتحادیوں کے لئے پیچیدہ صورتحال پیدا ہو گئی۔ برطانیہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی کے اس اقدام کے پیش نظر فوری کاروائی کرنے کا منصوبہ بنایا اور پانچ ماہ بعد اتحادی بحری بیڑے نے ترکی پر آبنائے دانیال میں گیلی پولی کی بندرگاہ پر حملہ کر دیا۔ جنگی جہازوں نے شدید بمباری کی۔ ان کا مقصد اس بمباری سے جرمنی کا روس کی طرف دباؤ کم کرنا تھا۔ اتحادیوں کی بمباری کافی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ جزیرہ نما کے تقریباً تمام بنیادی اہمیت کے حامل جنگی مقامات کو سخت نقصانات پہنچے تاہم مصطفیٰ کمال پاشا نے گیلی پولی کے محاذ پر بے مثال جنگی حکمت عملی کا مظاہرہ کیا اور برطانوی فوجوں کو شکست فاش دی یہاں تک کہ انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ دوسری طرف فرانسیسی فوجوں نے بعض محاذوں پر آگے بڑھنا شروع کیا لیکن مجموعی صورتحال پہلے جیسی ہی رہی اور جرمنی مسلسل فتح یاب ہوتا رہا۔ روسیوں نے مشرقی جرمنی میں دوبارہ پیش قدمی کی۔ جرمن جرنیل ھنڈن برگ اور لوڈنڈاف کی رائے تھی کہ مشرقی محاذ پر زیادہ فوجیں جمع کر لی جائیں تاکہ یورپ کے بیچ میں ایک وسیع مقام پر اپنا قبضہ قائم کیا جا سکے لیکن روسی حملے نے یہ سارا پلان فیل کر دیا۔ جرمنوں نے آسٹریوں کے ساتھ مل کر روسی حملہ کا جواب دینا شروع کیا۔ اور گلیشیا کے روسی علاقے پر قبضہ کر لیا۔ بے شمار روسی فوجی جنگی قیدی بنا لئے گئے۔ ستمبر ۱۹۱۵ء تک روس سے پولینڈ، لتھوانیا، کورلینڈ اور دیگر علاقے چھینے جا چکے تھے۔ ادر کم وبیش دس لاکھ روسی فوجی قیدی بنا لئے گئے۔ جرمنی نے اعلان کیا کہ اس نے آبدوزوں کے ذریعے سے برطانیہ کی ناکہ بندی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۵ء کو پہلا برطانوی جہاز تباہ کیا گیا۔ اس کے بعد برطانیہ کے لئے امریکی کمک سے لدے جہازوں پر بھی جرمنی نے حملے شروع کر دیے۔ یکم مئی کو ایک امریکی جہاز ڈبو دیا گیا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے کئی امریکی جہازوں کو جرمن آبدوزوں کے تارپیڈوز کا نشانہ بننا پڑا۔ جس میں ایک مشہور واقعہ لوسی ٹیبیا کی تباہی بھی شامل ہے۔ اس جہاز میں ڈیڑھ ہزار امریکی ہلاکتیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ امریکہ کی طرف سے برلن میں سخت احتجاج نامہ بھیجا گیا جس پر جرمنی نے وقتی طور پر معافی مانگ لی۔ دوسری طرف اٹلی نے جرمنی اور آسٹریا سے معاہدہ ختم کر دیا اور برطانیہ فرانس کے ساتھ مل کر اتحادی گروہ میں شامل ہو گیا اور آسٹریا و ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

۱۹۱۶ء

جنگ کا تیسرا سال وردون اور سومے کی لڑائیاں

فرانسیسی سپہ سالار جنرل جافر اور جرمن سپہ سالار جنرل فالکن ہین کی رائے تھی کہ جنگ کا سب سے بڑا محاذ جرمن فرانسیسی ہے۔ یہیں پر فیصلہ کن معرکہ ہوگا۔ چنانچہ فرانسیسی جرنیل جافر نے ایک بڑے معرکے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیاریاں شروع کر دیں۔ منصوبہ کے مطابق مغرب سے فرانسیسی اور انگریزی فوج، مشرق سے روس اور جنوب مشرق سے اطالوی فوجیں جرمن پر حملہ آور ہوئیں تاکہ جرمنوں کو فرانس سے نکالا جا سکے۔ اس دوران جرمنی کے مشرقی محاذ کی حالت کچھ بہتر ہو گئی۔ فروری ۱۹۱۶ء میں وردون کے محاذ پر ایک بڑی جنگ شروع ہو گئی۔ فریقین نے آپس میں سخت گولہ باری کی۔ جس میں فرانسیسیوں کا جانی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ عین اس وقت سومے کے محاذ پر بھی حملہ کی تیاری شروع ہو گئی۔ فرانسیسیوں کو وردون کے محاذ سے فوج کے چوبیس ڈویژن سومے کے لئے روانہ کرنا پڑے۔ سومے کے محاذ پر برطانوی فوج کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس جنگ میں برطانیہ نے پہلی دفعہ ٹینک استعمال کئے۔ سومے کی لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا جانی نقصان تقریباً چھ لاکھ کے لگ بھگ تھا جبکہ جرمنوں کا چار اور پانچ لاکھ کے لگ بھگ۔ اس جنگ میں فرانسیسیوں کو بہت معمولی رقبہ دوبارہ قبضہ میں ملا۔ آسٹریا کے محاذ پر اطالوی سخت مار کھا رہے تھے۔ انہوں نے روس سے مدد کی بارہا اپیل کی۔ چنانچہ روس نے اپنا جارحانہ قدم اٹھایا تاکہ اٹلی کے محاذ پر آسٹرویوں کا دباؤ ذرا کم ہو جائے۔ بعض مقامات پر اطالویوں کا دوبارہ قبضہ بھی ہو گیا۔ تاہم ان کا جانی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ تقریباً دس لاکھ اطالوی فوجی مارے گئے۔ بلقان کے محاذ پر بلغاریہ اور جرمنی کی فوجیں یونانی مقدونیہ کے ایک علاقے پر قابض تھیں۔ اتحادیوں نے یونان میں جرمن مقبوضات کا محاصرہ کر لیا۔ غرض یونان کا محاصرہ جاری رہا۔ اتحادی فوجوں نے سالونیکا سے پیش قدمی شروع کی۔ لیکن بلغاری سرحد کی طرف سے حملہ نہ کیا گیا۔ روس بدستور رومانیہ کو لڑائی پر اکسا رہا تھا جس پر رومانیہ نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور چند مقامات پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران جرمنی نے آسٹریا کی مدد کی۔ جس پر رومانیہ کو شکست اٹھانی پڑی اور رومانیہ کے کئی علاقے جرمن اور آسٹریا کے قبضے میں آ گئے۔

۱۹۱۶ء

صلح کے لئے کوششیں

امریکہ کے صدر ووڈرو ولسن کی خواہش تھی کہ جنگ عظیم ختم ہو اور فریقین کے درمیان کچھ لو اور کچھ دو کے تحت صلح ہو جائے۔ ولسن کے ایک دوست نے ایک یادداشت تیار کی جس کے مطابق برطانیہ اور فرانس کو صلح کی تجویزیں پیش کی گئیں۔ اگر برطانیہ اور فرانس ان کو مان لیں اور جرمنی انکار کر دے تو امریکہ جنگ میں اتحادیوں کی حمایت میں شامل ہو جائے گا۔ امریکہ جن تجاویز پر صلح کے لئے کوشش کرے گا ان میں بلجیم اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سربیا کی بحالی لازمی ہوگئی۔لورین اور السباس کا علاقہ فرانس کو واپس کر دیا جائے گا۔روس کو ترکی پر قبضہ کا حق دیا جائے۔آسٹریا کے اطالوی علاقے اٹلی کو دے دیے جائیں گے۔جرمنی کو نوآبادیاں رکھنے کی اجازت بھی دی جائے گی۔اور پولینڈ کو ایک آزاد ملک کی حیثیت دی جائے گی۔امریکہ کی ان تجاویز کو دونوں فریقوں نے وقعت نہ دی۔

۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء کو جرمن نے امریکہ کو اطلاع روانہ کر دی کہ یکم فروری سے آبدوزوں کی جنگ شروع ہو جائے گی۔جس میں امریکہ کے ہر اس جہاز کو ڈبو دیا جائے گا جو اتحادیوں کے لئے کمک لے کر آئے گا۔ چنانچہ یہ جنگ ہوئی تو امریکہ نے جرمنی سے اتحاد توڑ کر خفیہ صلح کی۔

۱۹۱۶ء

سلطنت عثمانیہ کے تجربے

اپریل ۱۹۱۶ء میں فرانس برطانیہ اور روس نے باہم معاہدہ کر کے ترکی کو تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا۔روس کو قسطنطنیہ اور آبنائے درہ دانیال دے دیئے گئے۔آرمینیا، کردستان کا ایک حصہ بھی روس کو دیا گیا۔ایک آزاد عرب ریاست کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔عراق کو برطانیہ کے حلقہ اثر میں دے دیا گیا۔حیفا اور عکہ کی بندرگاہیں اسے دے دی گئیں۔شام کو فرانس کے حوالے کر دیا گیا۔اٹلی کو سمرنا اور اناطولیہ کے علاقے دے دیئے گئے۔ برطانوی لارڈ کچر نے شریف مکہ کو مراعات کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔حجاز اور دہران کے علاقے کو ملا کر ایک عرب ریاست کی تشکیل منظور پائی۔جون ۱۹۱۶ء میں حجاز کے اندر عربوں کی بغاوت شروع ہوئی۔ جس میں انگریز ایجنٹ لارنس آف عریبیا کا ایک انتہائی اہم اور بنیادی کردار تھا۔شاہ حسین کو شاہ عرب قرار دیا گیا۔حکومت کے جذبے کو ابھارا۔ترکوں کے خلاف منظم کیا اور ایسے تمام علاقے جو سلطنت عثمانیہ کی عملداری میں تھے خود مختار و آزاد کروا لئے اور وہاں پر اپنی ایجنٹ حکومتیں قائم کیں۔

۱۹۱۷ء

امریکہ کا اعلان جنگ

۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء کو جرمن نے امریکہ کو اطلاع روانہ کر دی کہ یکم فروری سے آبدوزوں کی جنگ شروع ہو جائے گی جس میں امریکہ کے ہر اس جہاز کو ڈبو دیا جائے گا جو اتحادیوں کے لئے کمک لے کر آئے گا چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ جنگ شروع ہوئی تو امریکہ نے جرمنی سے تعلقات توڑ لئے اور جرمن کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جرمنی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر امریکہ نے اپنے سارے ذرائع وسائل کو میدان جنگ میں لا ڈالا تو شکست سے بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہے گی۔ امریکہ اور برطانیہ کے جنگی جہاز جرمن آبدوزوں کا صفایا کر دیں گے اور جب امریکی فوجیں میدان جنگ میں آ پہنچیں گی تو مغربی محاذ پر جو جرمن فوجیں قدم جمائے کھڑی ہیں، وہ اتحادیوں کی پیش قدمی کو روک نہ سکیں گی۔ اس لئے یورپ میں اپنی تمام جنگی مہموں کو پایۂ تکمیل تک تیزی سے پہنچایا جائے۔

۱۹۱۷ء

روس کا جرمنی کے ساتھ التوائے جنگ کا معاہدہ

۱۹۱۷ء میں روس میں لینن کی سرکردگی میں کیمونسٹ انقلاب آ گیا۔ اور زارشاہی ختم ہو گئی۔ روس جنگ اور معاشی بدحالی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ اس لئے اس نے اپنے اتحادیوں سے ناطہ توڑ کر اپنے طور پر جرمنی اور اس کے اتحادیوں سے جنگ بندی کا معاہدہ کر لیا۔ جنگ بندی کے اس معاہدے کے مطابق روس اور جرمنی نے ایک دوسرے کے خلاف تمام جنگی کاروائیاں ختم کر دیں۔ اس جنگ بندی سے روس میں مزید تباہی اور انتشار کا راستہ رک گیا۔ یہ جنگ بندی نئی کیمونسٹ حکومت کے لئے ایک کامیابی تھی۔ روس کے اتحادیوں نے اس جنگ بندی پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔

۱۹۱۷ء

اعلان بالفور

اسرائیل پہلی اور دوسرے جنگ عظیم کے بعد عرب دنیا میں رونما ہونے والی جغرافیائی، سیاسی تبدیلیوں اور برطانوی سازشوں کا نتیجہ تھا۔ اس کا پس منظر تو بہت دور تک پھیلا ہوا ہے لیکن جدید تاریخ میں ۱۹۱۷ء میں برطانوی وزیر خارجہ کی طرف سے حکومت برطانیہ کو لکھا جانے والا خط تھا جسے اعلان بالفور کے نام سے تاریخ میں ایک انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ اس اعلان کا پس منظر یہ تھا کہ ایک یہودی سائنسدان جو برطانیہ میں مقیم تھا اور اس نے برطانوی بحریہ کو ہتھیار بنا کر دیئے تھے، اس کے بدلے میں برطانیہ نے اسے نوازنا چاہا تو اس نے کہا کہ مجھے اعزاز و اکرام کی ضرورت نہیں، صرف حکومت برطانیہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہونے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دے تو یہی اس کا اعزاز ہوگا۔ اس سلسلے میں ارتھر بالفور نے حکومت برطانیہ کے سامنے ایک سفارش پیش کی جس میں کہا گیا کہ برطانیہ کی پالیسی یہ ہوگی کہ یہودیوں کو آہستہ آہستہ فلسطین میں آباد کیا جائے۔ اس سفارش میں یہ واضح طور پر کہا گیا کہ فلسطین میں آباد غیر یہودی آبادی کے شہری اور مذہبی حقوق کو پامال کئے بغیر ایک یہودی ریاست قائم کی جائے۔ بعد میں پیرس میں منعقد ہونے والی امن کانفرنس نے فلسطین کا انتظام والصرام برطانوی حکومت کے سپرد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ امریکی صدر ووڈرو ولسن نے بھی اس منصوبے میں دلچسپی ظاہر کی اور ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ اس کمیٹی نے اسرائیل کے قیام کے خلاف سفارشات مرتب کیں۔ تاہم بااثر یہودی لابی، برطانیہ اور دیگر ممالک کی سازش کی وجہ سے صدر ولسن کو اپنی پالیسی میں لچک پیدا کرنا پڑی اور لیگ آف نیشنز نے ایک اسرائیلی ریاست کے قیام کی بھرپور حمایت کی۔ اس طرح مغربی اقوام کی پرخلوص اور بھرپور کاوشوں سے عالم عرب کے سینے میں مملکت اسرائیل کی ناجائز ریاست بشکل خنجر پیوست کرنے کا آغاز ہوا۔

۱۹۱۷ء

انقلاب روس

انیسویں صدی سے ہی نئے صنعتی حالات کی بناپر روس میں سوشلزم نے خوب ترقی کی۔ سماجی تضاد کی بناپر عوام زبوں حالی کا شکار تھے۔ روس میں متوسط طبقہ سرے سے غائب تھا۔ امراء کا طبقہ تھا یا پھر غریب عوام اور کاشتکار تھے جن کی حیثیت غلاموں سے زیادہ نہ تھی۔ عوام کے جائز حقوق بالکل نہیں ملتے تھے۔ اپنے حقوق کی خاطر وہ تیزی سے سوشلزم کی طرف راغب ہوئے۔ سوشلزم اصل میں مشہور یہودی مفکر کارل مارکس کے افکار سے حاصل شدہ نظریات ہیں۔ انقلاب فرانس کی طرح روسی انقلاب کی وجوہات بھی گوناگوں تھیں۔ عوام روسی بادشاہ کی جابرانہ حکومت سے بےزار تھے۔ وہ معاشی طور پر دن بدن دِس رہے تھے، سیاسی طور پر حقوق سے محروم، امراء اور بادشاہ کے رحم وکرم پر تھے۔ جبری فوجی بھرتی بھی کی جاتی تھی، فوجیوں کو نہ تو کھانا ملتا تھا نہ سامان جنگ، روسی فوجی صرف قربانی کا بکرا تھے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ جنگ عظیم اول کے دوران جبری فوجی بھرتی کرنا اور ان فوجیوں کے ساتھ بدترین سلوک ہی زار روس کے خلاف تحریک کا اصل باعث بنا۔ اس سے قبل روس کو کریمیا میں شکست ہو چکی تھی اور ۱۹۰۵ء میں جاپان سے شکست کھانا بھی ایک سبب ہے اور ایک وجہ تعلیم پر پابندی بھی تھی کہ کہیں نوجوان تعلیم حاصل کرکے ترقی پسند خیالات نہ اپنالیں۔ فوج، پولیس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیگر انتظامی معاملات بھی بے حد بدانتظامی کا شکار تھے۔

ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ پہلی جنگ عظیم کے دوران زار روس نے فوج کی سپہ سالاری سنبھال لی اور محاذ جنگ پر چلا گیا اور حکومتی معاملات ملکہ کے سپرد کر گیا۔ ملکہ ایک نام نہاد یہودی پادری راسپوتین کے زیر اثر تھی۔ راسپوتین کی حکومتی معاملات میں دخل اندازی عوام کو بے حد گراں گذری۔ دسمبر ۱۹۱۴ء کو راسپوتین کو قتل کر دیا گیا۔ فوری وجہ یہ بھی تھی کہ جنگ عظیم میں روسی فوجیں کمزور حکمت عملی کے باعث شکست کھاتی چلیں گئیں۔ ۱۹۱۵ء میں جب جرمنی نے روسیوں کو شکست دے کر گلیشیا اور پولینڈ روس سے چھین لیے تو اس شکست سے عوام کے دلوں سے حکومت کا وقار بالکل اٹھ گیا۔ ملک میں بے چینی پھیل گئی۔

ملک کے اندر ذخیرہ اندوزی کے باعث خوراک کی شدید کمی ہو گئی۔ عوام کو ضروریات زندگی میسر نہ آتی تھیں۔ فروری ۱۹۱۷ء میں پیٹر وگراؤ میں مزدوروں نے منظم ہو کر ہڑتال کر دی۔ بعد میں یہ ہڑتال فسادات کی شکل اختیار کر گئی۔ روسی پارلیمنٹ ڈوما عوام کی حامی تھی۔ چنانچہ زار روس نے ڈوما کو برطرف کر دیا۔ اس سے فسادات میں مزید اضافہ ہو گیا۔ فوج عوام سے مل گئی۔ چنانچہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۷ء کو زار روس نکولس سوم مجبوراً اقتدار سے دستبردار ہو گیا اور کیڈٹ پارٹی نے ہلیوکوف کی سرکردگی میں عارضی حکومت قائم کر لی اور فوری طور اہم اصلاحات نافذ کیں لیکن اعتدال پسند کیڈٹ پارٹی مکمل فسادات کو سنبھال نہ سکی اور عارضی حکومت کا خاتمہ ہوا اور سوشلسٹوں نے کیرنسکی کی سربراہی میں حکومت قائم کر لی۔ یہ اعتدال پسند سوشلسٹ منشویک کہلاتے تھے۔ لیکن منشویک بھی حالات کو سنبھال نہ سکے۔ اوپر سے جرمنوں نے روس کو مزید کئی محاذوں پر شکست دی۔ نومبر ۱۹۱۷ء میں بالشویک گروہ نے انقلاب برپا کر دیا اور حکومت قائم کر دی۔ منشویک کا لنین کیرنسکی ملک سے بھاگ گیا اور لینن اور ٹراسکی نئی بالشویک حکومت کے اصل کار پرداز تھے۔ لینن کو زار حکومت نے ملک بدر کیا ہوا تھا لیکن انقلاب سے پہلے وہ جرمنی کی مدد سے خفیہ طریقے سے روس پہنچ گیا تھا۔ لینن نے آتے ہی پہلا کام جرمنی کے ساتھ صلح کا کیا۔ بعد میں بہت سی اصلاحات نافذ کیں۔ سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ کیا۔ ذاتی جائیداد کا خاتمہ ہوا۔ امراء اور متوسط طبقے سے سب کچھ چھین لیا۔ سکولوں میں مذہبی تعلیم پر پابندی لگائی۔ فالتو غلہ حکومت کے قبضہ میں لے لیا گیا۔ تمام صنعتیں قومی ملکیت میں لے لی گئیں۔

انقلاب کے خلاف کئی مزاحمتیں بھی ہوئیں۔ ۱۹۱۸ء سے لے کر ۱۹۲۲ء تک بالشویکوں کا تختہ الٹنے کیلئے کئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغاوتیں ہوئیں۔ جنوبی روس میں شورش برپا ہوئی لیکن دبادی گئی۔ سائبیریا میں فرانس اور برطانیہ کی مدد سے بالشویکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے باقاعدہ فوج بھی حاصل کی گئی لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ ۱۹۱۹ء میں پولینڈ نے روس پر حملہ کر کے کمیونسٹوں کا تختہ الٹنے کی کوشش کی لیکن جنگ بے نتیجہ ختم ہو گئی۔

۱۹۱۸ء

جنگ عظیم ایک نئے موڑ پر

۱۹۱۸ء کے آغاز میں جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ امریکی شمولیت سے اتحادیوں کو بے انتہا فوجی ساز و سامان مل گیا اور انہیں امریکہ کی ۲۰ لاکھ تازہ فوج میسر آ گئی۔ جنگ کے آخری مرحلے میں فرانسیسی جرنیل فاش نے تمام اتحادی فوجوں کو اپنی کمان میں لے لیا اور جرمنی پر فیصلہ کن حملے کی تیاری شروع کر دی۔ ستمبر ۱۹۱۸ء میں بلغاریہ نے ہتھیار ڈال دیئے جو جرمن کے لئے ایک بڑے دھچکے سے کم نہ تھا۔ اکتوبر میں آسٹریا اور ترکی نے بھی باقاعدہ شکست تسلیم کی اور ہتھیار ڈال دیے۔ اب جرمنی اکیلا رہ گیا تھا۔ اگست ۱۹۱۸ء تک جرمنوں کے نزدیک جنگ کی حالت خاصی خراب ہو گئی تھی اور گیم ان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی تاہم وہ پھر بھی ڈٹے ہوئے تھے۔ جرمنوں نے پیرس پر ہوائی حملے شروع کر دیئے۔ لیکن پھر بھی کوئی خاص نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں یوگوسلاویوں نے یوگوسلاویا کی آزادی کا اعلان کیا۔ آسٹریا اور ہنگری میں الگ الگ جمہوری حکومتیں قائم ہو گئی تھیں۔ جرمنی نے مغربی محاذ پر جنگ جاری رکھی۔ سخت لڑائیاں ہوئیں لیکن صورتحال کا پانسہ جرمنوں کے خلاف پلٹا کھا چکا تھا۔ آخر جرمن جرنیل لوڈنڈارف نے حکومت سے اپیل کی کہ صلح کے لئے مذاکرات جاری کئے جائیں۔ اسی دوران ۷ نومبر کو میونخ میں بادشاہ جرمنی ولیم قیصر کے خلاف بغاوت ہوئی۔ قیصر جرمنی کی دستبرداری کا اعلان ہوا۔ اور وہاں جمہوری حکومت بن گئی۔ قیصر ولیم ہالینڈ چلا گیا۔ جرمنی کی فوجیں واپس بلالی گئیں۔ ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو جنگ عظیم اول ختم ہوئی۔ پہلی جنگ عظیم کے جانی نقصانات کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ کم و بیش ایک کروڑ افراد مارے گئے اور دو کروڑ کے قریب شدید زخمی ہوئے۔ متاثر شدگان کی تعداد بے تحاشا تھی۔ ایک کھرب اسی ارب ڈالر کی رقم خرچ ہوئی۔

۱۹۱۹ء

معاہدہ ورسائی

۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو عہد نامہ ورسائی پر دستخط ہوئے۔ ورسائی پیرس کے نواح میں ایک مقام ہے۔ ۱۸ جنوری کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرائط صلح طے کرنے کے لئے یہاں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کا صدر وزیر اعظم کلیمنشو تھا۔ اس معاہدے کے مطابق جرمنوں کے تمام مقبوضات ان سے چھین لئے گئے۔ جرمنی پر بہت کڑی پابندیاں لگادی گئیں۔ بھاری تاوان عائد کیا گیا۔ جرمنی کے بادشاہ کو جنگی مجرم قرار دیا گیا۔ اساس اور لورین کے علاقے فرانس کو دیئے گئے۔ سار کا علاقہ پندرہ سال تک بین الاقوامی انتظام میں دیا گیا۔ شمالی اور سطی شلیس ورگ کا فیصلہ رائے عامہ سے کروانے کا ہوا۔ پوزن اور مغربی پروشیا کا علاقہ پولینڈ کو دیا گیا۔ جبکہ مشرقی پروشیا کے علاقہ کا فیصلہ رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا۔ جرمنی کو جنگ شروع کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ جرمن فوج کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ رکھنے پر پابندی لگادی گئی۔ اور بحری قوت میں چھ جنگی جہازوں سے زیادہ پر بھی پابندی لگادی گئی۔ رہائن لینڈ کا علاقہ پندرہ سال کے لئے اتحادیوں کے قبضے میں دے دیا گیا۔ نہر کیل تمام قوموں کی آمدورفت کے کھول دی گئی۔ شہنشاہ جرمنی پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ ہوا۔ جرمنی غیر فوجی نقصانات کا خرچہ پورا کرے گا اور کوئلے کی بڑی مقدار فرانس، بلجیم اور اٹلی کو دس سال تک دیتا رہے گا۔ حکومت جرمنی کے نمائندہ نے اس معاہدے کے مبنی بر ناانصافی کا الزام لگاتے ہوئے دستخط کر دیئے۔ عہد نامہ ورسائی ناانصافی پر مبنی تھا۔ اس عہد نامہ کی ذلت آمیز شرائط کے باعث جرمنی قوم کی خودی کو ٹھیس پہنچی اور ان میں احساس کمتری پیدا ہوگیا۔ اس ذلت آمیز معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد جرمنی میں قوم پرستوں کا غلبہ ہوگیا اور انہوں نے کچھ ہی عرصے میں جرمنی کو دوسری جنگ عظیم کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا۔

۱۹۱۹ء

پولینڈ کا روس پر حملہ

پہلی جنگ عظیم کے دوران روس میں کیمونسٹ انقلاب آگیا۔ فرانس پولینڈ اور اردگرد کی دیگر ریاستیں اس انقلاب سے خوفزدہ تھیں۔ اور چاہتی تھیں کہ کیمونزم کا خاتمہ ہو۔ ۱۹۱۹ء میں فرانس کی شہ پر پولینڈ نے روس پر حملہ کر کے کیمونزم کے خاتمے کی ایک ناکام کوشش کی۔ پولینڈ روس کے مقابلے میں ایک کمزور ملک تھا۔ لیکن فرانس کی جانب سے کافی مدد ملی۔ وارسا کے مقام پر پولینڈ نے فتح حاصل کی۔ یوکرین کے علاقے میں بھی جنگ ہوتی رہی۔ لیکن جنگ عظیم اول کے نتیجے میں ہونے والی معاشی بدحالی اور روس کے مقابلے میں کمزور ہونے کی وجہ سے جلد ہی پولینڈ جنگ میں کمزور پڑ گیا۔ چنانچہ ۱۹۱۹ء میں پولینڈ اور روس میں صلح ہوگئی۔ پولینڈ کو اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس جنگ میں پولینڈ کے ڈیڑھ لاکھ افراد مارے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۹ء

لیگ آف نیشن

پہلی جنگ عظیم کے دوران عالمی امن کا بے حد نقصان ہوا۔کروڑوں افراد مارے گئے۔کئی ملک تباہ حالی کا شکار ہوئے۔ایسی صورتحال میں ایک ایسی تنظیم کے قیام کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی جو دنیا میں مستقل امن قائم رکھنے میں مدد دے۔چنانچہ اقوام عالم (Leage of Nations) کا قیام وجود میں آیا۔اس کے بنیادی مقاصد جنگ کو روکنا اور دو ممالک کے درمیان تعلقات کو خوشگوار رکھنے میں کوشش کرنا تھا۔لیکن یہ تنظیم اپنے مقاصد حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہوئی۔۱۹۲۰ء میں روس اور پولینڈ کی جنگ ہوئی۔اس کے بعد جاپان نے چین پر حملہ کر کے منچوریا پر قبضہ کر لیا۔۱۹۳۵ء میں اٹلی نے حبشہ کو فتح کر لیا۔سب سے بڑھ کر دوسری جنگ عظیم کا آغاز،ان تمام واقعات کو روکنے میں لیگ آف نیشنز مکمل طور پر ناکام ہوئی۔

۱۹۱۹ء

ترکی میں انقلاب

دوسری جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثمانیہ میں وسیع پیمانے پر سیاسی انتشار پیدا ہو چکا تھا۔سلطنت عثمانیہ کے اتحادیوں کے ساتھ کئے گئے معاہدہ امن کے خلاف ایک قومی تحریک جنم لے چکی تھی۔جس کی قیادت مصطفیٰ کمال پاشا کے ہاتھوں میں تھی۔اس دور میں ترکی کے بعض حصوں پر یونانی افواج قابض تھیں۔مصطفیٰ کمال پاشا کی زیر قیادت فوجوں نے یونانیوں سے اپنے مقبوضہ علاقے آزاد کروانے کا کام شروع کیا۔اناطولیہ کے ایک شہر انقرہ کو اپنا صدر مقام قرار دیا اور ایک آئینی حکومت بنا ڈالی۔سلطنت اس وقت اتحادیوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی تھی۔اس نے آئینی حکومت کی مخالفت کی۔

۱۹۲۰ء

آئرلینڈ کی تقسیم

آئرلینڈ کا مسئلہ ایک عرصہ سے لٹکا ہوا تھا۔دوسری جنگ عظیم نے اس مسئلہ کو بہت دور تک منظر نامے سے غائب کر دیا تھا۔جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آئرش ریپبلکن آرمی نے دوبارہ اپنی کاروائیاں شروع کر دیں اور آئرلینڈ میں مقیم چودہ برطانوی افسروں کو قتل کر دیا۔اس سے ہنگامے دوبارہ شروع ہو گئے۔تاہم حکومت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برطانیہ کو احساس ہو چکا تھا کہ جب تک اس مسئلہ کا ممکنہ حد تک تصفیہ نہیں ہو جاتا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ چنانچہ آئرلینڈ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۰ء کو برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز نے آئرلینڈ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی منظوری دی۔ گورنمنٹ آف آئرلینڈ ایکٹ کے تحت دونوں حصوں کی الگ الگ پارلیمنٹ اور انتظامیہ قرار پائی۔ شمالی پارلیمنٹ ان علاقوں کی نمائندگی کرے گی جہاں پروٹسٹنٹ فرقے کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جبکہ جنوبی پارلیمنٹ رومن کیتھولک اکثریتی علاقوں کی نمائندگی کرے گی۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک کونسل آف آئرلینڈ تشکیل دی جائے گی۔ جنوبی آئرلینڈ کے سیاستدانوں نے اس نئی تقسیم کی شدید مخالفت کی۔ لیکن حکومت برطانیہ نے یہ فیصلہ بزور قوت حالات سے مجبور ہو کر کیا۔

۱۹۲۱ء

جرمنی سے تاوان کی وصولی

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے پر تمام حکومتوں نے جرمنی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا اور اس سے تمام نقصانات کا ازالہ تاوان کی صورت میں لینے کا فیصلہ کیا۔ پیرس میں اتحادیوں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ جرمنی کو تاوان کے طور پر ۵۶ ارب ڈالر دینے ہونگے۔ جرمنی نے اس فیصلے کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اتحادیوں میں تاوان کی رقم کے تعین پر شدید اختلاف تھا۔ آخر ۲۷ اپریل کو طے کئے جانے کے بعد جرمنی کو ۳۳ بلین ڈالر جو کہ تقریباً ۱۳۲ بلین مارک کے برابر تھے، کا بل پیش کیا گیا۔ تلافی جنگ کے کمیشن نے جرمنی کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنا تمام محفوظ سونا اتحادیوں کی نگرانی میں دے دے۔ اس مطالبے پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں فرانس نے جرمنی کو روہر پر قبضہ کر لینے کی دھمکی دی۔

۱۹۲۱ء

اٹلی میں فاشسٹ حکومت

پہلی جنگ عظیم میں اٹلی نے محوریوں سے اپنا تعلق توڑ کر اتحادیوں کا ساتھ دیا۔ اس کے باوجود معاشی اور سیاسی بدحالی سے بچ نہ سکا۔ جو حکومت قائم ہوئی بہت کمزور تھی۔ کمزور حکومت کی وجہ سے اٹلی میں فاشزم کے رجحانات بہت طاقتور ہو گئے۔ اس لئے بینو مسولینی کو سارے ملک پر اپنا تسلط قائم کرنے کا موقع ملا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گیا۔ ۱۹۱۰ء کی دہائی میں اس نے اپنی پارٹی بنائی جس کا نام فاشسٹ پارٹی تھا۔ جنگ کے خاتمے پر اس نے نام تبدیل کر کے نیشنل فاشسٹ پارٹی رکھ دیا اور اپنے آپ کو اس کا لیڈر مقرر کیا۔ سیاسی طاقت حاصل کرنے کے لئے اس نے سوشلسٹوں سے اپنا تعلق توڑ لیا تا کہ وہ اٹلی کے جاگیردار اور سرمایہ دار طبقے سے اپنا گٹھ جوڑ قائم کر سکے۔ اس سے پہلے وہ ایک اخبار اوانٹی کا ایڈیٹر تھا۔ اپنی پارٹی کا نام اس نے قدیم روم کے طاقت کے نشان فاشسٹ سے اخذ کیا تھا۔ اس کے منشور میں ریاست کو اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہے جبکہ عوام محض ریاست کے غلام اور تابع فرماں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس پارٹی کا منشور تھا کہ اٹلی کی حکومت کا طاقت ور ہونا بہت ضروری ہے تا کہ بین الاقوامی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کر سکے۔ مسولینی کی حکومت کی بنیاد ڈکٹیٹر شپ پر تھی۔ انفرادی آزادی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ تمام اختیارات ایک چھوٹے سے طبقے کے ہاتھ میں مرتکز ہو چکے تھے۔ مسولینی نے جو حکومت قائم کی تھی وہ مستعد اور مستحکم تھی۔ اس کے دور میں اٹلی بڑی طاقت بننا شروع ہو گیا۔ ایک مضبوط فوج اور داخلی استحکام میں مسولینی کا بڑا ہاتھ تھا۔ اٹلی میں قدیم رومہ کی عظمت رفتہ کی از سر نو تجدید کی گئی۔

۱۹۲۲ء

سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ

ترکی میں ساڑھے چھ سو سال پرانی حکومت عثمانیہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ آخری سلطان محمد ششم کو گرانڈ نیشنل اسمبلی میں برخاست کر دیا گیا۔ ترکی میں کچھ سالوں سے خصوصاً جنگ عظیم اول کے خاتمے سے جمہوریت پرستوں کا غلبہ تھا جن کی سربراہی مصطفیٰ کمال پاشا کر رہا تھا۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی زیر سرکردگی ترکوں نے یونانی قابض فوجوں کے خلاف ایک مہم جاری کی ہوئی تھی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۲ء کو ترکوں نے یونانیوں کو ایشیائے کوچک کے جزیرہ نما سے نکال باہر کیا۔ سب سے بڑی فتح سمرنا پر دوبارہ قبضہ کرنا تھا۔ یونانیوں کی ملٹری کمانڈ نے جنگ بندی کا مظاہرہ کیا۔ اتنی شاندار فتح حاصل کرنے کے بعد مصطفیٰ کمال پاشا نے ملک میں مغربی ثقافت اور قوانین نافذ کرنے کا فیصلہ کیا جس کا آغاز سلطنت عثمانیہ کے خاتمہ سے کیا۔

۱۹۲۳ء

فرانس کا روہر پر قبضہ

۲۵ جنوری ۱۹۲۳ء کو فرانس اور بیلجیم کی فوجوں نے جرمنی کے سرحدی علاقے روہر پر فوج کشی کر کے قبضہ کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روہر کے جرمن باشندوں نے خصوصاً مزدوروں نے فرانسیسی قبضے کے خلاف احتجاج شروع کیا تو ان پر گولیاں چلادی گئیں جس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔ فرانس نے یہ انتہائی قدم صرف اس لئے اٹھایا کہ جرمنوں سے طلب کیے جانے والے تاوان کی ادائیگی کا مطالبہ پورا نہ ہوا تھا۔ اوپر سے معاہدے کے مطابق جرمنی نے کوئلہ اور لکڑی کی سپلائی معطل کر دی تھی جس پر فرانس نے یہ کاروائی کی۔

۱۹۲۳ء

جاپان میں زلزلہ

جاپان کی تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ ۹ ستمبر ۱۹۲۳ء کو آیا۔ یہ زلزلہ ٹوکیو اور یوکوہاما سمیت کئی دیگر چھوٹے چھوٹے شہروں میں آیا۔ اس زلزلہ میں دو لاکھ کے قریب افراد ہلاک ہوئے۔ پانچ لاکھ شدید زخمی ہوئے جبکہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد تیس لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ اس زلزلے نے جاپان کے انتظامی نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ راشن کی کمی پیدا ہو گئی، پینے کے صاف پانی کی شدید قلت ہو گئی۔ حفاظتی اقدامات کے پیش نظر ٹوکیو میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔

۱۹۲۴ء

لینن کا انتقال

۲۱ جنوری ۱۹۲۴ء کو روسی انقلاب کے معمار لینن کا انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت اس کی عمر صرف ۵۴ برس تھی۔ ۱۸۷۰ء میں روس کے قصبے سمبرسک میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک سرکاری ملازم تھا۔ ۲۳ برس کی عمر میں لینن ایک پرجوش مارکسی بن گیا۔ ۱۸۹۴ء میں اسے حکومت نے انقلابی سرگرمیوں میں شمولیت کے الزام میں گرفتار کر کے سزا سنادی اور سائبیریا جلاوطن کر دیا۔ اسی جلاوطنی کے دوران اس نے اپنی مشہور کتاب ''روس میں سرمایہ داری کا فروغ'' لکھی۔ جلاوطنی کے خاتمے پر اسے فرانس جانے کا موقع ملا۔ بعد میں مغربی یورپ کی سیاحت پر نکل گیا۔ پھر روس واپس آ گیا اور انقلابی پارٹی میں شامل ہو گیا۔ جب انقلابی پارٹی دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو لینن بالشویک حصہ کا رہنما بن گیا۔ جنگ عظیم اول میں روس کی معاشی بدحالی نے لینن کی تحریک کو بہت فائدہ پہنچایا۔ زار روس کا زوال ہوا۔ زوال کی خبر سن کر لینن نے بالشویک حکومت بنانے کی کوشش کی مگر یہ کوشش ناکام ہو گئی۔ لینن کو روپوش ہونا پڑا۔ نومبر ۱۹۱۷ء میں دوسری بار کوشش کی گئی جو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب رہی اور لینن نئی سوشلسٹ حکومت کا سربراہ بن گیا۔ اس نے اشتمالی معیشت کے نظام کو رائج کیا۔ مئی ۱۹۲۲ء میں لینن سخت بیمار پڑا۔ اسے سخت فالج ہو گیا۔ دو سال اسی حالت میں رہنے کے بعد انتقال کر گیا۔ لینن کی بنیادی حیثیت ایک فعال مارکسی کی بنتی ہے۔ اس نے دنیا میں پہلی کمیونسٹ حکومت قائم کی۔

۱۹۲۶ء

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو شاہ عبدالعزیز ابن سعود نے مملکت نجد و حجاز کے بادشاہ کی حیثیت سے سعودی خاندان کا آغاز کیا اور اس ملک کا نام المملکۃ العربیۃ السعودیۃ رکھا۔ شاہ عبدالعزیز گزشتہ کافی عرصے سے سعودی عرب کے علاقے میں اپنا اقتدار مضبوط کر رہے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں عبدالعزیز ابن سعود نے شریف مکہ کے بیٹے علی کو مکہ پر قبضہ کر کے مکہ معظمہ سے باہر نکال دیا۔ ۱۹۲۵ء میں انہوں نے مدینہ کا اقتدار حاصل کیا۔ ۱۹۲۵ء ہی میں شریف علی نے اقتدار سے مکمل دستبرداری کا اعلان کیا۔ یوں مملکت عربیہ کا اقتدار مکمل طور پر شاہ عبدالعزیز ابن سعود کے قبضے میں آ گیا۔

۱۹۲۶ء

پولینڈ میں بغاوت

مئی ۱۹۲۶ء میں فوج نے وزیراعظم ونسٹی وٹوس کو معزول کر دیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مارشل جوزف پلسڈسکی نے حکومت کے خلاف کرپشن اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات لگائے تھے جس پر وزیراعظم وٹوس نے ملک بھر کے تمام اخبارات کو ضبط کر لیا اور کڑی سنسر شپ کی پالیسی اختیار کر لی۔ اسی وجہ سے انقلابیوں میں شدید ردعمل پیدا ہوا۔ حکومت نے مارشل پلسڈسکی کے گھر مسلح افراد سے حملہ کروایا تو فوج نے مارشل پلسڈسکی کے حق میں بغاوت کر دی۔ جوزف پلسڈسکی فوج کی مدد سے ایک خونی انقلاب لانے میں کامیاب رہا۔ حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور جوزف پلسڈسکی کی آمریت قائم ہو گئی۔

۱۹۲۶ء

ٹیلی ویژن کی ایجاد

اس صدی کی ایک اہم ایجاد ٹیلی ویژن ہے۔ جس پر ہم ہزاروں میل دور ہونے والے واقعات با آسانی دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں۔ ۱۹۲۶ء میں سکاٹ لینڈ کے ایک خود آموز سائنسدان جان لوئی بیرڈ نے ایجاد کیا۔ اس کا خیال اسے اس وقت آیا جب ایک دن وہ ساحل سمندر پر ٹہل رہا تھا کہ اس کے کانوں میں ریڈیو پر لگے گانے کی آواز آئی۔ اس سے اس کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ اگر آواز لہروں پر اتنی دور تک پہنچ سکتی ہے تو تصویر کیوں نہیں پہنچ سکتی؟ اسی خیال کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اس نے کچھ ضروری ساز و سامان لیا اور ایک عرصے کے لئے اپنے آپ کو ایک کمرے میں بند کر لیا۔ ایک عرصے کے بعد وہ بند کمرے میں تجربات کرنے کے بعد بالآخر کامیاب ہو گیا۔ اس طرح دنیا کا پہلا ٹی وی بنا۔ اس ایجاد میں ایک خامی تھی کہ آواز اور تصویر ایک ساتھ نہیں آتی تھی۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے اپنی خامی پر قابو پا لیا۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۹ء کو بی بی سی نے جان لوئی بیرڈ کے ایجاد کردہ ٹیلی ویژن کا پہلا پروگرام پیش کیا۔ اسی ایجاد کی بدولت دنیا آج گلوبل ولیج میں تبدیل ہو گئی ہے۔

۱۹۲۷ء

پہلی متکلم فلم

دنیائے فلم میں پہلی متکلم فلم بنائی گئی۔ اس فلم کا نام **The Jazz Singer** تھا۔ یہ فلم ۶ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو کے ایک سینما گھر میں ریلیز ہوئی۔ یہ فلم ساز ادارے وارنر برادرز نے بنائی تھی۔ یہ فلم مکمل طور پر تو متکلم نہ تھی لیکن اس میں چند گانے اور ۳۵۴ الفاظ پر مشتمل مکالمے شامل تھے۔ فلم کا ہیرو مشہور جاز سنگر ال جونس تھا اور انہوں نے جو فلم میں پہلا مکالمہ بولا تھا، وہ یہ تھا۔

Wait a minute you aint heard nonthin yet wait a minute I tell you.

۱۹۲۹ء

ٹراٹسکی کی جلاوطنی

۱۹۲۹ء میں ٹراٹسکی کو روس سے جلاوطن کر دیا گیا۔ ٹراٹسکی روس کے سوشلسٹ انقلاب کے بانیوں میں سے ایک تھا۔ لینن کا ساتھی تھا۔ ۱۹۱۷ء میں انقلاب کے بعد بالشویک پارٹی کے اندر ایک ایسا گروہ پیدا ہو چکا تھا جو نجی شعبے کی حوصلہ افزائی اور نئی اقتصادی پالیسی میں وسعت کا حامی تھا۔ یہ لوگ بائیں بازو کے منحرفین قرار پائے۔ ان کا خیال تھا کہ موجودہ سسٹم مارکس کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے۔ روس میں مارکس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول از سر نو رائج کئے جائیں اور بیرونی دنیا میں انقلاب کے مقاصد کو تقویت پہنچائی جائے جسے وہ اشترا کی جارحانہ اقدام قرار دیتے تھے۔ لینن کی وفات کے بعد یہ چپقلش اس وقت زیادہ تیز ہو گئی جب سٹالن صدر بنا۔ ٹراٹسکی نے سٹالن سے نباہ کرنے کی بڑی کوشش کی اور بار بار اپنا اختلاف رائے مناسب انداز میں پیش کرتا رہا جو کہ سٹالن کو بہت ناگوار گزرتا تھا۔ سٹالن نے پہلے ٹراٹسکی اور اس کے ساتھیوں کو پولٹ بیورو سے نکال دیا اور بعد میں جب انگلستان اور چین میں سٹالن کی خارجہ پالیسی کے متعلق اختلاف رائے پیدا ہوا تو اسے سائبیریا جلاوطن کر دیا گیا۔ یہ اس کی پہلی جلاوطنی تھی۔ ٹراٹسکی نے اپنے نظریات سے پیچھے ہٹنا گوارا نہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے وہ ترکی پھر ناروے اور آخر میں میکسیکو چلا گیا۔ وہیں پر ۱۹۴۰ء میں ایک قاتل نے برف توڑنے والے آلے سے قتل کر دیا۔

۱۹۳۰ء

پلوٹو کی دریافت

۱۹۳۰ء میں مشہور ماہر فلکیات کلائیڈ ٹوم بگ نے امریکی ریاست ایریزونا میں واقع فلیگ سٹاف لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے نظام شمسی کا ایک نیا سیارہ دریافت کیا۔ اس سیارے کو پلوٹو کا نام دیا گیا جس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ مشہور ماہر فلکیات پرسی لائل نے علم ریاضی کی مدد سے اس نئے سیارے کی دریافت کا امکان ظاہر کیا۔ پلوٹو کے ابتدائی دو حروف پی اور ایل پرسی لائل کے نام کا اختصار بھی ہیں، اسی لئے اس کا نام پلوٹو رکھا گیا۔ دوسرا یہ کہ یونانی دیو مالا کا ایک دیوتا جس کا نام پلوٹو تھا اس کے نام پر بھی اس کا نام پلوٹو رکھنا ایک اور سبب ہے۔

۱۹۳۰ء

امریکہ میں کساد بازاری

۱۹۲۹ء میں امریکہ میں سٹاک کی قیمتیں انتہائی عروج پر تھیں کہ اچانک ہی کساد بازاری شروع ہو گئی۔ امریکہ کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک معاشی بدحالی کے ایسے چکر کی شروعات ہوئیں جس کے اثرات ایک عرصے تک امریکہ اور یورپ میں رہے۔ سٹاک مارکیٹ کریش ہونا شروع ہوئی، غیر محتاط سٹہ بازی اور سٹاک بروکروں کی مصنوعی قیمت بازی نے سرمایہ کاروں کے پاؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک تباہ ہونا شروع ہو گیا۔ غیر یقینی کیفیت کی وجہ سے سرمایہ کاروں نے اپنے بروکروں کو کسی بھی ریٹ پر اپنے حصص فروخت کرنے کی ہدایت کی جس کا نتیجہ سٹاک مارکیٹ کے کریش کے علاوہ اور کسی صورت میں نہ نکلا۔ کمیشن ایجنٹوں نے اپنے گاہکوں سے زیادہ منافع کا مطالبہ کیا اور جب وہ اسے حاصل کرنے میں ناکام رہے تو انہوں نے اپنے حصص کو کم سے کم قیمت پر فروخت کرنا شروع کیا۔ صرف دس دن کے اندر حصص اپنی اصل قیمت کا صرف پانچواں حصہ رہ گئے۔ ۱۹۳۰ء کے وسط تک لاکھوں سٹاک ہولڈرز دیوالیہ ہو گئے۔ اربوں ڈالر کا نقصان ہوا۔ امریکہ میں بیروزگاری کی شرح میں اچانک غیر معمولی حد تک اضافہ ہو گیا۔ چار اعشاریہ آٹھ ملین لوگ بیروزگاری کا شکار ہو گئے۔

۱۹۳۱ء

ٹامس ایڈیسن کا انتقال

۱۸ اکتوبر کو جدید دنیا کے ایک بڑے سائنسدان ٹامس ایڈیسن نے انتقال کیا۔ ٹامس ایڈیسن ۱۱ فروری ۱۹۴۸ء کو اوہائیو امریکہ میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے تجربات و مشاہدات سے گہری دلچسپی تھی۔ اس نے اپنے گھر میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں وہ مختلف تجربات کرتا رہتا تھا۔ خرچہ پورا کرنے کے لئے اخبار فروشی کا کام بھی کیا۔ بعد میں ایک پریس خرید کر اخبار شائع کرنے شروع کر دیئے۔ اپنے باپ سے ٹیلی گرافی سیکھی۔ جلد ہی ایک بڑا ماہر ٹیلی گرافر بن گیا۔ ۱۸۶۸ء میں اپنی پہلی ایجاد پیٹنٹ کروائی جو کہ ایک دوٹ ریکارڈ کرنے والی آٹومیٹک مشین تھی۔ اس کے بعد ایڈیسن بوسٹن چلا گیا۔ یہاں بھی اس نے اپنے سائنسی تجربات جاری رکھے۔ ایک اور ایجاد کی جو کہ سٹاک ٹکر کی تھی۔ اس ایجاد نے اسے ابتدائی طور پر مالدار کر دیا۔ اسے اس کی فروخت سے ۴۰ ہزار ڈالر ملے جو کہ اس دور میں ایک بڑی رقم تھی۔ اس رقم سے اس نے نیوجرسی سٹیٹ میں ایک بڑی صنعتی لیبارٹری قائم کی۔ اس لیبارٹری میں بہت سے ملازمین رکھے جو اس کی ہدایات کے تحت کام کرتے۔ ایک مختصر عرصے میں اس کے زیر ہدایت اس لیبارٹری میں تیرا سو کے قریب چھوٹی بڑی ایجادات وجود میں آئیں۔ جس میں سب سے اہم ایک فوٹوگرافر ہے جو اس نے خود ۱۸۷۷ء میں ایجاد کیا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ ایڈیسن کی شہرت پھیل چکی تھی جب اس نے صرف بجلی کا بلب ایجاد کرنے کا اعلان ہی کیا تھا تو گیس سے جلنے والے بلبوں کی خرید و فروخت میں کمی ہو گئی تھی۔ ایک طویل عرصہ اور ہزاروں تجربات کے بعد ایڈیسن نے ۱۸۷۹ء میں بجلی کا بلب ایجاد کر لیا۔ اس کے بعد ۱۸۸۹ء میں اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موشن پکچر تخلیق کی۔

۱۹۳۲ء

جاپان کا منچوریا پر قبضہ

جاپان کی نظریں ایک عرصے سے چین کے معدنی دولت سے بھرپور علاقے منچوریا پر لگی ہوئی تھیں۔ ۱۹۱۳ء میں جاپان نے منچوریا پر حملہ کر دیا اور کچھ ہی عرصہ میں اپنا قبضہ مستحکم کر لیا۔ چینیوں نے جاپانیوں کے خلاف سخت مزاحمت کی جس پر جاپان نے شنگھائی بندرگاہ پر بھی حملہ کر دیا۔ لیگ آف نیشنز اور امریکہ کے صدر ہووا نے جاپان کو تنبیہ کی کہ مسلح کاروائی کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔ لیگ آف نیشنز جاپان اور چین کی مصالحت کروانے میں ناکام رہی۔ اس پر امریکہ نے جاپان کو مسلح کاروائی کی دھمکی دی۔ جس کا جاپان نے کوئی اثر نہ لیا اور چین کے مقبوضہ علاقے میں اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی جس کا حکمران چین کے آخری معزول بادشاہ پولی کو بنا دیا گیا۔ امریکہ نے لیگ آف نیشنز کے ذریعے سے اس مسئلہ کا حل ڈھونڈنے کے لئے لٹن رپورٹ تیار کروائی جسے جاپان نے رد کر دیا جس پر امریکہ نے شنگھائی میں امریکی فوجی دستے بھجوانے کا اعلان کیا۔

۱۹۳۳ء

جرمن کا نیا چانسلر ہٹلر

جولائی ۱۹۳۲ء میں جرمن پارلیمنٹ کے انتخابات ہوئے تو نازی پارٹی دو سو سے زیادہ نشستیں لے گئی۔ جرمن صدر ہنڈن برگ نے ہٹلر سے درخواست کی کہ وہ وائس چانسلر کا عہدہ سنبھال لے۔ ہٹلر نے کہا کہ یا تو پورے اختیارات لوں گا یا کچھ نہیں۔ آخر ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو فیصلہ ہٹلر کے حق میں ہوا۔ وہ چانسلر بن گیا۔ آئندہ انتخابات میں پارلیمنٹ کی دو سو اٹھاسی نشستیں نازی لے گئے۔ ہٹلر نے کمیونسٹ پارٹی کو خلاف آئین قرار دیا اور یہ الزام لگایا کہ پارلیمنٹ کی عمارت کو جلانے کی سازش میں کمیونسٹ پارٹی شامل تھی۔ جنگ عظیم کے بعد جرمنی کی فوج بہت چھوٹی رہ گئی تھی۔ اکثر فوجی افسر بیکار ہو گئے تھے۔ ہٹلر نے پوری جرمن قوم میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ معاشی حالات کو بہتر بنایا۔ ایک بڑی فوج تیار کی۔ ملک کے بہترین مفاد میں فیصلے کرنے کے لئے جرمنی میں اپنی آمریت قائم کی۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا۔ وارسائی کے معاہدہ امن کو بالائے طاق رکھ دیا اور فوج کو از سر نو بنانا شروع کیا۔ مارچ کے مہینے میں بے تحاشا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی مخالفین گرفتار کیے گئے جن کی تعداد ۲۰ ہزار سے زیادہ تھی۔ جیلوں میں مزید قیدی بھرنے کی گنجائش ختم ہو گئی تو قیدیوں کے اجتماعی کیمپ بنائے گئے جہاں پر بعد میں کئی لاکھ سیاسی قیدی اور یہودیوں کو رکھا گیا۔ نازیوں نے یہودیوں کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا اور جگہ جگہ ان کے خلاف جلسے جلوس نکلنا شروع ہو گئے۔ لوگوں کو یہودیوں کے بائیکاٹ پر ابھارنا شروع کیا گیا۔ نازی حکومت نے اس کے ساتھ ملک میں سیاسی یکجہتی پیدا کرنے کے لئے بے تحاشا سیاسی اور دیگر کتب کو ممنوعہ قرار دے کر جلانا شروع کر دیا جن میں کمیونسٹوں کی کتابوں کی ایک بڑی تعداد تھی۔ کارل مارکس کی تصنیفات نسبتاً زیادہ شامل تھیں۔ اسکولوں میں طلباء کو نسلی سائنس پر لیکچر دیئے جانے لگے اور جرمن آریائی نسل کو دنیا کی سب سے اعلیٰ نسل قرار دیا۔

۱۹۳۴ء

تاریخی لانگ مارچ

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو چین کے کمیونسٹ لیڈر ماؤزے تنگ کی قیادت میں تاریخی لانگ مارچ کا آغاز ہوا۔ اس لانگ مارچ میں ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔ راستے میں جگہ جگہ سرکاری فوج نے رکاوٹیں کھڑی کیں لیکن کمیونسٹوں نے بہادری سے ہر مشکل کا سامنا کیا۔ یہ مارچ ۲۵۳ دنوں میں مکمل ہوا۔ ایک لاکھ افراد میں سے ۸۰ ہزار افراد سرکاری فوج نے ہلاک کر ڈالے۔ یہ لانگ مارچ تاریخ کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔

۱۹۳۵ء

ہندوستان میں ترقی پسند تحریک

۱۹۳۵ء میں لندن میں چند ہندوستانی ترقی پسند طلبا نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ہندوستان کے ترقی پسند ادیبوں کی ایک انجمن تشکیل دینے کا خیال پیش کیا گیا۔ اس انجمن کا نام ہندوستان ترقی پسند ادیبوں کی انجمن رکھا گیا۔ اس انجمن کو تشکیل دینے میں سجاد ظہیر، ڈاکٹر ملک راج آنند، ڈاکٹر ایس بھٹ، ڈاکٹر ایس سہنا پیش پیش تھے۔ یہ اردو ادب کی سب سے فعال اور متحرک تنظیم ترقی پسند تحریک کا نقطہ آغاز تھا۔

۱۹۳۵ء

کوئٹہ میں زلزلہ

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کی شب کو کوئٹہ میں بدترین زلزلہ آیا۔ اس زلزلے کا شکار ہونے والے افراد کی تعداد ۶۰ ہزار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لگ بھگ تھی۔ ۴۵ سیکنڈ کے دورانیہ میں یہ ہنستا بستا شہر راکھ اور ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ یہ زلزلہ رات کے آخری پہر میں آیا۔ اکثر لوگ سو رہے تھے۔ زلزلے کی شدت رچر سکیل پر سات درجے تھی۔ یہ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ شہر تباہ ہو گیا۔ زلزلے کی شدت قلات تک گئی۔

۱۹۳۵ء

اٹلی کا ایتھوپیا پر حملہ

اٹلی کی فاشسٹ حکومت تیزی سے اپنی توسیع پسندانہ پالیسی پر عمل کر رہی تھی۔ ۱۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں اطالوی فوج نے ایتھوپیا (حبشہ) پر حملہ کر دیا۔ حبشہ کے شاہ ہیل سلاسی نے اٹلی کے اس جارحانہ حملے کا جواب دینے کے لئے ایک کروڑ افراد حرکت میں لانے کا اعلان کیا جو کہ صدا بصحرا ثابت ہوا۔ ایک طرف اطالوی فوجیں عصر حاضر کی جدید ترین وار مشینری سے لیس تھیں تو دوسری طرف خچروں اور گھوڑوں پر بھروسہ تھا۔ اس جنگ کے چھڑنے کی وجہ سے اٹلی کے انگلستان کے ساتھ تعلقات خراب ہو گئے۔ اٹلی کے حملے کے خلاف لیگ آف نیشنز نے پابندی لگائی تھی۔ ان میں تیل شامل نہ تھا اور صرف تیل ہی ایک چیز تھی جس کی اٹلی کو سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ ایک سال کے اندر اندر اٹلی نے ایتھوپیا پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا۔ اطالوی جرنیل مارشل بادوگلیو سب سے پہلے عدیس بابا میں داخل ہوا۔ ایتھوپیا کی فتح پر مسولینی نے ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اٹلی ایک سلطنت میں بدل چکا ہے۔ یہ ایک فاشسٹ سلطنت ہے کیونکہ فاشزم ناقابل تسخیر قوت کا نشان ہے اس لئے آج سے اٹلی کا سربراہ شہنشاہ کہلائے گا۔

۱۹۳۶ء

عشق کی خاطر قربانی

برطانوی ولی عہد ایڈورڈ ہشتم ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو اپنے والد جارج پنجم کے انتقال کے بعد اس کے جانشین بنے تھے۔ بادشاہ بننے کے بعد انہیں ایک امریکی خاتون مسز وارفیلڈ سمپسن سے محبت ہو گئی۔ انہوں نے ان سے شادی کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر ان کو اس ارادے پر برطانیہ کے قدامت پسند حلقوں اور برطانوی وزیراعظم کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری طرف برطانیہ کے بشپ آف بریڈفورڈ ڈاکٹر اے ڈبلیو بلنٹ نے انہیں دھمکی دی کہ اگر مسز سمپسن سے شادی کریں گے تو انہیں شاہی تخت سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ ایڈورڈ ہشتم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے محبت کو بادشاہی پر ترجیح دی اور اپنے چھوٹے بھائی جارج ششم کے حق میں دستبردار ہو گئے اور فرانس منتقل ہو گئے۔ عشق کی خاطر اتنی بڑی قربانی کا شمار دنیا کی عظیم داستانوں میں ہوتا ہے۔

۱۹۳۶ء

سپین میں خانہ جنگی

جولائی ۱۹۳۶ء میں سپین میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔ باغیوں کے ایک گروہ نے فوج کے ایک طاقت ور حصے سے مل کر حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ باغیوں کا سردار جنرل فرانکو تھا۔ جنرل فرانکو کو اٹلی کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی۔ جبکہ اٹلی نے پچاس ہزار کی ایک فوج بھی جنرل فرانکو کے لئے روانہ کی۔ جرمنوں نے بھی فرانکو کو ہر ممکن امداد روانہ کی۔ چند ہی ماہ میں جنرل فرانکو نے میڈرڈ پر قبضہ جما لیا۔ اس خانہ جنگی کے آغاز سے یورپ میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ امریکہ نے سپین میں اپنے پھنسے ہوئے شہریوں کو نکالنے کے لئے ایمرجنسی بنیادوں پر اقدامات شروع کیے۔ فرانس نے برطانیہ اور اٹلی سے جنگ سے لاتعلق رہنے کے لئے ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کی اپیل کی۔ لیکن برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اس اپیل پر کوئی خاص ردعمل ظاہر نہ کیا۔ جس کی وجہ سے یہ خانہ جنگی ایک طویل عرصہ تک سپین میں جاری رہی۔ جنرل فرانکو نے مراکش میں مقیم اپنے فوجی دستوں کی مدد سے خانہ جنگی کو سپین میں وسیع پیمانے پر پھیلا دیا۔

۱۹۳۸ء

علامہ اقبال کی وفات

پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے۔ جو ایک نظریہ پر بنایا گیا۔ اس نظریہ کے خدوخال تشکیل دینے کا سہرا حکیم الامت سر علامہ محمد اقبال کے سر بندھتا ہے۔ ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ سے انٹر کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۸۹۹ء میں ایم اے فلسفہ پاس کیا اور یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں فلسفہ اور سیاسیات کے لیکچر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۸ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ گئے جہاں کیمرج یونیورسٹی سے فلسفے میں ڈگری لی اس کے بعد جرمنی چلے گئے اور ایرانی فلسفہ کے موضوع پر مقالہ لکھ کر میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگرہ ؛ہ۔ ۱۹۰۸ء میں وطن واپس آئے اور وکالت شروع کر دی۔ ۱۹۲۲ء میں حکومت برطانیہ نے ادبی خدمات کے سلسلے میں سر (Knight

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

hood) کا خطاب دیا۔ سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور مسلم لیگ کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ اپنی دلسوز اور جاں پرور شاعری سے مسلمانوں کو ایک نئے عزم اور ولولہ سے آگاہ کر کے ان کے مذہبی، اخلاقی اور سیاسی شعور کو جلا بخشی۔ ۱۹۰۳ء میں الہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کا پہلا باقاعدہ تصور پیش کیا۔ ۱۹۳۸ء میں لاہور میں وفات پائی۔

۱۹۳۸ء

جرمنی کا آسٹریا پر قبضہ

پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر جرمن کا جو حال تھا اس کو ذہن میں رکھ کر یہ سوچا جائے کہ ۱۹۳۸ء تک جرمنی ہٹلر کی بے مثال قیادت میں کہاں پہنچ سکتا ہے تو انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ۲۰ سال سے بھی کم عرصے میں جرمنی ایک بار پھر سپر پاور کے درجے تک جا پہنچا تھا اور از سر نو اپنی توسیع پسندانہ حکمت عملی پر عمل پیرا تھا۔ اپنی اس توسیعی پالیسی کا پہلا شکار جرمنی نے ۱۹۳۸ء میں آسٹریا سے اتحاد کر کے کیا۔ ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کے روز جرمن فوجیں آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں فاتحانہ مارچ کرتی ہوئی داخل ہوئیں۔ تمام راستے نازی عوام اپنے لیڈر کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ ہٹلر آسٹریا میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوا۔ ۱۰ اپریل کو رائے عامہ کی گئی۔ جس میں ۹۹.۷۵ فی فیصد ووٹ جرمنی کے ساتھ اتحاد کے حق میں آئے۔ چنانچہ آسٹریا جرمنی کا حصہ بن گیا۔

۱۹۳۸ء

برلن میں یہودیوں کا قتل عام

جرمن میں ہٹلر کے برسر اقتدار آنے میں یہود کش نظریات مضبوط ہونے لگے اور تمام مسائل کا ذمہ دار اس نسل کو ٹھہرایا جانے لگا۔ ۱۹۳۸ء میں آسٹریا کے الحاق کے بعد یہ جذبات فسادات میں تبدیل ہونا شروع ہو گئے۔ تمام جرمنی میں یہودیوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے۔ نازی جوان دیوانگی کے ساتھ یہودیوں کو قتل کرنے لگے۔ یہودیوں کے کاروباروں کو تباہ کرنا شروع کر دیا گیا۔ ان کے مکانوں اور گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ ان کی عبادت گاہوں کو آگ لگا دی گئی۔ فسادات کی فضا یوں تو شروع سے بنی ہوئی تھی لیکن فوری وجہ یہ بنی کہ پیرس میں جرمن سفارت کار کو قتل کر دیا گیا۔ قاتل ایک یہودی تھا۔ اس کا نتیجہ جرمنی میں خصوصاً دارالحکومت جرمن میں وسیع پیمانے پر فسادات کی شکل میں سامنے آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۹ء

سگمنڈ فرائیڈ نے وفات پائی

دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ نے وفات پائی۔ آسٹریا میں ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوا۔ وی آنا اور پیرس یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ برسوں کی تحقیق کے بعد دریافت کیا کہ بہت سے نفسیاتی اور اعصابی امراض شعور اور لاشعور کی کشمکش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ فرائڈ نے ایک نیا طریق علاج وضع کیا جسے تحلیل نفسی کہتے ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں جب ہٹلر نے آسٹریا پر قبضہ کیا تو اسے جلاوطن کر دیا گیا۔ کیونکہ یہ بھی یہودی تھا۔ ۱۹۳۹ء میں یہیں وفات پائی۔

۱۹۳۹ء

اسپین کی خانہ جنگی کا خاتمہ

۱۹۳۹ء میں سپین کی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوا۔ حکومت کی وفادار فوجوں نے جنرل فرانکو کی فوجوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ فرانکو نے سرکاری فوج کو اٹلی اور جرمنی کی مدد سے شکست دینے کے بعد ریڈیو پر قوم سے خطاب کیا اور سپین کا قبضہ اور حکمران بننے کا اعلان کیا۔ فرانکو نے ۳ سالہ خانہ جنگی میں اشتراکیوں کو شکست دی۔ بعد میں دارالحکومت میڈرڈ پر قبضہ کرنے پر ہٹلر اور مسولینی نے مبارکباد کے پیغام بھیجے۔ فرانکو نے کامیابی حاصل کرنے کے بعد جیل خانوں کو سیاسی مخالفین سے بھر دیا اور سخت سے سخت سزائیں دیئے جانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ بے تحاشا سیاسی مخالفین کو فرانس اور پرتگال کی سرحدوں کی طرف دھکیل دیا گیا۔

۱۹۳۹ء

یورپ جنگ کے دھانے پر

یورپ میں پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد پہلی مرتبہ اتنے بڑے پیمانے پر جنگوں کے حالات نمودار ہو رہے تھے۔ جن کے بنانے میں جرمنی آگے آگے تھا۔ تمام یورپ میں ایک تشویش کی لہر دوڑی ہوئی تھی۔ اس تشویش کو کم کرنے اور آئندہ سے نبٹنے کے لئے یورپ میں جتھے بازیاں اور معاہدے ہونے شروع ہو گئے۔ ۲۲ مئی ۱۹۳۹ء میں جرمنی اور اٹلی کے درمیان وسیع تر تعاون کا معاہدہ ہوا۔ ان دو طاقتوں نے دس سالہ معاہدہ کیا جسے فولادی معاہدہ کا نام دیا گیا۔ جرمنی نے روس سے ایک معاہدہ ۲۳ اگست کو کیا جس کے مطابق روس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جرمنی آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔عدم جارحیت کے اس معاہدے نے لندن اور پیرس میں تشویش کی لہر دوڑادی۔اس معاہدہ سے پولینڈ کی سیاسی صورتحال کو شدید دھچکا لگا کیونکہ روس پولینڈ کا ایک بڑا مددگار تھا۔ جرمنی نے دانزگ پر اپنا حق جتا کر اس بے چینی میں اضافہ کیا۔ برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کو وارننگ دی کہ اگر جرمنی نے دانزگ پر قبضہ کیا تو جنگ چھڑ سکتی ہے۔اس کے باوجود ہٹلر نے دانزگ کے بارے میں اپنی جارحانہ پالیسی پر عملدرآمد کے اشارے دینے شروع کئے۔لیگ آف نیشنز نے اس موقع پر بے حسی اور سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔

۱۹۳۹ء

چیکوسلواکیہ پر قبضہ

۱۹۳۸ء میں ہٹلر نے آسٹریا پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد ہٹلر چیکوسلواکیہ کے مسئلہ کو اپنی مرضی کے مطابق حل کرنے پر کمر بستہ ہوا۔ہٹلر چاہتا تھا کہ چیکوسلواکیہ میں جرمن آبادی کثیر تعداد میں موجود ہے اس لئے ان کے سیاسی حل کی طرف پیش رفت مشترکہ مفاد کے مطابق ہونی چاہیے۔ ۱۹۳۹ء کے اوائل میں ہٹلر نے چیکوسلواکیہ کی حکومت کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے۔جو بہت سخت تھے۔انہوں نے انکار کردیا۔ فرانس ان کا حلیف تھا۔فرانس اور انگلستان ہٹلر کو اس کے سیاسی عزائم پر عملدرآمد سے روکنا چاہتے تھے۔اس لئے انہوں نے یہ سیاسی چال چلی کہ چیکوسلواکیہ کے نمائندے سمیت میونخ میں ہٹلر سے ملاقات کی۔ہٹلر نے مصالحت کی جو تجاویز پیش کیں فرانس اور برطانیہ کے کہنے پر چیکوسلواکیہ نے تسلیم کرلیں۔اس طرح چیکوسلواکیہ کی قلعہ بندیاں ہٹلر کے قبضے میں آگئیں۔چیک قوم کے لئے جرمنی کا مقابلہ کرنا ناممکن ہوگیا۔۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء کو ہٹلر نے بوہیمیا اور موردیا پر بھی قبضہ کرلیا جبکہ چیکوسلواکیہ کی تیسری اور آخری ریاست سلواکیہ نے خودمختاری حاصل کرلی

پولینڈ پر قبضہ

۳۰ ستمبر کو جرمن فوج نے پولینڈ پر حملہ کردیا اور پولینڈ کا وہ حصہ جو دانزگ کہلاتا تھا اپنے قبضہ میں لے کر پولینڈ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔جبکہ مشرقی طرف سے روسی فوج نے پولینڈ کی دفاعی لائن کو پامال کیا اور اپنے قبضہ میں کرلیا۔دس دن بعد پولینڈ کی تقسیم کی حدود کا تعین کرنے کے لئے سٹالن نے جرمنی کے وزیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے نتیجہ میں ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق روس کو ۶۵۰۰۰ مربع میل کا مشرقی علاقہ ملے گا جبکہ جرمنی کو پولینڈ کا مغربی علاقہ ملے گا جس میں دار لحکومت وارسا بھی شامل ہے۔ اس دوران پولینڈ کے عوام کا خون بے دردی سے بہایا گیا۔ اس تقسیم کے نتیجے میں ساٹھ ہزار افراد ہلاک ہوئے، دو لاکھ سے زیادہ زخمی ہوگئے جبکہ سات لاکھ پولش فوجیوں کو قیدی بنایا گیا۔

۱۹۳۹ء

جنگ عظیم دوم کا باقاعدہ آغاز

۳۰ ستمبر کو پولینڈ کی تقسیم کے بعد برطانیہ نے جرمنی کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا۔ فرانس نے بھی اسی شام جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ شہریوں پر بمباری کرنے سے پرہیز کیا جائے اور نہ ہی کسی قسم کے کیمیائی ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو برطانوی بحریہ کا جنگی جہاز جس پر آٹھ سو افراد سوار تھے جرمن آبدوز کے تارپیڈو کا نشانہ بنا اور تباہ ہوگیا یہ جنگ عظیم دوم کا پہلا نقصان تھا۔ اس حملے میں ۳۹۶ افراد زندہ بچے۔ ۳۰ نومبر کو روس نے فن لینڈ پر حملہ کر دیا۔ فن لینڈ کے بیشتر شہروں پر روسی فضائیہ نے خوفناک بمباری کی۔

۱۹۴۰ء

قرارداد پاکستان منظور ہوئی

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے منٹو پارک میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ مسلم لیگ کے ۲۷ ویں اجلاس میں جس کی صدارت قائداعظم کر رہے تھے۔ شیر بنگال مولوی فضل الحق نے وہ تاریخی قرارداد پیش کی جسے قرارداد لاہور کہا جاتا ہے۔ مگر ہندوؤں نے اسے استہزائیہ انداز میں قرارداد پاکستان کا نام دیا۔ اس قرارداد میں یہ مطالبہ پیش کیا گیا تھا کہ جو علاقے جغرافیائی طور پر ایک دوسرے سے منسلک ہونے کے ساتھ مسلم اکثریتی ہیں انہیں ایک مسلم ریاست کی شکل میں آزاد کر دیا جائے۔ یہ ریاست کاملاً خودمختار اور آزاد ہو۔ اس قرارداد کی منظوری کے صرف ۷ سال بعد ہی مسلمانان برصغیر اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔

۱۹۴۰ء

پیرس جرمنوں کے قبضے میں

۹ اپریل کو جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے پر حملہ کیا اور کوپن ہیگن پر قبضہ کر لیا۔ کچھ ہی عرصے بعد جرمنی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناروے پر بھی اپنا قبضہ مستحکم کرلیا۔ ناروے پر قبضہ جرمنی کے لئے جنگی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے کیونکہ جرمن جہاز یہاں سے شمالی بحراوقیانوس سے گذر کر برطانوی جہازوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ۱۰ مئی کو جرمن فضائیہ نے ہالینڈ اور بیلجیم پر زمینی پیش قدمی کو ہموار کرنے کے لئے اور فرانس تک رسائی حاصل کرنے کے لئے حملہ کر دیا۔ جرمنوں نے جارحانہ اور کامیاب پیش قدمی کرتے ہوئے ہالینڈ اور بیلجیم کے وسیع علاقے پر قبضہ کرلیا۔ بیلجیم کے شاہ لیوپولڈ نے جرمنی کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔ اب فرانس کا میدان بالکل صاف تھا۔ ۱۴ جون کو جرمن فوجیں شاہانہ انداز میں معمولی مزاحمت کے بعد فرانس میں داخل ہوئیں۔ فرانسیسی فوج نے وارسا کی تباہی کا انجام دیکھتے ہوئے پیرس کو بغیر کسی مزاحمت کے خالی کر دیا تھا۔ جب فرانس کو اس بات کا اندازہ ہوا کہ جرمنی سے ٹکر لینا اس وقت اس کے حق میں نہیں تو اس نے جرمنی سے جنگ بندی پر مذاکرات شروع کر دیے جو کہ کامیاب ہوئے۔ جنگ بندی کی شرائط کے مطابق فرانس کا نصف حصہ بشمول بحراوقیانوس کا ساحل جرمنی کے قبضے میں رہے گا۔ فرانس کے وزیراعظم پیٹن نے تمام شرائط فوراً تسلیم کرلیں۔

۱۹۴۰ء

برطانیہ کی جنگ

انگریزوں کے لئے ہٹلر کی فوج کو روکنا بہت مشکل تھا کیونکہ انگلستان کے پاس جو تھوڑی بہت فوج تھی وہ اسلحہ سے پوری طرح آراستہ نہیں تھی۔ دوسری طرف ہٹلر کے پس رودبار انگلستان کو عبور کرنے کے لئے جہاز نہ تھے۔ اس کے علاوہ جرمنی یہ بھی جانتا تھا کہ برطانیہ پر چڑھائی کرنے میں بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ برطانیہ کے پاس ایک طاقتور فضائی بیڑہ موجود تھا۔ اس لئے جرمنی نے سب سے پہلے برطانیہ پر ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا تا کہ اس کی فضائی قوت کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے۔ اس طرح برطانیہ اور جرمنی کے درمیان فضائی جنگ شروع ہوئی جو جنگ برطانیہ کہلاتی ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۴۰ کو جرمن فضائیہ نے لندن پر اپنے خوفناک حملوں کی شروعات کیں۔ جرمن فضائیہ کے ان خوفناک حملوں میں ۲۰ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ حکومت نے شہریوں کو آبادی سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے کا بندوبست کیا۔ انڈر گراؤنڈ ریلوے پلیٹ فارموں اور دوسری پناہ گاہوں پر لاکھوں افراد نے کئی دن انتہائی بری حالت میں کھلے آسمان تلے گزارے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۱ء

روس پر حملہ

دوسری جنگ عظیم کا ایک اہم واقعہ جرمنی کا روس پر حملہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر جرمنی روس پر حملہ نہ کرتا تو شاید جنگ کا نقشہ جرمنی کی توقع کے مطابق بنتا۔ یہ حملہ ۱۹۴۱ء کے موسم بہار میں کیا گیا۔ جون ۱۹۴۱ء میں روس پر دو محاذوں سے حملہ کیا گیا۔ روس کی فتح جرمنوں کے نزدیک بہت آسان تھی۔ جرمنوں نے کامیاب برق رفتار جنگ کی اور دو مہینے کے اندر اندر لینن گراڈ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جنوب میں انہوں نے اکتوبر سے پہلے یوکرائن فتح کر لیا، لاکھوں روسی فوجی مارے گئے جبکہ روسی شہریوں کی ہلاکت کا اندازہ ایک کروڑ سے بھی اوپر ہے۔ روس میں ایک فطری دفاع ان کے موسم سرما میں برفباری کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس کا روسیوں کو بہت فائدہ ہوا۔ موسم سرما کے آغاز سے پہلے لینن گراڈ جرمنی کے قبضے میں نہ آسکا۔ اسی دوران روسیوں نے اپنی تمام بھاری صنعتوں سمیت عسکری صنعتوں کو یورال کے علاقہ میں منتقل کر لیا جو کہ جرمنوں کی پہنچ سے بہت دور تھا۔ دوسری طرف امریکہ نے بھی روسیوں کو بھرپور امداد فراہم کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دسمبر ۱۹۴۱ء تک جرمنوں کو شکست ہونا شروع ہو گئی۔ روسیوں نے جرمنوں پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے۔ کچھ ہی عرصے میں روسیوں نے جرمنوں سے اپنے خاصے علاقے واپس لے لئے۔ جرمنوں نے اپنی شکست کا الزام سردی کو دینا شروع کیا۔ جرمنوں کی فوج روسی علاقے میں بری طرح غیر منظم ہو گئی تھی۔ بھوک اور تھکن نے ان کے حوصلے پست کر دیے۔

۱۹۴۱ء

پرل ہاربر پر جاپانی حملہ اور امریکی اعلان جنگ

پرل ہاربر جنوبی بحر الکاہل میں امریکہ کی ریاست ہوائی کی بندرگاہ تھی جس پر امریکی بحریہ کی ایک کثیر نفری جہازوں اور بیڑوں سمیت موجود تھی۔ جاپانیوں کا خیال تھا کہ اگر امریکہ یونہی بحر الکاہل میں اپنی فوجی طاقت خاموشی سے بڑھاتا رہا تو کسی بھی وقت بحر الکاہل پر جاپانی اثر و رسوخ کو کم کرنے کی مہم جوئی کر سکتا ہے جبکہ جاپان سارے مشرقی ایشیا پر قبضہ کرنے کی فکر میں تھا۔ صرف امریکہ کے ڈر سے انہیں اپنے منصوبوں کو پروان چڑھانے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔ آخر انہیں اس مشکل کا ایک ہی حل نظر آیا کہ بحر الکاہل میں امریکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عسکری قوت کو تباہ کر دیا جائے۔ ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جاپانیوں نے دفعتاً امریکہ کے سمندری اڈے پرل ہاربر پر حملہ کر دیا۔ ۳۶۰ جاپانی بمبار طیارے حملہ آور ہوئے۔ بے تحاشا بمباری کی گئی، ہزاروں امریکی فوجی مارے گئے۔ ساحل پر کھڑے تمام امریکی جہاز یا تو تباہ کر دیے گئے یا ناکارہ بنا دیے گئے۔ دو گھنٹے کے حملے میں جاپانی جہازوں نے بندرگاہ پر آٹھ جہازوں کو ڈبو دیا۔ دو سو ہوائی جہازوں کو تباہ کیا اور بہت کم نقصان اٹھا کر ڈرامائی انداز میں فرار ہو گئے۔ اس حملے سے بحرالکاہل میں موجود امریکی طاقت مکمل طور پر تباہ نہ ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ نے جنگ میں کودنے کا فیصلہ کیا اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جرمنی اور اٹلی نے بھی ۱۱ دسمبر کو امریکہ کے خلاف جاپان کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ یوں جنگ عظیم نے صحیح معنوں میں تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر عالمی جنگ کی صورت اختیار کر لی۔

۱۹۴۱ء

ہنری برگساں نے وفات پائی

۱۹۴۱ء میں مشہور فرانسیسی فلسفی ہنری برگساں نے وفات پائی۔ ہنری برگساں ۱۸۵۹ء میں پیرس میں ایک فرانسیسی یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ شروع سے ہی ایک ذہین طالب علم تھا۔ دوران تعلیم اس نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ اس نے جدید علوم خصوصاً ریاضی اور طبعیات میں مہارت حاصل کی۔ گریجوایشن کے بعد استاد فلسفہ مقرر ہو گیا۔ اس کا پہلا علمی کارنامہ (Time and Free Will) کی صورت میں سامنے آیا۔ ۱۸۹۸ء میں وہ اکول نوز میل میں پروفیسر بن گیا۔ ۱۹۰۰ء میں وہ بحیثیت پروفیسر کالج ڈی فرانس میں آ گیا۔ جہاں وہ ۱۹۲۱ء تک کام کرتا رہا۔ اس کی مشہور کتاب Evolution Creative ۱۹۰۷ء میں چھپی اور بقول ول ڈیورنٹ راتوں رات اس کے نام کا ڈنکا تمام دنیائے فلسفہ میں بج گیا۔ ۱۹۲۷ء میں اسے نوبل انعام بھی ملا۔ جنگ عظیم اول کے خاتمے کے بعد اس کے آخری ایام میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہو چکا تھا اور فرانس پر نازیوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ برگساں نے ۱۹۴۱ء میں وفات پائی۔

۱۹۴۲ء

جنگ عظیم ایک نئے موڑ پر

امریکہ کی شمولیت نے جنگ عظیم کو ایک نیا موڑ دیا۔ بحرالکاہل میں امریکہ اور جاپان کی جنگ شروع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ بحری جنگ کی تاریخ میں پہلی دفعہ اتنی بڑی جنگ ہوئی۔ بحرالکاہل میں امریکہ کی جنگی سرگرمیاں ابتداء میں سست رفتار تھیں تاہم ان بحری لڑائیوں سے جاپان پر واضح ہو گیا کہ وہ اپنا تسلط قائم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آسٹریلیا پر قبضہ کے سلسلے میں جاپان کو سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ مڈولے کے ٹاپو سے مغرب کی طرف ایک اور معرکہ ہوا۔ جس میں جاپانیوں کا ایک بیڑا تباہ ہو گیا۔ اگرچہ اس جنگ میں امریکہ کے بڑے بڑے جنگی جہاز بیکار ہو گئے لیکن اس کے پاس طیارہ بردار جہازوں کی کمی نہ تھی۔ پہلے امریکیوں نے نیوگنی کا جزیرہ جاپانیوں کے قبضے سے آزاد کروایا پھر جزائر سلیمان پر قبضہ کیا۔ ہر جزیرہ بڑے معرکے کے بعد امریکہ کے ہاتھ لگتا رہا۔ امریکی جنرل میکارتھر جاپانیوں کو دھکیلتا ہوا فلپائن تک آ پہنچا۔ اس حملے کے خلاف جاپان نے ایک بڑی منصوبہ بندی کی، بہت زیادہ جہاز اور نفری فلپائن پہنچا دی۔ لیکن جنگ میں یہ سارے جہاز تباہ ہو گئے۔ فلپائن پر امریکہ کا قبضہ ہو گیا۔

۱۹۴۲ء

رومیل کا مصر پر حملہ اور پسپائی

مشہور جرمن جرنیل رومیل کی فوجوں نے مصر پر حملہ کیا۔ جو کہ انگریزی انتداب کا شکار تھا۔ جرمن جرنیل رومیل کی یکے بعد دیگرے کامیابیوں اور غیر معمولی عسکری تدبیر و بصیرت کی بنا پر اتحادیوں پر اس کی دہشت طاری تھی۔ اتحادیوں نے اس کو صحرائی لومڑی کا نام دیا تھا۔ ان باتوں نے رومیل کا بھرپور ساتھ دیا۔ رومیل نے برطانوی فوج کا مصر میں ہر جگہ پیچھا کیا۔ آہستہ آہستہ رومیل کی فوجیں سکندریہ کی طرف رواں دواں ہوئیں۔ رومیل کی کامیابی بلاشک و شبہ تھی۔ لیکن ۱۱ نومبر ۱۹۴۲ء کو امریکی فوج نے شمالی افریقہ میں قدم رکھے۔ مراکش اور الجزائر کو فتح کرنے کے بعد مصر میں برطانوی فوجوں کے ساتھ آملی۔ ایک لاکھ امریکی فوج جدید اسلحہ سے لیس ہو کر رومیل کے مقابل آئی تو رومیل کو مغربی لیبیا کی طرف پسپائی اختیار کرنا پڑی۔

۱۹۴۳ء

اسٹالن گراڈ میں جرمن شکست

ڈیڑھ سال کی غیر معمولی فتوحات اور اچانک موسم کی شدت اور بے باک پالیسیوں کی وجہ سے جرمنوں کی جس ناقابل یقین [illegible] کا آغاز ہوا تھا اس کا اختتام ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء کو سٹالن گراڈ میں روسیوں کے سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہتھیار ڈالنے پر ہوا۔ اسٹالن گراڈ میں شکست کی آخری وجہ بھوک، شدید سردی، رسد کی عدم فراہمی اور ہتھیاروں کی عدم دستیابی تھی۔ روسیوں نے نومبر ۱۹۴۲ء میں شہر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ رسہ کشی کی لڑائی اتنی شدت اختیار کر گئی کہ جو تھوڑی بہت امداد ہوائی جہازوں کے ذریعے گرائی گئی جرمن اس کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ جرمن جرنیل فیلڈ مارشل پالس نے کئی مرتبہ ہتھیار ڈالنے کی اجازت طلب کی جسے ہٹلر نے سختی سے رد کر دیا۔ ہٹلر کا کہنا تھا کہ ہتھیار ڈالنے کی ممانعت ہے۔ آخر میں پالس نے حالات سے مجبور ہو کر ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اس جنگ میں ۹۰ ہزار جرمن فوجی بھوک اور سردی سے مارے گئے۔ جبکہ ڈیڑھ لاکھ فوجی جنگ میں ہلاک ہوئے۔

۱۹۴۳ء

مسولینی کی معزولی اور رہائی

۱۰ جولائی ۱۹۴۳ء کو امریکہ کی فوجیں جنرل آئزن آور کی قیادت میں سسلی پر قابض ہو گئیں اور وہاں سے اٹلی پر شدید فضائی حملے کیے گئے۔ ۲۲ جولائی تک اٹلی پر نصف سے زیادہ قبضہ ہو چکا تھا۔ داخلی حالات بھی مسولینی کی فاشسٹ حکومت کے خلاف ہو چکے تھے۔ مسولینی نے استعفیٰ دے دیا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا اور گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ اٹلی کے شاہ ایمونیل نے مارشل پیترو بدوگلیو کو وزیر اعظم بنا دیا۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۳ء کو جرمنی کے خفیہ پیراشوٹ دستوں نے اٹلی کے ایک خفیہ مقام پر حملہ کیا اور معزول وزیر اعظم مسولینی کو آزاد کروا کر اٹلی کے ایک الگ حصے کا وزیر اعظم بنا دیا۔

۱۹۴۴ء

ڈی۔ڈے

برطانیہ اور امریکہ نے یورپ میں بہت بڑی فوجیں اور بہ کثرت سامان جنگ اکٹھا کر لیا تھا۔ سب سے پہلے شمالی افریقہ کو فتح کرنے کے بعد تونس کو فتح کرتے ہوئے اٹلی پر چڑھائی میں کامیابی حاصل کی۔ یہاں سے وہ زبردست یلغار شروع ہوئی جس نے لڑائی کا فیصلہ کن موڑ اختیار کیا۔ برطانوی اور امریکی فوجیں دریائے انگلستان عبور کر کے جنرل آئزن آور کی قیادت میں فرانسیسی ساحلی علاقے نارمنڈی پر دھاوا بولنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ ۶ جون کو جنرل آئزن آور نے حملہ کا اعلان کیا۔ اتحادیوں کی بحری قوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضبوط فضائی چھتری کے ساتھ نارمنڈی پر لینڈنگ شروع کی۔ یہ جنگ عظیم کی تاریخ کا سب سے بڑا فضائی، بحری اور زمینی آپریشن تھا۔ رات کے وقت اتحادی چھاتہ برداروں کی ایک بڑی تعداد جرمن مورچوں کے عقب میں اتر گئی۔ اگلے دن امریکہ کی آٹھویں ائیرفورس کے تیرہ سو بمبار طیاروں نے بمباری شروع کی اور جرمنوں کی اولین وفاعی پٹی کے چیتھڑے اڑا دیئے۔ اتحادی فوجیں جرمنوں کی صفوں کو چیرتی ہوئیں آگے بڑھیں۔ بہت زیادہ مقامات پر انہوں نے جرمنوں کو اپنے گھیرے میں لے کر جنگی قیدی بنالیا۔ امریکی ٹینکوں نے فرانس کے میدانوں میں سے گزر کر جرمنی کی طرف آخری فیصلہ کن مارچ شروع کیا۔ پے در پے حملوں نے جرمن فوج کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو اتحادی افواج نے جرمنی کے شہر آفس پر قبضہ کر لیا۔ یہ پہلا جرمن شہر تھا جو جنگ میں اتحادیوں کے ہاتھ لگا۔ اسی دوران ہٹلر پر اس کی سخت گیر اور بے لچک پالیسیوں کی وجہ سے ایک قاتلانہ حملہ ہوا جس میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ ۱۴ اکتوبر کو مشہور زمانہ جرمن جرنیل رومیل نے خودکشی کر لی جس کی وجہ یہ تھی کہ رومیل پر ہٹلر کے خلاف قتل کی سازش کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ رومیل ہٹلر کی سخت پالیسیوں کے خلاف تھا اور اتحادیوں سے گفت وشنید کرنے کا حامی تھا۔ ہٹلر نے اسے پیشکش کی تھی کہ وہ باعزت طریقے سے مرنا چاہتا ہے تو خودکشی کر لے ورنہ اسے بغاوت کا الزام لگا کر پھانسی دے دی جائے گی۔ رومیل زہر پینے پر رضامند ہو گیا۔ جنگ عظیم دوم اب ایک ایسی بند گلی میں داخل ہو چکی تھی جہاں جرمنوں کے لئے شکست کے علاوہ کوئی گنجائش نہ تھی۔

۱۹۴۵ء

ویانا پر روس کا قبضہ

۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء میں روسیوں نے ویانا پر قبضہ کر لیا۔ جرمن فوج نے بہت مزاحمت کی اور شکست یقینی ہو جانے پر فرار کی راہ چاہی لیکن روسیوں نے فرار کے تمام راستے بند کر کے ہزاروں جرمن فوجیوں کو جنگی قیدی بنالیا۔ جرمن فوجی اس قدر مایوس ہو چکے تھے کہ انہوں نے نہتے شہریوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا۔ روسیوں نے ان کے خلاف نگزبرگ کے مقام پر کامیاب جنگ لڑی اور ۹۰ ہزار جرمن فوجیوں کو جنگی قیدی بنالیا۔ آخری وقت میں جرمنوں کے پاس اسلحہ، کپڑے، خوراک کی شدید کمی واقع ہو چکی تھی۔

اتحادی فوجیں جرمنی میں

۱۲۷ اپریل کو جرمنی کے وسط میں دریائے ایلبی پر امریکی اور روسی آرمی کا ملاپ ہوا۔ دونوں فوجوں نے جرمنی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس سے پہلے شدید ہوائی حملوں نے جرمنی کے تمام صنعتی مراکز، بڑے بڑے شہروں، پلوں، ڈیموں اور تمام نقل وحمل کے وسائل کو بری طرح پامال کر دیا تھا۔ جنگ کے آخری دنوں میں جرمنی کی ہوائی قوت بالکل تباہ ہو گئی تھی۔ مشرق کی طرف سے روس اور پولینڈ کی طرف سے اور مغرب میں فرانس کی طرف سے اتحادی فوجیں حملہ آور ہوئیں تو ان کو جرمنی کے وسط تک پہنچنے میں کسی خاص مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

مسولینی کی ہلاکت

۲۸ اپریل کو مسولینی کے خلاف پھر ایک دفعہ بغاوت ہوئی۔ اسے گرفتار کر لیا گیا اور چوک میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعد میں اس کی لاش کو کھمبے سے لٹکا دیا گیا جو وہاں کئی دن تک لٹکتی رہی۔

ہٹلر کی خودکشی

۳۰ اپریل کو حالات مکمل طور پر اتحادیوں کے حق میں چلے جانے پر ہٹلر نے مایوسی کے عالم میں اپنی بیوی کے ہمراہ ذاتی پستول سے خودکشی کر لی۔ ہٹلر آسٹریا کے علاقے براناؤ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا باپ کسٹم آفیسر تھا۔ نوجوانی میں ہٹلر ایک اعلیٰ درجے کا مصور تھا۔ وہ شروع سے ہی کمیونسٹوں کا دشمن اور کٹر قوم پرست تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں وہ ایک سپاہی کے طور پر اپنے فرائض انجام دیتا رہا۔ شکست کے بعد وہ انتہا پسند قوم پرست تنظیم جرمن ورکرز پارٹی میں شامل ہو گیا۔ ایک شاندار مقرر تھا۔ بہت جلد پارٹی کا صدر بن گیا اور بعد میں الیکشن جیت کر چانسلر بن گیا۔ اپنی بے بہا صلاحیتوں سے جرمن قوم کو شکست خوردگی کے عالم سے اٹھا کر سپر پاور بنا دیا۔ جنگ عظیم دوم کے آغاز کا ذمہ دار صد فیصد یہی تھا۔ ضرورت سے زیادہ پر اعتماد اور بے لچک حکمت عملی کی وجہ سے یہ دن دیکھنا پڑا۔ خودکشی سے دو روز قبل اپنی محبوبہ ایوا بران سے شادی کی۔ اتحادیوں کی برلن میں آمد کا سن کر زیر زمین خفیہ بنکر میں خودکشی کر لی۔ خودکشی سے قبل اپنے خادموں کو کہا کہ بعد میں ان کی لاشوں کو جلا دیا جائے۔ شاید ایسا ہی ہوا تبھی تو اس کی لاش کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ ہٹلر بلاشک وشبہ جنگی سیاست کی تاریخ میں سب سے بڑا ایول جینئس ہے۔

۱۹۴۵ء

یالٹا کانفرنس

جنگ عظیم ... کے ... ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنماؤں نے کریمیا کے شہر یالٹا میں ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ جرمنی کو کیسے شکست دی جائے، کیسے تقسیم کیا جائے اور کیا سزائیں دی جائیں۔ جاپان پر حملہ کرنے کی حکمت عملی کو فیصلہ کن رکھ دیا گیا۔ اس کانفرنس میں امریکی صدر روز ویلٹ، روسی صدر سٹالن اور برطانیہ کے وزیر اعظم چرچل نے شرکت کی۔ روس کی حالیہ کامیابی کی وجہ سے سٹالن اس کانفرنس میں چھایا رہا۔ اس نے اپنی مرضی کے مطابق کانفرنس میں طے پائے جانے والے فیصلوں پر اثر ڈالا۔ پولینڈ کے ایک وسیع علاقے کو اپنے قبضے میں کیا۔ اس کے علاوہ مشرقی یورپ میں روسی بالادستی کو تسلیم کروایا۔ روز ویلٹ اور چرچل کمیونزم کے سخت خلاف تھے لیکن حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے انہیں سٹالن کی شرائط کو تسلیم کرنا پڑا۔ اس کے بدلے میں سٹالن نے جاپان پر اتحادیوں کے حملے کی بھرپور مدد کرنے کی حامی بھری۔ اسی کانفرنس نے بعد میں اقوام متحدہ کی تشکیل پر بھی اتفاق رائے قائم کیا۔

۱۹۴۵ء

روز ویلٹ کی وفات

۱۲ اپریل ۱۹۴۵ء کو امریکی صدر روز ویلٹ نے اچانک وفات پائی۔ وفات کے وقت اُن کی عمر ۶۳ برس تھی۔ انتقال کی وجہ دماغ کی رگ کا اچانک پھٹ جانا تھا۔ روز ویلٹ کا جنگ عظیم کے خاتمے میں اور امن کی کوششوں میں اہم کردار تھا۔

۱۹۴۵ء

جرمنی کا سرنڈر

ہٹلر کی وفات کے سات دن بعد ۷ مئی کو جرمنی کی شکست خوردہ فوج کے جرنیلوں نے ہاٹ لائن پر اتحادیوں سے رابطہ کیا اور غیر مشروط سرنڈر کی پیشکش کی جسے اتحادیوں نے فوراً تسلیم کر لیا۔ سرنڈر کی تقریب آئزن ہاور کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی جس میں فریقین نے سرنڈر کی دستاویزات پر دستخط کیے۔ سرنڈر کی شرائط کے مطابق تمام جرمن افواج کو غیر مسلح ہونے کا حکم دیا گیا اور تمام جنگی مجرموں کو اتحادیوں کے حوالے کیا گیا۔ تمام جنگی قیدیوں کو تباہ حال، یورپی شہروں کی ازسرنو تعمیر کے لئے استعمال کرنے کی کھلی اجازت دی گئی۔ جرمنی کو روس اور پولینڈ کے مطالبات پورے کرنے کے لئے تقسیم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ جنگ کے خاتمے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر برطانیہ میں خاص طور پر جشن منایا گیا۔ پچاس ہزار افراد نے جلوس کی شکل میں سڑکوں پر آتش بازی اور مارچ کیا۔ اس جنگ میں جرمنی کے بیس لاکھ فوجی ہلاک ہوئے۔ جبکہ شہریوں کی ہلاکت کا تخمینہ اندازاً پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔ یکم جولائی ۱۹۴۵ء کو جرمنی کو باقاعدہ طور پر تقسیم کر دیا گیا۔ جرمنی کے دو حصے کیے گئے۔ مغربی حصہ امریکہ کے کنٹرول میں دے دیا گیا جبکہ مشرقی حصہ روس کے قبضہ میں چلا گیا۔ اس کے علاوہ دو اور چھوٹے سیکٹر بنائے گئے۔ شمال مغربی سیکٹر برطانیہ کے حوالے کیا گیا۔ جنوبی ہائی لینڈ اور بیڈن کا سیکٹر فرانس کے قبضے میں دیا گیا۔ روس کے حصے میں لاکھوں جرمن افراد نے دوسرے حصوں میں خوفزدہ ہو کر ہجرت شروع کر دی۔

۱۹۴۵ء

جاپان پر ایٹمی حملہ اور جنگ کا خاتمہ

جاپان کے علاوہ محوریوں کے تمام محاذ خاموش ہو چکے تھے۔ جرمنی کے سقوط کے بعد اتحادی فوج نے اپنی تمام طاقت جاپان کے خلاف صرف کر ڈالی اور وہ علاقے جن پر جاپان قابض تھا آزاد کروائے جا چکے تھے۔ اب جاپان کو صنعتی اور تجارتی طور پر مفلوج کر کے شکست دینا باقی رہ گیا تھا مگر جاپانی قوم کافی سخت جان ثابت ہوئی۔ آخر میں امریکی افواج نے ایک نیا ہتھیار استعمال کیا۔ اس ہتھیار کا نام ایٹم بم تھا جو ایک غیر رواجی ہتھیار تھا۔ ۱۳ اگست ۱۹۴۵ء کی دوپہر کو امریکی فضائیہ کے ایک طیارے نے ایک ایٹم بم ہیروشیما پر گرایا۔ دو روز بعد ایک ایٹم بم ناگا ساکی پر گرایا۔ ان بموں کے گرنے سے بے تحاشا تابکاری اور بربادی پھیلی۔ دونوں شہر مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے جبکہ بقیہ تمام آبادی شدید متاثر ہوئی۔ اس غیر رواجی طرز جنگ سے جاپان کی کمر ٹوٹ گئی، مجبوراً ہتھیار ڈالنا پڑے۔ ۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کو امریکی بحری بیڑے مسوری پر ایک مختصر اور سادہ تقریب میں جاپان کے شہنشاہ نے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کی دستاویزات پر دستخط کیے۔ بادشاہ ہیرو ہیٹو نے جاپان پر امریکی افواج کے سپریم کمانڈر میک آرتھر کی عملداری کو قبول کر لیا۔ جاپان کے سپریم کمانڈر جنرل (توجو جو اس سرنڈر کے خلاف تھا) نے ناکام خودکشی کی کوشش کی۔

۱۹۴۵ء

ایٹم بم کی ایجاد

اس صدی کی ایک اہم ایجاد ایٹم بم بھی ہے۔ ایٹم بم ایک خوفناک جنگی ہتھیار ہے لیکن اگر اسے انسان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاح و بہبود کی خاطر استعمال کیا جائے تو یہ انتہائی سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔ صدیوں تک خیال رہا کہ ایٹم ناقابل تقسیم ہے لیکن بیسویں صدی کے اوائل میں اس نظریے کے برخلاف تحقیق ہوئی اور کامیابی بھی ہوئی۔ ۱۹۰۵ء میں آئن سٹائن نے ایک نظریہ پیش کیا کہ مادہ کو توانائی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ۱۹۱۹ء میں اس نظریہ پر کام ہوا اور کامیابی بھی ہوئی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران آئن سٹائن نے امریکی صدر کو خط میں لکھا کہ جرمن اس نظریہ پر کام کر رہے ہیں۔ جلد ہی وہ اس نظریہ کے مطابق یورینیم کی دھات سے تیار شدہ ایک ایسا خوفناک بم بنالیں گے جو عام بموں کی نسبت طاقتور ہوگا۔ اگر امریکہ نے اس سلسلے میں کچھ نہ کیا تو جرمنی سبقت لے جائے گا۔ امریکی صدر نے اس خط کو بہت اہمیت دی اور سائنسدانوں کی ایک کمیٹی مقرر کردی جس نے قلیل عرصے میں کامیابی حاصل کی اور ۱۹۴۴ء میں میکسیکو میں ایک صحرا میں پہلے ایٹم بم کا کامیاب تجربہ ہوا۔ ۱۹۴۵ء میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کا تجربہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دو لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اتنی ہی تعداد میں زخمی ہوئے، دونوں شہر خاکستر ہوگئے۔ ایٹمی تابکاری کے اثرات آج تک ان شہروں پر موجود ہیں۔

جنگ کے بعد

پیرس کو آزاد کروانے کے ڈیڑھ سال بعد ۱۵ نومبر کو چارلس ڈی گال کو فرانس کا صدر منتخب کرلیا گیا۔ ۲۰ نومبر کو نیورمبرگ میں جنگی جرائم پر محوری طاقتوں کے فوجی افسران اور دیگر سینئر عہدیداران پر مقدمے چلانے کا سلسلہ شروع ہوا جبکہ دیگر دنیا میں بے یقینی کی کیفیت سے امن کا انتظار کیا جارہا تھا۔ جنگ کی ماری دنیا اب امن اور سکون کا سانس لینا چاہتی تھی۔ چین، انڈوچائنا اور انڈونیشیا سمیت دیگر ایشیائی علاقے جاپانی تسلط سے آزاد ہوچکے تھے۔ یورپ میں جرمنی کے علاوہ تمام ممالک کی سرحدیں برقرار رکھی گئیں۔ جرمنی کو تقسیم کر دیا گیا۔ مشرق بعید میں جاپان کا بیشتر علاقہ امریکہ کی زیر نگرانی رکھا گیا۔

۱۹۴۵ء

اقوام متحدہ کا قیام

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر ایک ایسی تنظیم کے قیام کی ضرورت محسوس کی گئی جو دنیا میں قیام امن کے لئے جدوجہد کرے اور دوبارہ وہ حالات پیدا نہ ہونے دے جن کے باعث دنیا میں تباہی و بربادی آئے۔ چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ جون ۱۹۴۵ء کو دنیا کے ۵۱ ممالک کے نمائندے امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں جمع ہوئے اور انہوں نے اقوام متحدہ کے قیام کے منشور پر دستخط کر دیے۔

۱۹۴۶ء

کیبنٹ مشن کی ناکامی

۱۹۴۶ء میں جنگ کے خاتمے پر برطانیہ میں انتخابات ہوئے جن میں لیبر پارٹی نے فتح حاصل کی۔ نئی حکومت نے برصغیر میں بھی نئے انتخابات کا حکم دیا۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کو واضح کامیابی حاصل ہوئی۔ ان انتخابات کے بعد حکومت برطانیہ نے برصغیر کی آزادی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنے سینئر وزراء کا ایک وفد برصغیر بھیجا جو کیبنٹ مشن کہلاتا ہے۔ اس مشن میں برطانیہ کے تین وزیر شامل تھے۔ جن میں سر سٹیفورڈ کرپس ایک تھے۔ اس مشن نے کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے مذاکرات کئے اور اپنی تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز کے مطابق کہا گیا کہ برصغیر کی مرکزی حکومت ملک کے دفاع، رسل و رسائل اور امور خارجہ کی ذمہ دار ہو اور ملک کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ تمام صوبوں کو سیاسی بنیادوں پر تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے شروع میں ان تجاویز کو تسلیم کر لیا لیکن بعد میں کانگریس نے ان تجاویز پر اعتراض کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں کیبنٹ مشن کو ناکام جانا پڑا۔

۱۹۴۷ء

تقسیم ہندوستان

برطانوی وزیر اعظم نے فروری ۱۹۴۷ء میں ہاؤس آف کامنز سے خطاب کرتے ہوئے انگریزوں کے جون ۱۹۴۷ء میں ہندوستان چھوڑ دینے کا اعلان کیا۔ اس اعلان میں یہ بھی وضاحت کی گئی کہ انگریز دو پارٹیوں کو منقسم اقتدار سونپ دیں گے۔ ان حالات میں لارڈ ویول کی بجائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستان کا وائسرائے بنا کر بھیجا گیا۔ اس نے مختلف سیاسی جماعتوں سے صلاح مشورے کئے اور ۳ جون کو نئی تجویزوں کا اعلان کر دیا گیا جن کو تمام پارٹیوں نے تسلیم کر لیا۔ ماؤنٹ بیٹن کی تجویزوں کے مطابق سندھ، پنجاب اور بنگال کے نمائندوں سے یہ پوچھا گیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ مسلمان نمائندوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا حتیٰ کہ سرحد میں کانگریسی اثر و رسوخ کے باوجود پاکستان کے حق میں فیصلہ ہوا۔ چنانچہ ۱۴ اگست کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہندوستان کے گورنر جنرل کے عہدے پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو معمور کیا گیا جبکہ نئی مملکت پاکستان کا گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کو بنایا گیا۔ تقسیم سے پہلے ریڈ کلف کی غلط حد بندیوں کی وجہ سے پنجاب کی فطری تقسیم نہ ہو سکی جس کا نتیجہ مہاجرین کے ایک سیلاب کی ادھر سے ادھر منتقلی کی صورت میں نکلا۔ اس منتقلی کے دوران بے تحاشا خون بہایا گیا۔ وسیع پیمانے پر فسادات ہوئے جن کی اولین ذمہ داری ہندوؤں اور سکھوں کے سوا کسی پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ دونوں طرف یہ حالات دیکھ کر ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو پاکستان پہنچا دیا جائے اور مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو مشرقی پنجاب میں منتقل کر دیا جائے تاکہ اس نفرت اور تعصب کے مزید ممکنہ نتائج سے بچا جا سکے۔

۱۹۴۸ء

قائداعظم "رخصت ہوئے

دنیا میں بے شمار سیاسی اور جغرافیائی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں انہیں تبدیلیوں کے بطن سے بڑے بڑے لوگ بھی پیدا ہوتے رہے تھے جنہوں نے اپنے عزائم کو حاصل کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈا اختیار کیا۔ ان تمام شخصیات میں قائداعظم محمد علی جناح" کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ انہوں نے ایک الگ وطن حاصل کرنے میں بھی ناجائز اور غیر قانونی طریقہ اختیار نہیں کیا۔ اپنی ساری سیاسی زندگی میں ہر منزل قانونی اور جائز نقطہ نظر سے فریق مخالف سے حاصل کی اور ایک قطرہ خون بہائے بغیر ایک الگ وطن حاصل کرنے کی مثال قائم کرنے والے تاریخ عالم میں واحد شخص کہلائے۔ قائداعظم ۱۸۷۶ء میں کراچی میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۸۲۹ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے۔ اور لنکن ان سے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۸۹۷ء میں وطن واپس آئے اور بمبئی پریسیڈنسی مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۰۶ء میں کانگریس میں شمولیت سے کیا۔ ابتداء میں ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے بڑا کام کیا لیکن جب ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر لانا ناممکن لگا تو مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور اپنی تمام تگ و دو مسلمانوں کے سیاسی مقاصد حاصل کرنے میں صرف کر دی۔ علامہ اقبال کے تصور پاکستان دینے کے بعد ۱۹۴۰ء میں لاہور میں قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد حصول پاکستان کا سیاسی مقصد واضح ہو گیا۔ قائداعظم نے اس قرارداد کے منظور ہونے کے صرف سات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال بعد ہی اپنی منزل حاصل کر لی۔ یوں ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشہ پر پہلی اسلامی نظریاتی ریاست وجود میں آئی۔ انتھک لگن اور ان تھک محنت کے سبب قائداعظمؒ کی صحت بہت متاثر ہوئی۔ پاکستان بننے کے ایک سال بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو انتقال کیا۔

۱۹۴۸ء

اسرائیل کا قیام

فروری ۱۹۴۷ء میں برطانیہ نے مسئلہ فلسطین کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے گیارہ ارکان پر مشتمل ایک وفاق قائم کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی دو ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق قائم کرنے کی سفارش کی۔ ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو جنرل اسمبلی نے رائے شماری کر کے فلسطین کو یہودی اور فلسطینی دو ریاستوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جبکہ یروشلم کو بین الاقوامی شہر قرار دیا۔ اس فیصلے کے حق میں ۳۳ ووٹ اور اس کے خلاف ۱۳ ووٹ آئے۔ فلسطین کا ۵۵ فیصد علاقہ ۳۳ فیصد یہودی آبادی کو دیا جبکہ ۴۵ فیصد رقبہ ۶۷ فیصد عرب آبادی کو دیا۔ اقوام متحدہ کے اس فیصلے کے مطابق فلسطین کا ساحلی علاقہ اور بحیرہ مردار سمیت جنوبی علاقہ اسرائیل میں شامل کر دیا گیا۔ ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو برطانیہ نے فلسطین کے انتداب سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا۔ اسی دن یہودیوں نے تل ابیب میں ریاست اسرائیل اور اس کی حکومت کے قیام کا اعلان کیا۔ روس اور امریکہ نے ایک گھنٹہ کے دوران اس ریاست کو تسلیم کر لیا۔ ڈاکٹر وائزمین کو اسرائیل کا پہلا صدر جبکہ ڈیوڈ بن گوریان کو پہلا وزیراعظم بنایا گیا۔ ۱۹ دسمبر کو بن گوریان کے حکم پر یہودی دستوں نے عربوں پر حملہ شروع کر دیا۔ یہودیوں کا منصوبہ گلیلی، تل ابیب اور یروشلم کے علاقوں سے بزور قوت عربوں کو باہر نکالنا اور قبضہ کرنا تھا۔ عرب اس وقت بھی انتشار کا شکار تھے۔ ویسے بھی یہودیوں کے مقابلے میں کمزور اور بکھرے ہونے کے ساتھ ساتھ اسلحہ کی کمی کا شکار تھے۔ اس لئے یہودیوں کو اپنے منصوبہ کی کامیابی میں زیادہ دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

۱۹۴۹ء

کشمیر میں جنگ بندی

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں کشمیر کے ہندو مہاراجہ نے کشمیر کی مسلم اکثریت کے باوجود ہندوستان کے ساتھ الحاق کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستاویز پر دستخط کر دیئے۔ کشمیر میں نہ صرف مسلم اکثریت ہے بلکہ اس کی جغرافیائی حدود بھی فطری طور پر پاکستان سے ملتی ہیں۔ اس نامنصفانہ الحاق پر کشمیر کے اردگرد کے علاقوں کے قبائلی کشمیر میں گھس گئے۔ مہاراجہ نے ہندوستان سے مدد کی درخواست کی۔ ہندوستان کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے اس قسم کے کسی موقع کا منتظر تھا۔ اس نے ہوائی جہازوں کے ذریعے کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں اپنی فوجیں اتار دیں۔ اس کے بعد ہندوستان خود ہی اس مسئلے کو اقوام متحدہ لے گیا۔ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے سلامتی کونسل کی جانب سے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۴۹ء میں اس کمیشن کی سفارشات کے مطابق کشمیر میں جنگ بندی کروادی گئی۔ پاکستان اور بھارت دونوں نے متنازعہ کشمیر میں اپنی ملٹری پوزیشنیں قائم کر لیں۔ تاہم اس پر اتفاق رائے ہوا کہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ایک عام رائے شماری کروائی جائے تاکہ کشمیری خود حق رائے دہی کے تحت اس بات کا فیصلہ کر سکیں کہ آیا وہ پاکستان کے ساتھ رہنا پسند کریں گے یا ہندوستان کے ساتھ الحاق پر آمادہ ہوں گے۔

۱۹۴۹ء

ناٹو کا قیام

۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء میں ناٹو کا قیام عمل میں آیا۔ ناٹو (North Atlantic Treaty Organization) کا مخفف ہے جس کا مطلب ہے شمالی بحراوقیانوس کی دفاعی تنظیم۔ اس تنظیم کے قیام کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد روس کی طرف یورپی ممالک کو ایک بڑا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ یورپی ممالک سرمایہ دارانہ نظام کے حامل تھے۔ جبکہ روس اپنا کمیونسٹ سسٹم دنیا بھر میں پھیلانا چاہتا تھا۔ چنانچہ سرخ خطرہ سے نبٹنے کے لئے امریکہ اور مغربی یورپ کے ممالک نے ایک مشترکہ دفاعی منصوبہ کا اعلان کیا۔ تمام اتحادی اس بات پر متفق تھے کہ اگر کسی بھی اتحادی ملک پر روس کی طرف سے حملہ کیا گیا تو یہ حملہ تنظیم کے تمام ارکان ممالک پر تصور کیا جائے گا۔ ناٹو کے قیام نے سرد جنگ کی شدت میں اضافہ کیا۔ ناٹو تنظیم کے تحت ایک مشترکہ دفاعی فوج تخلیق کی گئی۔ جس کا مقصد مشترکہ دفاع کے لئے ہر وقت تیار رہنا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۹ء

چین کا انقلاب

انقلاب سے پہلے چین کا آخری بادشاہ مانچو خاندان کا پوئی تھا۔شہنشاہ پوئی کے عہد میں چین میں انتظامی معاملات انتہائی بد انتظامی کا شکار ہو گئے تھے۔ملکی دفاع انتہائی کمزور ہو گیا تھا۔کئی ایک جگہ پر بغاوتوں کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔حکومتی نظام ان تمام معاملات کو حل کرنے میں ناکام رہا۔عوام کا بھی بری طرح سے استحصال ہو رہا تھا۔عوام اس صورتحال سے تنگ آ چکے تھے۔ان ہی دنوں چینی طالب علم رہنما ڈاکٹر سن یات سین نے ایک انقلابی جماعت کومنتانگ کی بنیاد رکھی۔کومنتانگ نے ۱۹۱۱ء میں چین کے اندر انقلاب کا آغاز کیا۔یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو چین جمہوریہ قرار پایا اور شہنشاہت ختم ہوئی۔وزیر اعظم یون شی کائی کو صدر چن لیا گیا۔کومنتانگ نے اس کی مخالفت کی تو یون شی کائی نے کومنتانگ کو حکومت سے خارج کر دیا۔یون شی کائی نے ۱۹۱۵ء میں وفات پائی تو سن یات کو صدر چن لیا گیا۔اسی دوران ماوزے تنگ چین کے سیاسی اور سماجی افق پر نمودار ہوا اور کیمونسٹ پارٹی کو وسیع پیمانے پر منظم کرنے کا کام شروع کیا۔ماوزے تنگ نے کچھ ہی عرصے میں ۲۰ سے زائد کسان جماعتیں ترتیب دے ڈالیں اور ملک بھر کی تمام مزدور اور کسان جماعتوں کو اپنا ہمنوا بنا کر ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کیا اسی دوران ۱۹۲۵ء میں سن یات سین انتقال کر گیا۔سن یات سین کے مرنے کے بعد کومنتانگ والوں نے کیمونسٹ پارٹی کالعدم قرار دے دی۔۱۹۲۷ء کو کومنتانگ نے ۵ ہزار کیمونسٹوں کا قتل عام کیا اس واقعے کے بعد کومنتانگ اور کیمونسٹ واضح طور پر ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔کیمونسٹ پارٹی نے چین کے کچھ حصوں میں استحکام پکڑ کر اپنی ایک خودمختار ریاست قائم کی اور ماوزے تنگ کو اس چھوٹی سی مملکت کا صدر منتخب کیا۔حکمران پارٹی کومنتانگ نے اس حکومت کو کچلنے کے لئے کئی لشکر روانہ کئے لیکن شکست حاصل ہوئی۔رفتہ رفتہ جب کیمونسٹ سلطنت نے مضبوطی پکڑنا شروع کی تو کومنتانگ نے اپنی تمام تر قوت کیمونسٹوں کو کچلنے میں لگا دی اور نو لاکھ کے لشکر جرار نے ہوائی جہازوں کی ہمراہی میں کیمونسٹوں پر حملہ بول دیا اور سات لاکھ بستے شہریوں کو ہلاک کر دیا اور کیمونسٹوں کو منتشر کر دیا۔ماوزے تنگ نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا اور تاریخی لانگ مارچ کا فیصلہ کیا۔چنانچہ ۱۹۳۴ء کو دریائے یانگ زی کے جنوب سے ایک لاکھ افراد پر مشتمل افراد نے ماوزے تنگ کی قیادت میں لانگ مارچ کا آغاز کیا۔راستے میں جگہ جگہ حکومت نے فوج لگا رکھی تھی لیکن اس کے باوجود کیمونسٹوں نے سرکاری فوج کا مقابلہ کیا اور مارچ جاری رکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام کیمونسٹوں کے ساتھ تھے۔یہ مارچ ۲۵۳ دنوں میں مکمل ہوا۔۸۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے۔یہ لانگ مارچ تاریخ کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔۱۹۳۵ء میں جب جاپان نے چین پر حملہ کیا تو کیمونسٹوں نے مشترکہ ملکی مفاد کی خاطر حکومت کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اس طرح کیمونسٹ اور کومنتانگ جاپان کے حملوں کے خلاف محاذ آرا ہو گئے اور کچھ ہی عرصے میں جاپان کو مار بھگایا۔جاپان کی شکست کے بعد چین دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ایک حصہ کومنتانگ کے پاس تھا اور دوسرا حصہ کیمونسٹوں کے پاس۔کیمونسٹ اب ایک بڑی طاقت کا روپ اختیار کر چکے تھے۔۱۹۴۶ء میں سول وار شروع ہوئی۔یکم جولائی ۱۹۴۶ء سے لے کر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء تک یہ جاری رہی جس میں کومنتانگ رفتہ رفتہ کمزور پڑتے گئے آخر یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ماؤزے تنگ نے عوامی جمہوریہ چین کے قیام کا اعلان کیا اور کومنتانگ کا باغی لیڈر چیانگ کائی شیک بچے کھچے افراد لے کر جزیرہ تائیوان فرار ہو گیا اور اپنی حکومت قائم کر لی بقیہ تمام چین پر کیمونسٹوں کی حکومت قائم ہو گئی۔سرخ انقلاب نے چینیوں کی حالت بدل دی۔افیون کھانے والی قوم کا شمار اب دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں ہوتا ہے۔

۱۹۵۰ء

کوریا کی تقسیم اور جنگ

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر جو فیصلے کئے گئے ان کے مطابق کوریا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔شمالی حصہ روس کی نگرانی میں دیا گیا اور جنوبی حصہ امریکہ کو دیا گیا۔کوریا اس سے پہلے جاپان کے قبضے میں تھا۔روس میں ۱۹۱۷ء میں کیمونسٹ انقلاب آیا تھا (جس کا ذکر آگے آئے گا) اس کیمونسٹ انقلاب کے اثرات شمالی کوریا پر بھی مرتب ہونے شروع ہو گئے۔کوریا کی تقسیم کوریا کے لئے بڑی خطرناک ثابت ہوئی۔جنوبی حصہ زیادہ تر زرعی تھا اور شمالی حصہ میں عموماً صنعتی کارخانے تھے۔اس وجہ سے اقتصادی حالت بہت خراب ہو گئی۔گفت وشنید کے ذریعے طے پایا کہ کوریا کو پانچ برس کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دیا جائے تاکہ کچھ عرصے بعد سازگار حالات دیکھ کر متحد کر کے آزادی دے دی جائے۔اس مقصد کی تکمیل کے لئے اقوام متحدہ نے ایک کمیشن بھی تشکیل دیا۔اس کمیشن کا مقصد کوریا میں قومی حکومت قائم کرنا تھا۔لیکن یہ کمیشن اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام ہوا۔۱۹۵۰ء میں دونوں حکومتوں (جنوبی اور شمالی) کی فوجوں میں جنگ شروع ہو گئی جو دراصل امریکہ روس جنگ یا کیمونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کی جنگ تھی۔امریکہ کی شہہ پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے شمالی کوریا کو جارح قرار دے کر جنرل ڈگلس میکارتھی کی قیادت میں شمالی کوریا پر حملہ کر دیا۔۱۹۵۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عارضی صلح ہوئی لیکن کوریا کے اتحاد کا سلسلہ ابھی تک تصفیہ طلب ہے اور وقتاً فوقتاً دونوں ممالک ایک دوسرے کو دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔

۱۹۵۱ء

راولپنڈی سازش کیس

۱۹۵۱ء میں لیاقت علی خان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا۔ یہ سازش بائیں بازو کے سویلین افراد کے جوڑ توڑ سے فوج میں بغاوت برپا کر کے حکومت کی تبدیلی پر مشتمل تھی۔ اس سازش کا سرغنہ پاک فوج کے اس وقت کے سربراہ چیف آف دی آرمی سٹاف میجر اکبر خان تھے۔ اس سے پہلے کہ یہ سازش کامیاب ہوتی سازش میں ملوث ایک سینئر شخص نے یہ راز کھول دیا۔ اس سازش کے بارے میں ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو وزیر اعظم لیاقت علی خان نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے سازشیوں پر خوف و ہراس پھیلا کر ہلچل مچانے کا الزام لگایا۔ تمام ملوث افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ حاضر سروس افراد کو برطرف کر دیا گیا۔ اس سازش کیس کے ملزمان کی کل تعداد ۱۵۰ سے زیادہ تھی۔ ۵ جنوری ۱۹۵۳ء کو کیس کے فیصلے کا اعلان ہوا جس کے مطابق ہر ملزم کو ۵ سے ۹ سال تک سزائے قید سنائی گئی۔ ملزمان میں میجر جنرل اکبر، فیض احمد فیض اور سجاد ظہیر جیسے لوگ بھی شامل تھے۔

۱۹۵۱ء

ایران میں تیل کے کنویں قومیائے گئے

اپریل ۱۹۵۱ء میں ڈاکٹر مصدق کو ایران کا نیا وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ ڈاکٹر مصدق نے ۱۹۳۳ء کا معاہدہ منسوخ کر کے تمام ایرانی تیل کے کنوؤں کو قومیانے کا اعلان کیا۔ آبادان میں واقع تیل صاف کرنے والے تمام کارخانوں پر ایرانی فوج نے قبضہ کر لیا۔ اس پالیسی کی وجہ سے دنیا میں بحران پیدا ہو گیا۔ برطانیہ نے فوری طور پر سخت احتجاج کیا اور ایران سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کی دھمکی دی۔ برطانیہ نے یہ معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کیا۔ وہاں پر فیصلہ ڈاکٹر مصدق کے حق میں ہوا۔ اس کے بعد ورلڈ بنک اور امریکی صدر نے ایران اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کروانے کی کوشش کی جو بری طرح ناکام ہوا۔ ایران اور برطانیہ کے درمیان اس کشمکش سے تیل کی پیداوار شدید متاثر ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۱ء

لیبیا کی آزادی

دوسری جنگ عظیم میں لیبیا کے عربوں اور سنوسی خاندان نے اتحادیوں کا بھرپور ساتھ دیا کہ شاید جنگ کے بعد اتحادی تعاون کرنے پر آزادی دے دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جنگ کے ختم ہوتے ہی اتحادیوں نے لیبیا کو آزادی دینے پر غور شروع کیا۔ اقوام متحدہ نے ۱۹۴۹ء میں لیبیا کو آزاد ریاست بنانے کا فیصلہ کیا اور ایک کمشنر مقرر کر دیا جس نے لیبیا کی آزادی کے لئے دستور کی تیاری اپنی زیر نگرانی شروع کروائی۔ آخر کار ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کو لیبیا کو ایک آزاد مملکت کا درجہ دے دیا گیا۔ سید محمد ادریس السنوسی کو اس کا بادشاہ بنا دیا۔

۱۹۵۱ء

کمپیوٹر ایجاد ہوا

۱۴ جون ۱۹۵۱ء کو امریکہ میں دو انجینئروں جون ایکسرٹ اور جن ماؤ چلے نے دنیا کا پہلا کمپیوٹر بنایا۔ انہوں نے اس کمپیوٹر کا نام یونی ویک رکھا جو یونیورسل آٹومیٹک کمپیوٹر کا مخفف تھا۔ اس سے پہلے بھی کمپیوٹر بنانے کی کئی کوششیں ہو چکی تھیں جن میں سے چند ایک کسی حد تک کامیاب بھی ہوئیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جنگی مقاصد کیلئے ایک کمپیوٹر بنایا گیا لیکن یہ انتہائی محدود صلاحیت کا حامل تھا۔ تاہم اس کمپیوٹر نے سائنس دانوں اور انجینئروں کیلئے راہیں کھول دیں۔ انہیں راہوں پر چل کر مانچسٹر یونیورسٹی کے انجینئروں نے ایک زیادہ بہتر کمپیوٹر تیار کیا جس کا نام مانچسٹر یونیورسٹی مارک ون تھا۔ تاہم یونی ویک ان سب سے بہتر تھا۔ یونی ویک ایک سیکنڈ میں ۷۲۰۰ حروف پڑھ سکتا تھا۔ اسے استعمال کرنے کے لئے میگنیٹک ٹیپ استعمال ہوتا تھا۔

۱۹۵۲ء

مصر میں مارشل لاء

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے مصر اتحادیوں کے کنٹرول میں تھا۔ مصری حکمران انگریزوں کے اثر ورسوخ کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے عرصے سے کوشاں تھے۔ ۱۹۵۱ء میں امریکہ اور برطانیہ نے سویز نہر کو اپنے کنٹرول میں کرنے کیلئے حکومت مصر سے مطالبہ کیا جسے حکومت مصر نے ٹھکرا دیا۔ اس پر برطانیہ نے پورٹ سعید کے بعض اہم دفاتر اور علاقہ جات پر قبضہ کر لیا۔ جنوری ۱۹۵۲ء میں انگریزی فوجوں نے اسماعیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کئی مصری فوجی قتل کر دیئے۔ اس پر نہ صرف انگریزوں بلکہ تمام اتحادی فوجوں کے خلاف سخت ناراضی کی لہر اٹھی۔ جس میں بہت سے یورپی افراد مارے گئے۔ حالات خراب ہونے پر شاہ مصر فاروق نے مارشل لاء کا اعلان کر دیا۔ وزارت برطرف کر دی اور علی ماہر پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا۔ اس سے صورتحال میں کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ حالات جوں کے توں رہے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۵۲ء کو میجر جنرل محمد نجیب نے فوج کی مدد سے بغاوت کر دی اور دارالحکومت قاہرہ پر قبضہ کر لیا۔ شاہ فاروق اس وقت سکندریہ میں تھا۔ جنرل محمد نجیب کے حکم سے شاہی محل کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ علی ماہر پاشا کی مصالحت سے یہ فیصلہ ہوا کہ شاہ فاروق اپنے بیٹے احمد فواد کے حق میں دستبردار ہو جائے۔ چنانچہ شاہ فاروق جلاوطن ہو کر اٹلی چلا گیا۔

۱۹۵۲ء

ماریہ مونٹیسوری کا انتقال

اٹلی کی معروف ماہر تعلیم ماریہ مونٹیسوری نے وفات پائی۔ ۱۸۷۰ء میں روم میں پیدا ہوئیں۔ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسی یونیورسٹی میں پڑھانا شروع کیا۔ ان کے کام کی خصوصیات ذہنی لحاظ سے کمزور بچوں کی تعلیم اور تربیت کے حوالے سے ہے۔ انہوں نے چند برس کی تحقیق اور تفتیش کے بعد یہ تجربہ کیا کہ دماغی طور پر بچوں کو خاص طریقہ تعلیم کے ذریعے سے نارمل بچوں کی ذہنی سطح تک لایا جا سکتا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں وہ ایک رومی سکول کی ڈائریکٹر بن گئیں۔ اس سکول میں انہوں نے دماغی لحاظ سے اَن نارمل بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ انہوں نے بچوں کی ذہنی کیفیات، دلچسپیوں اور نفسیاتی پس منظر کو سامنے رکھ کر تعلیم دینے کا طریقہ اختیار کیا۔ اس طریقہ تعلیم کو دنیا بھر میں قبولیت حاصل ہو گئی۔ ماریہ مونٹیسوری نے برصغیر پاک و ہند کا بھی دورہ کیا۔ کراچی، مدراس اور پونا میں تعلیمی خطبات دیئے۔ انہوں نے اپنے وضع کردہ طریقہ تعلیم و تربیت پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ ان کے وضع کردہ طریقہ تعلیم کو مونٹیسوری نظام کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی بہت سے ادارے اس طرز پر کامیابی سے نتائج دے رہے ہیں۔ ماریہ مونٹیسوری کا انتقال ۸ مئی ۱۹۵۲ء میں ہالینڈ میں ہوا۔

۱۹۵۲ء

مصدق کا تختہ الٹا گیا

ایران میں وزیر اعظم مصدق کی قومیانے کی پالیسی کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی طور پر حالات بہت خراب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ دوسری طرف سی آئی اے نے مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے ملک کے اندر کے حالات دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ آخر ڈاکٹر مصدق نے ۱۹۵۳ء میں مجلس توڑنے کے بارے میں ریفرنڈم کروانے کا فیصلہ کیا۔ جس میں تقریباً سو فیصد ووٹ مجلس توڑنے کے حق میں نکلے۔ جس پر شہنشاہ نے مصدق کو برطرف کر دیا اور فضل اللہ زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کر دیا۔ مصدق نے ایسے حالات پیدا کیے کہ فضل اللہ کو وزارت چھوڑنی پڑی اور شہنشاہ کو ملکہ سمیت ایران سے فرار ہو کر روم جانا پڑ گیا۔ سی آئی اے نے اپنی سازشیں تیز کر دیں اور مصدق کے خلاف ایک بڑی فضا قائم کر دی جس کا نتیجہ مصدق کی حکومت کے تختہ الٹنے کی صورت میں سامنے آیا۔ شہنشاہ دوبارہ ایران واپس آیا۔ مصدق کو گرفتار کر لیا گیا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں اسے تین سال قید کی سزا ہوئی۔

۱۹۵۳

جوزف سٹالن کا انتقال

۵ فروری ۱۹۶۳ء میں روس کے مرد آہن جوزف سٹالن نے وفات پائی۔ سٹالن ایک غریب موچی کا بیٹا تھا۔ ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم تفلس کے مذہبی سکول سے حاصل کی لیکن مارکسی خیالات رکھنے کے الزام میں سکول سے نکال دیا گیا۔ ۱۸۹۶ء میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ممبر بنا۔ ۱۹۰۳ء میں بالشویک پارٹی میں شامل ہو گیا۔ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے کئی بار سائبیریا جلاوطن ہوا۔ ۱۸۱۷ء میں اشتراکی انقلاب میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۲۲ء میں لینن کی بیماری پر کیمونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا جنرل سیکریٹری منتخب ہوا۔ اس کے دور حکومت میں انتہائی سخت گیر پالیسیاں اپنائی گئیں جن کے جہاں بے تحاشا نقصانات ہوئے وہاں کیمونزم کو سالڈ سٹیٹ بھی فراہم ہوئی، سوویت پیداوار میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ چند ہی سالوں میں سوویت پیداوار کی شرح میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اپنے دور حکومت میں سٹالن نے ہزاروں افراد کو قتل کروایا۔ سٹالن کی بے رحمی، پولٹ بیورو پر اجارہ داری، عیارانہ ڈپلومیسی اور دور اندیش چالوں نے اس کو کیمونزم کی تاریخ میں ایک منفرد مقام دیا۔ سٹالن عالمی معاملات میں بھی انتہائی زیرک اور بے رحم تھا۔ اس نے پولینڈ کی بغاوت کو کچلنے کے لئے ہزاروں پولش افسران کو قتل کروایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۳ء

ماؤنٹ ایورسٹ سر ہوئی

۲۹ مئی ۱۹۵۳ء کو دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کر لیا گیا۔ نیوزی لینڈ کے ایڈمنڈ اسری ویل ہلارلی اور نیپال کے شرپا تن سنگ نار گے تھے جنھوں نے اس چوٹی پر اقوام متحدہ، برطانیہ، نیپال اور بھارت کے پرچم لہرائے۔ اس مہم کی قیادت برطانیہ کے کرنل ہنری سیسل جان ہنٹ نے کی تھی۔

۱۹۵۴ء

جمال عبدالناصر کا مصر پر کنٹرول

۲۲ مارچ ۱۹۵۴ء کو جنرل نجیب حالات سے مجبور ہو کر تمام سیاسی عہدوں سے مستعفی ہوئے۔ مجلس انقلاب کی صدارت اور وزارت عظمیٰ کا منصب مسلح افواج کے سربراہ جمال عبدالناصر نے سنبھال لیا۔ اس سے پہلے جمال عبدالناصر نائب وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے منصب پر فائز تھا۔ لیکن جب خارجہ پالیسی اور ملکی اصلاحات کے سلسلے میں نجیب اور ناصر کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہوئی تو ملکی حالات انتشار کا شکار ہو گئے۔ فوجی کونسل کی اکثریت نے ناصر کا ساتھ دیا۔ کچھ عرصہ تک جنرل نجیب اور ناصر کے درمیان سیاسی رسہ کشی جاری رہی۔ جس میں جمال عبدالناصر فتح یاب ہوئے۔ جمال عبدالناصر سوشلسٹ خیالات کا مالک تھا۔ اسی لئے اس کے اقتدار میں آنے سے امریکہ اور مغرب کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکہ نے اسوان بند کی تعمیر کیلئے مالی امداد دینے سے انکار کر دیا۔ ورلڈ بنک نے بھی قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔

۱۹۵۵ء

وارسا پیکٹ

۱۹۴۹ء میں یورپ میں روسی اثر ورسوخ کے خدشے کو دور کرنے کے لئے امریکہ کی مدد سے ایک تنظیم بنائی گئی جس کا نام ناٹو تھا۔ اس تنظیم کو محدود کرنے اور اس کے خلاف روس نے بھی ایک بلاک تشکیل دیا جن کی ایک تنظیم بنائی گئی جس کا نام وارسا پیکٹ رکھا گیا۔ یہ تنظیم بنیادی طور پر ایک فوجی بلاک تھا جس کا مقصد مشرقی یورپ کی کمیونسٹ ریاستوں کو فوجی طور پر متحد کرنا تھا۔ ۱۴ مئی کو اس پیکٹ پر دستخط ہوئے۔ اس میں سوویت یونین، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، ہنگری، رومانیہ، بلغاریہ، البانیہ اور مشرقی جرمنی شامل تھے۔ سوویت مارشل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیوان کو اس بلاک کا ملٹری کمانڈر مقرر کیا گیا۔ اس پیکٹ کا ایک مقصد فوجی ٹکراؤ سے بچنا اور تمام متعلقہ عالمی مسائل پر طاقت کے عدم استعمال پر زور دیا گیا۔ اس معاہدے کے مطابق ایک مشترکہ فوج بھی تشکیل دی گئی۔ جس کی مدت ۲۰ سال تھی۔

۱۹۵۵ء

البرٹ آئن سٹائن کی وفات

۱۴ مارچ ۱۹۵۵ء کو دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان البرٹ آئن سٹائن فوت ہوا۔ آئن سٹائن ۱۸۷۹ء میں جرمنی کے شہر ائم کے ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کی عمومی تعلیم میں دلچسپی نہیں تھی بہر حال تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک جگہ نوکری کر لی۔ فارغ اوقات میں تحقیق کا کام کرتا تھا۔ ۱۹۰۵ء میں اضافیت کا خصوصی نظریہ ایک مقالہ کی صورت میں شائع ہوا۔ یہ نظریہ روشنی کی فطرت کے متعلق تھا جس میں روشنی کو دوہری فطرت یعنی ہری اور ذاتی دونوں خصوصیات کا حامل قرار دیا گیا تھا۔ ۱۹۱۵ء میں آئن سٹائن نے اپنا شہرہ آفاق نظریہ اضافیت کا نظریہ عمومی پیش کیا جس نے سائنس کی بنیادیں ہلا دیں۔ اس نظریہ نے نیوٹن کے پیش کردہ حرکت کے تمام قوانین کی نفی کر دی جس سے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ نیوٹن کے مفروضے کے تحت خلا اور وقت مطلق ہیں اور کسی بھی شے کی رفتار کو صرف اضافی قوت لگا کر بغیر کسی کائناتی بندش کے بڑھایا جا سکتا ہے۔ آئن سٹائن یہودی تھا اور یہودی ہونے کے الزام میں جرمنی سے نکالا گیا۔ وہاں سے امریکہ آ گیا اور یہیں ۱۹۵۵ء میں علالت کی حالت میں وفات پا گیا۔

۱۹۵۶ء

جنگ سوئز

۱۹۵۶ء میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے نہر سوئز کو فوجی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔ یہ نہر برطانیہ اور فرانس کے کنٹرول میں تھی۔ برطانیہ اور فرانس کا مصر کے ساتھ ایک لیز کا معاہدہ ہوا تھا جسے جمال عبدالناصر نے توڑنے کا اعلان کیا اور ۲۶ جولائی کو قومیانے کا اعلان کیا۔ ناصر کے اس ایکشن پر امریکہ، برطانیہ اور ورلڈ بنک نے مصر کی مالی امداد بند کر دی۔ ۳۱ اکتوبر کو برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے مصر پر مشترکہ فوجی حملہ کیا اور مصری جزیرہ نما [illegible] کو پار کرتے ہوئے نہر سوئز کے قریب پہنچ گئے۔ جب امریکی صدر آئزن ہاور کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل حملے کا علم ہوا تو اس نے اپنے وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلس کے ذریعے برطانیہ اور فرانس پر سخت سفارتی دباؤ ڈلوایا۔ ۵ نومبر کے ابتدائی حملوں میں انگریزی اور فرانسیسی فضائیہ نے مصری ائیر بیس پر بمباری کر کے مصری فضائیہ کے سو سے زیادہ طیاروں کو زمین پر ہی تباہ کر دیا۔ اس دوران جنرل موشے دایان کی قیادت میں اسرائیل نے سینائی جزیرہ نما پر قبضہ کر لیا۔ امریکہ فوری طور پر مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ نے فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا جس پر امریکہ نے سخت سفارتی دباؤ کے ذریعے عملدرآمد کروایا۔ برطانیہ اور فرانس کو نہ صرف حملہ روکنا پڑا بلکہ مصری علاقوں کو خالی بھی کرنا پڑا۔

۱۹۵۶ء

پاکستان کا پہلا آئین

میجر جنرل سکندر مرزا نے گورنر جنرل کا حلف ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء کو اٹھایا اور چوہدری محمد علی کو وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز کر دیا۔ چوہدری محمد علی ذاتی خوبیوں اور اعلیٰ درجے کی سیاسی بصیرت کی بنا پر مقبول تھے۔ چودھری محمد علی کی حکومت کا ایک انتہائی اہم کارنامہ ۱۹۵۶ء کے آئین کی تیاری تھا۔ ان کا تیار کردہ مسودہ آئین ۸ جنوری ۱۹۵۶ء کو آئین ساز اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش ہوا جسے اسمبلی نے حتمی طور پر منظور کر لیا۔ اس آئین کے تحت صدر ملک کا انتظامی اور علامتی سربراہ تھا۔ اس کے لئے چالیس برس کا مسلمان ہونا ضروری تھا۔ عہدے کی مدت پانچ سال تھی۔ صدر کو قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے، ملتوی کرنے اور قومی اسمبلی کو توڑنے کے اختیارات حاصل تھے۔ وزیر اعظم اختیارات کا مرکز تھا۔ اس کا انتخاب براہ راست عوام کرتے تھے۔ آئین کے تحت وزیر اعظم خود اپنی کابینہ تشکیل دیتا تھا۔ آئین کے تحت قومی اسمبلی کے اراکین کی تعداد ۳۰۰ رکھی گئی۔ آئین میں صوبائی ہم آہنگی پر زور دیا گیا اور مساوات کا اصول برقرار رکھا گیا۔

۱۹۵۶ء

ہنگری میں بغاوت

ہنگری میں کیمونسٹ حکومت کے خلاف عوامی بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ اصلاحات پسند کیمونسٹ وزیر اعظم امر ناگی نے ہنگری میں روسی مداخلت کو ناجائز قرار دیا اور فوری طور پر روس سے عدم مداخلت کا مطالبہ کیا لیکن روس نے اس کی ذرا برابر پرواہ نہ کی اور اپنی فوجیں ہنگری میں داخل کر دیں۔ ایک طرف عوام تھے جبکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف روسی فوج کے دستے جو ان مظاہروں کو ختم کر کے کمیونسٹ حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ ان روسی فوجیوں نے مظاہرین پر بے دریغ فائرنگ کر کے سینکڑوں شہری ہلاک کر دیے۔ ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر ارنو جیرو نے ان مظاہروں کے خلاف روسی مداخلت کی بھرپور حمایت کی۔ یہ فسادات بڈاپسٹ سے سارے ملک میں پھیل گئے۔ مظاہرین نے ایک شہر گیور میں آزاد ہنگری حکومت بھی قائم کر لی۔ ہنگری کی نیشنل آرمی کے بہت سے فوجیوں نے بھی اس بغاوت کا بھرپور ساتھ دیا۔ ۴ نومبر ۱۹۵۶ء کو روس، رومانیہ اور چیکوسلواکیہ کی مشترکہ فوجوں نے ہنگری پر اپنے حملے کا آغاز کیا۔ وزیر اعظم امرناگی نے عوام سے بھرپور مدد کا مطالبہ کیا۔ روسی جہازوں اور ٹینکوں نے بغاوت کچلنے میں کسی قسم کی جارحانہ اور بے رحمانہ کارروائیوں سے پرہیز نہ کیا۔ روسی فوج نے پارلیمنٹ پر چڑھائی کی اور وزیر اعظم ناگی کو دوسرے سرکاری اہلکاروں سمیت گرفتار کر لیا۔ اس بغاوت کو کچلنے میں روسی فوج نے دس ہزار ہنگرین عوام کو ہلاک کیا۔ ہنگری کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکریٹری جانوس کادر کو نئی حکومت کا سربراہ بنا دیا گیا۔

۱۹۵۷ء

عراق میں تختہ الٹ دیا گیا

۱۹۵۴ء میں نوری السعید کو عراق کا ایک دفعہ پھر وزیر اعظم منتخب کر لیا گیا۔ نوری السعید کمیونزم مخالف تھے لیکن جمہوریت کو بھی سخت ناپسند کرتے تھے۔ عراق کے مرد آہن تھے۔ ان کے زمانے میں عراق میں سیاسی آزادیوں کا گلا گھونٹا گیا۔ اپنے مخالفین کو انتہائی وحشیانہ طریقے سے دبایا گیا۔ تمام سیاسی جماعتیں ختم کر دیں جس کے نتیجے میں عراق میں ان کی استبدادی حکومت کے خلاف عوام میں بے چینی پیدا ہو گئی اور نوری السعید کو وزارت سے برطرف کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر عراقی فوج کے ایک جرنیل عبدالکریم قاسم نے ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء کو نوری السعید کا تختہ الٹ دیا۔ نوری السعید کے ساتھ شاہ فیصل ثانی اور شاہی خاندان کے تمام افراد کو قتل کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے مشرق وسطیٰ میں ایک نیا بحران پیدا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ روس اور امریکہ کے درمیان اختلافات میں شدت پیدا ہو گئی۔ امریکی صدر آئزن ہاور نے اس تبدیلی سے پیدا ہونے والے ممکنہ خدشے کے پیش نظر یورپ اور لبنان میں فوجی بھجوا دیے۔ لبنان اور اردن نے مغربی طاقتوں سے مداخلت کا مطالبہ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۷ء

پاکستان کا پہلا مارشل لاء

۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں پاکستان میں پہلا مارشل لاء نافذ ہوا۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کا دور وزارت سیاسی سازشوں، بدعنوانیوں اور بے یقینی کا دور تھا۔ مسلم لیگ کی قیادت اس دور میں خان عبدالقیوم خان کے ہاتھ میں تھی۔ مارچ ۱۹۵۷ء میں پہلے عام انتخابات کے انعقاد کا امکان تھا جو کہ سیاسی انتشار کے باعث ملتوی ہو گئے۔ صدر سکندر مرزا کے لئے یہ تمام صورتحال بہت ناگوار بن گئی۔ انہیں خطرہ تھا کہ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کامیابی سے ہمکنار ہو گئی تو ان کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ اس صورتحال سے نجات کے لئے سکندر مرزا نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو نہ صرف ملک فیروز خان نون کی وزارت عظمیٰ کا خاتمہ کر دیا بلکہ مارشل لاء بھی نافذ کر دیا اور ۱۹۵۶ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔

۱۹۵۷ء

پہلا خلائی سیارہ

سوویت یونین نے خلائی دوڑ میں امریکہ پر سبقت لے جاتے ہوئے دنیا کا پہلا مصنوعی سیارہ اسپٹنک اول زمین کے مدار میں روانہ کیا۔ اس کا ڈیزائن سوویت یونین کے سائنسدان سرجی پیولووچ کورل یوف نے تیار کیا تھا۔ اس کا وزن ۱۸۵ پونڈز اور قطر ۲.۲ فٹ تھا۔ اس کی رفتار ۱۷۸۹۶ میل فی گھنٹہ تھی اور یہ زمین سے ۸۹۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اپنے مدار میں زمین کے گرد ایک چکر ۹۶.۲ منٹ میں مکمل کرتا تھا۔

۱۹۵۸ء

ڈاکٹر ژواگو

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں مشہور روسی ادیب بورس پیٹرنک کے ناول ڈاکٹر ژواگو پر نوبل پرائز دیا گیا۔ یہ خبر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئی لیکن بورس کے اپنے ملک میں اس کے خلاف غداری اور ملک دشمنی کے الزامات لگنے شروع ہو گئے۔ بورس پیٹرنک نے یہ ناول ۱۹۱۱ء کے اشتراکی انقلاب کے بعد روس میں ہونے والی ابتری اور انسانی اقدار کی بے حرمتی کے بارے میں لکھا تھا۔ یہ ناول پہلے روس میں شائع نہ ہو سکا۔ سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے یہ ناول سوئٹزرلینڈ میں چوری چھپے شائع ہوا۔اسکا انگریزی میں ترجمہ ہوا اور یہ ناول دنیا کے تمام گوشوں میں پہنچ گیا۔اس کے ساتھ ہی اس ناول کی اشاعت پر پابندی لگ گئی۔پیٹرنک پر روسی حکومت کا دباؤ شروع ہوگیا اور سیاسی معتوب ٹھہرا۔ڈاکٹر ژور گو کی مغرب میں اشاعت ایک بڑے ہنگامے کا باعث ٹھہری۔بورس پیٹرنک پر تنقیدی اور تعریفی کتابوں اور بیانات کے انبار لگ گئے۔اس ناول پر امریکہ میں ہالی وڈ میں ایک فلم بھی اسی نام سے بنی جس نے بے پناہ شہرت حاصل کی جس میں عمر شریف نے مرکزی کردار ادا کیا۔رابرٹ بولٹ نے اس کا منظر نامہ لکھ کر شہرت حاصل کی۔فلم کی تاریخ میں یہ فلم ہمیشہ یادگار رہے گی۔

روسی حکومت کے دباؤ پر بورس پیٹرنک نے انعام لینے سے انکار کردیا۔اس طرح ڈاکٹر ژواگو کو ایک بڑے سیاسی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔روس اور مشرقی یورپ میں لوگوں نے اسے خفیہ ایڈیشنوں کی صورت میں پڑھا لیکن اب صورتحال بدل چکی ہے۔روس میں بورس پیٹرنک کا مقام اور عزت بحال ہو چکی ہے بلکہ اس ناول کو روسی زبان میں بھی شائع کردیا گیا۔

۱۹۵۹ء

کیوبا میں کاسترو کی حکومت

امریکہ نے ۱۸۹۸ء میں کیوبا کو سپین کے تسلط سے چھین کر اپنا تسلط جمالیا تھا اور ۱۹۵۹ء تک اپنی مرضی کی حکومتیں بنواتا رہا اور جب بھی ان امریکہ نواز حکومتوں کو خطرہ لاحق ہوتا امریکہ ان کی ہر طرح سے مدد کرتا۔اس دوران کیوبا میں ایک نیا سیاسی کھیل کھیلا گیا۔۱۹۵۹ء کے اوائل میں فیڈرل کاسترو نے کئی سالوں کی مسلح جدوجہد کے بعد کیوبا کے امریکہ نواز صدر جلو جنیسیو بتسطا کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔بتسطا کے ظلم و جبر کے باعث کیوبن عوام اس سے بہت تنگ تھے۔انقلابی تبدیلی کے نتیجے میں کاسترو کو کیوبا کا صدر مقرر کردیا گیا۔امریکہ نے فوری طور پر کاسترو کی حکومت کو تسلیم کرلیا لیکن جب بعد میں فیڈرل آزادانہ انتخابات کرانے میں ناکام رہا اور پریس پر سخت گیر قسم کی پابندیاں عائد کردیں اور سیاسی اختلاف رائے کا خاتمہ شروع کیا، غیر ملکی املاک پر حکومتی قبضہ کرلیا گیا اور تمام امریکی اداروں کو قومیا لیا گیا تو امریکہ نے کیوبا سے اپنے تمام تعلقات ختم کردیے اور کیوبا کے باغیوں کو مالی اور عسکری امداد دینا شروع کردی۔کاسترو نے بھی امریکہ سے اپنے تمام سفارتی رشتے ناتے توڑ لیے اور کمیونسٹ بلاک کے ممالک کی حمایت حاصل کرنا شروع کردی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۰ء

یوٹو کا بحران

۱۹۶۰ء میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے ساری دنیا کو نئی پریشانیوں اور کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۶۰ء کو ایک غیر مسلح جاسوسی امریکی طیارہ یو ۲۰ جو ایسے کیمروں سے لیس تھا جو حد درجہ بلندیوں سے زمین کی نہایت واضح اور باریک جزئیات تک کی تصویر لے سکتا تھا روسی علاقے میں مارا گیا۔ یہ طیارہ پاکستان میں پشاور کے ہوائی اڈے بڈا میر سے پرواز کر کے روسی علاقے میں جاتا تھا۔ روسیوں کو اس کی سُن گن لگ گئی۔ انہوں نے اس کے لئے خاص انتظام کیا اور مار گرایا۔ جہاز کے پائلٹ گیری پاؤز کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ نے امریکہ اور روس کے پہلے سے کشیدہ تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کر دی۔ روس نے اقوام متحدہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ روسی وزیر خارجہ گرومیکو نے سلامتی کونسل میں امریکہ کے خلاف سخت الزامات لگائے۔ امریکہ نے ان جاسوسی پروازوں کا اعتراف کیا اور عذر پیش کیا کہ چونکہ روس نے بین الاقوامی فضائی معائنہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا اس لئے امریکہ نے ان جاسوسی پروازوں کی ضرورت محسوس کی۔ برطانوی وزیر اعظم کو روس اور امریکہ کا ثالث مقرر کیا گیا۔ اس وقت تھوڑی سی بہتری کے آثار نمایاں ہوئے۔ جب آئزن ہاور نے یوٹو کی پروازیں منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ جہاز کے پائلٹ گیری پاؤز پر روس میں مقدمہ چلایا گیا اور جاسوسی کے الزام میں دس سال قید سنائی۔ تاہم ۱۹۶۴ء میں پاؤز کا تبادلہ ایک روسی جاسوس سے کر لیا گیا جسے ۱۹۵۷ء میں امریکہ میں جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔

۱۹۶۰ء

امریکہ کے نئے صدر کینیڈی

۹ نومبر ۱۹۶۰ء کو امریکہ میں انتخابات کے نتیجے میں کینیڈی صدر بن گئے۔ جان ایف کینیڈی اس سے پہلے سینیٹر تھے۔ ان کے مدمقابل ریپبلکن پارٹی کے امیدوار رچرڈ نکسن تھے۔ دونوں صدارتی امیدواران نے ٹیلی ویژن پر مباحثوں کے سلسلے میں شامل ہو کر اپنی مہم چلائی۔ جس میں ۴۳ سالہ نوجوان اور وجیہہ جان ایف کینیڈی صدر بننے میں کامیاب ہوئے۔ الیکشن کے نتائج آخری لمحوں تک بے یقینی کا شکار تھے۔ کینیڈی نے ۳۰۳ ووٹ جبکہ نکسن نے ۲۱۹ ووٹ حاصل کیے۔ جان ایف کینیڈی ہارورڈ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری جنگ عظیم میں فوجی کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔ امریکی بحریہ میں وہ ایک تارپیڈو کشتی کے کمانڈر تھے جس پر جاپانیوں نے حملہ کر کے تباہ کر ڈالا۔ کینیڈی نے سمندر میں اپنے عملہ کی مدد کی اور ساتھیوں کی جان بچائی جس پر انہیں شجاعت اور بہادری کے بڑے اعزاز دیئے گئے۔

۱۹۶۰ء پہلی خاتون وزیراعظم

۲۱ جولائی ۱۹۶۰ء کو دنیا میں پہلی مرتبہ کسی خاتون نے کسی بھی ملک کی وزارت عظمٰی کا منصب سنبھالا۔ یہ خاتون مسز بندرانائیکے تھیں۔ جنہوں نے اپنے خاوند کی ہلاکت کے بعد اپنی پارٹی کی قیادت سنبھالی اور انتخابات میں کامیاب ہو کر سیلون (سری لنکا) کی وزیراعظم بنیں۔

۱۹۶۰ء

انٹرنیٹ کی ایجاد

اس صدی کی ایک حیرت انگیز اور اہم ایجاد انٹرنیٹ ہے۔ انٹرنیٹ ۱۹۶۰ء میں امریکی محکمہ دفاع dod کے تجربات کے نتیجے میں وجود میں آیا۔ اس وقت اسے آرپانیٹ کہا جاتا تھا۔ شروع میں تو یہ کام صرف امریکی محکمہ دفاع کے لئے کیا گیا تھا۔ لیکن جیسے جیسے یہ مشہور ہوا اور اس کی افادیت کا اندازہ ہوا تو اسے غیر دفاعی مقاصد مثلاً عوامی تفریح کے لئے استعمال کرنا شروع کیا گیا۔ ۱۹۹۰ء میں آرپانیٹ کا خاتمہ کر کے اس کا نام انٹرنیٹ رکھا گیا۔ انٹرنیٹ نے حیرت انگیز طور پر ترقی کی اور چند ہی سالوں میں دنیا کی آبادی کے ایک بڑے حصے نے اسے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ انٹرنیٹ کی مقبولیت کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر چھ ماہ کے بعد اس کے استعمال کرنے والوں کی تعداد میں دوگناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۶۱ء

ہیمنگوے کی خودکشی

مشہور و معروف نوبل انعام یافتہ ادیب ارنسٹ ہیمنگوے نے ۲ جولائی ۱۹۶۱ء کو خودکشی کر لی۔ اس کے دوستوں کے مطابق ارنسٹ ہیمنگوے کچھ عرصے سے دماغی خلل اور نفسیانی عارضے کا شکار تھا اور مایوسی کی حالت میں اپنی شارٹ گن سے اپنے سر میں گولی مار کر خودکشی کر لی جبکہ بیوی کے مطابق ایسا حادثاتی طور پر ہوا تھا جب ہیمنگوے اپنی شارٹ گن صاف کر رہا تھا۔ ہیمنگوے ایک بہت بڑا ادیب تھا۔ اس کا سب سے مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناول "بوڑھا اور سمندر" ہے جس پر اسے نوبل انعام بھی مل چکا ہے۔ جبکہ For Whom the Bell Tolls بھی بہت مشہور ناول ہے۔ ایک اعلیٰ درجے کے ناول نگار کے علاوہ وہ ایک بہترین شکاری، صحافی، رپورٹر بھی تھا۔ اس کے باپ نے بھی خودکشی کی تھی۔

۱۹۶۱ء

اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری ہلاک ہوئے

۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو اقوام متحدہ کے دوسرے جنرل ڈگ ہیمر شولڈ ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ سیکریٹری جنرل کانگو کی خانہ جنگی کے خاتمے کے سلسلے میں سفر پر تھے کہ رہوڈیشیا کے دارالحکومت میں ائیر پورٹ پر لینڈنگ کے دوران ان کے طیارے میں کچھ پراسرار خرابیاں پیدا ہو گئیں جس کے نتیجے میں عملہ کے ۱۲ ارکان اور ۱۱۶ افراد ہلاک ہو گئے۔ اکیلے زندہ بچ جانے والے سیکورٹی گارڈ کے بقول حادثے سے قبل طیارے کے اندر کئی دھماکے ہوئے تھے۔

۱۹۶۱ء

خلا میں پہلا انسان

۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء کا دن انسانی تاریخ میں ایک ابتدائی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن انسان نے پہلی دفعہ خلا میں سفر کیا۔ یہ کارنامہ روس کی خلائی مہمات کے ادارے نے سرانجام دیا۔ اس سے پہلے ۱۹۵۷ء میں روسی ادارے نے خلا میں پہلا مصنوعی سیارہ چھوڑ کر اپنی سبقت واضح کر دی تھی۔ اس کے چار سال بعد ایک چھوٹے خلائی جہاز میں ایک ۲۷ سالہ میجر یوری گیگرین سوار تھا۔ اس چھوٹے خلائی جہاز کا نام سپوتنک دوسنک تھا۔ اس کا وزن ۱۰۳۹۵ پونڈ تھا۔ جبکہ اس کے محور کی زیادہ سے زیادہ بلندی ۱۸۷۰۵ میل اور کم سے کم ۱۰۹۰۵۰ میل تھی۔ زمین کے گرد اس کا ہر چکر ۸۹۰۱ منٹ کا تھا۔ روسیوں کی حیرت ناک کامیابی نے امریکہ اور دیگر دنیا کو ششدر کر دیا۔

۱۹۶۱ء

دیوار برلن کی تعمیر

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تو برلن بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک ہی شہر کے دو حصے رفتہ رفتہ دو مختلف طرز ہائے زندگی کے نمائندہ بن گئے۔ جنوبی برلن جمہوریت کی علامت تھا جبکہ مشرقی برلن چونکہ روس کے تحت تھا لہٰذا کمیونزم نے اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔ اس طرح ایک طرف آزادی جبکہ دوسری طرف پابندیاں ہی پابندیاں تھیں۔ چنانچہ مشرقی برلن کے عوام نے مغربی برلن نقل مکانی شروع کر دی۔ اس صورتحال کو قابو میں کرنے کے لئے برلن شہر کے دونوں حصوں کو باقاعدہ طور پر تقسیم کر کے ان کے درمیان آہنی تاروں اور دیوار کی رکاوٹ ڈال دی گئی۔ اس دیوار کو تاریخ میں ''دیوار برلن'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ دیوار اپنے انہدام یعنی ۱۹۸۹ء تک تعمیر بھی ہوتی رہی اور ٹوٹتی بھی رہی تاہم سودیت یونین کے خاتمے پر مشرقی اور مغربی جرمنی آپس میں مل گئے۔ اور اس دیوار کو توڑ دیا گیا۔

۱۹۶۲ء

امریکہ روس میزائل بحران

امریکہ کے صدر کینیڈی نے عوام سے اپنے خطاب میں انکشاف کیا کہ روس نے کیوبا کی فوجی تنصیبات پر ایٹمی میزائل نصب کر دیے ہیں۔ جس سے امریکہ کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے اگر روس نے یہ میزائل واپس نہ بھیجے تو دنیا ایک بڑے خطرے سے دوچار ہو سکتی ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں کاسترو حکومت نے کیوبا کی سرزمین پر روس کو خفیہ مقامات پر ایٹمی بین البراعظمی میزائل نصب کرنے کی اجازت دی۔ ان میزائل کا کنٹرول ایسے روسی فنی ماہرین کے پاس تھا جو ان میزائلوں کو اپنی مرضی سے امریکہ کے کسی بھی حصے میں گرا سکتے تھے۔ امریکی صدر کینیڈی نے روس اور کیوبا کو سنگین نتائج کی دھمکی دی اور ان اڈوں کے فوری خاتمے کا مطالبہ کیا۔ امریکی دھمکی کے بعد فیڈرل کاسترو نے اپنی فوجوں کو ہنگامی حالات کے لئے تیار کر دیا۔ اسی دوران روسی صدر خروشیف نے لچک دار پالیسی کا اظہار کیا اور ایٹمی جنگ سے بچنے کے لئے ایک ہنگامی میٹنگ کی تجویز دی۔ بعد میں اس شرط پر روس نے تمام میزائل کیوبا سے ہٹا لئے کہ امریکہ کیوبا کی بحری ناکہ بندی ختم کر دے۔

۱۹۶۲ء

الجزائر آزاد ہوتا ہے

۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو الجزائر ایک طویل عرصے کے فرانسیسی تسلط سے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں الجزائری مسلمانوں نے فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلح جدوجہد کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فیصلہ کیا۔ایک تنظیم بنائی گئی جس کا نام قومی آزادی کا محاذ رکھا گیا۔اس تنظیم نے ۱۹۵۴ء سے فرانس سے مسلح مزاحمت کا آغاز کیا۔اس میں فرانس کا بھی سخت نقصان ہوا جبکہ الجزائری مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شہادت پائی۔جب ڈیگال نے فرانس کا انتظام سنبھالا پہلے تو اس نے الجزائر پر فرانسیسی قبضہ برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن جب حالات اس کے اختیار سے باہر نکلنا شروع ہوئے تو ڈیگال کو احساس ہوا کہ الجزائر کو آزاد کر دینا فرانس اور الجزائر دونوں کے حق میں مفید ثابت ہوگا۔آخر ڈیگال کو جھکنا پڑا۔ستمبر ۱۹۵۰ء میں ایک آزاد الجزائری حکومت قاہرہ کے اندر قائم ہوگئی۔فرحت عباس کو اس کا پہلا صدر مقرر کیا گیا۔ستمبر ۱۹۶۱ء میں الجزائر اور فرانس میں الجزائر کے مسئلہ آزادی پر ریفرنڈم کروایا گیا جس میں آزادی کے حق میں فیصلہ ہوا مگر فرانس کی ایک خفیہ تنظیم جس کی قیادت ڈیگال کے مخالفین کر رہے تھے،آزادی کی مخالف تھی لہٰذا اس نے دہشت گردی شروع کر دی۔وہ چاہتے تھے کہ الجزائر فرانس سے الگ نہ ہو۔حکومت فرانس اور حریت پسندانِ الجزائر نے اس دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو ڈیگال نے الجزائر کی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے حکومت کی باگ ڈور حریت پسندوں کے حوالے کر دی۔بن باللہ کو صدر مقرر کیا گیا۔

۱۹۶۲ء

انڈیا کی شکست

انڈیا اور چین کے درمیان سکم کے سرحدی تنازعہ پر جنگ ہوئی جس میں انڈیا کو بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔چین نے انڈیا کو جنگ بندی کی پیشکش کر کے امن پسند ملک ہونے کا ثبوت دیا۔جنگ بندی سے پہلے چینی فوج نے تبت کے مقام بومڈیلا کے تمام انڈین آرمی کے مورچوں پر قبضہ کر لیا تھا۔اس کے بعد وہ آسام پر حملہ کرنے کے لئے پر تول ہی رہے تھی۔چینی حملے میں شکست کھانے کے بعد انڈیا نے چین کی جنگ بندی کی پیشکش کا مثبت جواب دیا اور مذاکرات میں تنازعہ کے حل پر آمادہ ہو گیا۔جنگ بندی کے بعد چینی آرمی باؤنڈری لائن سے معاہدے کے مطابق ۱۲ میل پیچھے ہٹ گئی۔

۱۹۶۳ء

جان ایف کینیڈی کا قتل

۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء کو امریکی صدر جان ایف کینیڈی کو ٹیکساس میں قتل کروا دیا گیا۔امریکی صدر کینیڈی شہری حقوق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بل کو متعارف کروانے کے لئے ٹیکساس کے شہر ڈیلاس میں آئے۔ سڑک کے دونوں جانب ان کا استقبال کرنے والوں کا ہجوم تھا کہ اچانک ایک عمارت سے فائرنگ شروع ہوئی جس سے صدر اور ٹیکساس کے گورنر جون کافی زخمی ہو گئے۔ انہیں فوراً ہسپتال لایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور دم توڑ دیا۔ قتل کے الزام میں ہاروے اوسوالا نامی ایک شخص کو گرفتار کیا گیا لیکن دو روز بعد کسی شخص نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اس طرح صدر کینیڈی کا قتل ایک راز بن گیا۔

۱۹۶۴ء

نہرو کا انتقال

۲۸ مئی ۱۹۶۴ء کو بھارت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کا ہارٹ اٹیک سے انتقال ہوا۔ نہرو ۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ مشہور سیاسی لیڈر موتی لال نہرو کے بیٹے تھے۔ کیمرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی پھر قانون کی تعلیم حاصل کی اور ہندوستان واپس آ کر وکالت شروع کر دی۔ سیاسی سفر کا آغاز ۱۹۱۲ء میں کانگریس میں شمولیت سے کیا۔ ۱۹۲۶ء میں اٹلی، سوئٹزر لینڈ، انگلستان، جرمنی اور روس کا دورہ کیا۔ ۱۹۲۷ء میں انقلاب روس کی دسویں سالگرہ کے موقع پر کانگریس کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ ۱۹۳۰ء میں سول نافرمانی کی تحریک میں گرفتار ہوئے۔ کانگریس میں ایک انتہائی فعال لیڈر کی حیثیت سے رہے۔ زندگی میں ۹ مرتبہ جیل گئے۔ اپنی مشہور تصنیف "تاریخ عالم کا ایک جائزہ" جیل میں ہی لکھی۔ ۱۹۴۶ء کی چوتھی دفعہ کانگریس کے صدر منتخب ہوئے اور قیام پاکستان کی تحریک کی شدید مخالفت کی۔ تقسیم ہندوستان کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ نہرو بلاشبہ ایک عالمی سطح کے بڑے لیڈر تھے۔ دنیا کے بہت سے ممالک کا کامیاب دورہ کیا۔ سرد جنگ میں غیر جانبدار ممالک کی تحریک کے قیام میں انتہائی اہم اور بنیادی کردار ادا کیا۔ نہرو کا شمار دنیا کے ان چند ایک بڑے سیاستدانوں میں ہوتا ہے جو سیاستدان ہونے کے ساتھ اعلیٰ پائے کے مدبّر، دانشور اور ادیب بھی تھے۔

۱۹۶۴ء

چین کا پہلا ایٹمی دھماکہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو چین اپنے پہلے کامیاب ایٹمی دھماکے سے ایٹمی کلب میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ دھماکہ ۱۴ اکتوبر کی شام تین بجے چین کے مغربی صوبے سنکیانگ میں کیا گیا۔ اس سے پہلے امریکہ، روس، برطانیہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرانس ایٹمی طاقت کے مالک تھے۔ چین کے مطابق اس دھماکے کا مقصد چینی عوام کو ممکنہ امریکی ... سے بچانا ہے اور وہ ایٹمی ہتھیار کے استعمال میں پہل بالکل نہیں کرے گا۔

۱۹۶۴ء

محمد علی کلے ہیوی ویٹ باکسر چمپین بنا

۱۹۶۴ء میں میامی بیچ کے مقام پر کیٹس کلے کا مقابلہ عالمی چمپین فلائیڈ پیٹرسن سے ہوا۔ جس میں کیٹس کلے نے چھٹے ہی راؤنڈ میں فلائیڈ کو ناک آؤٹ کر دیا اور یوں کیٹس کلے عالمی ہیوی ویٹ چمپین بن گیا۔ یہ مقابلہ جیتنے کے بعد کیٹس کلے نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور اسلامی نام محمد علی کلے رکھا۔ محمد علی کلے ۱۹۴۲ء میں امریکہ کے شہر لاس ویگاس میں ایک غریب حبشی گھرانے میں پیدا ہوا۔ باپ معمولی پینٹر تھا۔ محمد علی کلے کو بچپن ہی سے باکسنگ کا شوق تھا۔

۱۹۶۴ء

برزنیف روس کے صدر

روس میں خروشیف کو صدارت کے عہدے سے بوجہ ناپختہ سوچ، جذباتی رویہ، عجلت پسندی اور غیر حقیقت پسندانہ رویہ پر برخاست کر دیا گیا۔ بعض لوگوں کے مطابق خروشیف اپنے عہد صدارت کے آخری حصہ میں ذہنی مریض بن چکے تھے اور کسی بھی وقت ہنگامی حالات میں جذباتی فیصلہ کر کے ایک خوفناک صورتحال کو جنم دے سکتے تھے۔ خروشیف کی جگہ لیونڈ برزنیف کو صدر بنا دیا گیا جبکہ الیکسی کوسیگن کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔

۱۹۶۴ء

ویت نام کی جنگ

۱۹۵۴ء میں جنیوا معاہدے کے تحت ویت نام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ شمالی ویت نام میں ہوچی منہ کی حکومت قائم کر دی گئی۔ جبکہ جنوبی ویت نام پر امریکہ کے زیر سایہ حکومت قائم کر دی گئی۔ شمالی ویت نام روس کے زیر اثر کمیونسٹ ریاست بن گیا۔ شمالی ویت نام نے ۱۹۶۴ء میں امریکی بحریہ کے دو بحری جہاز بغیر انتباہ کے روسی شہ پر تباہ کر دیے۔ اس پر امریکہ نے شمالی ویت نام کے ساحلی علاقوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح فریقین کے درمیان باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ امریکہ نے اپنی فوجیں باقاعدہ طور پر جنگ میں دھکیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ اس جنگ میں امریکہ کو ہزیمت اٹھا کر اس جنگ سے دستبردار ہونا پڑا۔ امریکہ کے جنگ سے نکل جانے کے بعد بھی دونوں فریقوں میں جنگ جاری رہی۔ ۱۹۵۷ء میں شمالی ویت نام کی اشترا کی فوجیں جنوبی ویت نام میں داخل ہو گئیں۔ اس طرح شمالی اور جنوبی ویت نام متحد ہو گئے۔ نئے ملک کا نام سوشلسٹ ری پبلک آف ویت نام رکھا گیا۔ جنوبی ویت نام کی فتح سوشلزم کی سب سے بڑی فتح ہے۔

۱۹۶۵ء

پاک بھارت جنگ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رات کی تاریکی میں ہندوستان نے بغیر اعلانِ جنگ کئے لاہور پر حملہ کر دیا۔ لیکن پاکستانی افواج اپنے وطن کے دفاع سے غافل نہ تھیں۔ یہ جنگ سترہ روز تک جاری رہی جس میں پاکستانی فوج نے بڑی جرأت اور مردانگی سے اپنے سے پانچ گناہ بڑے دشمن کے دانت کھٹے کر دیے اور بے شمار قربانیاں دے کر اس کو ایک انچ بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ایک بڑی ٹینکوں کی جنگ ہوئی جسے جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ کہا جاتا ہے۔ اس محاذ پر بھارت کو تین سو ٹینکوں کے نقصان پر پیچھے ہٹنا پڑا۔ آخر کار ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کی مداخلت پر یہ جنگ ختم ہوئی۔

۱۹۶۵ء

چرچل کی وفات

چرچل کا جنگ عظیم دوم میں برطانیہ کی جیت میں سب سے اہم اور بنیادی کردار رہا ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ ۱۸۷۴ء میں لندن میں پیدا ہوئے۔ ہیرو اور سنڈھرسٹ میں تعلیم حاصل کی۔ شروع میں اخباری دنیا سے وابستہ رہے اور رپورٹنگ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ہندوستان میں صوبہ سرحد میں اور بعد میں جنوبی افریقہ میں سپاہی اور اخباری نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۰۰ء میں پہلی بار پارلیمنٹ کا نمائندہ منتخب ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں ٹوری پارٹی کا لیڈر اور جنگ عظیم کی وجہ سے برطانیہ میں پیدا ہونے والے ہنگامی حالت کی بنا پر وزیراعظم منتخب ہوئے۔ جنگ عظیم کے تاریک اور مایوس دور میں جب اہل برطانیہ کو اپنی شکست کا یقین ہو چلا تھا، یہ چرچل ہی تھا جس نے اپنی اولوالعزم اور مدبّرانہ قیادت کی بدولت اہل برطانیہ کو امید اور ہمت دی۔ اپنے وزیراعظم بننے پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس سوائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون، جبر، آنسو اور پسینہ دینے کے اور کچھ نہیں۔ جب جرمن جہازوں نے لندن پر بموں کی برسات کر کے لندن کو کھنڈر بنا دیا تو چرچل کی مستقل مزاجی اور پرہمت شخصیت لوگوں کے لئے نفسیاتی دلاسے کا باعث بنی۔ منہ میں سگار رکھنے کا مخصوص انداز اور انگلیوں سے ذی وقار وکٹری کا خوبصورت اور سحر انگیز انداز جہاں ان کی شخصیت کے بنانے میں اہم ہوا وہاں برطانوی عوام کے لئے ہمت اور نفسیاتی سہارے کا سبب بنا۔ چرچل ایک اعلیٰ پائے کے ادیب بھی تھے۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک دوبارہ وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں انہیں ادب کا نوبل پرائز ملا۔ انہیں سر کا خطاب بھی ملا۔ ۳۰ جنوری ۱۹۶۵ء کے روز جب ان کا نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا تو سارے برطانیہ میں سوگ کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ان کی تدفین میں درجنوں ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ انہیں ان کے آبائی قبرستان میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔

۱۹۶۶ء

اندرا گاندھی وزیر اعظم بنتی ہیں

لال بہادر شاستری کی وفات کے بعد اندرا گاندھی انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر ہندوستان کی پہلی اور دنیا کی دوسری خاتون وزیر اعظم بنتی ہیں۔ اندرا گاندھی نے سیاسی بصیرت اور مدبرانہ پن ورثے میں اپنے باپ سے لیا تھا۔ ۱۹۱۷ء میں الہ آباد میں پیدا ہوئیں۔ ان کا خاندان سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ انہوں نے تعلیم سوئٹزرلینڈ اور سمرویل کالج آکسفورڈ سے حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ انہوں نے کانگریس کی تحریک ترک موالات میں بچوں کی ایک تنظیم قائم کی۔ ۱۹۴۲ء میں انہوں نے ایک پارسی فیروز گاندھی سے شادی کر لی۔ ۱۹۴۷ء میں وہ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ممبر منتخب ہوگئیں۔ بعد میں کانگریس کے لیڈیز ونگ کی سربراہ مقرر ہوئیں۔ فروری ۱۹۵۹ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی صدر مقرر ہوئیں۔ ان کی صدارت کے زمانے میں کانگریس ایک دفعہ پھر ایک مضبوط تنظیم بن گئی۔ اندرا گاندھی سیاست میں اپنے والد اور سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو سے بہت متاثر تھیں۔ ان کے نظریات پر ان کے والد کے اثرات گہرے انداز سے چھائے تھے۔ معاہدۂ تاشقند میں لال بہادر شاستری کی وفات کے بعد ان کو کانگریس کی پارلیمانی کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا گیا جس کے نتیجے میں وہ خود بخود الیکشن میں کامیابی کی صورت میں وزیر اعظم قرار پا گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۷ء

تبدیلی قلب کا پہلا آپریشن

۳ دسمبر ۱۹۶۷ء کو جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے ہسپتال گروٹ شور میں ڈاکٹر کرسچن نے ایک ۵۳ سالہ دکاندار لوئی وشکانسکی کے سینے میں ایک ۲۵ سالہ لڑکی مس ڈینائس ڈارول (جس کا ایک حادثہ میں انتقال ہو چکا تھا) کا دل لگا کر سرجری کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا۔ یہ دنیا میں تبدیلی قلب کا پہلا آپریشن تھا۔ لوئی وشکانسکی اس آپریشن کے بعد ۱۸ روز تک زندہ رہا۔

۱۹۶۷ء

جنگ جون

۵ جون ۱۹۶۷ء کو اسرائیل نے اپنے ہمسایہ عرب ممالک پر حملہ کر دیا اور چھ روز کے اندر اندر ان کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ یروشلم کا شہر جو پہلے اردن کے قبضے میں تھا اب یہودیوں کے قبضے میں آ گیا۔ اس جنگ کی کامیابی میں اسرائیلی وزیر دفاع موشے دایان نے مرکزی کردار ادا کیا۔ اس جنگ میں مصر کو غزہ کی پٹی اور جزیرہ نمائے سینا، اردن کو مشرقی کنارے کے کچھ علاقے، جولان کی پہاڑیوں سمیت یروشلم کا سارا شہر شام قنطیرہ کے علاقوں سے محروم ہونا پڑا۔ جنگ کے آغاز پر مصر کے چار سو سے زیادہ طیارے تباہ کر کے مصری فضائیہ کو کاملاً مفلوج کر دیا گیا تو مصر کے قدم اکھڑ گئے۔ اسی دن مصر کے اتحادی اردن نے جنگ بندی کی درخواست کر دی۔ اسرائیل کے شمالی محاذ پر پہلے تین دن کی جنگ میں شام نے اسرائیل پر بھرپور حملہ کیا لیکن بعد میں اسرائیلی چیف آف آرمی سٹاف اسحاق رابن کی فوجوں نے بھرپور جوابی کاروائی کر کے شام کے اہم فوجی ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا۔ اسرائیل اس وقت اس پوزیشن میں تھا کہ دمشق کو باآسانی فتح کر لیتا لیکن جنگ بندی ہونے پر ایسا نہ کر سکا۔ یہ جنگ ہر لحاظ سے اسرائیل کے لئے شاندار فتح تھی۔ اس جنگ میں اسرائیل نے اپنی بھرپور کامیاب سفارتی جنگ کے ذریعے تمام مغرب اور امریکہ کو اپنا ہمنوا بنا لیا۔ یہ جنگ اسرائیل کے لئے سیاسی، معاشی، عسکری اور سفارتی لحاظ سے کامیاب ثابت ہوئی۔ اقوام متحدہ نے اس جنگ کا ذمہ دار مصر کو ٹھہرایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۷ء

چی گوویرا کی موت

۱۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو لاطینی امریکہ کے مشہور کمیونسٹ انقلابی لیڈر چی گوویرا ایک پولیس مقابلے میں مارا گیا۔ چی گوویرا بولیویا کا رہنے والا تھا۔ کیوبا میں فیڈرل کاسترو کا ساتھی رہا۔ فیڈرل کاسترو نے کیوبا میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد اسے صنعت وحرفت کا وزیر اعظم بنا دیا۔ اس کی حیثیت کیوبا میں فیڈل کاسترو کے بعد دوسرے نمبر پر تھی۔ بعد میں اس نے جنوبی امریکہ کے کئی ملکوں میں کمیونسٹ انقلاب لانے کی تحریکوں کو فعال کیا۔ جس پر امریکہ نواز حکومتیں اس کے خلاف ہو گئیں۔ ۱۹۵۶ء میں پراسرار طریقے سے غائب ہو گیا۔ کمیونسٹوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ تاہم ۱۹۶۷ء میں سرکاری فوجوں سے جھڑپ میں ہلاک ہو گیا۔

۱۹۶۸ء

مارٹن لوتھر کا قتل

۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو امریکہ میں مشہور سیاہ فام رہنما مارٹن لوتھر کو قتل کر دیا گیا۔ مارٹن لوتھر کو اس کی سحر انگیز انداز خطابت کی بنا پر کنگ کا عوامی خطاب دیا گیا۔ مارٹن لوتھر کو اس وقت گولی سے ہلاک کیا گیا جب وہ امریکی ریاست ٹینس کے شہر ممفس کے ایک ہوٹل کی بالکونی پر کھڑے تھے۔ قتل کے وقت ان کی عمر ۳۹ سال تھی۔ ان کی ہلاکت نے تمام امریکہ میں ایک فسادات کی لہر پیدا کر دی۔ ٹینس کی ریاست میں ہنگامی حالات سے نبٹنے کے لئے نیشنل گارڈز کے ۴ ہزار خصوصی دستے تعینات کر دیے گئے۔ لوتھر کنگ عدم تشدد اور نسلی فرق کو مٹا کر ایک ہمہ گیر بھائی چارے کے علمبردار تھے۔ اس سے پہلے بھی ان پر کئی قاتلانہ حملے ہو چکے تھے۔

۱۹۶۸ء

پراگ پر روسی حملہ

چیکوسلواکیہ پہلے تو روسی کیمپ میں شامل تھا لیکن نئے صدر الیگزانڈر ڈوبچک اپنے ملک کو آزادانہ خطوط پر چلانا چاہتے تھے۔ روس اس آزادی کو برداشت نہ کر سکا اور الیگزانڈر ڈوبچک کی حکومت کو غیر عوامی اور غداری کا الزام لگا کر حملہ کر دیا۔ ہزاروں روسی فوجی جدید ٹینکوں کے ہمراہ پراگ میں داخل ہو گئے۔ اس سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پراگ میں جہازوں کے ذریعے ہزاروں چھاتہ بردار روسی فوج بھی اتاری گئی تھی۔ ان فوجوں کی کمان روسی جرنیل آئیوان پاولوسکی کر رہا تھا۔ یہ حملہ معمولی مزاحمت کے بعد کامیاب رہا۔ مزاحمت میں چند درجن افراد کی ہلاکت ہوئی۔ الیگزانڈر ڈوبچک اور اس کی کابینہ کے دیگر افراد نامعلوم مقام کی طرف فرار ہو گئے۔ روس نے دوبارہ اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کر لی۔

۱۹۶۹ء

پاکستان میں دوسرا مارشل لاء

صدر ایوب کے خلاف عوامی تحریک زوروں پر تھی۔ آئے روز کے ہنگاموں نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ حالات کے حد سے زیادہ بگڑ جانے پر صدر ایوب کو حکومت چھوڑ دینے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ حکومت چھوڑنے سے پہلے انہوں نے قوم سے خطاب کیا اور ۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء کو بری افواج کے سربراہ جنرل یحییٰ خان کو عنانِ اقتدار سونپی اور چل دیے۔ چنانچہ جنرل یحییٰ خان نے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے صدر مملکت کا عہدہ سنبھال لیا اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن بیٹھے۔ ۲۹ مارچ کو ۱۹۶۲ء کا آئین منسوخ کر دیا گیا۔ تمام سیاسی سرگرمیاں ختم کر دی گئیں۔

۱۹۶۹ء

لیبیا میں قذافی کا اقتدار پر قبضہ

لیبیا میں مسلح افواج کے ایک افسر معمر قذافی بادشاہ ادریس سنوسی کے خلاف ایک پرامن بغاوت کر دیتے ہیں۔ ادریس سنوسی اس وقت ترکی میں اپنے علاج کی غرض سے موجود تھے۔ ان کے صاحبزادے شہزادہ حسن الرضا نے حالات کی نزاکت سمجھتے ہوئے تمام اختیارات معمر قذافی کو سونپ دیے۔

۱۹۶۹ء

ہوچی منہ کی وفات

ویت نام کی جنگ آزادی کے عظیم لیڈر ہوچی منہ نے وفات پائی۔ ہوچی منہ نے ویت نام کے انقلاب میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ ایک طبیب کے بیٹے تھے۔ شروع میں ایک جہاز میں باورچی کی ملازمت کی بعد میں فوٹو گرافر بن گئے۔ اصل دلچسپی بائیں بازو کی سیاست تھی۔ ۱۹۱۴ء میں چین گئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکے کیمونسٹ بن کر ویت نام واپس لوٹے اور فرانسیسیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کیا اور آزادی حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۴ء میں شمالی ویت نام میں سوشلسٹ نظام کی بنیاد ڈالی۔ بعد میں جب امریکہ نے ویت نام میں سرخ خطرہ کے نام پر مداخلت کی تو ہوچی منہ نے ایک بار پھر بھرپور مزاحمت شروع کی۔ روس اور چین نے اس جنگ میں ہوچی منہ کی بھرپور امداد کی۔ ۱۹۶۹ء میں جب ہوچی منہ نے ۷۹ سال کی عمر میں وفات پائی تو امریکہ نے اپنی فوجوں کی کثیر تعداد ویت نام میں جھونک دی۔ ہوچی منہ نے غیر ملکی قبضہ کے خلاف جدوجہد کی جو مثال قائم کی وہ تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔

۱۹۶۹ء

چاند کی تسخیر

۱۲ جولائی ۱۹۶۹ء کو انسان نے چاند پر قدم رکھ کر اپنی بڑائی کا ثبوت دیا۔ چاند پر پہلا قدم امریکی آرنیل مسٹرانگ نے گرین وچ ٹائم کے مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۶۹ء دو بج کر ۵۶ منٹ ۱۵ اسکینڈ پر رکھا اور یہ جملہ کہا ”کہ یہ ایک چھوٹا سا انسانی قدم ہے لیکن انسانیت کی ایک بڑی چھلانگ ہے“۔ یہ فقرہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد ان کے دوسرے ساتھی ایڈون ایلڈرن نے بھی چاند پر قدم رکھ دیا جبکہ ان کا تیسرا ساتھی مائیکل کولنز خلائی جہاز اپالوٹو (ii) میں چاند کے چکر کاٹ رہا تھا۔ سائنسدانوں کی اس ٹیم نے چاند پر ۱۲ گھنٹے ۳۶ منٹ گذارے۔ امریکی پرچم اور ایک تختی نصب کی اس تختی پر لکھا تھا ”یہ ایک چھوٹا سا انسانی قدم ہے مگر یہ قدم انسانیت کے لئے ایک بڑی چھلانگ کی حیثیت رکھتا ہے“۔ پھر گاڑی کے ذریعے اپالوٹو (ii) میں آگئے اور تین دن بعد ۲۴ جولائی ۱۹۶۹ء کو یہ تینوں خلانورد بحفاظت بحرالکاہل میں اتر گئے۔

۱۹۷۰ء

جمال عبدالناصر کی وفات

۲۸ ستمبر ۱۹۷۰ء کو مصر کے انقلابی صدر جمال عبدالناصر نے وفات پائی۔ جمال عبدالناصر مصر کی تاریخ میں ایک عظیم رہنما بن کر ابھرے۔ ان کا دور صدارت مشرق وسطیٰ کی سیاست میں انتہائی اہمیت کا حامل رہا۔ ۱۹۱۸ء میں بنی مور میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں فوجی سکول میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں فلسطین کے محاذ پر یہودی فوجوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور داد شجاعت حاصل کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۲ء میں مصر کے شاہ فاروق کے خلاف بغاوت میں حصہ لیا اور نائب صدر منتخب ہوئے۔ بعد میں جنرل نجیب اور ناصر میں اختلافات بڑھے جس میں جنرل نجیب کو صدارت سے ہاتھ دھونے پڑے، یوں ناصر مصر کے صدر بن گئے۔ ۱۹۵۶ء میں نہر سویز کو قومیانے کا فیصلہ کیا تو برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کر دیا جس میں مصر کو شکست ہوئی۔ تاہم اقوام متحدہ اور امریکہ کے زبردست سفارتی دباؤ پر اتحادیوں نے مقبوضہ علاقوں سے دستبرداری اختیار کی۔ جون ۱۹۶۷ء میں ایک بار پھر عرب اسرائیل جنگ چھڑ گئی جس میں پھر مصر کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ۱۹۷۰ء میں جب ان کا ۵۲ برس کی عمر میں انتقال ہوا تو وہ اردن اور فلسطینی گوریلوں کے درمیان مصالحت کروانے کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ایک میٹنگ کے بعد دل پر سخت حملہ ہوا اور انتقال کر گئے آخری عمر میں اسرائیل کے بارے میں ان کی پالیساں بہت حد تک حقیقت پسندانہ اور عملیت کی راہ اختیار کر چکی تھیں۔

۱۹۷۰ء

برٹرینڈ رسل کی وفات

۱۹۷۰ء میں بیسویں صدی کے سب سے بڑے مشہور معروف برطانوی فلسفی برٹرینڈ رسل نے وفات پائی۔ برٹرینڈ رسل ۱۸۷۲ء میں برطانیہ میں پیدا ہوا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے فلسفہ اور ریاضی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ برٹرینڈ رسل ایک فلسفی اور ریاضی دان ہونے کے ساتھ ایک بلند پایہ انشاء پرداز بھی تھا۔ اس کی ایک بڑی خصوصیت مشکل سے مشکل مسئلہ کو آسان فہم زبان میں بیان کرنا ہے۔ جدید ریاضیاتی منطق کی بنیاد بھی رکھی۔ سماجی مسائل کا نفسیاتی جائزہ لیا۔ ۱۹۱۳ء میں پہلی کتاب شائع ہوئی جس میں اس نے بیان کیا کہ ریاضی کو نچوڑ کر منطق کے کوزہ میں بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کے نزدیک ریاضی منطق کی ایک بنیادی اکائی ہے اور فلسفہ کو ریاضی سمجھے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ ۱۹۱۲ء میں اس کی کتاب مسائل فلسفہ (Probleams of Philosophy) شائع ہوئی۔ برٹرینڈ رسل ایک امن پسند شخص تھا اور اپنی زندگی میں بھی عالمگیر امن کے قیام کے لئے کوشاں رہا۔ ۱۹۱۴ء میں اسے امن پسندی کی وجہ سے جنگ عظیم میں حصہ نہ لینے پر نظر بند کر دیا گیا۔ اس کی مشہور کتاب (Introduction to Mathematical Philosophy) جیل میں لکھی گئی۔ جنگ عظیم دوم کے بعد اس نے ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف ایک وسیع مہم چلائی۔ ۱۹۷۰ء میں ۹۸ برس کی طویل عمر پا کر انتقال کیا۔ برٹرینڈ رسل کو مغربی فلاسفی کا آخری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلاسیکل فلسفی تصور کیا جاتا ہے۔

۱۹۷۰ء

فلاپی ڈسک کی ایجاد

۱۹۷۰ء میں فلاپی ڈسک کی ایجاد ہوئی۔ یہ ایجاد امریکہ کے مشہور صنعتی ادارے آئی بی ایم نے کمپیوٹر کا ڈیٹا ریکارڈ کرنے کے لئے کی۔ فلاپی ڈسک دراصل ایک جاپانی موجد ڈاکٹر یوسٹیورونا کامانس کی ایجاد بتائی جاتی ہے۔ اس نے اس ایجاد کا نظریہ ۱۹۵۰ء میں پیش کیا تھا۔ آج کل دنیا کا تمام تر کمپیوٹر نیٹ ورک اس چھوٹی سی ایجاد کے گرد گھوم رہا ہے۔

۱۹۷۱ء

سقوط مشرقی پاکستان

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کا دن پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ اس دن مشرقی پاکستان کا سقوط ہوا تھا۔ ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے سو فیصد نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ اصولی طور پر تو مجیب الرحمٰن کی پارٹی کو اقتدار ملنا چاہیے تھا لیکن جنرل یحییٰ خان نے اپنے اقتدار کو طول دینے کی خاطر قومی اسمبلی کے اجلاس کو بار بار مؤخر کرنا شروع کیا جس سے مشرقی پاکستان کے عوام میں یہ تاثر پیدا ہوا کہ مغربی پاکستان کے سیاستدان اقتدار کو مشرقی پاکستان کے سیاستدانوں کے حوالے کرنے سے گریزاں ہیں۔ یہ صورتحال خانہ جنگی کے لئے بالکل سازگار تھی۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۱ء کو عوامی لیگ نے سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لئے یحییٰ خان نے مشرقی پاکستان میں فوجی آپریشن شروع کیا۔ بھارت نے اس آپریشن کو آڑ بنا کر مشرقی اور مغربی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء تک بھارتی فوجیں بنگلہ دیش کے مضافات تک پہنچ گئیں اور ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاکستان کی ایسٹرن کمانڈ کے کمانڈر اور زون بی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر امیر عبداللہ خاں نیازی نے اپنے ہم منصب لیفٹیننٹ جنرل جگجیت سنگھ اروڑا کے سامنے پلٹن میدان میں ہتھیار ڈال دیے۔

۱۹۷۲ء

شملہ معاہدہ

۲۸ جون ۱۹۷۲ء کو پاکستان کے وزیراعظم اور ہندوستان کی وزیراعظم اندرا گاندھی کے درمیان ہندوستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صوبے ہماچل پردیش کے صدر مقام شملہ میں مذاکرات ہوئے۔ یہ مذاکرات ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ۱۹۷۱ء کی جنگ سے پیدا ہونے والی کشیدگی میں کمی اور پاکستان کے ۹۰ ہزار جنگی قیدیوں کی رہائی پر ہوئے۔ معاہدہ کے مطابق دونوں ممالک نے تصادم کی پالیسی سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا اور مخالفت کی روش کو ترک کر کے برصغیر میں پائیدار امن کے قیام کے لئے راہیں ہموار کرنے پر بھی معاہدہ ہوا۔ دونوں ممالک نے اپنی اپنی فوجیں جنگ سے پہلے کی سرحدوں پر لے جانے پر اتفاق کیا۔ معاہدہ کے مطابق ہندوستان نے پاکستان کی تمام جنگی فوج کو رہا کر دیا۔ ۲۸ جولائی کو بھارت کی پارلیمنٹ نے معاہدہ شملہ کی توثیق کر دی اور معاہدے پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔

۱۹۷۳ء

واٹر گیٹ سکینڈل

۱۷ جون ۱۹۷۲ء کو امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کے کچھ ارکان نے خفیہ طور پر ڈیموکریٹ پارٹی کے صدر دفتر واٹر گیٹ کی بلڈنگ میں گفتگو ریکارڈ کرنے والے آلات نصب کرنے کی کوشش کی۔ ان افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ہونے پر ان افراد نے بتایا کہ ایسا انہوں نے پارٹی کے صدر رچرڈ نکسن کی ہدایت پر کیا تھا۔ مشہور امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اس سکینڈل کو بہت اچھالا جس کے نتیجے میں ۱۹۷۳ء میں امریکی صدر کے خلاف مقدمے کا آغاز ہوا۔ صدر نکسن نے حالات نارمل بنانے کے لئے ان اہلکاروں کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کرنے کا اعلان کیا مگر بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی۔ صدر نکسن کو مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا۔ اس طرح وہ امریکہ کی تاریخ میں پہلے صدر بن گئے جس کو استعفیٰ دینا پڑا۔

۱۹۷۳ء

پاکستان کا تیسرا آئین

۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو پاکستان میں تیسرا آئین نافذ کیا گیا۔ یہ آئین پارلیمانی طرز کا ہے۔ اس آئین کے نفاذ کا سہرا وزیر اعظم بھٹو کے سر بندھتا ہے۔ وزیر اعظم بھٹو کی سحر انگیز شخصیت اور مدبرانہ بصیرت نے چاروں صوبوں کو ایک آئین پر متفق کر لیا۔

۱۹۷۳ء

جنگ رمضان

۱۴ اکتوبر کو جب اسرائیلی اپنا مقدس تہوار یوم کیپور منا رہے تھے۔ مصر اور شام کی فوجوں نے اسرائیل پر اچانک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کر دیا۔ یہ جنگ ۱۹۶۷ء کے بعد مشرق وسطیٰ کی سب سے شدید جنگ تھی۔ مصری فوجوں نے نہر سویز کو عبور کر لیا اور بڑی تیزی سے مشرقی کنارے پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ شامی فوجوں نے جولان کی پہاڑیوں پر حملہ کیا اور ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا۔ اسرائیل نے زبردست جوابی حملہ کیا جس میں اس نے کچھ علاقوں کو واپس لے لیا۔ اس جنگ میں عربوں کا پلہ بھاری رہا لیکن اقوام متحدہ روس اور امریکہ کی مداخلت پر جنگ بندی کرادی گئی جس سے حساب برابر ہو گیا۔ اس جنگ میں عربوں نے ۱۹۶۷ء کی ہزیمت کا بدلہ لے لیا۔ مصر کی تمام تر معیشت کا دارومدار نہر سویز پر ہے۔ مصر نے یہ نہر واپس لے کر ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔

۱۹۷۳ء

جنگ رمضان کے اثرات

جنگ رمضان کے دوران اسرائیل کے اتحادیوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا جس کے ردعمل کے طور پر عربوں نے امریکہ کو تیل کی سپلائی مکمل طور پر بند کر دی۔ سعودی عرب اور دیگر تیل پیدا کرنے والے ممالک نے مطالبہ کیا کہ اگر اسرائیل ۱۹۶۷ء کی جنگ کے مقبوضہ علاقے خالی نہیں کرتا تو وہ تیل کی پیداوار مستقل بند کر دیں گے۔ دسمبر ۱۹۷۳ء تک عربوں نے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے بینکوں میں موجود اپنا تمام تر سرمایہ نکالنا شروع کر دیا جس کی مالیت تقریباً کئی سو ارب ڈالر تھی۔ مغربی ممالک کی معیشت ایک بڑی حد تک عربوں کے پیسوں پر منحصر تھی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ کی معیشت بیٹھنا شروع ہو گئی۔ لندن کی سٹاک ایکسچینج کو دوسری جنگ عظیم کے بعد پہلی بار اتنے بڑے پیمانے پر نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۹۷۳ء

کرکٹ کا پہلا عالمی ٹورنامنٹ

کرکٹ کا پہلا عالمی ٹورنامنٹ ۷ جون ۱۹۷۵ء میں انگلستان میں شروع ہوا جس میں آٹھ ملکوں نے حصہ لیا۔ پول اے میں ویسٹ انڈیز، آسٹریلیا، پاکستان اور سری لنکا کی ٹیمیں تھیں جبکہ پول بی میں انگلستان، نیوزی لینڈ، بھارت اور مشرقی افریقہ کی ٹیمیں تھیں۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا جسے ویسٹ انڈیز نے جیت لیا اور یوں ویسٹ انڈیز عالمی ٹورنامنٹ کا پہلا چیمپئن بنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۴ء

ترکوں کا قبرص پر حملہ

قبرص ایک طویل عرصہ تک سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہا۔ ترکوں نے ۱۵۷۱ء میں اس پر قبضہ کیا تھا جو ۱۸۷۸ء تک قائم رہا۔ اس کے بعد قبرص بعض سیاسی مصلحتوں کے تحت برطانوی عملداری میں آگیا۔ ترک قبضہ کے دوران ادھر ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی تھی۔ اکثریت یونانیوں کی تھی جو اس کا الحاق یونان کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں ترکوں اور یونانیوں کا ۱۹۵۵ء میں اور ۱۹۶۴ء میں تصادم بھی ہو چکا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں اس کا ایک حل قبرص کی تقسیم کی صورت میں تلاش کیا گیا۔ یونانیوں نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی جس پر اقوام متحدہ کو اس کا کنٹرول سنبھالنا پڑا۔ لیکن مسلمانوں کے خلاف نسلی فسادات جاری رہے۔ اگست ۱۹۷۴ء میں ترک فوجیں مسلمانوں کو بچانے کی غرض سے قبرص پر حملہ آور ہوئیں اور چالیس فیصد شمال مشرقی حصہ پر قبضہ کر کے الگ آزاد حکومت قائم کر دی۔

۱۹۷۵ء

شاہ فیصل کی شہادت

۱۹۷۴ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں نے امریکہ کا اسرائیل کی مدد کرنے پر بائیکاٹ کر دیا تھا اور تیل کی سپلائی بند کر دی تھی۔ عربوں کو اتنے بڑے قدم پر تیار کرنے کا سہرا سعودی عرب کے شاہ فیصل کے سر بندھتا تھا۔ اب مغرب کو خطرہ تھا کہ عرب پھر کسی وقت ایسا قدم دوبارہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے ردعمل کے خدشہ کو دور کرنے کے لئے انہوں نے جہاں اور بہت سے اقدام کیے وہیں انہوں نے عرب دنیا میں ایسے اولوالعزم حکمرانوں کا خاتمہ کرنے کا بھی سوچا، کہیں پر حکومت کا تختہ الٹ دیا، کسی کو کمزور کر دیا، کسی کو قتل کروا دیا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم حادثہ شاہ فیصل کی شہادت ہے۔ ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو شاہ فیصل کو ان کے سگے بھانجے نے کسی ذاتی دشمنی کی آڑ میں قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ فیصل کی شہادت میں ان کے بھانجے کو امریکیوں نے پرکشش یقین دہانیاں کروائی تھیں۔

۱۹۷۵ء

بیروت میں خانہ جنگی

لبنان بنیادی طور پر ایک مسلمان ملک ہے۔ لیکن وہاں عیسائی اقلیت کی ایک بڑی تعداد بھی موجود ہے۔ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں مذہبی گروپوں میں شدید منافرت اس وقت پیدا ہوئی جب مسلمانوں کو اس احساس نے بے چین کر دیا کہ ملک کے کلیدی عہدوں پر اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ فوج میں بھی اکثریت عیسائیوں کی تھی اس لئے فسادات کو روکنے میں فوج نے جانبدارانہ کردار ادا کیا۔ مسلمان وزیر اعظم رشید کرامی اپنے آپ کو بے دست و پا محسوس کرتے تھے۔

۱۹۷۵ء

ام کلثوم کی وفات

ام کلثوم کو بلاشبہ عالم عرب کی سب سے بڑی مغنیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ۱۹۰۴ء کو مصر میں پیدا ہوئی۔ والد صاحب ایک مسجد کے امام تھے۔ گھر میں فاقوں کے سبب کلثوم کی ماں اور باپ نے تقریبات میں مذہبی گیت گانے شروع کئے۔ ام کلثوم نے بچپن میں قرآن پاک بھی حفظ کیا۔ ۱۹۲۳ء میں قاہرہ چلی آئی جہاں پر اس کی قسمت کے دروازے کھلنے شروع ہو گئے۔ چالیس اور پچاس کی دھائیاں ام کلثوم کے لئے سنہری دور ثابت ہوئیں۔ اس کی مقبولیت مصر کی سرحدیں پار کر کے نہ صرف تمام عالم عرب بلکہ دیگر دنیا میں بھی ہو گئی۔ ۱۹۵۰ء میں اسے جگر کی بیماری لاحق ہو گئی۔ تب سے لیکر اس کی وفات تک اس کی صحت روز بروز بگڑتی گئی۔ بالآخر ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء کو اس دار فانی سے کوچ کیا۔

۱۹۷۶ء

ماؤزے تنگ کی وفات

بیسویں صدی میں جن چند ایک بڑے بڑے لوگوں نے جنم لیا ان میں سے ایک ماؤزے تنگ تھے۔ ماؤزے عظیم سوشلسٹ چین کے بانی تھے۔ ساری زندگی جدوجہد سے عبارت تھی۔ چین کے انقلاب کے لئے انہوں نے تیس سال کی طویل اور مسلسل جدوجہد کی۔ یہ ماؤزے تنگ کی قیادت کا اثر تھا کہ تباہ حال چینی قوم اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی اور ۱۹۴۹ء میں ایک شاندار انقلاب کے ذریعے ایک نئی چینی قوم کو تخلیق کیا۔ ماؤزے تنگ کی تمام تر زندگی اصول پرستی پر مبنی تھی۔ اصولوں پر کبھی سمجھوتا نہیں کیا۔ ماؤزے تنگ جدید گوریلا وارفیئر کے بانی تصور کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۶ء

مکیش کا انتقال

ہندوستان کے مشہور گلوکار مکیش کا انتقال ہوا۔ مکیش ۱۹۲۳ء میں پرانی دلی کے مسجد کھجور چیل پوری کے چکی والے علاقے میں پیدا ہوا۔ ۱۹۳۹ء میں قسمت آزمانے بمبئی آ گیا۔ کافی عرصہ کسی نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ بعد میں ۱۹۴۵ء میں معروف موسیقار موتی لال نے اسے ایک فلم میں گانا گانے کا موقع دیا۔ بس یہیں سے مکیش کی قسمت کا ستارہ بام عروج پر چمکنا شروع ہوا۔ اس نے ایک ہزار سے زیادہ گیت گائے۔

۱۹۷۷ء

ایلوس پریسلے کا انتقال

۱۶ اگست ۱۹۷۷ء کو امریکہ کے مشہور و معروف پاپ گلوکار ایلوس پریسلے نے وفات پائی۔ ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوا، کم عمری میں ہی گلوکاری شروع کر دی اور ساٹھ کی دہائی میں امریکہ کا سب سے بڑا گلوکار بن گیا۔ اس کی آواز کے جادو کی وجہ سے اسے The king کا خطاب دیا گیا۔ ایلوس پریسلے ایک اداکار بھی تھا اور کئی فلموں میں کام کیا لیکن اصل وجہ شہرت گلوکاری بنی۔ ایلوس پریسلے کی زندگی انتہائی دکھوں سے بھری تھی۔ بچپن انتہائی غریبی میں گزرا۔ کامیاب گلوکار بننے کے بعد بھی گھریلو سکون نہ ملا۔ دو شادیاں کیں لیکن ناکام رہیں۔ بیس سال تک پاپ میوزک کی دنیا کا بادشاہ رہا۔ ممفس میں ایک شاندار محل بنایا۔ اسی میں ایک رات ذہنی دباؤ سے فرار کے لئے نیند کی گولیاں زیادہ مقدار میں کھا لیں جس سے اس کی حالت بگڑ گئی، بیہوشی کی حالت میں اسے نزدیکی ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکا اور انتقال کر گیا۔ بعض لوگوں کے مطابق آخری عمر میں منشیات کا استعمال بھی شروع کر دیا تھا جو کم عمری میں موت کا سبب بن گیا۔ اس کی وفات کے تین روز بعد اس کی لاش کو اس کے کچھ پرستاروں نے چوری کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۷۷ء

بھٹو کا تختہ الٹ دیا گیا

۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو پاکستان میں دوسرے عام انتخابات ہوئے جن میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی نے واضح اکثریت حاصل کی مگر پاکستان قومی اتحاد نے ان نتائج کو تسلیم نہ کیا اور بھٹو پر الیکشن میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھاندلی کا الزام لگا کر ملک گیر مزاحمتی تحریک شروع کر دی۔ اس تحریک کے دوران ملک بھر میں احتجاجی جلسے اور جلوس کیے گئے۔ اس طرح ملک بھر میں ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وزیراعظم بھٹو نے پہلے تو اس مزاحمتی تحریک کو زور بازو سے کچلنا چاہا تاہم حالات بے قابو ہونے پر مذاکرات کی راہ اختیار کی۔ ابھی یہ مذاکرات جاری ہی تھے کہ بری افواج کے سربراہ جنرل ضیاء الحق نے ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو بھٹو حکومت ختم کر دی اور مارشل لا لگا دیا۔ بھٹو اور ان کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ عوام سے اپنے خطاب میں ضیاء الحق نے وعدہ کیا کہ وہ ۹۰ دن کے اندر اندر انتخابات کروائے گا۔

۱۹۷۷ء

چارلی چپلن کا انتقال

چارلی چپلن خاموش فلموں کا سب سے بڑا جینئس تصور کیا جاتا ہے۔ ۱۸۸۹ء میں لندن میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے لندن کی ڈرامے اور آرٹ کی محفلوں میں شریک ہوتا تھا۔ ۱۹۱۰ء میں فریڈ کارنو کی ڈراما کمپنی میں حصہ لیا، پہلے ڈرامے میں ایک کردار ادا کیا اور بہت جلد مقبول ہونا شروع ہو گیا۔ ۱۹۱۳ء میں امریکہ کا دورہ کیا۔ ہالی وڈ کے فلم ڈائریکٹر میک سینٹ کو چارلی چپلن کی مزاحیہ اداکاری نے اتنا متاثر کیا کہ اس نے ایک فلم میں چارلی چپلن کو مسخرے کا کردار ادا کرنے کو دیا جسے چپلن نے اس شاندار طریقے سے ادا کیا کہ یہ فلم اپنے مرکزی خیال سے ہٹ کر چپلن کی بے ساختہ مزاحیہ حرکتوں کی وجہ سے بے پناہ مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ ۱۹۲۳ء میں اس نے چند دوسرے فنکاروں کے ساتھ مل کر مشہور فلم ساز ادارے یونائیٹڈ آرٹسٹس کی بنیاد رکھی اور اپنی پروڈکشن شروع کر دی۔ چارلی چپلن ایک دانشور ذہن کا مالک تھا۔ اس کی مزاحیہ فلموں کے مزاحی مناظر کے پیچھے کوئی نہ کوئی گہری فلاسفی چھپی ہوتی تھی۔ ۱۹۳۰ء میں امریکہ میں عظیم کساد بازاری نے یورپ اور امریکہ کے لوگوں کی معاشی زندگی پر گہرا اثر مرتب کیا۔ چارلی چپلن نے اس موضوع پر ایک فلم (The City Lights) بنائی جس نے عالمگیر شہرت حاصل کی۔ اس فلم کو تین آسکر ایوارڈز ملے۔ چارلی چپلن کمیونسٹ خیالات کا مالک تھا اسی لئے اسے حکومت برطانیہ کی طرف سے (Knight) کا خطاب ملتے ملتے رہ گیا۔ ۱۹۷۷ء میں سوئٹزرلینڈ میں وفات پائی اس کی لاش کو دو دن بعد چرا لیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۷ء

سب سے بڑا ہوائی حادثہ

جزائر کناری کے تیز ایرف ایئر پورٹ پر دو جمبو جیٹ ۷۴۷ بوئنگ جہازوں نے ایک ہی وقت میں پرواز کے لئے دوڑنا شروع کر دیا۔ اس وقت ایئر پورٹ پر دھند چھائی ہوئی تھی۔ اس دھند کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس سے پہلے کہ یہ دونوں طیارے ٹیک آف کرتے ایک موڑ پر اچانک ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ ان کے ٹکراتے ہی زوردار دھماکہ سے آگ لگ گئی جس کے نتیجے میں دونوں جہازوں میں سوار ۵۸۲ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ یہ بیسیوں صدی کا عظیم ترین ہوائی حادثہ تھا۔

۱۹۷۸ء

صدر داؤد کا قتل

افغانستان کے صدر داؤد کو منحرف فوجیوں نے ایک بغاوت کی کوشش میں قتل کر دیا۔ باغیوں نے صدارتی محل پر قبضہ کر لیا اور ایک نئی حکومت کی بنیاد رکھی جس کی پشت پناہی فوج کر رہی تھی۔ حکومت کا سربراہ نور محمد ترہ کئی کو بنایا گیا۔ ترہ کئی افغانستان کی کمیونسٹ پارٹی کا سینئر رکن تھا۔ یہ نئی حکومت روس نواز تھی بلکہ بعض حلقوں نے الزام لگایا کہ اس بغاوت کے پیچھے روس کی خفیہ ایجنسی کا ہاتھ تھا۔

۱۹۷۸ء

کیمپ ڈیوڈ سمٹ

۱۸ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مشرق وسطیٰ کی سیاسی تاریخ میں ایک بڑا واقعہ ہوا۔ یہ واقعہ امریکہ میں منعقد ہونے والی کیمپ ڈیوڈ سمٹ تھا۔ اس کانفرنس کا اہتمام امریکی صدر جمی کارٹر نے کیا۔ صدر کارٹر نے اسرائیلی وزیر اعظم مناحم بیگن اور مصر کے صدر انور السادات کو کیمپ ڈیوڈ میں بلایا اور ثالث بن کر مذاکرات کروائے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں اسرائیل نے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی پر مزید تعمیرات نہ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا اور فلسطینیوں کے جائز حقوق کو تسلیم کیا۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں اگلے سال ۲۹ مارچ کو انور السادات اور مناحم بیگن میں دوبارہ مذاکرات ہوئے جن میں اسرائیل نے صحرائے سینا سے اپنی فوجیں واپس بلوالیں اور مصر کو واپس کر دیا۔ ۲۹ مئی کو دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے استعمال و مفاد کے لئے اپنی سرحدیں کھول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں اور باقاعدہ طور پر ایک دوسرے کو تسلیم کرلیا۔

۱۹۷۸ء

ٹیسٹ ٹیوب بے بی

جولائی ۱۹۷۸ء کو مانچسٹر کے اولڈ جنرل ہسپتال میں دنیا کی پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی لوسی جون براؤن نے جنم لیا۔ لوسی جون کی پیدائش میڈیکل سائنس کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ اس وقت سے آج تک ہزاروں بچے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے پیدا ہو رہے ہیں۔

۱۹۷۹ء

بھٹو کی پھانسی

ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت برطرف کرنے کے بعد ان کو گرفتار کر کے کئی مقدمے قائم کیے گئے۔ ۶ فروری ۱۹۷۹ء کو سپریم کورٹ نے ذوالفقار علی بھٹو کو نواب محمد احمد خاں کے مقدمہ قتل میں پھانسی کی سزا دی۔ ۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو سابق وزیراعظم بھٹو کو پھانسی دینے کے بعد میت کو فوج کی نگرانی میں خفیہ طور پر ہی دفن کر دیا۔ اس دوران کسی کو کان و کان خبر نہ ہونے دی گئی۔ بیگم نصرت بھٹو، بیٹی بے نظیر بھٹو اور دیگر عزیزوں کو بھی ان کا آخری دیدار کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کا شمار بیسویں صدی کے چند ایک ذہین ترین مدبر اور سیاسی بصیرت سے آگاہ سیاستدانوں میں ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک بلند پایہ، ذہین اور زیرک سیاستدان بلکہ ایک بے مثال و شاندار مقرر بھی تھے۔ عالمی سطح کے لیڈر تھے۔ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔

۱۹۷۹ء

مولانا مودودیؒ کی رحلت

گذشتہ دو سو سالوں میں عالم اسلام مسلسل زوال پذیر صورتحال میں مبتلا رہا۔ مسلمانوں کو اس زوال سے نکال کر نشاۃ ثانیہ کی طرف لے جانے کے لئے کئی شخصیات نے جنم لیا جن میں مولانا مودودی کی شخصیت کو ایک انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ مولانا مودودی ۱۹۰۳ء میں اورنگ آباد حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن دہلی تھا۔ آپ کے والد ایک نامی گرامی وکیل تھے۔ مولانا مودودی نے ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی اس کے بعد دہلی چلے آئے اور ممتاز علماء کی صحبت نصیب ہوئی۔ ذاتی کوشش اور لگن سے فارسی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی، اردو اور انگریزی، ہندی اور سنسکرت میں کمال حاصل کیا۔ علمی سفر کا آغاز سترہ برس کی عمر میں اخبار مدینہ سے کیا بعد میں ''مسلم'' سے وابستہ رہے۔ الجمیعۃ کے ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۳۲ء میں اپنا رسالہ ترجمان القرآن جاری کیا جواب تک شائع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی و مذہبی زبوں حالی سے دل گرفتہ ہو کر ایک جماعت بنانے کا سوچا۔ ۱۹۴۱ء میں لاہور میں ۷۵ افراد کے اجتماع میں جماعت اسلامی کی تشکیل قرار پائی جس کا نصب العین حکومت الٰہیہ کا قیام قرار پایا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں احتجاج کرنے پر آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور سزائے موت سنا دی گئی۔ جس پر عالم عرب سمیت تمام عالم اسلام میں ایک شدید بے چینی پیدا ہوئی۔ بہت سے عرب حکمرانوں نے ذاتی طور پر حکومت پاکستان سے سزا واپس لینے کی درخواست کی۔ مولانا مودودی ایک اعلیٰ پایہ کے مفکر تھے ۔انہوں نے مسلمانوں کو فکری انتشار اور مایوسی سے نکال کر ان کے سامنے اسلام کا نصب العین جدید تقاضوں کی شکل میں ڈھال کر پیش کیا۔ ان کی فکر کے موجودہ امت مسلمہ پر جتنے اثرات مرتب ہوئے مسلمانوں کی موجودہ تاریخ میں کوئی دوسرا نام نہیں سامنے نظر آتا۔ آخری عمر میں بیمار ہو گئے۔ علاج کے لئے امریکہ گئے لیکن صحت یابی نہ ہو سکی۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء کو مشرق کا یہ آفتاب مغرب میں غروب ہوا۔ چار دن بعد قذافی سٹیڈیم میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

۱۹۷۹ء

انقلاب ایران

ایران بیسویں صدی میں پانچ بڑے بحرانوں سے گزرا بالآخر یہ پانچ بحران انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ ان تمام بحرانوں نے ایران پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ پہلا بحران جسے آئینی انقلاب بھی کہا جاتا ہے، ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۱۱ء تک رہا۔ علماء اور دانشوروں نے مل جل کر بادشاہ سے آئینی حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد کی لیکن ناکامی ہوئی اور شاہ اپنی بادشاہت بچانے میں کامیاب رہا۔ دوسرا بحران پہلی جنگ عظیم میں ایران پر برطانیہ اور ترکی کے قبضے کے وقت پیش آیا۔ ایران کے شاہ کو ہٹا دیا گیا۔ ۱۹۲۱ء میں فوجی سربراہ رضا شاہ نے اقتدار پر قبضہ کر لیا اور پہلوی خاندان کی بنیاد رکھی۔ تیسرا بحران دوسری جنگ عظیم کے وقت پیش آیا جب اتحادی قوتیں ایران کے راستے روس کو کمک دینا چاہتی تھیں لیکن رضا شاہ نے مخالفت کی۔ نتیجے کے طور پر ایران پر امریکہ اور برطانیہ نے قبضہ کر لیا، رضا شاہ کو جلا وطن کر دیا اور اس کے بیٹے محمد رضا کو تخت و تاج کا وارث بنا دیا۔ عالمی جنگ کے اختتام پر امریکہ اور برطانیہ نے اپنی فوجیں ایران سے ہٹا لیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال بعد ایک اور بحران نے سر اٹھایا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایران کے بعض شمالی حصوں پر روس نے قبضہ کر لیا اور تیل کے حقوق حاصل کرنے چاہے۔ برطانیہ نے بھی تیل کے کنوؤں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ ایرانی قوم میں جذبات بڑی تیزی سے پروان چڑھے۔ انہوں نے تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے تحریک چلائی۔ اس تحریک کے سربراہ ڈاکٹر مصدق تھے۔ ڈاکٹر مصدق بعد میں وزیر اعظم بن گئے اور تیل کو قومی تحویل میں لے لیا۔ اس پر بیرونی طاقتوں کو بڑا غصہ آیا اور ۱۱ اگست ۱۹۵۳ء کو امریکی سی آئی کی مدد سے ڈاکٹر کا تختہ الٹ دیا گیا۔ شاہ ایران جو ایران سے فرار ہو گیا تھا، تین سال بعد واپس آ گیا اور ڈاکٹر مصدق کو گرفتار کر لیا اور ان کے حواریوں کو سزائے موت سنائی۔ شاہ کی حکومت مزید مضبوط ہو گئی۔ پانچواں بحران اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر مصدق کی حکومت الٹنے کے بعد شاہ ایران نے تمام مزاحمتوں کو جڑ سے ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور سات سال تک ایران میں قتل عام کیا گیا۔ یوں تو عوام کی شورش گولیوں سے دبا دی گئی لیکن حقیقت میں عوام میں اندر ہی اندر ایک لاوا جمع ہو رہا تھا جو ۱۹۷۹ء کے انقلاب کی صورت میں رونما ہوا۔ نوجوان طلبہ میں سیاسی شعور بیدار ہو رہا تھا۔ ۱۹۶۵ء میں عوامی لیڈر امام خمینی کو ملک دشمن سرگرمیوں کا الزام لگا کر جلاوطن کر دیا گیا۔ اس سے عوام میں مزید اشتعال پھیلا۔ ۹ جنوری کو ایک مرتبہ پھر شاہ ایران کے حواریوں نے ایک جلوس پر اندھا دھند گولیاں چلا کر عوام کی آواز کو خاموش کرنا چاہا۔ ستمبر ۱۹۷۸ء کو تہران اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں مزید ہنگاموں سے بچنے کے لئے مارشل لاء لگا دیا گیا لیکن بے سود۔ ہنگامے اس قدر عروج پر تھے کہ صرف تہران میں روز ۲۰۰ افراد ہلاک ہو رہے تھے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو شاہ ایران ملک سے فرار ہو گیا اور مصر میں پناہ لے لی۔ یکم فروری ۱۹۷۹ء کو امام خمینی ۱۴ سالہ جلاوطنی کے بعد وطن واپس آئے۔ ایئر پورٹ پر ان کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ وزیر اعظم بختیار کی حیثیت صرف نام کے وزیر اعظم کی تھی۔ ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء کو شہنشاہی دستوں اور نوجوان گوریلوں کے درمیان آخری معرکہ ہوا جس میں امام خمینی کے نوجوان گوریلوں نے فتح حاصل کی۔ ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو اسلامی جمہوریہ ایران کا اعلان کیا گیا۔ بازرگان کو نیا وزیر اعظم بنایا گیا۔ امام خمینی کو ایران کے روحانی پیشوا کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

۱۹۸۰ء

امریکی یرغمالی رہائی مشن ناکام

۱۹۷۹ء میں ایران میں امام خمینی کی زیر قیادت اسلامی انقلاب آیا۔ اس انقلاب کی سب سے زیادہ مخالفت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکہ نے کی۔ کامیابی کے بعد انقلابیوں نے تہران میں امریکی سفارت خانے میں تمام امریکی اہلکاروں کو یرغمال بنالیا۔ یرغمال بنانے کی فوری وجہ یہ تھی کہ امریکہ نے ایران کے معزول بادشاہ کو علاج کی غرض سے امریکہ آنے کی اجازت دے دی۔ اس پر ایک مشتعل ہجوم نے سفارت خانے پر حملہ کر کے سفارتی عملے کو یرغمال بنالیا۔ کچھ دنوں کے بعد سیاہ فام یرغمالیوں کو رہا کر دیا۔ ۲۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو امریکی صدر کارٹر نے امریکی یرغمالیوں کو رہا کرنے کی کوشش کرنا چاہی۔ امریکی فضائیہ کا ایک خصوصی مشن تیار کیا گیا جس میں آٹھ ہیلی کاپٹر اور لڑاکا طیارے شامل تھے۔ یہ مشن خفیہ طور پر تہران کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں موسم کی خرابی اور سخت طوفان کی وجہ سے تین ہیلی کاپٹر ایک ٹرانسپورٹ طیارے سے ٹکرا گئے جس سے یہ کوشش ایرانی صحرا میں تباہ و بربادی کا شکار ہو کر رہ گئی۔ امریکہ نے تکنیکی خرابی کا بہانہ بنا کر بات ختم کر دی۔

۱۹۸۰ء

ترک فوج کا اقتدار پر قبضہ

وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نسبتاً ایک اسلام پسند وزیر اعظم تھا جبکہ ترک فوج مصطفیٰ کمال پاشا کے وضع کردہ سیکولر خطوط سے انحراف نہ کر سکی۔ اس لئے جمہوریت پسند اسلام پرستوں سے ہمیشہ خائف رہے۔ سلیمان ڈیمرل کے دور حکومت میں ترکی میں معاشی اور سماجی حالات مزید بگڑ گئے۔ ایک سال میں دہشت گردی کی وجہ سے دو ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ خانہ جنگی کا خدشہ بڑھنا شروع ہو گیا۔ ایسے حالات میں ترک فوج نے جمہوریت کو بچانے کے نام پر سلیمان ڈیمرل کی حکومت کو برخاست کر دیا۔

۱۹۸۰ء

جان لینن کا قتل

جان لینن میوزک کے میدان میں ایک بہت بڑا نام ہے۔ میوزک میں اس کی خصوصیت راک میوزک کو نئے انداز و رنگ دینے سے ہے۔ جان لینن کا تعلق مشہور میوزک گروپ بیٹل سے تھا۔ ۸ دسمبر کی رات جب وہ اپنے سٹوڈیو سے ریکارڈنگ کے بعد واپس آ رہا تھا۔ اس کے ایک خبطی مداح نے اسے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۰ء

محمد رفیع نے وفات پائی

برصغیر پاک و ہند کے سب سے بڑے گلوکار محمد رفیع نے وفات پائی۔محمد رفیع ۲۴ دسمبر ۱۹۲۴ء میں پنجاب کے ضلع امرتسر میں پیدا ہوا۔۴۴ء میں فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔شروع میں اتنی شہرت حاصل نہ کی بعدازاں ۱۹۴۸ء میں باقاعدہ کیریئر کا آغاز ہوتا ہے۔رفیع کو حج بیت اللہ کے دوران خانہ کعبہ میں امام کعبہ کی فرمائش پر اذان دینے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔محمد رفیع نے ۳۰ ہزار کے لگ بھگ گیت اور غزلیں گائیں۔دل کا دورہ پڑنے سے ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء صبح ساڑھے دس بجے وفات پائی۔

۱۹۸۱ء

عراقی ایٹمی پلانٹ پر حملہ

عراق تیزی سے ایٹمی طاقت بننے کی راہ پر گامزن تھا۔اس مقصد کی تکمیل کے لئے اسے روس کی سفارتی اور تکنیکی امداد میسر تھی۔عراق کے ایٹمی طاقت بن جانے سے خطہ کی سیاسی اور عسکری صورتحال خطرناک حد تک تبدیل ہوسکتی تھی جس سے اسرائیل کو سب سے زیادہ خطرہ تھا۔لہٰذا اسرائیل نے عراق کو ایٹمی طاقت بننے سے پہلے اس استعداد سے محروم کرنے کا منصوبہ بنایا۔منصوبہ کے مطابق ۷ جون کو ۱۵ ایف سولہ طیاروں کا ایک گروپ خفیہ مشن پر عراق روانہ ہوا اور ایٹمی ایکٹر پر حملہ کر دیا۔۲۰ منٹ کے اس آپریشن میں اس ری ایکٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔کامیابی کے بعد اسرائیلی طیارے بغیر کسی نقصان کے آرام سے واپس چلے گئے۔

۱۹۸۱ء

انور سادات کا قتل

انور سادات مشرق وسطیٰ کے سیاسی منظر نامہ پر انتہائی اہم رہنما بن کر ابھرے۔شروع کا ایک طویل عرصہ اسرائیل کے ساتھ سیاسی جنگ میں گزارا۔بعد میں زمینی حقائق کو سمجھ کر اسرائیل کے ساتھ امن قائم کیا اور اسرائیل کو تسلیم کرنے والے پہلے رہنما بن گئے۔اسرائیلی پالیسی میں اتنی بڑی تبدیلی لینے پر انور سادات کو اسلامی قوتوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن وہ اپنے موقف پر اڑے رہے۔جس کے نتیجے میں انہیں ۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ملٹری پریڈ کا معائنہ کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔انور سادات کے قتل کے بعد نائب صدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسنی مبارک مصر کے صدر بن گئے۔

۱۹۸۱ء

ریگن پر قاتلانہ حملہ

امریکہ کے صدر ریگن پر ایک ۲۵ سالہ ابنارمل شخص نے قاتلانہ حملہ کیا۔ صدر ریگن واشنگٹن میں ہلٹن ہوٹل میں ایک پروگرام میں شرکت کے بعد روانہ ہو رہے تھے کہ ایک شخص جان ہنکلے جونیر ان پر تیزی سے حملہ آور ہوا، جیب سے پستول نکال کر یکے بعد دیگرے پانچ چھ بے ترتیب فائر کر دیے۔ اس حملے میں صدر ریگن شدید زخمی ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے پریس سیکرٹری جیمز بریڈی بھی زخمی ہوئے۔ صدر ریگن کو فوری ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کا آپریشن کیا گیا جو کہ کامیاب رہا۔

۱۹۸۱ء

پوپ جان پال پر قاتلانہ حملہ

عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جس میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ ان پر ایک ترک شیعہ محمد علی آغا نے کیا۔ محمد علی آغا پر ۱۹۷۹ء میں ایک اخباری ایڈیٹر کے قتل کا الزام تھا۔ اس سال وہ جیل سے فرار ہو گیا اور ایک اخبار کو خط لکھا کہ وہ پوپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ۱۹۸۱ء میں پوپ جان پال نے ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو روس کا سرکاری دورہ کیا۔ سینٹ پیٹرز برگ میں ایک عوامی اجتماع میں محمد علی آغا نے ان پر پستول سے فائر کر دیا جس سے وہ بری طرح زخمی ہوئے۔ ان کے پیٹ میں دو گولیاں لگیں تاہم ایمرجنسی آپریشن میں ان کو بچا لیا گیا۔ محمد علی آغا کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے اپنے بیان میں کہا کہ پوپ کو قتل کرنے کا مقصد روس اور امریکہ کی بالادستی کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔

۱۹۸۲ء

جنگ فاک لینڈ

فاک لینڈ کے جزائر جنوبی اٹلانٹک میں واقع ہیں۔ یہ جزائر ارجنٹائن سے تقریباً ۴۰۰ میل کی مسافت پر تھے۔ ارجنٹائن نے ان جزائر پر ۲ اپریل ۱۹۸۲ء کو دھاوا بول کر قبضہ کر لیا۔ یہ جزیرہ جو صرف اٹھارہ سو نفوس پر مشتمل تھا برطانوی انتداب میں تھا۔ برطانیہ نے اس حملہ کو اپنی سالمیت پر حملہ تصور کیا اور ارجنٹائن کو جواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کی بھرپور تیاری کی اور ۱۴ جون کو جزائر فاک لینڈ پر حملہ کر دیا۔ ایک مہینے کی طویل جنگ میں برطانوی افواج نے ارجنٹائن کو بری طرح شکست دی۔ ارجنٹائن کی ملٹری کمانڈ نے دو برطانوی فریگیٹ اور دو طیارے تباہ کرنے کا دعویٰ کیا جبکہ برطانیہ نے ارجنٹائن کے واحد جنگی بحری جہاز کو تباہ کر دیا۔ ارجنٹائن نے اس کے جواب میں برطانوی جنگی جہاز شیفلڈ پر حملہ کیا جس میں تیس فوجی ہلاک ہوئے جبکہ جہاز ناکارہ ہو گیا۔ چند ہی دنوں میں ارجنٹائن کو شکست ہو گئی اور فاک لینڈ کے جزائر دوبارہ برطانوی قبضے میں چلے گئے۔

۱۹۸۲ء

اسرائیل کا لبنان پر حملہ

۸ جون ۱۹۸۲ء کو اسرائیل نے حزب اللہ کا سدباب کرنے کے لئے لبنان میں قائم ان کے اڈوں پر حملہ کر دیا۔ اسرائیلی طیاروں نے شام کی وادی بقا میں شامی فوجیوں پر بھرپور حملے کئے اور شامی فضائیہ کو کئی معرکوں میں شکست دی۔ اس حملہ میں اسرائیل کے چھ ہزار فوجیوں اور سینکڑوں ٹینکوں نے حصہ لیا۔ شمالی بیروت کے ایک بڑے حصہ پر اسرائیل کا قبضہ ہو گیا۔ اس جنگ کا مقصد PLO کو ختم کرنا اور شام اور لبنان کو PLO کی مدد کرنے پر سبق سکھانا تھا۔ PLO کے گوریلے پہلے تو گوریلا جنگ لڑنے کی کوشش کرتے رہے لیکن بعد میں لبنان کے عیسائی صدر کے دباؤ ڈالنے پر انہیں بیروت چھوڑ کر قبرص جانا پڑا۔ اس کے ردعمل کے طور پر لبنان کے نومنتخب عیسائی صدر بشیر جمائل کو قتل کر دیا گیا۔ اس قتل کے نتیجے میں بیروت میں وسیع پیمانے پر فسادات شروع ہو گئے۔ مغربی بیروت میں فلسطینیوں کے مہاجر کیمپوں پر اسرائیلی جنرل ایریل شیرون کی زیر ہدایت ایک بڑا خونی آپریشن کیا گیا۔ صابرہ اور شتیلہ کے مہاجر کیمپوں میں ہزاروں فلسطینیوں کو قتل کر دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد امریکہ نے اسرائیل کو مغربی بیروت سے فوری انخلاء کا حکم دے دیا۔

۱۹۸۳ء

سٹار وارز پلان

روس امریکہ سرد جنگ اس وقت ایک نئے موڑ میں داخل ہو گئی جب امریکہ کے صدر ریگن نے ایک نئے دفاعی نظام کی تیاری کا اعلان کیا جس کا مقصد امریکہ کے دفاع کے لئے ایک ناقابل تسخیر میزائل شیلڈ تیار کرنا تھا جو مستقبل میں روسی ایٹمی یا کیمیائی حملے کے خطرے کا مؤثر توڑ ثابت ہو سکتا ہو۔ اس نظام کے مطابق کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی قسم کے میزائل کو امریکی حدود میں داخل ہونے سے پہلے لیزر یا مائیکرو ویو بیم کے ذریعے تباہ کر دیا جائے گا۔ اس منصوبہ کو روبہ عمل لانے کے لئے ابتدائی طور ایک بلین ڈالرز کی رقم کی منظوری دی گئی۔

۱۹۸۳ء

آپریشن گولڈن ٹیمپل

تقسیم ہندوستان کے کچھ عرصے بعد ہی ہندو سکھ اختلافات کھل کر سامنے آنا شروع ہو گئے۔ مشرقی پنجاب میں سکھوں نے اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا اور ایک سیاسی تنظیم بھی بنا ڈالی جس نے آزاد خالصتان کا مطالبہ کیا اور سیاسی بغاوت کا اعلان کر دیا۔ بھارتی حکومت نے اس بغاوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا اور بھارتی فوج کو پنجاب میں سکھوں کی بغاوت ختم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ بھارتی فوج نے امرتسر میں واقع سکھوں کی مشہور عبادت گاہ گولڈن ٹمپل پر حملہ کر دیا اور چار سو سے زائد سکھ باغی ہلاک کر دیے جن میں سکھ جرنیل سنگھ بھنڈرانوالہ بھی شامل تھا۔ گولڈن ٹمپل پر بھارتی فوج کی کاروائی سے ہندوستان بھر میں فسادات شروع ہو گئے جس میں کئی ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ صرف آسام کے ہنگامے میں پانچ ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

۱۹۸۴ء

فیض چلے گئے

اردو کی رومانوی انقلابی شاعری میں اب تک فیض سے بڑا نام پیدا نہیں ہوا۔ فیض ۱۹۱۱ء میں شہر اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت انتہائی مذہبی انداز میں ہوئی بعد میں لاہور چلے آئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگلش کیا۔ ۱۹۳۵ء میں ترقی پسند تحریک میں شامل ہو گئے۔ جہاں انہیں ڈاکٹر رشید جہاں اور سجاد ظہیر جیسے کمیونسٹ خیالات کے حامل دانشوروں کی صحبت میسر رہی۔ کیمونزم نے ان کی زندگی کا رخ کاملاً تبدیل کر ڈالا اور عمر بھر اس فلسفے کے لئے ہر طرح سے کوشاں رہے۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ان کی شہرت میں پنڈی سازش کیس اور لینن پرائز نے بڑا کردار ادا کیا اپنے انقلابی بائیں بازو کے خیالات کے سبب ہمیشہ حکومتوں کے زیر عتاب رہے۔ بیشتر زندگی قید میں یا پھر جلاوطنی میں گزاری اپنے کئی شعری مجموعے پس زنداں قلم بند کیے۔ زندگی کے آخری دور میں لبنان چلے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں یاسر عرفات کی ہمنوائی کا شرف بھی حاصل رہا۔ لبنان سے نکلنے والے معروف جریدہ لوٹس کی ادارت بھی کی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو فیض "نسخہائے وفا" چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

۱۹۸۴ء

اندرا گاندھی کا قتل

سکھوں کے خلاف کارروائی سے ان میں ایک انتقامی ردعمل پیدا ہوا۔ اسی ردعمل کا نتیجہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو وزیراعظم ہندوستان اندرا گاندھی کے قتل کی صورت میں سامنے آیا۔ اندرا گاندھی نے سکھوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے باڈی گارڈ تبدیل کر کے سکھ باڈی گارڈ رکھ لئے۔ انہیں دو سکھ باڈی گارڈز نے ۳۰ اکتوبر کو اندرا گاندھی پر حملہ کیا جب وہ دفتر جا رہی تھیں۔ اس حملہ میں وہ شدید زخمی ہوئیں۔ ان کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ انتقال کر گئیں۔

۱۹۸۶ء

فلپائن میں اکینو برسر اقتدار

۲۷ فروری ۱۹۸۶ء کو فلپائن میں فرڈیننڈ مارکوس ۲۰ سالہ آمریت کے بعد دستبردار ہو جاتا ہے۔ ان کی جگہ جمہوری لیڈر اکوری اکینو وزیراعظم بنتی ہیں۔ مارکوس نے اپنی ۲۰ سالہ آمریت میں فلپائن میں سیاسی انتشار پیدا کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا۔ اس کے آخری دور میں قوم خانہ جنگی کے دھانے پر پہنچ چکی تھی۔ جنوری، فروری ۱۹۸۶ء میں فلپائن میں عام انتخابات ہوئے جس میں اکوری اکینو بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئیں۔

۱۹۸۶ء

امریکہ کا لیبیا پر حملہ

۲۱ اپریل ۱۹۸۶ء کو امریکی جہازوں نے لیبیا میں طرابلس میں واقع صدر معمر القذافی کے محل پر حملہ کیا۔ اس حملے میں امریکی ائیر فورس کے اٹھارہ بمبار طیاروں نے حصہ لیا۔ انہوں نے قذافی کے محل کے علاوہ طرابلس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائیر پورٹ پر بھی حملہ کیا۔ ان حملوں کی وجہ یہ تھی کہ امریکہ نے الزام لگایا کہ مغربی جرمنی میں ایک ڈسکو کلب میں بم حملے میں لیبیا کی حکومت ملوث تھی۔ اس بم حملے میں صرف ایک امریکی سپاہی ہلاک ہوا تھا۔

۱۹۸۶ء

چرنوبل کا حادثہ

۲۶ اپریل ۱۹۸۶ء کو یوکرین میں چرنوبل ایٹمی ایکٹر میں زبردست دھماکہ ہوا اور اس کے نتیجے میں ایک سو اسی ٹن کے قریب یورینیم ایندھن نے تابکاری پیدا کرنا شروع کر دی۔ اس کے گرد چالیس میل کے دائرے میں ایک لاکھ سولہ ہزار کی آبادی کو نکال کر محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ تاریخ کے اس بدترین نیوکلیئر حادثے سے ۹۰۶ ملین افراد کسی نہ کسی عارضے سے متاثر ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں جاپان پر گرائے جانے والے ایٹم بموں کے بعد یہ دوسرا واقعہ تھا جس میں وسیع پیانے پر تابکار عناصر نے اپنے اثرات مرتب کیے۔

۱۹۸۶ء

خلائی شٹل کی تباہی

امریکہ کی خلائی شٹل چیلنجر فضا میں اپنی پچیسویں پرواز کے دوران تباہ ہو گئی۔ اس میں سوار سات خلاباز ہلاک ہو گئے۔ خلائی شٹل چیلنجر ۲۸ جنوری کو کیپ کنیورل کے لانچنگ پیڈ سے پرواز کے فوری بعد تباہ ہو گئی۔ شٹل نے ۷۴ سیکنڈ کا سفر کیا اور دس میل کی بلندی پر پہنچنے کے بعد آگ کے گولے میں بدل گئی۔

۱۹۸۷ء

تخفیف اسلحہ کا معاہدہ

۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء کا دن امریکہ اور روس کے درمیان جاری سرد جنگ میں ایک خوشگوار جھونکا بن کر آیا۔ اس دن امریکی صدر ریگن اور روسی صدر گورباچوف نے واشنگٹن میں تخفیف اسلحہ کے ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ اس معاہدے کے مطابق تین سال کے اندر ۵۲۷ روسی اور ۸۵۹ امریکی دور مار میزائلوں کو تباہ کرنا تھا۔ اس معاہدے کے مطابق امریکہ مغربی یورپ کے کئی ممالک میں نصب اپنی میزائلوں کی تنصیبات کو ختم کرے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۸ء

روس افغان جنگ کا خاتمہ

افغانستان پر کمیونسٹ حکومت اور جنوبی ایشیا کے گرم پانیوں تک رسائی روس کی پرانی خواہش تھی جس پر وہ کافی عرصے سے سرگرم تھا۔ جس کی ابتداء ۱۹۵۵ء میں فرد شیتو کے دورے سے ہوتی ہے۔ جس میں افغانستان کو ۱۰۰ ملین ڈالر کی امداد کے علاوہ دیگر تعمیراتی، صنعتی کاموں میں مدد فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اس امداد کے ساتھ جدیدیت کے نام پر ملحدانہ خیال کو فروغ دینا شروع کر دیا اور افغانستان میں نوجوان طبقے میں مارکس کی تعلیمات عام کرنا شروع کیں۔ روس کو افغانستان میں پہلی کامیابی اس وقت ہوئی جب ۱۹۵۳ء میں سردار محمد داؤد خان کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ سردار داؤد کا دور ۱۹۶۳ء تک رہا۔ اس دور میں پاکستان سے محاذ آرائی کی گئی۔ پشتونستان کا مسئلہ کھڑا کیا گیا۔ ۱۹۶۳ء میں داؤد کو وزارت عظمیٰ سے ہٹا دیا گیا لیکن ۱۹۷۳ء میں داؤد نے افغان فوج کے کمیونسٹ افسروں کے ساتھ مل کر ظاہر شاہ کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور صدر بن بیٹھا۔ پہلے تو داؤد روس کا پوری طرح مددگار تھا لیکن آہستہ آہستہ جب اس کا جھکاؤ مسلم ممالک کی طرف ہوا تو روس نے ۱۹۷۸ء میں داؤد کو قتل کرا دیا۔ اس کے بعد افغانستان پر نو افسر کی قیادت میں براہ راست اشتراکی حکومت آ گئی۔

اس کے ساتھ ہی افغانستان میں اشتراکی حکومت کے خلاف سچے مسلمانوں نے مزاحمت شروع کر دی جس نے آگے چل کر باقاعدہ جہاد کی شکل اختیار کر لی۔ حکومت نے روسی مدد سے ان مزاحمتی تحریکوں کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ چنانچہ روسی فوج دسمبر ۱۹۷۹ء میں افغانستان میں داخل ہو گئی۔ اور افغان چھاپہ مار سرگرمیوں کے خلاف ایک باقاعدہ جنگ شروع کر دی۔ افغانستان کی مسلم آبادی پر بے تحاشا ظلم کئے۔ ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ افغان ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ۱۰ لاکھ کے قریب افغانستان میں روسی بمباری حملوں میں ہلاک ہوئے۔ افغان گوریلے اب منظم انداز میں لڑنے لگے جس سے روسی فوج کا بڑے پیمانے پر نقصان ہونا شروع ہو گیا۔ اس طرح افغان چھاپہ مار گروپوں اور روسی فوج کے درمیان ایک باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ شروع میں تو امریکہ اور دیگر ممالک نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ جب مجاہدین نے اہم کامیابیاں حاصل کیں تو امریکہ متوجہ ہوا۔ پاکستان کے توسط سے افغان مجاہدین کو بھرپور عسکری امداد کی فراہمی شروع ہو گئی۔ اس طرح کامیابیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جو کہ روسی فوج کے افغانستان سے اخراج پر ہی ختم ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جنگ میں افغان قوم نے بہادری کی عظیم الشان داستانیں رقم کیں۔ ۶۰ لاکھ سے زیادہ آبادی شہید ہو گئی۔ ۴۰ لاکھ افراد پاکستان میں بے سروسامانی کی حالت میں ہجرت کر کے آ گئے۔ ۱۴ اپریل ۱۹۸۸ء کو جنیوا معاہدہ طے پایا جس میں روسی فوجوں کے انخلا کے معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ اس معاہدے کے تحت روسی فوج ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء تک افغانستان سے چلی جائے گی۔ افغانستان میں نئی حکومت قائم ہو گی جس میں مجاہدین کی شرکت لازمی ہو گی۔ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے زیر انتظام ہوا۔ روس جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ سرخ طوفان ہے جو کسی کو لپیٹ جائے تو چھوڑتا نہیں انتہائی بے عزتی کے عالم میں افغانستان سے نکلا۔ افغانستان کی جنگ کے نتیجے میں سوویت یونین میں شکست وریخت کا ایسا عمل شروع ہو گیا جس نے سوویت یونین کو ٹوٹنے پر مجبور کر دیا۔

۱۹۸۸ء

عراق ایران جنگ کا خاتمہ

عراق اور ایران کے درمیان تنازعات کافی پرانے تھے۔ ۱۹۱۳ء کے معاہدے کے تحت دریائے شط العرب عراق کو دے دیا گیا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران اس دریا پر برطانوی فوج کا قبضہ ہو گیا۔ ۱۹۳۷ء میں ایک نیا معاہدہ کیا گیا جس کے مطابق دریائے شط العرب عراق کے قبضے میں رہے گا لیکن اس کی گودیوں کا کنٹرول ایران کے پاس رہے گا۔ تاہم ایران حکومت نے اس معاہدے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں دونوں ممالک میں جھڑپیں بھی ہوتی رہیں۔ برطانیہ نے ۱۹۷۵ء میں خلیج کا علاقہ خالی کر دیا تو ایران نے آبنائے ہرمز میں واقع جزیروں پر قبضہ کر لیا۔ ۱۹۷۵ء میں ایک اور معاہدہ ہوا جس کے مطابق طے پایا کہ شط العرب عراق اور ایران دونوں کا مشترکہ رہے گا۔ ۱۹۷۹ء میں عراق نے ایران سے اس معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کو کہا لیکن انقلاب ایران رونما ہونے کے باعث یہ معاملہ وقتی طور پر دب گیا۔ ۱۹۸۰ء میں عراقی فوجوں نے ایران پر حملہ کر دیا۔ اس طرح مسلسل دس سال تک جاری رہنے والی جنگ شروع ہو گئی۔ دونوں ممالک نے امریکہ سے اربوں ڈالر کا اسلحہ خریدا اور ایک دوسرے کے خلاف استعمال کیا۔ عراق نے بڑی سرعت سے پیش قدمی کی اور شمال میں قصر شیریں سے لے کر جنوب میں خرم شہر تک قبضہ کر لیا۔ سلامتی کونسل نے ایران اور عراق سے جنگ بند کرنے کی اپیل کی۔ اس کے جواب میں عراق کے صدر نے مطالبہ کیا کہ اگر ایران عراق کے اند[redacted]ملات میں دخل اندازی بند کرے، شط العرب پر عراقی حق تسلیم کرے اور آبنائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرمز میں موجود تین جزیروں پر اپنا قبضہ ختم کرے تو وہ جنگ بند کر دے گا۔ ایران نے ان تمام شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یوں یہ جنگ مسلسل چھڑی رہی۔ جنوری ۱۹۸۲ء میں ایران نے اپنی تمام قوت اکٹھی کر کے جوابی حملہ کا آغاز کیا اور عراقی فوجوں کو جون ۱۹۸۲ء تک ایران سے نکال باہر کیا۔ ۱۹۸۸ء میں عراق نے ایران کے دارالحکومت تہران پر سکڈ میزائلوں کا بڑا حملہ کیا اور بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا۔ بالآخر ایران نے جنگ بندی تسلیم کر لی اور یوں جنگ اختتام پذیر ہوئی۔ اس جنگ میں دس لاکھ کے لگ بھگ افراد ہلاک ہوئے جن میں اکثریت شہریوں کی تھی۔

۱۹۸۸ء

جنیوا معاہدہ

۱۴ اپریل ۱۹۸۸ء کو جنیوا میں افغانستان سے سوویت فوجوں کے انخلا کے معاہدے پر دستخط ہوئے اس معاہدے پر پاکستانی وزیر خارجہ زین نورانی، افغان وزیر خارجہ عبدالوکیل، روسی وزیر خارجہ ایڈورڈ شیوناڈز اور امریکی وزیر خارجہ شلز نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے مطابق روسی افواج ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء تک افغانستان سے نکل جائیں گی۔ روسی افواج ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر حملہ آور ہوئیں اور انہوں نے دس سال تک افغانستان میں جنگ جاری رکھی۔ روسی افواج کے خلاف افغان مجاہدین نے پاکستان کے بھرپور عسکری تعاون سے گوریلا وار جاری کی جو ۱۹۸۹ء تک جاری رہی۔ اس جنگ کے نتیجے میں روسی فوج کو نہ صرف افغانستان چھوڑنا پڑا بلکہ سوویت کی شکست وریخت بھی اسی جنگ کا نتیجہ تھی۔

۱۹۸۸ء

صدر ضیاء کی شہادت

۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی کا محرک ثابت ہوا۔ ۱۷ اگست کو جنرل ضیاء الحق اپنے سینئر سٹاف کے ہمراہ بہاولپور میں جدید امریکی ٹینکوں کی آزمائشی مشقوں کا معائنہ کرنے کے لئے گئے۔ واپسی پر جب وہ اپنے طیارے C-130 میں سوار ہو کر اسلام آباد کی طرف روانہ ہوئے تو ائیر پورٹ سے ٹیک آف کرنے کے کچھ ہی دیر بعد بہاولپور ملتان روڈ سے سات کلومیٹر دور گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارہ میں ۳۰ افراد سوار تھے جن میں اعلیٰ فوجی افسر، جہاز کا عملہ اور امریکی سفیر شامل تھے۔ اعلیٰ فوجی افسروں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیئر مین جوائنٹ اسٹاف جنرل اختر عبدالرحمٰن اور صدیق سالک بھی شامل تھے۔صدر غلام اسحاق خان نے اس حادثے کو ممکنہ تخریب کاری قرار دیا۔بعض حلقوں کے مطابق اس طیارے کی تباہی میں امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کا ہاتھ ہے جبکہ بعض ماہرین کے مطابق روسی کے جی بی کے ملوث ہونے کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ایک طویل عرصے کے بعد یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس حادثے میں پاک آرمی کے چند جرنیل ملوث تھے۔تاہم ان میں سے کسی بھی بات کی تصدیق بوجوہ نہ ہو سکی۔

۱۹۸۸ء

بے نظیر بھٹو وزیر اعظم بنی

۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو جنرل ضیاء الحق کی طیارے میں حادثے میں ہلاکت کے بعد پاکستان میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہو گیا۔ان کی جگہ سینٹ کے چیئر مین غلام اسحاق خان نے صدر مملکت کا عہدہ سنبھالا اور ۱۶ نومبر کو انتخابات کا اعلان کیا۔ان انتخابات میں ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی اور پارٹی لیڈر بے نظیر بھٹو وزیر اعظم بن گئیں۔بے نظیر آکسفورڈ یونیورسٹی کی پڑھی ہوئی ہیں۔۳۵ سال کی عمر میں دنیا کی سب سے کم عمر وزیر اعظم اور مسلم دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم ہونے کا اعزاز بھی انہیں کو حاصل ہے۔ ۲ دسمبر کو انہوں نے پاکستان کی وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

۱۹۸۹ء

سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ

سلمان رشدی ایک بھارتی مسلمان ادیب ہے۔۱۹۸۸ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام شیطانی کلمات تھا۔ اس کتاب میں اس نے حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ پر کیچڑ اچھالنے میں اپنی تمام تگ و دو صرف کر دی۔جس پر مسلمان علمائے کرام نے اسے گستاخ رسول قرار دیا۔اسلامی دنیا میں بے تحاشا مظاہرے ہوئے۔سلمان رشدی کو برطانیہ میں سیاسی پناہ لینا پڑی۔۲۴ جنوری کو ایران کے آیت اللہ خمینی نے سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ جاری کیا اور جہنم رسید کرنے پر ۳۰ لاکھ ڈالرز کا انعام رکھا۔

۱۹۸۹ء

چین میں جمہوریت پسندوں کے خلاف کارروائی

۲۰ مئی ۱۹۸۱ء کو جب روسی صدر گورباچوف چین کے سرکاری دورے پر تھے بیجنگ میں ۲۰ لاکھ طلبا اور دیگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد نے جمہوریت کے حق میں احتجاج شروع کیا۔حکومت چین نے ان مظاہروں کو روکنے کے لئے سختی سے کام لیا اور فوجی دستے تعینات کر دیے۔ بعد میں جب حالات خراب ہوئے تو ٹینکوں کے دستے شہر بھر میں تعینات کر دیے۔ ۵ جون تک ان مظاہروں کا سلسلہ زیادہ شدت اختیار کر گیا۔ ہزاروں چینی فوجیوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے سینکڑوں افراد ہلاک کر دیے۔ مظاہروں میں پھر بھی کمی نہ آئی تو مظاہرین پر ٹینکوں کی چڑھائی کر دی۔ اس سلسلے میں سب سے لرزہ خیز واقعہ تیانن من سکوائر کا ہے جہاں پر ٹینکوں کے نیچے آ کر مارے جانے افراد کی تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ ان تمام افراد کی لاشیں جلا دی گئیں، تمام مظاہرے ختم کر دیے گئے۔ مظاہرین کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۲۱ جون کو تین سرکردہ رہنماؤں کو پھانسی دے دی گئی جبکہ ۱۴۵ افراد کو سزائے قیدی دی گئی۔ ۱۵ سو سے زائد افراد جن کو گرفتار کر لیا گیا تھا ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔

۱۹۸۹ء

امریکہ کا پانامہ پر حملہ

پانامہ کا صدر نوریگا ایک عرصے سے امریکی عزائم کے خلاف سرگرم رہا۔ ۱۹۸۹ء میں نہر پانامہ کا لیز ختم ہونے کا وقت آیا تو امریکہ نے اس لیز کی مدت بڑھا دینے کا خفیہ مطالبہ کیا جسے نوریگا ایڈمنسٹریشن نے رد کر دیا۔ اس پر امریکہ نے نوریگا کے خلاف بدعنوانی، کرپشن اور سیاسی مخالفین کے خلاف انتقامی کاروائیاں کرنے پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی دوران پانامہ میں عام انتخاب ہوئے جن میں اینڈارا نیا صدر منتخب ہوا۔ نوریگا نے اقتدار اینڈارا کو منتقل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر امریکہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کو پانامہ پر حملہ کر دیا اور تین دن کی جنگ کے بعد امریکی فوج علاقے میں کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

۱۹۹۰ء

بینظیر کی معزولی اور نواز شریف برسر اقتدار

۱۴ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے ۲۰ ماہ کے بعد بینظیر کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی اسمبلی توڑ دی۔ صدر اسحاق خان کا موقف یہ تھا کہ آئین نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ اپنا صوابدیدی اختیار استعمال کر کے اسمبلی توڑ سکتے ہیں۔ صدر نے الزام لگایا کہ بینظیر حکومت آئینی اقدامات کی پامالی کر رہی ہے اور ذاتی مفاد کے لئے ہارس ٹریڈنگ کر رہی ہے۔ محترمہ بےنظیر کی حکومت برخاست کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد غلام مصطفیٰ جتوئی کو نگران وزیراعظم بنایا گیا اور تین ماہ میں انتخابات کروانے کا اعلان کیا گیا۔ ۲۴ اکتوبر کو عام انتخابات ہوئے جس میں اسلامی جمہوری اتحاد نے اکثریت حاصل کی میاں نواز شریف کو ملک کا وزیراعظم بنادیا گیا۔

۱۹۹۰ء

جرمنی کا اتحاد

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر ۱۹۴۵ء میں جرمنی کو اتحادیوں نے آپس میں بانٹ لیا تھا۔ مشرقی حصہ سوویت یونین نے لے لیا جبکہ مغربی حصہ امریکہ اور دیگر مغربی اتحادیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ اس طرح ایک قوم کو دو مصنوعی حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ یہ مصنوعی تقسیم دلوں کو جدا نہ کر سکی۔ ایک طویل عرصے کی سیاسی تبدیلیوں نے اس تقسیم کو ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں ختم کردیا۔ جرمنی ایک بار پھر ایک قوم میں یکجا ہو گیا۔ اس نئے اتحاد کا نام فیڈرل ری پبلک آف جرمنی رکھا گیا۔ آئین، حکومت، جھنڈا، کرنسی اور قومی ترانہ وہی بنائے گئے جو ایک دن پہلے مغربی جرمنی کی پہچان تھے۔

۱۹۹۱ء

سوویت یونین کا خاتمہ

گورباچوف کو آج بھی کئی حلقے سی آئی اے کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں۔ ۱۲ مارچ ۱۹۸۵ء کو اس نے روس کا اقتدار سنبھالا۔ اس کے بعد بڑی تیزی سے گلاسناسٹ اور پراسٹرائیکا کی پالیسیوں کی اصلاحات کے نام پر روبہ عمل لانا شروع کیا تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کمیونسٹ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے یہی اصلاحات تاریخ میں ایک بڑے دن پر منتج ہونگی۔ انہوں نے روسی سسٹم میں فوری تبدیلیوں کی ضرورت اور انقلابی معاشی ترقی کو ایک نیا رخ دینے پر زور دیا۔ گورباچوف کی ان اصلاحات کے بتدریج آگے بڑھنے سے روس میں جمہوریت پسندوں کو سامنے آنے کا موقع ملا۔ تاہم روس کے اندر پکے نظریاتی اور کٹر کمیونسٹوں کی ایک بڑی تعداد اپنے نظریے پر قائم رہی۔ ان کٹر کمیونسٹوں کے پاس انتظامیہ سے لیکر فوج میں کلیدی عہدے موجود تھے۔ ۱۹۹۰ء میں جب سوویت یونین انتشار کے دھانے پر کھڑا تھا۔ ان کمیونسٹوں نے گورباچوف کے ارادے بھانپ کر ان کو اقتدار سے الگ کرنے کی باتیں شروع کردیں۔ ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گورباچوف کے خلاف نائب صدر گینا ڈی یانایاف نے سوویت یونین فضائیہ اور بحری فوج کے دو ڈویژنوں کی مدد سے فوجی بغاوت کی اور انہیں گرفتار کر لیا اور کچھ دنوں کے لئے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران بورس یلسن ایک بڑے عوامی لیڈر کی حیثیت سے قومی اور عالمی سیاسی منظر پر سامنے آ چکے تھے۔ یلسن نے عوامی طاقت کے سہارے سے گورباچوف کو رہا کروا کر دوبارہ صدر بنوا دیا۔ بغاوت ناکام ہو گئی۔ روس کے وزیر داخلہ بورس یوگو نے خودکشی کر لی۔ بعد میں بورس یلسن نے اقتدار مکمل طور پر اپنے قبضے میں لے کر USSR کی تنسیخ کر ڈالی اور ایک مضبوط فیڈریشن کے بجائے لچک دار اور ڈھیلی ڈھالی فیڈریشن کی بنیاد ڈالی۔ اس فیصلے سے اقتدار اب روس کی مرکزی حکومت کی بجائے فیڈریشن کی ریاستوں کے پاس منتقل ہو گیا۔ اس سلسلے کو بتدریج آگے بڑھایا گیا۔ ۲۵ دسمبر کو میخائل گورباچوف روس کے پہلے اور آخری ایگزیکٹو صدر سات سال برسر اقتدار رہنے کے بعد مستعفی ہو گئے۔ اس طرح روس کے اقتدار کی کنجیاں کاملاً نئے جمہوریت پسند صدر بورس یلسن کے ہاتھ آ گئیں۔ گیارہ سابقہ روسی ریاستوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کر کے فیڈریشن سے کاملاً آزادی حاصل کی۔ اس طرح سوویت یونین کے خاتمے کے اعلان کے ساتھ ایک بڑا دن یک لخت رات کی تاریکی میں آ گیا۔

۱۹۹۱ء

بی سی سی آئی کا انجام

"دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت" امریکہ، مغربی ممالک، سرمایہ دار معیشتیں اور نظام ان سب کی پچھلے دو تین سو سالوں میں بھرپور مخلصانہ کوشش رہی ہے کہ اس ضرب المثل کو من وعن اپنا لیا جائے جس میں وہ اچھے خاصے کامیاب بھی رہے ہیں۔ بینکاری کا گندا اور گھناؤنا نظام دنیا کو مغرب نے دیا۔ اس نظام کی قباحتیں خود بنائیں اور تیسری دنیا کو منتقل کیں۔ لیکن جہاں مفادات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوا اصول پرستی کو آڑ بنا لیا۔ یہی کچھ بی سی سی آئی سکینڈل میں ہوا۔ الزام یہ تھا کہ دنیا بھر کے تمام کرپٹ حکمرانوں، منشیات فروشوں، اسلحہ کے سوداگروں اور بڑے بڑے فوجی آمروں نے اپنی ناجائز کمائی کو جائز کرنے کے لئے بی سی سی آئی کی خدمات سے استفادہ کیا ہے۔ یہ وہ خدمت ہے جس سے مغربی دنیا کا ہر چھوٹا بڑا بینک اپنے گاہکوں کو مستفید ہونے کا موقع وسیع پیمانے پر فراہم کرتا ہے۔ بنک آف کریڈٹ اینڈ کامرس انٹرنیشنل پاکستانی بینکار جادوگر آغا حسن عابدی کی ساحری کا ایک بے مثال نمونہ تھا۔ آغا حسن عابدی نے اپنی جادوئی قابلیت اور ابوظہبی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان زید بن النہیان کے سرمایہ سے اس سلطنت کو کھڑا کیا جو صرف آٹھ سال کے قلیل عرصے میں دنیا کے ۵۰ بڑے بینکوں میں شمار ہونے لگا۔ مغرب کو اپنی معاشی اجارہ داری کے لئے یہ بینک ایک ابھرتا ہوا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اسی لئے اس کے خلاف سازشوں کا ایک طویل منصوبہ بنایا گیا۔ اس منصوبے کے مطابق بی سی سی آئی کے تمام ناجائز گاہکوں کے دستاویزی ثبوت اکٹھے کیے گئے۔ ایف بی آئی کے کچھ خفیہ اہلکاروں نے بی سی سی آئی میں منصوبہ کے تحت ناجائز اکاؤنٹ کھلوائے اور تمام دستاویزی ثبوت اکٹھے کرنے کے بعد ۵ جولائی ۱۹۹۱ء کو ایک بڑا ایکشن کیا گیا۔ امریکہ، برطانیہ اور دیگر ممالک میں بی سی سی آئی کی تمام شاخیں بند کر دی گئیں۔ اس عمل میں لاکھوں کھاتہ داروں کا سرمایہ ڈوب گیا۔ اس طرح مالیاتی اسکینڈل کے ایک واضح منصوبہ کے تحت اس بینک کو نیست و نابود کیا گیا۔

۱۹۹۱ء

راجیو گاندھی کی ہلاکت

ہندوستان اور سری لنکا میں تامل آبادی کا مسئلہ ایک طویل عرصے سے جاری ہے۔ اس مسئلہ کو اپنی مرضی سے حل کروانے کے لئے ہندوستان نے سری لنکا کی مدد کے نام پر اپنی فوجیں سری لنکا میں اتار دیں۔ حالات جب اپنے ہاتھ سے نکل گئے تو معاملات سلجھانے کی بجائے زیادہ خراب کر کے ہندوستان نے اپنی فوجیں واپس بلوا لیں جس سے تاملوں میں شدید بے چینی پھیلی۔ اسی بے چینی کے بطن سے پیدا ہونے والے انتقامی ردعمل کا نشانہ وزیر اعظم ہندوستان راجیو گاندھی کو بننا پڑا۔ ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء کو ایک عوامی تقریب میں ایک تامل عورت نے پیٹ سے بم باندھ کر راجیو گاندھی کو ہلاک کر دیا۔ راجیو گاندھی کی ہلاکت سے انڈیا پر نہرو خاندان کی حکمرانی کا دور ختم ہو گیا۔ ۲۴ مئی کو ان کی ارتھی جلائی گئی۔

۱۹۹۱ء

خلیج کی جنگ

۱۲ اگست ۱۹۹۱ء کو عراق نے کویت پر فوجی جارحیت کر کے قبضہ کر لیا اور عراق کا ایک صوبہ بنا دیا۔ جواز یہ تھا کہ کویت عراق کا تیل چوری کر رہا ہے۔ پہلے تو دنیا کو یقین تھا کہ عراق جلد ہی دنیا کے سفارتی اور اقتصادی دباؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نتیجے میں مجبور ہو کر کویت سے پسپائی اختیار کر لے گا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عراق نے کویت میں اپنی فوجی تنصیبات مزید مستحکم کر لیں اور روس سے مزید اسکڈ میزائل حاصل کر کے کویت میں نصب کر دیئے تا کہ اگر اسرائیل یا سعودی عرب کی طرف سے حملہ ہو تو اس صورت میں دفاع کیا جا سکے۔ آہستہ آہستہ عراق نے اپنی تمام فوجیں کویت میں سعودی عرب کی سرحد پر منتقل کرنی شروع کر دیں۔ امریکہ، روس سمیت دوسرے کئی ممالک نے عراق سے کویت خالی کرنے پر دباؤ ڈالا تو عراق نے کہا کہ اسرائیل عرب علاقے خالی کر دے تو عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا۔ عراق کے اس غاصبانہ قبضے کے خلاف اقوام متحدہ میں ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں عراق سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کویت خالی کر دے ورنہ اس کے خلاف فوجی کاروائی کی جائے گی۔ اس دوران اقوام متحدہ نے تیس ممالک کی افواج پر مشتمل ایک فوجی دستہ تشکیل دیا۔ ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء کو عراق پر ایک فضائی حملہ کیا گیا۔ اس حملے کو آپریشن ڈیزرٹ سٹارم کا نام دیا گیا۔ عراق نے جوابی حملے کے طور پر اسرائیل اور سعودی عرب پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ ۲۴ فروری ۱۹۹۱ء کو عراق پر ایک بڑا زمینی حملہ بھی کیا گیا۔ عراق اس حملہ کا مقابلہ نہ کر سکا اور ۱۰۰ گھنٹے میں ہار مان لی اور کویت کو خالی کر دیا۔ ۲۸ فروری کو کویت پر دوبارہ آزاد حکومت قائم ہو گئی۔

۱۹۹۲ء

گلیلیو کی سزا پر ندامت

۱۵۳۲ء میں مشہور اطالوی سائنسدان کی کتاب شائع ہوئی۔ اس کتاب میں گلیلیو نے انکشاف کیا کہ زمین، سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اور سورج ہمارے نظام شمسی کا مرکز ہے۔ جس کے گرد زمین کے علاوہ دیگر سیارے بھی گردش کرتے ہیں۔ اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ یورپ کے مذہبی حلقوں میں ایک شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر کفر اور ارتداد کے الزام لگائے گئے۔ عیسائیوں کے مرکزی کلیسا نے گلیلیو کو اپنے دربار میں طلب کر کے سزائے موت کی دھمکی دے کر سر عام اپنے نظریات سے دستبردار کر دایا۔ گلیلیو نے اپنی جان بچانے کے لئے عدالت کے آگے یہ تسلیم کیا کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے۔ اس واقعہ کے ۳۵۹ سال کے بعد ۱۹۹۲ء میں ویٹی کن کے ترجمان نے ایک بیان جاری کیا کہ وہ خود غلطی پر تھے اور گلیلیو پر جو مقدمہ چلایا گیا وہ غلط تھا اور اسے جو سزا دی گئی کلیسا اس پر شرمندہ ہے اور واپس لینے کا اعلان کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۲ء

پاکستان کرکٹ کا عالمی چمپئن بنا

کرکٹ کا پانچواں عالمی ٹورنامنٹ آسٹریلیا میں ہوا۔ ۲۵ مارچ ۱۹۹۲ء کو اس ٹورنامنٹ کا فائنل پاکستان اور انگلینڈ کی ٹیموں کے درمیان آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں کھیلا گیا۔ پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کی اور پچاس اوورز میں چھ وکٹوں کے نقصان پر ۲۴۹ رنز بنائے اس کے جواب میں انگلستان کی ٹیم ۴۹.۲ اوورز میں ۲۲۷ رنز بنا کر آوٹ ہوگئی، یوں یہ میچ جیت کر پاکستان کرکٹ کا عالمی چمپئن بن گیا۔

۱۹۹۲ء

بل کلنٹن امریکہ کے نئے صدر

نومبر ۱۹۹۲ء میں امریکہ میں بیالیسویں عام انتخابات ہوئے جن میں ریپبلکن پارٹی کے لیڈر جارج بش اور ڈیموکریٹک پارٹی کے عہدیدار بل کلنٹن کے درمیان صدارت کے لئے رسہ کشی ہوئی جس میں بل کلنٹن کامیاب ہو کر امریکہ کے ۴۲ ویں صدر بن گئے۔ کلنٹن نے ۴۳ فیصد ووٹ حاصل کیے۔ کلنٹن کا دورِ حکومت قومی اور عالمی سطح پر بہت زیادہ سرگرم رہا۔

۱۹۹۲ء

بابری مسجد کا سانحہ

ایودھیا میں بابری مسجد کا تنازعہ ایک عرصہ سے چل رہا تھا۔ ہندوؤں کا موقف تھا کہ یہ مسجد شہنشاہ بابر نے رام کی جنم بھومی پر مندر گرا کر بنوائی تھی جبکہ مسلمانوں کا کہنا تھا کہ یہ صریحاً تاریخی حقائق کے منافی ہے۔ ۱۹۵۱ء میں ایک عدالتی فیصلے کے نتیجے میں اس مسجد کو بند کر دیا گیا۔ ۱۹۹۲ء میں یہ مسئلہ شدت اختیار کر گیا۔ ۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہندوؤں کے ایک بہت بڑے منظم جتھے نے بابری مسجد پر دھاوا بول دیا اور مسجد کو شہید کر دیا جس سے سارا بھارت ہندو مسلم فسادات کی زد میں آ گیا۔ چند دنوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔

۱۹۹۳ء

بمبئی بم دھماکے

۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء کو بمبئی میں ایک گھنٹے کے اندر اندر ایک سو کے قریب بم دھماکے ہوئے۔ جن میں ۵ سو سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کاروائی بمبئی انڈر ورلڈ مافیا کے مسلمان ڈان داؤد ابراہیم نے بابری مسجد کے فسادات میں مسلمانوں کی ہلاکت کے بعد مسلمانوں میں پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس کو دور کرنے کے لئے کروائے۔ داؤد ابراہیم اس کاروائی کے بعد مبینہ طور پر پاکستان اور پھر وہ دبئی چلا گیا۔

۱۹۹۳ء

کیمپ ڈیوڈ معاہدہ

نئے امریکی صدر بل کلنٹن کے عہد صدارت کی پہلی کامیابی اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جاری جنگ کو ختم کرنے کے معاہدے پر فریقین کے دستخط کروانا تھی۔ یہ تقریب ۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کو کیمپ ڈیوڈ میں منعقد ہوئی جس میں اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق رابن اور فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے شرکت کی۔ بل کلنٹن کی ثالثی میں مذاکرات ہوئے جس میں تمام تصفیہ طلب معاملات کو بتدریج پر امن طریقے سے حل کیے جانے پر اتفاق رائے ہوا۔ اس سمجھوتے کے مطابق فلسطینیوں کو فوری طور پر غزہ کی پٹی جریکو اور مغربی کنارے کے کچھ علاقوں پر خود مختاری حاصل ہوگئی۔

۱۹۹۳ء

بے نظیر دوبارہ برسر اقتدار

بے نظیر جنہیں تین سال بعد معزول کر دیا گیا تھا ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو عام انتخابات کے نتیجے میں کامیاب ہو کر دوسری مرتبہ وزیر اعظم بن گئی۔ ان انتخابات میں انہیں اپنے بڑے حریف نواز شریف کے مقابلے میں بہت معمولی اکثریت سے کامیابی ملی۔ تاہم ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے وہ قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہیں۔

۱۹۹۳ء

ورلڈ وائیڈ ویب سائٹ

۱۹۹۳ء میں یونیورسٹی آف الی نوائے کے نیشنل سینٹر فار سپر کمپیوٹر ایپلی کیشن نے ایک پروگرام تیار کیا جسے ورلڈ وائیڈ ویب سائٹ کا نام دیا گیا۔ یہ پروگرام دراصل انٹرنیٹ کا حصہ تھا۔ اس کے ذریعے دنیا کے لاکھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمپیوٹرز کا رابطہ ایک دوسرے سے ہونا ممکن ہو گیا۔ کچھ ہی عرصے میں یہ پروگرام ساری دنیا میں پھیل گیا۔

۱۹۹۴ء

جنوبی افریقہ کی آزادی

۱۹۱۰ء میں سفید فام لوگوں نے جنوبی افریقہ پر نسل پرست حکومت قائم کر دی تھی۔ سیاہ فام لوگ مسلسل دو سال تک سفید فام لوگوں کے جبر و استحصال کا نشانہ بنتے رہے۔ دوسری جنگ عظیم کے پانچ سال بعد سیاہ فام لوگوں میں آزادی کا شعور بیدار ہوا۔ نیلسن منڈیلا نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ افریقن نیشنل کانگریس یوتھ لیگ کی بنیاد رکھی اور تحریک آزادی کا آغاز کیا۔ کچھ سال بعد نیلسن منڈیلا کو سول نافرمانی کی تحریک چلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ نو ماہ کی سزا سنا کر سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔ قید سے رہائی کے بعد نیلسن منڈیلا نے ۱۹۵۵ء میں عوامی کانگریس کے نام سے ایک جماعت قائم کر لی جس نے جنوبی افریقہ کی آزادی کا چارٹر تیار کیا جو درحقیقت جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خاتمہ کا خاکہ تھا۔ اس کے بعد اس چارٹر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھرپور کوششیں شروع ہو گئیں

۱۹۵۶ء میں نیلسن منڈیلا کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ بغاوت کے الزام میں سزا سنائی گئی۔ ۱۹۶۱ء میں جب دوبارہ رہائی ملی تو جنوبی افریقہ میں آزادی کی تحریک زوروں پر تھی۔ رہائی کے بعد منڈیلا ملک سے روپوش ہو گیا اور افریقن نیشنل کانگریس کا ملٹری ونگ قائم کیا۔ ۱۹۶۲ء میں وطن واپس آئے تو دوبارہ گرفتار ہو گئے۔ بغاوت اور دہشت گردی کے الزام میں مقدمہ بنایا گیا اور سخت قید کی سزا سنائی گئی جو مسلسل ۲۷ سال جاری رہی۔ ۱۹۹۰ء میں ۲۷ سالہ سزا کاٹ کر منڈیلا رہا ہوئے اور افریقن نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ اس برس دسمبر میں جمہوری جنوبی افریقہ کے قیام کے لئے مذاکرات ہوئے۔ بالآخر ۱۹۹۸ء میں عبوری آئین کی منظوری دی گئی۔ ۱۵ اپریل ۱۹۹۴ء میں پہلے نسلی انتخابات ہوئے۔ ۱۰ مئی ۱۹۹۴ء کو نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہوئے۔

۱۹۹۵ء

طالبان کا دور

۱۹۸۸ء میں افغانستان سے روسی افواج کی واپسی کے بعد سے لے کر اب تک افغانستان میں نہ کوئی ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترکہ متفقہ حکومت بن سکی اور نہ ہی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوسکا جس کی وجہ سے افغانستان ایک عرصہ تک سیاسی و سماجی انتشار کا شکار رہا ۔ معاشی بدحالی اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ پورے ملک کا انفراسٹرکچر تباہ ہوگیا۔ ایسے حالات میں ایک ایسے گروہ کا معجزانہ ظہور ہوا جس نے کچھ ہی عرصے میں افغانستان کے بڑے حصے پر اپنا قبضہ قائم کر کے ایک طویل عرصے کے بعد ایک مستحکم حکومت قائم کردی۔ یہ گروہ طالبان کا تھا جن کے کمانڈر کا نام ملا عمر تھا۔ ملا عمر کی سرکردگی میں طالبان نے افغانستان میں امن وامان قائم کیا اور قرونِ اولیٰ کی خلافت کی طرز پر حکومت قائم کی۔ ان کا اندازِ حکمرانی دیکھ کر صحابہ کرامؓ کے حالاتِ زندگی یاد آجاتے ہیں۔ کالی پگڑیوں والے ان اولیاء کرام نے پورے ملک میں اسلامی قانون نافذ کیا۔ ایک طویل عرصہ کے بعد دنیا نے خالص اسلامی طرزِ حکومت کا مشاہدہ کیا۔ اس اسلامی طرزِ حکومت کی کامیابی نے دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کو اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کی ترغیب دی۔

۱۹۹۵ء

اسرائیلی وزیراعظم کا قتل

۱۹۹۳ء میں اسرائیلی وزیراعظم اسحاق رابن نے فلسطینیوں کے حقوق کو تسلیم کیا اور خودمختاری کی رعایتیں دیں۔ ان اقدامات سے انتہا پسند اسرائیلیوں میں اسحاق رابن کے خلاف ایک جذبہ پیدا ہوا۔ انہوں نے اسحاق رابن کے ان اقدامات کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ ۴ نومبر ۱۹۹۵ء کو ایک کٹر صیہونی قانون کے طالبعلم نے اسحاق رابن پر قاتلانہ حملہ کیا جس میں وزیراعظم شدید زخمی ہوگئے۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہوسکے۔

۱۹۹۶ء

ملائیشیا میں معاشی بحران

ملائیشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد میڈیسن میں ڈاکٹریٹ کیے ہوئے ہیں۔ ایک غیر معمولی وژن کے حامل شاندار سیاسی اور معاشی بصیرت سے آگاہ اس جناتی شخص نے ملائیشیا کو ایک دہائی کے مختصر عرصے میں ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کیا۔ ملائیشیا دنیا بھر کے ترقی پذیر ممالک کے لئے ایک مثال بن گیا۔ یہ صورتحال مغربی ممالک کے لئے ایک خطرہ سے کم نہ تھی۔ لہٰذا انہوں نے اس کا سدِ باب کرنے کے لئے سوچنا شروع کیا۔ یورپ کے چند بڑے سرمایہ کاروں جن میں اکثریت یہودیوں کی تھی ایک کو اہم گروپ تشکیل دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی سربراہی جارج سورس نامی سرمایہ دار کے ہاتھ میں تھی۔ جارج سورس ایک یہودی ہے اور سازشی ذہن رکھنے والا ایک بہت بڑا سرمایہ دار ہے۔ ان سرمایہ داروں نے جنوب مغربی ایشیا کی اسٹاک ایکسچینج میں مصنوعی بحران پیدا کر دیا۔ ان کا اصل ہدف ملائیشیا تھا۔ یورپی سرمایہ داروں کے نزدیک روایتی سرمایہ داری کو سب سے بڑا خطرہ اسی علاقہ سے ہے۔ یہی خطہ روایتی سرمایہ داری سے ٹکر لے کر گلوبلائزیشن کے منصوبہ کی ٹکر لے سکتا ہے۔ اس لئے اس مصنوعی کساد بازاری کے نتیجہ میں اس خطے کی تقریباً تمام بڑی معیشتوں کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ لیکن ملائیشیا میں مہاتیر محمد کی دوراندیش اور گہری نظر نے اس منصوبہ کو سمجھ لیا جس کے نتیجے میں مہاتیر محمد نے ایسے ایمرجنسی اقدامات لئے جن سے ملائیشیا کچھ ہی عرصے میں اس بحران سے نکل آیا۔ مہاتیر محمد نے جارج سورس کو سخت قابل تنقید گردانا۔

۱۹۹۷ء

مدر ٹریسا کا انتقال

مدر ٹریسا کا شمار تاریخ عالم کی ان چند ایک عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی انسانیت کی فلاح کے لئے وقف کر دی۔ ۱۹۱۰ء میں مشرقی ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ کم عمری میں ہی نن بن گئیں اور اپنی زندگی بیمار بچوں کی دیکھ بھال میں بسر کر دی۔ عمر بھر شادی نہ کی۔ طویل عرصہ بیمار رہیں۔ آخری عمر میں دل کی مریضہ بن گئیں۔ ۱۹۹۶ء میں دل کا آپریشن کروایا جو وقتی طور پر کامیاب رہا لیکن بڑھاپے کی وجہ سے ان کی طبعیت دوبارہ خراب ہو گئی۔ ۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ انہیں کلکتہ میں دفن کر دیا گیا۔ مدر ٹریسا کو ان کی خدمات کے عوض نوبل پرائز بھی مل چکا ہے۔

۱۹۹۷ء

نواز شریف دوبارہ وزیراعظم بنے

۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو پاکستان میں عام انتخابات ہوئے جن میں مسلم لیگ کے نواز شریف پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اتنی بڑی اکثریت لے کر کامیاب ہوئے اور دوسری بار وزیراعظم منتخب ہوئے۔

۱۹۹۷ء

ڈنگ ژیاؤ ہنگ کا انتقال

ڈنگ ژیاؤ ہنگ کا تعلق انقلاب چین کے عظیم لیڈروں میں ہوتا ہے۔ وہ ماؤزے تنگ کے اولین ساتھی تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈنگ ژیاؤ پنگ آخری وقت تک ملکی معاملات میں مصروف رہے۔ ان کی موت سے عظیم انقلاب کے پہلے دور کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۹۲ برس تھی۔ چھ دن بعد ۲۰ فروری کو ان کی میت کو جلا دیا گیا۔

۱۹۹۷ء

ہانگ کانگ کی چین کو واپسی

ہانگ کانگ پر انگریزوں نے ۱۸۴۱ء میں قبضہ کیا تھا۔ چین اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جس کے تحت برطانیہ ہانگ کانگ چین کو ۱۹۹۷ء میں واپس کر دے گا۔ چنانچہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کی رات ۱۲ بجے ایک پروقار تقریب میں ہانگ کانگ کا اقتدار چین کے حوالے کیا گیا۔ اس تقریب میں برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ چارلس، وزیراعظم ٹونی بلیئر، چینی وزیراعظم ژیانگ زیمن اور ہانگ کانگ کے آخری گورنر کرس پیٹن نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد تنگ چی ہوا نے ہانگ کانگ کے پہلے چینی چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔

۱۹۹۷ء

البانیہ میں سیاسی بحران

البانیہ میں سیاسی بحران اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔ پورے ملک میں فسادات اور ہنگامے جاری تھے۔ حکومت کی پالیسیوں نے معاشی اور سماجی نظام پر کاری ضربیں لگائی تھیں۔ جن کے ردعمل میں عوام میں بے چینی کے احساس نے مزاحمتی تحریک کی شکل اختیار کر لی تھی جو رفتہ رفتہ بغاوت میں بدل گئی۔ باغیوں نے پہلے تو جنوبی البانیہ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھایا اور وہاں کے ملٹری کیمپ پر قبضہ کرنے کے بعد البانیہ کے صدر بریشا کو فوری انتخابات پر مجبور کیا۔ صدر نے انکار کیا تو حالات مزید بگڑنا شروع ہو گئے اور انارکی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ اٹلی نے مداخلت کی اور اپنے پانچ ہزار فوجی امدادی کارروائیوں کے لئے روانہ کر دیے۔ آخرکار صدر سالی بریشا انتخابات کروانے پر مجبور ہو گئے۔ البانوی سیاسی پارٹیوں نے بھی الیکشن پر رضامندی کا اظہار کیا۔ ۳۰ جون کو انتخابات میں صدر سالی بریشا کی پارٹی کو شکست ہوئی اور سالی بریشا ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ یوں البانیہ میں نئی جمہوری حکومت کا قیام عمل میں آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۷ء

لیڈی ڈیانا کی وفات

۳۱ اگست ۱۹۹۷ء کو پوری دنیا کے عاشقوں کے دلوں کی رانی ایک کار ایکسیڈینٹ میں انتقال کر گئی۔ لیڈی ڈیانا ۱۹۶۱ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوئی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک سکول میں ٹیچر لگ گئی۔ بعد ازاں شہزادہ چارلس سے شادی ہوگئی۔ لیکن اختلافات کے باعث نبھ نہ سکی اور طلاق ہوگئی۔ طلاق کے بعد مختلف سکینڈلز کی زد میں رہی اور ۳۱ اگست ۱۹۹۷ء کو پیرس میں ڈوڈی الفائد کے ساتھ فوٹو گرافر (ز) کی زد سے بچتی بچاتی موت کی وادی میں اتر گئی۔ پیرس میں ایک روڈ ٹنل کے ستون سے گاڑی ٹکرائی جس میں ڈیانا، ڈوڈی الفائد اور ان کا ڈرائیور تینوں ہلاک ہوگئے۔

۱۹۹۷ء

برطانیہ میں الیکشن

یکم مئی کو برطانیہ میں عام انتخابات ہوئے جن میں لیبر پارٹی کے نوجوان صدر ٹونی بلیئر نے واضح اکثریت سے کامیابی حاصل کی اور نئے وزیراعظم منتخب ہوئے۔ پچھلی حکومت کی پالیسیوں نے برطانوی عوام کو بہت مایوس کیا تھا۔ جان میجر اپنے دور وزارت کے آخری دور میں شدید عوامی تنقید کا سامنا کر رہے تھے پہلے سے ہی یقین تھا کہ انتخابات میں ٹونی بلیئر ہی فتح یاب ہوں گے اور ایسا ہی ہوا۔ ٹونی بلیئر نے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالتے ہی نئی اصلاحات کا اعلان کیا اور نئی نسل کی سیاسی نمائندگی کے ایک دور کا آغاز کیا۔

۱۹۹۷ء

کلوننگ

۱۹۹۷ء کا سال میڈیکل کی دنیا میں ایک اہم انقلابی سال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال دنیا کی پہلی کلون شدہ بھیڑ کی پیدائش ہوئی۔ یہ کارنامہ اسکاٹ لینڈ کی ایک تجربہ گاہ میں ڈاکٹر ایان ولمٹ نے انجام دیا۔ ڈولی دنیا کی پہلی عالیہ تھی جسے کامیابی کے ساتھ کلون کیا گیا۔ اس کا نام ممتاز گلوکارہ ڈول پارٹن کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس بات کے منظر عام پر آتے ہی دنیا بھر کی اخلاقیات کی تنظیمیں اس کے خلاف ہوگئیں اور اسے نظریات سے جنگ قرار دیا۔ تاہم کلوننگ کے اس تجربے نے میڈیکل کے شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے انسانیت کی فلاح و بہبود کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔

۱۹۹۸ء

انڈیا اور پاکستان کے ایٹمی دھماکے

۱۹۷۴ء میں انڈیا نے اپنا ایٹمی دھماکہ کیا اور خطہ میں دوسری ایٹمی طاقت بن کر طاقت کا توازن خراب کر دیا۔ اس ایٹمی دھماکے سے خطے کے چھوٹے ممالک میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا اور ہتھیاروں کی ایک نئی دوڑ لگ گئی۔ ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو انڈیا نے پھر ایک دفعہ ایٹمی دھماکے کر ڈالے۔ ان کی تعداد پانچ تھی اور یہ راجھستان کے صحراء میں کئے گئے۔ ان دھماکوں سے خطے میں شدید عدم استحکام پیدا ہو گیا۔ خاص طور پر پاکستان نے ان دھماکوں کو اپنے لئے ایک وارننگ سمجھا۔ ہندوستانی لیڈروں کی زبان بدل گئی۔ آئے روز پاکستان کو ختم کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی بڑ مارنا شروع کی۔ ایسے حالات میں پاکستان کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہو گیا کہ وہ بھی ایٹمی پاور بننے کا اعلان کرے۔ چنانچہ ۲۸ مئی کی سہ پہر پاکستان نے بلوچستان کے پہاڑی سلسلہ چاغی میں اپنے پہلے پانچ کامیاب ایٹمی دھماکوں کا تجربہ کر کے ثابت کیا کہ مسلمان کسی سے کم نہیں ہیں۔ ۳۰ مئی کو پاکستان نے ایک اور ایٹمی دھماکہ کیا اور حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ چھ دھماکوں کی سیریز مکمل ہو گئی ہے لہٰذا اب کسی ایٹمی دھماکے کی ضرورت نہیں۔

۱۹۹۸ء

افغانستان پر امریکی حملہ

سوویت یونین کے زوال کے بعد اسامہ بن لادن نے امریکہ کو اپنا دشمن نمبر ون قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کی تحریک کا اعلان کیا اور دنیا بھر میں کئی ایک مقامات پر امریکی اڈوں پر حملہ کیا۔ ۲۰ اگست ۱۹۹۰ء کو امریکہ نے افغانستان پر کروز میزائلوں سے حملہ کیا۔ یہ حملہ افغانستان میں مقیم اسامہ بن لادن اور اس کے ساتھیوں کے ٹھکانوں پر کیا گیا تھا۔ افغانستان کے ساتھ اسی رات کو ایک حملہ سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں ایک دواساز کمپنی کو کیمیاوی ہتھیار بنانے والی فرم کے شبہ میں بھی میزائلوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں ۷ افراد ہلاک ہوئے۔ اسامہ بن لادن نے ان حملوں کا بھرپور جواب دینے کا اعلان کیا جبکہ امریکہ کے مخالف ممالک ایران، لیبیا، نے امریکہ پر عالمی دہشت گردی کا الزام لگایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۸ء

سوہارتو کا زوال

انڈونیشیا میں جنرل سوہارتو گزشتہ ۳۲ سال سے برسر اقتدار تھا۔ اس کے دور میں معاشی حالات بہت خراب ہو گئے۔ آخری عرصہ میں تو انڈونیشیائی روپے کی قیمت میں ۳۰ فیصد کمی ہوئی۔ یہیں سے سوہارتو کے زوال کا اصل آغاز ہوا۔ کرنسی میں کمی سوہارتو حکومت کی غلط معاشی پالیسیوں اور بڑھتے ہوئے غیر ملکی قرضہ جات تھے۔ قیمت میں کمی کی وجہ سے روزمرہ کی اشیاء اور تیل کی قیمتوں میں حیران کن حد تک اضافہ ہوا۔ عوام میں بے چینی پھیلی اور حکومت کے خلاف مزاحمتی تحریک شروع ہوئی جس نے رفتہ رفتہ بہت شدت اختیار کر لی۔ ۱۰ مارچ ۱۹۹۸ء کو صدر سوہارتو نے اپنے دوست بقر الدین حبیبی کو صدارت کے عہدے پر فائز کیا اور خود دستبردار ہو گئے۔

۱۹۹۸ء

حکیم محمد سعید کا قتل

۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو صبح سویرے اس وقت چند نا معلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے حکیم محمد سعید کو قتل کر دیا جب وہ روزہ کی حالت میں آرام باغ میں واقع اپنے مطب پہنچے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے ساتھی حکیم کو بھی قتل کر دیا گیا۔ حکیم محمد سعید کی شہادت پر پورے ملک میں سوگ منایا گیا۔ حکیم محمد سعید پاکستان کی ایسی معتبر ہستی تھے جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ کثیر الجہتی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا بنیادی شعبہ طب تھا جس کے ذریعے انہوں نے ۴۰ لاکھ افراد کا مفت علاج کیا لیکن خود اس مسیحا کو انسانی بھیڑیوں نے شہید کر ڈالا۔

۱۹۹۸ء

واجپائی وزیر اعظم منتخب ہوئے

بھارت میں عام انتخابات ہوئے۔ یہ انتخابات ۱۴ فروری کو شروع ہوئے۔ انتخابات کے تین مراحل ۲۸ فروری ۱۹۹۸ء کو ختم ہوئے۔ ان انتخابات میں کوئی بھی پارٹی واضح اکثریت نہ لے سکی تاہم بھارتیہ جنتا پارٹی سب سے زیادہ نشستوں پر کامیاب رہی۔ واضح اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے حکومت سازی کے لئے کئی پارٹیوں کو سودے بازی کے بعد اپنے ساتھ ملانا پڑا۔ اس طرح NDA وجود میں آیا۔ ۱۵ مارچ کو بی جے پی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیڈر اٹل بہاری واجپائی کو وزیر اعظم منتخب کر لیا گیا۔

۱۹۹۸ء

ٹائی ٹینک ریلیز ہوئی

ٹائی ٹینک اب تک بنائی جانے والی فلموں سے سب سے مہنگی ترین فلم ہے۔ یہ فلم ۱۹۱۲ء میں غرق ہونے والے جہاز ٹائی ٹینک کے موضوع پر بنائی گئی ہے۔ تاہم شائقین کی توجہ کے لئے اس میں ایک مصنوعی لو سٹوری بھی شامل کی گئی۔ یہ فلم امریکہ اور برطانیہ کے فلم ساز ادارہ کی مشترکہ پیشکش تھی۔ اس فلم کے ڈائریکٹر مشہور فلم ساز جیمز کیمرون ہیں جو اس سے قبل ٹرمینٹر 1 اور 2 بنا چکے ہیں۔ اس فلم کو ۱۱ آسکر ایوارڈ ملے جو اس سے پہلے صرف ایک فلم بن حر کو ملے ہیں۔

۱۹۹۸ء

پول پاٹ کی موت

بیسویں صدی میں کئی ایسے ڈکٹیٹر پیدا ہوئے ہیں جن کو تاریخ کبھی اچھے الفاظ سے یاد نہیں کرے گی۔ ان میں ایک کمبوڈیا کے پول پاٹ بھی ہیں۔ پول پاٹ کمبوڈیا میں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء تک آمر بن کر خون کی ہولی کھیلتا رہا۔ ان چار سالوں میں اس نے ۲۰ لاکھ کمبوڈین قتل کروائے۔ ۱۹۹۷ء میں اس کے اپنے ہی ساتھیوں نے سیاسی اختلاف کی بنا پر اسے عمر بھر کے لئے نظر بند کر دیا جہاں پر ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء کو انسانیت کا یہ گھناؤنا مجرم اپنے انجام کو پہنچا۔

۱۹۹۹ء

شاہ حسین کی وفات

سات فروری ۱۹۹۹ء کو اردن کے شاہ حسین نے وفات پائی۔ شاہ حسین کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور آخری دنوں میں انہیں مشینوں کے ذریعے مصنوعی طور پر زندہ رکھا گیا۔ شاہ حسین ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۱ اگست ۱۹۵۲ء کو اپنے والد شاہ طلال کے دماغی مرض کا شکار ہو جانے پر اردن کے بادشاہ بنے۔ انہوں نے ۴۷ برس کا دور حکومت انتہائی کٹھن اور پیچیدہ سیاسی معاملات کا سامنا کرتے ہوئے طے کیا۔ جب شاہ حسین نے عنان سلطنت سنبھالی اس وقت یہ خدشہ تھا کہ اردن بہت جلد اپنی ہمسایہ ریاستوں کے قبضے میں چلا جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ مگر شاہ حسین کی غیر معمولی فراست اور عزم واستقلال نے سلطنت اردن کو استحکام اور استقلال بخشا اور اردن کو پوری دنیا میں باوقار اور ممتاز مقام دلایا۔ انہوں نے اسرائیل کے ساتھ بھی خوشگوار تعلقات قائم کیے اور اس خطے میں مغرب کے ایک بڑے اتحادی بن کر ابھرے۔ امن کے قیام کے لئے ان کی جدوجہد آخری عمر تک جاری رہی۔ شاہ حسین کی تدفین کے موقع پر بل کلنٹن، سابق امریکی صدر جارج بش، جمی کارٹر، جارج فورڈ اور نواز شریف سمیت دنیا بھر کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے شہزادہ عبداللہ بادشاہ بن گئے۔

۱۹۹۹ء

میکاؤ پر چینی کنٹرول

۱۹ دسمبر کے تاریخی دن کو میکاؤ پر سے پرتگیزی قبضہ ختم ہوا اور ۴۴۳ سال کے طویل عرصے کے بعد میکاؤ چین کی عملداری میں آ گیا۔ میکاؤ کی اکثریتی آبادی چینی نسل کی ہے۔ اس پر ۴۴۳ سال پہلے پرتگیزیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ میکاؤ کی آبادی ساڑھے چار لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ پرتگیزی قبضے کے دور میں یہاں پر بڑے بڑے گینگ قائم ہو گئے اور ایک انتہائی مضبوط انڈر ورلڈ مافیا بن گئی۔ چینی حکومت قائم ہوتے ہی اس انڈر ورلڈ مافیا اور گینگو کے خلاف کاروائی کا آغاز کیا گیا۔

۱۹۹۹ء

کلنٹن کا مواخذہ

۱۹۹۸ء میں وہائٹ ہاؤس کی ملازمہ مونیکا لیونسکی نے امریکی صدر پر بداخلاقی کا الزام لگایا جس کی صدر کلنٹن واضح تردید نہ کر سکے۔ بالآخر ۱۹ دسمبر ۱۹۹۸ء کو ایوان نمائندگان نے صدر کا مواخذہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہیں کہا گیا کہ یا تو وہ مستعفی ہو جائیں یا سینٹ میں مواخذہ کا سامنا کریں۔ صدر کلنٹن نے مواخذہ کروانا پسند کیا۔ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء کو امریکی سینٹ میں کلنٹن کے مواخذے کی تحریک پیش ہوئی۔ اس مقدمے میں سینٹ کے سو ارکان کی جیوری حاضر تھی۔ صدر کلنٹن کے وکلاء نے ان کا مقدمہ بڑی مہارت سے لڑا۔ بالآخر ۱۲ فروری ۱۹۹۹ء کو اس مواخذے کا فیصلہ صدر کلنٹن کے حق میں ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۹ء

واجپائی! پھر وزیر اعظم

۱۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو ہندوستان میں عام انتخابات کے نتیجے میں واجپائی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بن گئے۔ بی جے پی اپنی حلیف این ڈی اے کی ۲۴ جماعتوں کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ واجپائی کی حکومت ۱۷ اپریل کو عدم اعتماد تحریک کا سامنا کرنے کی صورت میں اعتماد کا ووٹ لینے میں ناکام ہوگئی۔ اس تحریک کے حق میں ۲۶۹ اور اس کے خلاف ۲۷۰ ووٹ ڈالے گئے۔ اگلے انتخابات تک صدر آر کے نرائن نے واجپائی ہی کو نگران وزیر اعظم بنایا۔ ۵ ستمبر کو انتخابات کا پہلا مرحلہ شروع ہوا۔ ایک ماہ بعد اکتوبر کے پہلے ہفتے میں انتخابات مکمل ہوگئے۔ بی جے پی کی سب سے بڑی حریف جماعت کانگریس نے سونیا گاندھی کی لیڈر شپ میں کرناٹک اور اتر پردیش میں بھاری اکثریت کے ساتھ کامیابی حاصل کی لیکن مجموعی طور پر یہ کانگریس کے لئے انتہائی مایوس کن ثابت ہوئی۔ اس کی اہم وجہ ہندوستان میں سیاست میں ہندو نواز کارڈ کی کامیابی ہے۔ اسی لئے ہندوستان میں سیکولرزم تیزی سے ناکام ہوتا جا رہا ہے۔ ہندو کارڈ کے علاوہ ان انتخابات میں بی جے پی نے کرگل کے ایشو کو بھی اپنی انتخابی مہم میں کامیابی سے استعمال کیا۔

۱۹۹۹ء

یورو کرنسی

یکم جنوری ۱۹۹۹ء کو یورپین یونین کے پندرہ ممالک میں سے گیارہ ممالک میں ایک مشترکہ کرنسی رائج کی گئی۔ ان ممالک میں آسٹریا، بیلجیم، فرانس، ہالینڈ، آئرلینڈ، جرمنی، فن لینڈ، پرتگال، اسپین اور لکسمبرگ شامل ہیں۔ ان ممالک میں ایک مانیٹری پالیسی تشکیل دی گئی تاکہ یورو کرنسی گردش کو پائیدار بنایا جا سکے۔ اس سے پہلے ۱۹۹۵ء میں یورپی کونسل نے ایک کرنسی کے نظام کو متعارف کروایا جس کا نام یورو رکھا گیا تھا۔ کچھ عرصہ اس پر گراؤنڈ ورک ہوتا رہا۔ بالآخر تمام ضروری متعلقہ پراسیس طے کرنے کے بعد اس کرنسی کو رائج کر دیا گیا۔ ڈنمارک، سپین، سویڈن، اور برطانیہ نے اس کرنسی کو اپنانے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر بقیہ ممالک میں اس کرنسی کو رائج کرنے کا تجربہ کامیاب رہا تو وہ بھی سفارشات مرتب کر کے غور کریں گے۔ یورو کرنسی یورپی خطے میں ایک نیا اقتصادی تجربہ ثابت ہوا جس کے اثرات عالمگیر سطح پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۹ء

کرکٹ کا ساتواں عالمی کپ

کرکٹ کا ساتواں اور اس صدی کا آخری عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ انگلستان میں منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان سمیت ۱۲ ممالک کی کرکٹ ٹیموں نے شمولیت اختیار کی۔ ٹورنامنٹ کا آغاز ۱۴ مئی ۱۹۹۹ء کو ہوا اور فائنل ۲۰ جون ۱۹۹۹ء کو پاکستان اور آسٹریلیا کی ٹیموں کے درمیان انگلینڈ کے تاریخی سٹیڈیم میں منعقد ہوا جس میں آسٹریلیا نے پاکستان کو ریکارڈ سکور سے شکست دی اور ورلڈ کپ ۱۹۹۹ء کا چمپئین بن گیا۔

۱۹۹۹ء کارگل کا معرکہ

نومبر ۹۸ء میں سردی کا موسم شروع ہوتا ہے۔ بھارتی فوجیوں نے معمول کے مطابق کشمیر میں کارگل کی چوٹیاں خالی کر دیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مجاہدین کشمیر نے ان چوٹیوں پر قبضہ جما لیا اور سیاچن گلیشئر پر متعین بھارتی فوجیوں کی رسد کا رستہ منقطع کر دیا۔ ابتداء میں تو بھارت کو اس کاروائی کا علم ہی نہ ہو سکا۔ علم ہونے پر اس نے ان مجاہدین کے خلاف بڑے پیمانے پر کاروائی شروع کر دی۔ جس میں بڑی توپوں سے لے کر فضائیہ کا بڑے پیمانے پر استعمال ہوا۔ اس کے علاوہ بھارت نے سفارتی محاذ پر بھی واویلا مچانا شروع کر دیا۔ عالمی دباؤ کے پیش نظر اس وقت کے وزیراعظم پاکستان نواز شریف نے امریکہ جا کر یقین دہانی کروائی کہ مجاہدین اپنی پوزیشنوں سے واپس آ جائیں گے۔ کارگل کے معرکہ سے فوج اور وزیراعظم میں اختلاف پیدا ہو گئے جو ۱۲ اکتوبر کے آرمی کو (coup) تک جاری رہے۔ ۱۲ اکتوبر کو نواز شریف نے پرویز مشرف کو ریٹائرڈ کر دیا جس پر فوج نے نواز شریف کو معزول کر کے گرفتار کر لیا اور پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے ملک کے سربراہ بن گئے۔

۲۰۰۰ء

دوسری انتفاضہ

انتفاضہ عربی کا لفظ ہے جس کے معنی بیداری کے ہیں۔ پہلی انتفاضہ تحریک ۱۹۸۰ء کی دہائی میں شروع ہوئی جبکہ دوسری انتفاضہ تحریک ۲۰۰۰ء کے اواخر میں شروع ہوئی۔ ۱۹۹۳ء کے اسرائیل اور فلسطین کے امن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاہدے اور اوسلو کارڈ سمیت کسی بھی معاہدہ کی اسرائیل نے پاسداری نہ کی اور ہمیشہ وعدہ خلافی کی جس کے نتیجہ میں فلسطینیوں میں انتقامی جذبہ پیدا ہوگیا اور وہ پرتشدد سرگرمیوں پر اتر آئے۔ حزب اللہ اور حماس نے اسرائیلیوں کے خلاف خودکش حملوں کا اعلان کیا اور دو سال کے اندر اندر خودکش حملوں میں ہلاک ہونے والے اسرائیلیوں کی تعداد سات سو ہوگئی۔

۲۰۰۰ء

نور جہاں کا انتقال

ملکہ ترنم نور جہاں کا شمار برصغیر کے چند ایک ممتاز گائیکوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عالمگیر شہرت حاصل کی۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو قصور کے محلہ مراد آباد میں جنم لیا۔ اصلی نام اللہ رکھی تھا۔ بچپن سے ہی گانے کا شوق تھا۔ بطور ہیروئن خاندان نور جہاں کی پہلی فلم تھی۔ اس کے ہدایت کار شوکت حسین رضوی تھے جو ملکہ ترنم کے شوہر بھی رہے۔ یہ فلم ۱۹۴۱ء میں بنی۔ نور جہاں کا کردار ناقابل فراموش رہے گا۔ جنگ کے دوران روزانہ ریڈیو پاکستان جاتیں اور پاک فوج کے لئے بلا معاوضہ نغمے گاتیں۔ اس جنگ کے بعد عوام نے انہیں ملکہ ترنم کا خطاب عطا کیا۔ پرائیڈ آف پرفارمنس سمیت دنیا بھر کے سینکڑوں ایوارڈ حاصل کیے۔ ۱۹۷۴ء میں مصر کی معروف گلوکارہ ام کلثوم کے ساتھ لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس میں علامہ اقبال کی شکوہ، جواب شکوہ پڑھی جو بے انتہا مقبول ہوئی۔ آخری عمر میں شدید علالت کی وجہ سے گلوکاری نہ کرسکیں۔ اسی حالت میں ۲۴ دسمبر ۲۰۰۰ء کو انتقال کیا۔

۲۰۰۰ء

امریکہ کے صدارتی انتخابات

نومبر ۲۰۰۰ء میں امریکہ میں صدارتی انتخابات ہوئے جس کے نتیجے میں جارج بش جونیئر امریکہ کے نئے صدر بن گئے۔ یہ انتخابات امریکہ کی تاریخ میں منفرد اہمیت کے حامل تھے۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ انتخابی مہم چلتی رہی۔ سات نومبر کو انتخابات ہوئے۔ پہلے جارج بش کی جیت کا اعلان کیا گیا۔ الگور نے بش کو مبارکباد دی۔ دنیا بھر سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے پھر اچانک انکشاف ہوا کہ کلوریڈا کی ریاست کے نتائج میں کچھ دھاندلی ہوئی ہے۔ بش کی کامیابی مشکوک ہوگئی۔ نتائج کا اعلان روک دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد عدالتی لڑائی شروع ہوگئی جو امریکہ کی تاریخ کی سب سے انوکھی اور اعصاب شکن لڑائی ثابت ہوئی۔ ۳۶ دنوں کے بعد عدالت نے صدر بش کے حق میں فیصلہ دے دیا جسے ڈیموکریٹک لیڈر الگور نے بھی تسلیم کرلیا اور جارج بش کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اس طرح ایک مشکوک عدالتی فیصلے کے نتیجے میں دنیا کی سب سے مضبوط جمہوریت میں صدر کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ بش نے صدارت کا حلف اٹھایا اور کابینہ کا اعلان کیا۔ سابق جوائنٹ چیف آف آرمی سٹاف کولن پاول کو وزیر خارجہ، ڈک چینی کو نائب صدر، رمزفیلڈ کو وزیر دفاع اور دیگر عہدیداروں کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

۲۰۰۱ء

فلپائن میں تختہ الٹ دیا گیا۔

۱۸ جنوری کو فلپائن میں جوزف استرادا کی بدعنوان حکومت کے خلاف ایک بغاوت ہوئی جس کے نتیجہ میں جوزف استرادا کو صدارت سے ہاتھ دھونا پڑے۔ اس بغاوت کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی جس میں ریٹائرڈ اور حاضر سروس جرنیل بھی شامل تھے۔ یہ سازش جو کہ مسلح افواج کی مدد سے تیار ہوئی اس سے پہلے کہ عمل میں لائی جاتی، مسلح افواج کے سربراہ نے صدر استرادا سے ملاقات کر کے تمام صورتحال کا ذکر کیا جس سے استرادا کو اندازہ ہوا کہ اس کا پرامن طریقے سے ہی صدارت سے مستعفی ہو جانا ٹھیک ہے۔ دیگر صورت میں ایک بڑی فوجی بغاوت ہو سکتی ہے۔ ۱۹ جنوری کو گلوریا آرویو نے نئی صدر کا حلف اٹھالیا۔

۲۰۰۱ء

نیپال میں شاہی قتل

۲ جون ۲۰۰۱ء کو نیپال کے شاہی خاندان کے دس افراد کو قتل کر دیا گیا۔ نیپال کے بادشاہ بریندرا اور ملکہ ایشوریہ کو ان کے ناراض بیٹے دیپندرا نے ۹ افراد سمیت قتل کر کے خودکشی کر لی۔ اس خونی حادثہ کی وجہ شہزادہ دیپندرا کی اپنی پسند کی شادی کرنے سے بادشاہ اور ملکہ کی ناراضامندی تھی۔ ۲ جون کی رات کو کھانے کی میز پر شہزادہ دیپندرا نے خودکار ہتھیار سے فائرنگ سے سب کو ہلاک کر دیا اور خودکشی کر لی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ قتل خاندانی نہیں بلکہ اس خطے کی سیاست کی ایک چال ہے۔ قتل کیے جانے والا بادشاہ چین نواز تھا۔ بھارت اور امریکہ کو اس کی چین نوازی پسند نہ تھی۔ اس خطہ میں نیپال کو ایک اہم جغرافیائی حیثیت حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہاں پر چینی اثر رسوخ بھارت اور بعدازاں امریکہ دونوں کے لئے سیاسی اور جغرافیائی خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

۲۰۰۱ء

چین امریکہ جھڑپ

یکم اپریل ۲۰۰۱ء کو امریکی نیوی کا ایک پٹرول طیارہ پی تھری سی اورین اپنی جاسوسی پرواز پر چینی حدود میں دانستہ یا نادانستہ طور پر داخل ہو گیا۔ چینی فضائیہ الرٹ ہو گئی اور خبردار کرنے کے لئے دو لڑاکا طیارے روانہ کر دیے جنہوں نے امریکی طیارے کو گھیرے میں لے لیا۔ گھیرے میں لینے کے دوران غلطی سے ایک چینی لڑاکا طیارہ امریکی طیارے سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور پائلٹ ہلاک ہو گیا۔ اس ٹکراؤ میں امریکی طیارہ کو بری طرح نقصان پہنچا اور اسے فوری طور پر چینی ائیرپورٹ پر ایمرجنسی لینڈنگ کرنا پڑی۔ چین نے طیارہ کو عملے سمیت یرغمال بنا لیا اور امریکی حکومت سے چینی حدود کی خلاف ورزی کرنے پر معافی کا مطالبہ کیا۔ پہلے تو امریکی حکومت نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا اور طیارہ کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن چینی حکومت اپنے مطالبہ سے پیچھے نہ ہٹی۔ مجبوراً امریکی حکومت کو سفارتی سطح پر ایک وفد بھیجنا پڑا جس نے چینی حکومت سے گول مول انداز میں معذرت کی۔ چین نے اسے مناسب جانا کیونکہ محاذ آرائی کی پالیسی موجودہ صورتحال کے مطابق چین کے خلاف جاتی تھی۔ طیارہ کو عملے سمیت جانے کی اجازت دے دی۔

۲۰۰۱ء

محمد خاتمی دوسری بار صدر ایران

۱۸ اگست کو ایران میں محمد خاتمی نے دوسری مدت کے لئے صدارتی حلف اٹھایا۔ صدر خاتمی صدارتی انتخابات میں ۷۷ فیصد ووٹوں سے منتخب ہوئے۔ ان انتخابات میں ان کے سب سے بڑے حریف قدامت پسند اپوزیشن لیڈر احمد توکل اور وزیر دفاع علی شمخانی تھے۔ صدر خاتمی کے دور میں ہونے والی اصلاحات سے ایران کے عوام کے ساتھ مغربی ممالک میں بھی طمانیت کا احساس پایا جاتا ہے۔ ایران کا انقلابی ماضی مغرب کو کافی پریشان کئے ہوئے تھا مگر گذشتہ چند سالوں سے اصلاح پسندوں نے جس طرح سے ایران کی شدت پسندی کو کم کرنے کی کوشش کی جن میں صدر خاتمی کی شخصیت کا اہم کردار ہے، اس نے دنیا بھر میں ایران کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیج کو کافی بہتر کیا۔ اسلامی برادر ممالک خصوصاً عرب ممالک تیزی سے ایران سے تعلقات بہتر بنانے لگے۔ ایران میں صدر خاتمی کی اعتدال پسند حکومت ایران کو علاقے کی سیاسی صورتحال سے نبٹنے میں خاصی مدد دے گی۔

۲۰۰۱ء

امریکہ پر حملے

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کا دن پوری دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن صبح ۹ بجے کے قریب امریکہ میں نیویارک اور واشنگٹن میں چار بوئنگ مسافر طیاروں کو اغوا کر کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کی عمارتوں سے ٹکرا دیا گیا۔ امریکی تاریخ میں منگل کی یہ صبح قیامت خیز مناظر ساتھ لے کر آئی۔ دو طیاروں کو ۱۸ منٹ کے وقفے سے نیویارک میں واقع ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دونوں ٹاوروں سے ٹکرا دیا گیا جس کے نتیجے میں ڈیڑھ گھنٹے کے مختصر وقت میں دونوں عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ اس کے بعد امریکہ کی محفوظ ترین جگہ جسے امریکہ کا دماغ بھی کہا جاتا ہے یعنی پینٹا گون پر بھی ایک طیارہ جا ٹکرایا۔ چوتھے طیارے کو فضا میں ہی امریکی فضائیہ نے مار گرایا۔ ان واقعات میں تین ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ امریکہ سمیت پوری دنیا میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی۔ روس، جرمنی اور فرانس نے اپنی فوجوں کو ہائی الرٹ کر دیا۔ یہ واقعہ امریکی تاریخ میں پرل ہاربر پر حملے کے بعد سنگین ترین تھا۔ امریکی وزارت خارجہ نے دوسرے ہی دن اس واقعہ کی ذمہ داری بغیر کسی ثبوت کے افغانستان میں مقیم سعودی نژاد مجاہد اسامہ بن لادن پر ڈال دی اور جلد ہی اس کے خلاف ایک بڑا ایکشن لینے کا اعلان کر دیا۔ امریکہ نے اپنی فوجی کاروائی کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا اور کہا کہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے سے دہشت گردوں کو ڈھونڈ نکالے گا اور سزا دے گا۔ اس جنگ میں جو ہمارے ساتھ نہیں وہ دہشت گردوں کے ساتھ ہے۔

۲۰۰۱ء

افغانستان پر امریکی حملہ

ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ کے بعد امریکہ نے بغیر ثبوت و شواہد کے اس کا الزام اسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ پر ڈال دیا اور طالبان حکومت سے اسامہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ طالبان نے ہلکی قانونی کاروائی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشکش کی جسے امریکہ نے ٹھکرادیا اور ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو امریکی افواج نے افغانستان پر حملہ کردیا۔ امریکی حملہ زیادہ تر ہوائی جہازوں اور کروز میزائلوں کے ذریعے ہوا جبکہ شمالی اتحاد کو بھرپور عسکری امداد دی گئی تاکہ وہ دوسری طرف سے طالبان حکومت کو غیر مستحکم کرسکیں۔ طالبان کے پاس اسی کی دہائی کا فرسودہ اسلحہ تھا جس کا جدید امریکی ٹیکنالوجی سے کوئی مقابلہ نہ تھا۔ امریکی طیاروں کی کارپٹ بمباری نے دو تین ہفتوں میں افغانستان میں طالبان کا قائم کردہ تمام انفراسٹرکچر تباہ کردیا۔ اس حملہ میں ہزاروں طالبان سمیت ۳۰ ہزار افغان شہری بھی ہلاک ہوئے۔ طالبان حکومت نے زمینی حقائق سے سمجھوتہ کرتے ہوئے حکمت عملی کے تحت پسپائی اختیار کرلی۔ اس طرح شمالی اتحاد کے لئے میدان صاف ہوگیا۔ نومبر کے شروع میں افغانستان ایک بار پھر عدم استحکام کا شکار ہوگیا۔ جگہ جگہ جنگی کمانڈروں نے پہلے کی طرح اپنی اجارہ داریاں قائم کرلیں۔ تاہم امریکہ نے اپنے خاص بندے حامد کرزئی کو آئندہ افغان حکومت کے عبوری سیٹ اپ کے لئے نامزد کیا۔ ۲۲ دسمبر کو بون کانفرنس میں حامد کرزئی کو افغانستان کا صدر منتخب کرلیا۔

۲۰۰۱ء

انتھونی کوئن کا انتقال

انتھونی کوئن امریکہ کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے اداکاروں میں ایک غیر معمولی ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء کو میکسیکو میں پیدا ہوا۔ کوئن لوس انجلز کے ایک غریب علاقے میں پلا بڑھا۔ شروع کی زندگی میں ٹریڈ یونین کے حقوق کے لئے لڑتا رہا۔ پچاس کی دہائی میں جب میکارتھی ازم اپنے عروج پر تھا انتھونی کوئن کو کمیونسٹ ہونے کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ کوئن کی پہلی فلم ۱۹۳۶ء میں ریلیز ہوئی جس میں اس کا رول صرف ۴۵ سیکنڈ کا تھا۔ اس فلم کا نام پے رول تھا۔ ۱۹۵۲ء میں اس نے ایک فلم وائیوا زپاٹا میں کام کیا جس پر اسے آسکر ایوارڈ ملا۔ اس کے بعد ۱۹۵۶ء میں اس نے ایک فلم **Lust for Life** میں کام کیا۔ یہ فلم مشہور فرانسیسی مصور **Pual Gawguin** کے حالات زندگی پر تھی۔ اس فلم پر اسے پھر آسکر ایوارڈ ملا۔ اس کے کریڈٹ پر اور بھی کئی بڑی فلمیں ہیں۔ جن میں گنز آف نیوران، لارنس آف عربیا، دی میسج، لائن آف ڈیزٹ شامل ہیں۔ یہ تمام فلمیں کلاسیک سمجھی جاتی ہیں۔ اس کی سب سے مشہور فلم وکٹر ہیوگو کے ناول ''ہنچ بیک آف ناٹرے ڈیم'' پر تھی۔ جس میں اس کے کردار نے اس ناول اور فلم کو لازوال بناڈالا۔ لارنس آف عربیا میں انتھونی کوئن کے ساتھ مشہور پاکستانی اداکار ضیاء محی الدین نے بھی کام کیا۔ آخری عمر میں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آرنلڈ کے ساتھ The last Action Hero میں نسلویسٹر سٹالون کے ساتھ Avenin Angelo میں اور Keamn Reeves کے ساتھ A Walk in the clounds میں کام کیا۔ اس کی سب سے آخری فلم The road to the Santiago تھی جس میں اس نے لازوال کردار ادا کیا۔ فلمی دنیا کا یہ بے تاج بادشاہ ۲۸ مئی ۲۰۰۱ء کو وفات پا گیا۔

۲۰۰۲ء

ماسکو تھیٹر میں خون کی ہولی

۲۳ اکتوبر کو ماسکو پرفارمنگ تھیٹر پر چیچن حریت پسندوں نے قبضہ کر لیا۔ حریت پسندوں نے تھیٹر پر قبضہ کر کے ۸۰۰ افراد کو یرغمال بنا لیا جس میں اعلیٰ روسی افسران اور غیر ملکی سفارت کار بھی شامل تھے۔ حریت پسندوں کا مطالبہ تھا کہ روسی فوج چیچن عوام کے خلاف جنگ بند کر کے چیچنیا سے باہر نکل جائے ورنہ وہ تھیٹر کو بموں سے اڑا دیں گے۔ یہ قبضہ ۳ دن جاری رہا ۲۶ اکتوبر کو روسی کمانڈوز نے ایک فوجی آپریشن کر کے قبضہ چھڑا لیا۔ روسی کمانڈوز نے سب سے پہلے زہریلی گیس کے شیل تھیٹر کے اندر پھینکے جس سے ۱۱۷ افراد ہلاک اور باقی سارے بیہوش ہو گئے اس کاروائی میں ۵۰ چیچن جانباز شہید ہوئے۔

۲۰۰۲ء

احمد آباد میں ہندو مسلم فسادات

۲۷ فروری کو ایودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کی تیاریوں کے سلسلے میں اپنی باری لگا کر واپس لوٹنے والے آر ایس ایس کے رام سیوکوں سے بھری ریل گاڑی کو ریاست گجرات کے دارالحکومت احمد آباد سے ۱۵۰ میل دور گودھرا کے ریلوے اسٹیشن پر آگ لگا دی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ کارسیوک مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگا رہے تھے۔ پلیٹ فارم پر ان کا ایک مسلمان سٹال ہولڈر سے پیسے نہ دینے پر جھگڑا ہو گیا۔ ہندو غنڈے سٹال ہولڈر کی بیٹی کو اٹھا کر ٹرین کے ڈبے میں لے گئے۔ اس پر دوسرے سٹال والوں نے جوابی کاروائی کی اور ٹرین کو آگ لگا دی جس میں ۵۸ ہندو جل کر راکھ ہو گئے اس کے بعد فسادات کی آگ کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جس نے پورے گجرات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تمام فسادات پہلے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوئے جس کے پیچھے گجرات کے ہندو وزیر اعلیٰ نریندرا مودی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن کام کر رہا تھا۔ نریندرا مودی آئندہ ہونے والے انتخابات میں ہندو مسلم تعصب کو ابھار کر اپنے لئے کامیابی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ان فسادات میں جو کہ خصوصاً احمد آباد میں زیادہ بڑے پیمانے پر ہوئے دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ ہزاروں کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا، ہزاروں کو ان کے گھروں میں گھس کر قتل کر دیا گیا۔

۲۰۰۲ء

ارجنٹائن کا بحران

۱۹۹۹ء کے وسط سے ہی ارجنٹائن کساد بازاری کا شکار تھا۔ ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی پیسو کی قدر کم ہوتی جارہی تھی۔ ملکی معیشت بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی۔ دسمبر ۲۰۰۱ء کے آتے آتے صورتحال غیر معمولی حد تک پیچیدہ ہوگئی۔ ۲۰ دسمبر کو صدر فرنانڈو ڈی لاروا نے ارجنٹائن کے دیوالیہ ہونے کے خدشے پر جنم لینے والے پرتشدد ہنگامی حالات سے گھبرا کر استعفیٰ دے دیا تھا۔ ان کے بعد اقتدار حزب اختلاف کی پیرونسٹ پارٹی کے ہاتھ آیا۔ پیرونسٹ پارٹی نے صوبائی گورنر ایڈولفو راڈریگوز کو عبوری صدارت کے لئے نامزد کیا۔ ارجنٹائن کے سکے پیسو کے شدید بحران، قرضوں کی ادائیگی میں تعطل اور غیر ملکی قرضوں کی فراہمی میں بندش کے نتیجے میں ملک کا دیوالیہ ہونا یقینی تھا۔ نئے صدر راڈریگوز اقتصادی اور سیاسی اصلاحات میں ناکام ہو گئے اور ۱۳۲ ارب ڈالر کے بیرونی قرضوں کی ادائیگیاں معطل کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کو دیوالیہ قرار دے دیا۔ یہ تاریخ کا سب سے بڑا دیوالیہ پن تھا۔ ملکی بینکوں نے ارجنٹائن کے عوام کی سرمایہ کاری پر سود ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۰۰۲ء

یورپی یونین میں توسیع۔

۱۲ دسمبر ۲۰۰۲ کو کوپن ہیگن میں یورپین یونین کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں یورپی یونین کی مشرقی بلاک کے ممالک کو یورپین یونین کا ممبر بنانے کی سفارشات کو منظور کر لیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ ان ممالک نے رکنیت سے متعلق تمام شرائط پوری کر دی ہیں لہذا انہیں مئی ۲۰۰۴ میں رکنیت اختیار کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشکش کی جائے گی۔ان ممالک میں وسطی مشرقی یورپ کے دس ممالک چیک ری پبلک، پولینڈ، ہنگری، سلواکیا، اسٹونیا، لتھونیا، سلوانیا، لیٹویا، قبرص اور مالٹا شامل ہیں۔ان ممالک کی شمولیت سے ممبران کی تعداد ۲۵ ہو جائے گی اور یورپی یونین دنیا کی سب سے بڑی منڈی بن جائے گی۔اس اجلاس میں ترکی کو رکنیت نہیں دی گئی اور کہا گیا کہ ترکی پہلے انسانی حقوق، جمہوریت اور کردوں کے مسئلے پر اپنی پالیسی درست کرے اس کے بعد ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں اس کی رکنیت پر غور کیا جائے گا۔فرانس کے سابق صدر دلتیاں نے ترکی کی شمولیت کی سخت مخالفت کی۔ان کا کہنا تھا کہ ترکی کی اقتصادی اصلاحات یورپین یونین کی اقتصادیات سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔دوسری طرف ایک مسلمان ملک ہونے کی بنا پر وہ یورپی کلچر سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ قبرص کا مسئلہ بھی ترکی اور یونان کے درمیان رنجش کا سبب بنا ہوا ہے۔قبرص کے ترک حصے پر ترکی نے ۱۹۷۳ء میں حملہ کر کے مقامی ترکی آبادی کی حکومت قائم کر دی تھی۔یورپی یونین نے پیشکش کی کہ اگر جزیرہ نمائے قبرص متحد ہو جائے تو اس کو بھی رکنیت دی جا سکتی ہے۔تاہم ترک قبرصی لیڈر رروف وینکتاش کی عدم شمولیت سے ایسا نہ ہو سکا۔اس اجلاس میں بلغاریہ اور رومانیہ کو ۲۰۰۷ء میں رکنیت دینے کا فیصلہ ہوا۔یورپی یونین کی وسعت کا مرحلہ یونین کے سماجی اور اقتصادی اور ڈھانچے پر شدید اثر انداز ہوگا۔آبادی میں سات کروڑ کا اضافہ ہو جائے گا کیونکہ دس نئے مشرقی یورپین اراکین نسبتاً غریب ہیں۔یورپین یونین کا یہ اتحاد انسانی ترقی کی خواہش کے جذبے سے بھرپور ہے۔یہ یونین مستقبل قریب میں دنیا بھر میں سیاسی اور اقتصادی اثرات وسیع پیمانے پر مرتب کرے گی۔یورپی یونین کے سامنے ایک طرف امریکی اقتصادیات کا جن کھڑا ہوا ہے اور دوسری طرف چین اور آسیان جیسے خطے مقابلے پر ہیں۔

۲۰۰۳ء

عراق پر امریکی حملہ

۱۸ مارچ کو امریکہ نے سلامتی کونسل میں عراق کے خلاف قرارداد مسترد ہونے کے خدشے سے واپس لے لی۔امریکہ کا موقف تھا کہ عراق کے خلاف جنگ میں سلامتی کونسل اپنے امتحان میں ناکام ہوگئی ہے قرارداد ۱۴۴۱ ہمیں فوری کاروائی کا حق دیتی ہے۔دوسری طرف عراق کو دیا گیا ۲۰ مارچ کا الٹی میٹم بھی ختم ہو گیا۔صدر بش نے اعلان کیا کہ اب اگر صدام حسین عراق چھوڑ کر جائیں یا نہ جائیں عراق پر حملہ ضرور کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق پر حملہ کے لئے خطہ میں پہلی خلیجی جنگ سے لیکر کافی فوج موجود تھی تاہم امریکہ نے مزید وار شپ اور آرمی کے کئی ڈویژن روانہ کرنا شروع کر دیے تھے۔ جن میں امریکہ کا اتحادی برطانیہ بھی شامل تھا۔ ۲۰ مارچ کو امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر جدید ترین اسلحے کے ساتھ عراق پر حملہ آور ہو گیا۔ اتحادی فوجوں کی تعداد ایک لاکھ نوے ہزار سے زیادہ تھی۔ حملہ تین اطراف سے کیا گیا: کویت عراق سرحد کی طرف سے، ترکی کرد علاقوں کی سرحد سے، عراق اور امریکی فوج کا عسکری نقطۂ نظر سے کوئی بھی موازنہ نہیں تھا۔ ایک طرف امریکہ اپنے اتحادیوں کے ہمراہ جدید ترین جنگی مشینری جن میں جدید لڑاکا طیارے، بحری جہاز، بحری بیڑے میزائل اور خطرناک بم شامل تھے، سے لیس تھا اور دوسری طرف عراق ایک طویل عرصہ کی پابندیوں کے باعث کسی قسم کا جدید اسلحہ نہ رکھتا تھا۔ زیادہ تر اسلحہ ساٹھ اور ستر کی دہائیوں کا روسی ساختہ تھا جن میں سے بیشتر کی معیاد پوری ہو چکی تھی یا پھر ری بلڈ اور اوور ہال نہ ہونے اور پرزے نہ ملنے کی وجہ سے استعمال کے قابل نہ تھا۔

اتحادی فوج کے پاس سات سو سے زیادہ لڑاکا طیارے تھے جبکہ عراقی فضائیہ چند درجن پرانے روسی ساختہ طیاروں پر مشتمل تھی جو نوے فیصد سے زیادہ فضاؤں میں اڑنے کے قابل نہ تھے۔ عراقی آرمی جو زیادہ تر ریپبلکن گارڈز پر مشتمل تھی۔ ایک لاکھ چالیس ہزار کے لگ بھگ تھی وہ بھی پرانی طرز کی کلاشنکوفوں اور رائفلز کے ہمراہ، اس کے برعکس اتحادی فوجی جدید ترین اسلحہ سے لیس تھے۔ جنگ کے شروع میں بصرہ اور ام القصر میں عراقی آرمی نے شدید مزاحمت کی اور اتحادی فوج کو کئی دن تک روکے رکھا۔ امریکن سنٹرل کمانڈ کے چیف ٹومی فرینکس حکمت عملی بدلنے پر مجبور ہوئے اور جنگ ایک نئی طرز اختیار کر گئی۔ بغداد اور دوسرے اہم شہروں میں بعث پارٹی کے اہم دفاتر اور مراکز پر کروز میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ عراقی فوج کا بے تحاشا نقصان ہوا اور جنگ کے درمیانی دور میں پانسا پلٹنا شروع ہو گیا اور ۱۰ اپریل کے آتے آتے اتحادی فوج کامیاب ہونا شروع ہو گئی۔ بالآخر ۱۰ اپریل کو بغداد میں داخل ہو گئی اور صدام کی حکومت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ دنیا بھر میں بازگشت سنائی دیتی رہی کہ صدام نے حکمت عملی کے تحت پسپائی اختیار کی اور موقع ملنے پر امریکی فوج پر ایک بڑا حملہ کرے گا لیکن ایسا کچھ نہ ہوا۔ اقوام متحدہ میں عراقی سفیر نے نہایت دکھ بھرے لہجے میں کہا ''جنگ میں کسی کو فتح ہوتی ہے اور کسی کو شکست، اب کھیل ختم ہوا''۔ یوں امریکہ نے میدان جنگ میں فتح حاصل کر لی اور دنیا کے دلوں کی جنگ ہار بیٹھا۔ یہ معرکہ تو ختم ہو گیا، اب امریکہ کو اپنے عزائم کی تکمیل کی راہ میں دنیا بھر کے عوام کھڑے نظر آ رہے ہیں جن کے پاس نہ تو کوئی ڈیزی کٹر بم اور کروز میزائل ہے اور نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کوئی فوج کا دستہ، ہاں ان کے پاس ایک بٹالین ضرور ہے جس کا نام ہے مورال بٹالین! اب دیکھئے کہ کس کی فتح ہوتی ہے اور کس کی ہار؟

۲۰۰۳ء

ابو مازن اور نیا روڈ میپ

۲۸ جون کو امریکی وزیر خارجہ نے مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے ایک نئے روڈ میپ کا اعلان کیا۔ اس روڈ میپ میں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان برسوں کے تنازعے کو حل کرنے کا بتدریج منصوبہ پیش کیا گیا۔ یاسر عرفات کی نئی انتفاضہ کو ختم کرنے میں ناکامی پر اسرائیلی حکام نے یاسر عرفات سے کسی بھی قسم کے مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا تھا اور تشدد آمیز کاروائیوں میں اضافہ کر دیا۔ اس صورتحال میں امریکہ نے فلسطینی حکام سے شراکت اقتدار اور ایسی ذمہ دار حکومت کو انتقال حکومت کرنے کو کہا تو اسرائیلی حکام سے مذاکرات کرنے کے لئے حالات سازگار بنا سکے۔ ۲۹ اپریل کو اعتدال پسند محمود عباس جنہیں ابو مازن کے نام سے شہرت ملی کو وزیراعظم بنادیا گیا۔ اسرائیل اور امریکہ نے اسے خوش آئند کہا تاہم اسرائیل نے مسلسل اس بات کی رٹ لگائے رکھی کہ جب تک محمود عباس حماس کی کاروائیوں کو کنٹرول نہیں کرتے تب تک ان سے مذاکرات کرنا بے سود ہے۔ ۲۹ جون کو امریکی وزیر خارجہ نے فلسطین اسرائیل مسئلہ کے مجوزہ حل کے لئے ایک امن منصوبہ پیش کیا جس پر فریقین نے آمادگی کا اظہار کیا۔ یہ منصوبہ جس کا نام روڈ میپ ہے ۳۰ اپریل کو امریکہ، روس، اقوام متحدہ اور یورپی یونین نے تیار کیا۔ اس کے تین مرحلے ہیں:

پہلا مرحلہ فلسطینی خودکش حملوں کی بندش، اسرائیل کی جانب سے ان کے گھروں کی بے دخلی، عام شہریوں پر حملے اور ان کی املاک کو تباہ کرنے کی ممانعت پر مشتمل ہے۔ پہلے مرحلے کے مطابق فلسطین میں آزادانہ، شفاف اور منصفانہ انتخابات کرائے جائینگے نیز اسرائیل اپنی آبادیوں کے باہر آباد کی جانیوالی چوکیوں کو فوری طور پر مسمار کر دے گا۔ اس کے ساتھ نئی بستیاں بھی تعمیر نہیں کی جائیں گی۔

دوسرے مرحلہ میں فلسطین کی آزاد ریاست کے لئے نئے آئین کو قطعی شکل دی جائے گی۔ ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں فلسطین اور اسرائیل کے علاوہ شام اور لبنان کے ساتھ تعلقات پر غور کیا جائے گا۔ تیسرا مرحلہ ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۵ء تک ہوگا۔ اس مرحلے میں اسرائیل اور فلسطین کے مابین مذاکرات ہونگے اور [illegible] حد بندی کی جائے گی جس کے مطابق اسرائیل ۱۹۶۷ء کے بعد [illegible] لے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام عرب علاقوں پر اپنے قبضہ سے دستبردار ہو جائے گا اور تمام عرب ریاستیں اسرائیل کے ساتھ پر امن تعلقات قائم کر لیں گی۔ روڈ میپ کے پہلے مرحلے پر کام شروع ہو چلا ہے۔ حماس کے رہنما شیخ احمد یاسین نے مشروط آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے سیز فائر کا اعلان کیا ہے۔

۲۰۰۳ء

ہیری پوٹر فکشن کی دنیا میں ایک نیا ریکارڈ

۲۱ جون ۲۰۰۳ء کو ہیری پوٹر کے سلسلے کا پانچواں ناول ''ہیری اینڈ دی آرڈر آف دی فونکس'' شائع ہوا۔ اس نے اب تک شائع ہونے والی تمام کتابوں کے پہلے ایڈیشن کی تعداد کا ریکارڈ توڑ دیا۔ اس ناول کو ۴۲ مختلف زبانوں میں دنیا کے ایک سو پندرہ ممالک میں بیک وقت شائع کیا گیا۔ اس ناول کے ۳۸ باب ہیں۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی تعدادِ اشاعت ۱۹۲ ملین کاپیاں تھی۔ اس ناول کی مصنفہ کا نام جے کے رولنگ ہے۔ جے کے رولنگ ۱۹۶۵ء میں برطانیہ میں پیدا ہوئی۔ بچپن ہی سے کہانیاں لکھنے کا شوق تھا۔ رولنگ نے فرانسیسی زبان میں تعلیم حاصل کی اور ایک فرانسیسی ٹیچر بن گئی۔ اپنی تحریروں کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۹۰ء میں اس کے ذہن میں ایک طلسماتی کہانی لکھنے کا خیال آیا۔ اس نے کہانی کے لئے ایک مرکزی کردار تخلیق کیا جس کا نام اس نے ہیری پوٹر رکھا۔ پانچ سال کے طویل عرصے کے بعد اس سلسلے کا پہلا ناول ''ہیری پوٹر اینڈ دی فلاسفرس سٹون'' مکمل ہوا لیکن کوئی پبلشر اسے شائع کرنے کو تیار نہ ہوا۔ پھر اچانک رولنگ کی قسمت چمک اٹھی اور ایک پبلشنگ ادارے نے اس ناول کو شائع کر دیا۔ ناول کا شائع ہونا ہی تھا کہ اس نے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی۔ ایک سال کے بعد اس نے دوسرا ناول ''ہیری پوٹر اینڈ دی چیمبر آف سیکرٹ'' لکھا جس نے پہلے ناول سے بھی زیادہ شہرت حاصل کی۔ اس پر جے کے رولنگ کو ۲۸ پرائز مل چکے ہیں جبکہ اس سیریز کے پہلے دو ناولوں پر ہالی وڈ میں فلمیں بھی بن چکی ہیں جنہوں نے غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔

۲۰۰۳ء

ملک معراج خالد نے وفات پائی

۳ جون ۲۰۰۳ء کو سابق نگران وزیر اعظم اور مشہور سیاستدان ملک معراج خالد نے وفات پائی ملک معراج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالد کا شمار پاکستان کے چند پڑھے لکھے اور جہاندیدہ سیاستدانوں میں ہوتا تھا۔ ملک معراج خالد ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے ابتدائی نشوونما ایک دیہاتی علاقے میں ہوئی۔ سول لائنز سے بی۔اے کیا بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا ترقی پسند تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں پیپلز پارٹی کے بانی اراکین میں سے تھے۔ بھٹو دور میں وزیر اعلیٰ پنجاب رہے جونیجو دور میں سپیکر قومی اسمبلی رہے۔ ۱۹۹۶ء میں جب صدر پاکستان فاروق لغاری نے کرپشن کے الزام پر بینظیر حکومت برطرف کی تو ملک صاحب کو نگران وزیر اعظم بنایا گیا۔ ملک معراج خالد ساری زندگی ایک متحرک لیکن بااصول اور حد درجہ ایماندار سیاستدان رہے ساری زندگی اندرون شہر میں گذاری۔

۲۰۰۳ء

عیدی امین کی وفات

۲۰ جولائی ۲۰۰۳ء کو یوگنڈا کے سابق صدر عیدی امین نے جدہ میں وفات پائی عیدی امین یوگنڈا سے ۱۹۷۹ء میں جلاوطن کئے گئے عیدی امین نے ۱۹۷۲ء میں یوگنڈا میں ایک فوجی بغاوت کے نتیجے میں حکومت پر قبضہ کیا اپنے دور حکومت میں انہوں نے یوگنڈا میں مقیم تمام غیر ملکیوں خصوصاً برطانوی گوروں کو ملک سے جلاوطن کر دیا عیدی امین نے اپنے دور میں یوگنڈا میں اپنے سیاسی مخالفین پر ہر طرح کے ظلم کئے ہزاروں افراد کو قتل کروایا جس سے ملک کے اندر اور باہر رائے اس کے خلاف ہوگئی۔ ۱۹۷۹ء میں اس کے خلاف ایک اور بغاوت ہوئی جس کے نتیجے میں اسے جلاوطن ہو کر سعودی عرب آنا پڑا جلاوطنی ۲۴ سال گذارنے کے بعد ۲۰ جولائی ۲۰۰۳ء کو فالج کی حالت میں وفات پائی۔

۲۰۰۳ء

نوابزادہ نصر اللہ خان انتقال کر گئے

نوابزادہ نصر اللہ خان پاکستان کے سب سے معمر اور جہاندیدہ سیاستدان تھے ان کا سیاسی کیریر قیام پاکستان کے پس منظر سے ابھرتا ہے اور ۲۶ ستمبر ۲۰۰۳ء کو اسلام آباد میں بے داغ انداز میں پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ نوابزادہ ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے۔ جوانی سے ہی طلبہ سیاست میں متحرک ہو گئے۔ ان کا سیاسی کیریر پانچ عشروں سے زیادہ [redacted] محیط ہے۔ ایوب خان، یحییٰ خان، بھٹو، ضیاء، نواز شریف، بینظیر اور پرویز مشرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کے دور حکومتوں کی غیر سیاسی و غیر آئینی سرگرمیوں کے خلاف آواز اٹھائی اور عمر بھر آئینی بالادستی کا علم اٹھائے رکھا۔ نوابزادہ کو پاکستان کا سب سے زیادہ غیر متنازعہ سیاستدان ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

۲۰۰۳ء

ایڈورڈ سعید کا انتقال ہوا

ایڈورڈ سعید کا شمار بلاشبہ موجودہ دور کے چند ایک بڑے دانشوروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ساری زندگی استعماریت اور نسلی و سیاسی استحصال کے خلاف اپنی تگ و دو صرف کر دی ایڈورڈ سعید ۱۹۳۵ء میں یروشلم کے ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام پر انہیں مصر آنا پڑا بعد ازاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل سیاست کے سب سے بڑے نقاد بن گئے۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد دنیا بھر میں مختلف قوموں کے استحصال کے خلاف آواز اٹھانا رہا۔ اس مقصد کی راہ میں ان کو نوم چومسکی اور اقبال احمد جیسے پرخلوص دوستوں کا ساتھ بھی رہا۔ ایڈورڈ سعید نے مشرق وسطیٰ کے بحران کا حل ایک قومی ریاست کی تشکیل کے تصور کی شکل میں دیا۔ ایڈورڈ سعید ۱۹۹۲ء میں خون کے سرطان میں مبتلا ہو گئے۔ ۲۰۰۳ء میں ان کا انتقال امریکہ کے شہر نیویارک میں ہوا۔

۲۰۰۳ء

مولانا اعظم طارق کا قتل

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو اسلام آباد شہر میں مشہور مذہبی رہنما مولانا اعظم طارق ایک قاتلانہ حملے میں انتقال کر گئے۔ مولانا اعظم طارق سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی رہنما اور قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔

۲۰۰۳ء

مولانا شاہ احمد نورانی انتقال کر گئے

مولانا شاہ احمد نورانی کا شمار پاکستان ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ عہد حاضر کے چند بڑے عمائدین میں ہوتا ہے۔ مذہبی سیاست کو ایک نیا رنگ دیا۔ ساری زندگی اصولوں پر لادینی طاقتوں کے خلاف بھرپور کشمکش میں گذاری۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی تاریخ کے پہلے جامع مذہبی اتحاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ جبکہ بعد میں سینٹر منتخب ہوئے۔

مولانا نورانی کا تعلق میرٹھ کے ایک مشہور دینی گھرانے سے تھا ان کے والد مولانا عبدالعلیم صدیقی اس دور کے مشہور بریلوی عالم تھے۔ مولانا عبدالعلیم صدیقی کی پیری مریدی کا سلسلہ کئی ممالک تک وسیع ہے۔ والد کی وفات کے بعد یہ وسیع حلقہ ارادت مولانا شاہ احمد نورانی کو ورثے میں ملا اور انہوں نے اسے بھرپور طریقے سے برقرار رکھا۔ ۱۲ دسمبر ۲۰۰۳ء کو مولانا نے کراچی میں انتقال فرمایا۔

۲۰۰۳ء

صدام حسین کو گرفتار کرلیا گیا

۱۳ دسمبر ۲۰۰۳ء کو عراقی صدر صدام حسین کو ان کے آبائی شہر تکریت کے مضافاتی علاقے میں ایک فارم ہاؤس میں موجود تہہ خانہ سے گرفتار کرلیا گیا صدام حسین کی گرفتاری سقوطِ بغداد کے تقریباً پانچ ماہ بعد عمل میں آئی۔ ۱۳ دسمبر کی شام کو امریکی افواج نے صدام حسین کے ایک قریبی عزیز کی مخبری پر اس فارم ہاؤس کا گھیرا کیا اور آپریشن ریڈ ڈان کے نام سے رات کے پچھلے پہر صدام حسین کو ان کے تہہ خانے میں سے حالت نیند میں گرفتار کرلیا۔ گرفتاری کے وقت صدام حسین نے ہاتھ اوپر اٹھا دیے اور کہا ”میں عراق کا صدر صدام حسین ہوں اور اعلیٰ حکام سے مذاکرات کرنے کے لئے گرفتاری پیش کرتا ہوں۔“ گرفتاری کے وقت صدام حسین کی داڑھی انتہائی بڑھی ہوئی تھی تاہم ان کی صحت بہت اچھی تھی۔ اور چہرہ پر کسی قسم کی پریشانی کے اثرات نہ تھے۔ عراق میں امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر نے ۱۴ دسمبر کی شام کو ان الفاظ کے ساتھ صدام کے پکڑے جانے کا اعلان کیا (Ladies and gentlemen, "We got Him") صدام حسین پر خصوصی جنگی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جرائم اور مقدمے کے منصفانہ ہونے کی صورت میں صدام حسین کو کوئی بھی سزا دی جاسکتی ہے۔ سزائے موت یا سزائے عمر قید!

۲۰۰۳ء

مہاتیر محمد سبکدوش ہوئے

تمام اسلامی ممالک میں ملائیشیا ہی واحد ملک ہے جس میں مغرب کا ہر لحاظ سے مقابلہ کرنے کی سکت ہے اور سب کچھ ایک شخص کی بدولت ممکن ہوا اس شخص کا نام مہاتیر محمد ہے۔ مہاتیر محمد ۱۹۲۵ء میں شمالی مغربی ملایا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مذہبی طور طریقوں کے مطابق ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سنگاپور روانہ ہوگئے۔ ۱۹۵۳ء میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملائشیاء واپس آگئے اور ایک سرکاری ڈاکٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے شروع کئے۔ ۱۹۶۴ء میں سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ ۱۹۷۴ء میں وزیر بن گئے۔ ۱۹۸۱ء میں ایک سیاسی بحران کے نتیجے میں حسین عون کو وزارت اعظمیٰ سے برطرف ہونا پڑا۔ اس کے بعد مہاتیر محمد کو ملائشیاء کا وزیراعظم بننے کا موقع ملا مہاتیر محمد نہ صرف اپنی قوم کو ان کے مستقبل کی اہمیت سے آگاہ کیا بلکہ تمام قوم کی توجہ تمام سیاسی، نسلی، قومی ہنگاموں سے بالاتر کرکے ان کے مستقبل کی تعمیر پر مرکوز کردی مہاتیر محمد نے اپنے بائیس سالہ دور میں ملائشیاء کی تعمیر کرنے کے لئے جاپانی معیشت کو ماڈل بنایا۔ مہاتیر محمد کے دور حکومت میں ایک اہم واقعہ ۱۹۹۷ء میں پیش آنے والا معاشی بحران تھا۔ جس نے ملائشیاء میں کساد بازاری، افراط زر عدم سرمایہ کاری پیدا کردی اس بحران نے مہاتیر محمد کو اپنی تمام تر جادوئی صلاحیتوں کے اظہار کا عملی موقع فراہم کیا مہاتیر محمد نے دوررس حکمت عملی اپنائی جس کا نتیجہ اس مصنوعی بحران کے خاتمے کی شکل میں نکلا۔ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد امریکہ کی جارحانہ پالیسیوں کے خلاف سب سے زیادہ تنقید بھی مہاتیر محمد نے کی۔ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو یہ جناتی شخص اپنے عہدے سے رضا کارانہ طور پر سبکدوش ہوگیا۔

۲۰۰۳ء

مشرف پر قاتلانہ حملے

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر دسمبر کے مہینے میں دو قاتلانہ حملے ہوئے۔ ۱۴ دسمبر کو جب وہ اسلام آباد سے اپنے گھر پنڈی جارہے تھے تو نالہ لئی کا پل کراس کرتے ہی ۳۰ سیکنڈ کے وقفے سے ایک دھماکہ ہوا جس میں آدھا پل تباہ ہوگیا۔ صدر کے کانوائے کو کوئی نقصان نہ پہنچا لیکن دوسرا حملہ جو کہ ۲۵ دسمبر کو اس وقت ہوا جب صدر مشرف کامسٹیک کانفرنس سے خطاب کرکے واپس راولپنڈی اپنے گھر جارہے تھے کہ تھانہ سول لائنز کے دو پٹرول پمپوں سے دو خودکش حملہ آوروں نے باری باری بارود سے بھری گاڑیاں ٹکرانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں صدر کے کانوائے کی آخری اور پہلی گاڑی کو شدید نقصان پہنچا اور ۱۵ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس حملے میں صدر مشرف کی گاڑی کی ونڈ سکرین چکنا چور ہوگئی تاہم صدر محترم مکمل طور پر محفوظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔

۲۰۰۴ء

سپرٹ روور ارضِ مریخ پر

۲ جنوری ۲۰۰۴ء کا دن تسخیرِ کائنات کی تاریخ میں ایک نئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کی سرشت میں کائناتی طلسماتی رازوں پر سے پردہ اٹھانے کا تجسّس روزِ ازل سے ہی موجود ہے۔ اس کا ایک بڑا قدم ۱۹۶۹ء میں چاند کی سیاحت سے اٹھایا گیا۔ اگلے مرحلے میں مریخ تک رسائی حاصل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ ۱۹۹۶ء میں امریکی قومی خلائی ادارہ (NASA) نے سوجر نامی روبوٹ مریخ کی سطح پر اتارا جس نے مختصر عرصے میں مریخ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے بعد اپنا کام نبٹایا۔ ۲۵ دسمبر ۲۰۰۳ء کو برطانوی خلائی ادارے نے اپنا ایک روبوٹ ''بیگل'' مریخ کی طرف بھیجا یہ روبوٹ مریخ کی سطح تک تو خیریت سے پہنچ گیا لیکن اس کے بعد اس کا رابطہ زمین سے منقطع ہو گیا۔ ۲ جنوری ۲۰۰۴ کو ناسا نے سپرٹ روور (Spirit Rover) نامی روبوٹ کامیابی کے ساتھ مریخ کی زمین پر اتارا جس نے لینڈنگ کرتے ہی معلوماتی تصاویر اور تجرباتی مشاہدے فراہم کرنے شروع کر دیے۔ سپرٹ روور کی مریخ روانگی اصل میں ناسا کے ایک طویل المدتی پروگرام کا حصہ ہے۔ جس کے مطابق سپرٹ روور اور ایک دوسرا روبوٹ جس کا نام ناسا روور (NASA Rover) ہے۔ ۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء کو بھیجا جانا شامل ہے۔ یہ روبوٹ زمین سے مریخ تک سات ماہ کے طویل سفر کے بعد پہنچا۔ اس مریخ مشن کے لیے ۸۲۰ ملین ڈالرز کی رقم خرچ ہوئی۔ اس پراجیکٹ پر ناسا کے ۳۵۰ ماہرین نے دن رات کی انتھک محنت کی۔ سپرٹ روور سے موصول ہونے والی تصاویر اور معلومات خلائی تحقیق کے میدان میں ایک نئی تاریخ رقم کریں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سر سید احمد خان، اسباب بغاوت ہند، اردو اکیڈمی سندھ

۲۔ پروفیسر غفور احمد، جنرل ضیاء کے آخری دس سال، جنگ پبلشرز کراچی

۳۔ اقبال احمد راجپوت، اہرام مصر اور فرعونوں کے عجائبات، سائنس ڈائجسٹ پبلی کیشنز کراچی

۴۔ اجمل خان مولانا پروفیسر۔ پس منظر اسلام، مکتبہ عزیزیہ لاہور

۵۔ عطاء الرحمٰن، سوویت یونین کا زوال، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد

۷۔ ڈی ڈی کوسمی، قدیم ہندوستان، پرنٹ لائن پبلشرز لاہور

۸۔ خضر احمد جان، تاریخ ہند قدیم، عزیز بک ڈپو لاہور

۹۔ باری علیگ، انسانی تمدن کی داستان، تخلیقات لاہور

۱۰۔ قیصر علی خان آغا، تاریخ عالم حضرت آدم تا ۲۰۰۰ء، حرا پبلی کیشنز لاہور

۱۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد، اصحاب کہف، طارق اکیڈمی فیصل آباد

۱۲۔ مالک رام، جموربی اور بابلی تہذیب وتمدن، اپنا ادارہ لاہور

۱۳۔ عاصم بٹ، ترجمہ کارل ساگاں، توہمات کی دنیا، مشعل لاہور

۱۴۔ غلام رسول مہر مترجم، تاریخ تہذیب جلد اول، دوم، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۱۵۔ غلام رسول، مہر مولف سو تاریخی واقعات، فیروز سنز لاہور

۱۶۔ عابد علی عابد مترجم، ایران قدیم، مکتبہ خاور لاہور

۱۷۔ طاہر منصور فاروقی مترجم، سو عظیم شہر، تخلیقات لاہور

۱۸۔ ابن حنیف، ہزاروں سال پہلے، مکتبہ کارواں لاہور

۱۹۔ یاسر جواد مترجم، ول ڈیورنٹ، عرب تخلیقات لاہور

۲۰۔ یاسر جواد مترجم ہیروڈوٹس، دنیا کی قدیم تاریخ، نگارشات لاہور

۲۱۔ امجد حیات ملک، نیو ورلڈ آرڈر

۲۲۔ سبط حسن، موسیٰ سے مارکس تک، دانیال کراچی

۲۳۔ سید ہاشمی فرید آبادی، غازیان تہذیب، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۲۴۔ ثروت [illegible] ترکی اور ترک، اسلامک پبلی کیشنز لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ محمد اجمل مترجم ول ڈیورینٹ، نشاط فلسفہ، مکتبہ خاور لاہور

۲۶۔ ظفر اقبال محمد، ۱۰۰ مشہور ادیب، شاہین پبلی کیشنز کراچی

۲۷۔ تنویر جہاں مترجم، ڈیورینٹ، انسانی تہذیب کا ارتقاء، فکشن لاہور

۲۸۔ وکیل انجم، سیاست کے فرعون، فیروز سنز

۲۹۔ کلیمنٹ سی جے ویب، تاریخ فلسفہ، کراچی یونیورسٹی کراچی

۳۰۔ نعیم احمد ڈاکٹر، برگساں کا فلسفہ، ادارہ تالیف وترجمہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

۳۱۔ تورا کینہ قاضی۔ داستان ڈارون، مکتبہ شاہکار کراچی

۳۲۔ محمد قاسم فرشتہ، تاریخ فرشتہ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۳۳۔ اعظم شیخ، بیسویں صدی کا انسائیکلو پیڈیا، علم وعرفان پبلی کیشنز لاہور

۳۴۔ شاہ معین الدین ندوی، تاریخ اسلام (جلد اول، دوم)، سعید کمپنی کراچی

۳۵۔ مصطفیٰ کمال پاشا، ناسٹراڈیمس کی پیش گوئیاں، جنگ پبلی کیشنز کراچی

۳۶۔ مصطفیٰ کمال پاشا، C-130 کا حادثہ، پاکستان پبلشرز لاہور

۳۷۔ مبارک علی ڈاکٹر، تاریخ کی روشنی، فکشن ہاؤس لاہور

۳۸۔ سجاد بخاری، پاکستان کے سترہ وزرائے اعظم، خالد بکڈپو لاہور

۳۹۔ اصغر علی جعفری، پاکستان اور اسکا پس منظر، نیو بک پیلس لاہور

۴۰۔ صفدر محمود ڈاکٹر، مترجم ایچ ایم سیروائی تقسیم ہند افسانہ یا حقیقت، جنگ پبلشرز کراچی

۴۱۔ وحید قیصر، امریکہ کی تاریخ، فیروز سنز لاہور

۴۲۔ زاہد ملک، سقوط ڈھاکہ، مکتبہ سلیم کراچی

۴۳۔ ثروت صولت، دنیا میں مسلم اقلیتیں، اسلامک پبلی کیشنز

۴۴۔ سرسید احمد خان، آثار الصادید (جلد اول، دوم)، اردو اکادمی دلی ہندوستان

۴۵۔ عمر ابوالنصر، تاریخ خوارج، مقبول اکیڈمی لاہور

۴۶۔ سید نصیر الدین جامعی، مشہور تاریخی واقعات، قومی کتب خانہ لاہور

۴۷۔ غلام رسول مہر مولانا مترجم، ولیم ایل لینگر، انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم، شیخ غلام علی اینڈ سنز

۴۸۔ صفدر حیات صفدر، عہد مغلیہ، نیو بک پیلس لاہور

۴۹۔ محمد عزیز صاحب ڈاکٹر، دولت عثمانیہ، معارف پریس اعظم گڑھ ہندوستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۔ ول ڈیورینٹ، تاریخ کیا سکھاتی ہے۔ تخلیقات لاہور

۵۱۔ ضیاء الدین برنی، مترجم، جے فشل ڈاکٹر، ابن خلدون اور امیر تیمور۔ اردو اکیڈمی سندھ

۵۲۔ فیض احمد شہابی، مشرقی یورپ میں مسلمانوں کا عروج و زوال۔ ادارہ معارف اسلامی

۵۳۔ سید محمد لطیف، آگرہ اکبر اور اس کا دربار، تخلیقات لاہور

۵۴۔ ابراہیم عمادی ندوی، مسلمان سائنسدان اور ان کی خدمات، اسلامک پبلی کیشنز لاہور

۵۵۔ ریگن لاریسن، تاریخ ایجادات (جلد اول، دوم، سوم) فیروز سنز لاہور

۵۶۔ غلام رسول مہر مولانا، اٹھارہ سوستاون کے مجاہد، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۵۷۔ امجد حیات ملک، تاریخ عالم کا عظیم ترین سانحہ

۵۸۔ عبدالرشید ارشد، فری میسنری کی مذہبی رسومات، تھنکر ز فورم ریاض، پاکستان

۵۹۔ ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد، بابل سے بطحا تک، وی۔ آئی۔ پی، پبلی کیشنز لاہور

۶۰۔ نجم الغنی خان مولانا، تاریخ اودھ، (جلد اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم) نفیس اکیڈمی کراچی

۶۱۔ بنی پرشاد، ڈاکٹر، تاریخ جہانگیر، ترقی اردو بیورو نیو دہلی ہندوستان

۶۲۔ طاہر منصور فاروقی مترجم، جواہر لال نہرو، تاریخ عالم پر ایک نظر (اول، دوم، سوم) تخلیقات لاہور

۶۳۔ شاہ محمد مری ڈاکٹر، نیست پیغمبر، تخلیقات لاہور

۶۴۔ فرانز فینن، افتادگان خاک، نگارشات لاہور

۶۵۔ فریڈرک اینگلز، یوٹوپیائی اور سائنسی سوشلزم، دارالاشاعت ماسکو

۶۶۔ باری علیگ، اسلامی تاریخ و تہذیب، تخلیقات لاہور

۶۷۔ زبیر رانا، کیا مارکسزم ناکام ہو گیا۔ جنگ پبلشرز

۶۸۔ شیخ محمد اکرم، آب کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

۶۹۔ شیخ محمد اکرم، موج کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

۷۰۔ شیخ محمد اکرم، رود کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

۷۱۔ منیر احمد منیر، المیہ مشرقی پاکستان پانچ کردار، آتش فشاں پبلیشر ز لاہور

۷۲۔ نصرت مرزا، اقتدار کی کشمکش میں امریکی اقتدار، رابطہ پبلی کیشنز کراچی

۷۳۔ محمد مصطفیٰ، عظیم تحریک آزادی، نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور

۷۴۔ رشید [redacted] پرکاش ٹنڈن، پنجاب کے سو سال، فکشن ہاؤس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۔ مبارک علی ڈاکٹر، تاریخ کی روشنی، فکشن ہاؤس لاہور

1. Lonely Planet, India Handbook
2. Isabel Shaw, Pakistan Handbook
3. A Guide to American Greatest Historical Places
4. History of USSR by A.M Pankratova Part 1,2,3
5. Illustrated History of USSR, by Konstantin Tarnovsky.
6. The Art of War in World History, Gerald Chaliand
7. Guiness Book of 20th Century
8. Almanac 1999, 2001, 2002

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور تعمیرِ سیرت

نشری تقاریر کا مجموعہ

پروفیسر فروغ احمد

"ان مضامین میں ایک طرف تقویٰ، آخرت، عید قربان، علم کی فضیلت، والدین کے حقوق، رزق حلال، ایثار و ہمدردی، رواداری، اخوت و مساوات، عہد و پیمان، دیانت داری، لین دین، پابندی، خود اعتمادی، میانہ روی، ثابت قدمی، نظم و ضبط، قانون کا احترام، عمل پیہم، محنت کی عظمت، غور و فکر اور سچائی جیسے موضوعات شامل ہیں تو دوسری طرف ان عنوانات پر قلم اٹھایا گیا ہے جو کسی فرد اور معاشرے کے لیے ناسور کا درجہ رکھتے ہیں۔ ایسے مضامین میں منافقت، افواہ طرازی، فضول رسمیں، فضول خرچی، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، رشوت اور وہم پرستی جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ تمام تر مضامین ریڈیائی ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں، اس لیے ان میں اختصار، جامعیت، سادگی اور سلاست کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ پروفیسر موصوف نے ان میں ایک ایسا اسلوب اور پیرایہ بیان اختیار کیا ہے جس میں سادگی کے ساتھ شگفتگی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ ... مضمون کے اعتبار اور استناد کے لیے آیات قرآنی اور احادیث نبوی کا موضوعاتی انتخاب بہت عمدہ ہے۔ اس لیے یہ کتاب ان سب حضرات کے لیے مفید و مؤثر ہے جو اپنی ذات کی تعمیر اسلامی خطوط پر کرنا چاہتے ہیں اور اپنے معاشرے سے ناپاکیوں، رذائل اور خباثتوں کے خلاف ایک جہاد کرنا چاہتے ہیں"۔ (پروفیسر عبدالجبار شاکر)

صفحات: ۱۶۰

عمدہ سفید کاغذ

مضبوط جلد

قیمت: ۱۰۰ روپے

الہلال ایجنسی، لاہور
alhilalbooks@msn.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''تاریخ میں سفر'' تاریخی معلومات کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ ہے اور غالباً اردو زبان میں اپنی نوعیت کی اولین کوشش ہے۔ جس میں واقعات کو سن وار بیان کرتے ہوئے تمام معلوم تاریخ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مصنف نے تاریخ کے تجزیہ سے گریز کرتے ہوئے، اسے محض واقعاتی تناظر میں ترتیب دیا ہے۔

''عظیم دھماکہ'' اس کتاب کا افتتاحی عنوان ہے اور خود اس کائنات کی ابتدا کا عنوان بھی ---- بگ بینگ کا یہ نظریہ انسانی عقل کی حیرت انگیز قوت پرواز اور رسائی کا آئینہ دار بھی ہے۔

پھر مصنف ماقبل از تاریخ کے انسان سے ہماری ملاقات کرواتا ہے۔ پتھر کے زمانے سے ہوتا ہوا معلوم تاریخ کے دور میں پہنچ جاتا ہے۔ سن ایک عیسوی سے لے کر اب تک (سن ۲۰۰۴ء کا آغاز) کے تاریخی واقعات زمانی ترتیب سے ہمارے سامنے آتے چلے جاتے ہیں۔

اہرام مصر، ہماری آنکھوں کے سامنے تعمیر ہوتے ہیں۔ پہیہ ایجاد ہوتا ہے۔ تہذیبیں جنم لیتی ہیں، پروان چڑھتی ہیں، عروج آشنا ہو کر زوال کے گہرے غاروں میں اتر جاتی ہیں۔ سائنس اپنی تمام تر محیر العقول پیش رفت کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے۔ شخصیات تاریخ بناتی اور بدلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جنگوں کی تخریبی ہولناکیاں اور ان کے بعد تعمیر نو کے مرحلے ایک فلم کی طرح نظروں سے گذرتے ہیں۔

انسان چاند پر پہلا قدم رکھتا ہے اور ''سپرٹ روور'' زندگی کی تلاش میں مریخ کی سطح پر اتر جاتا ہے۔ ''گیارہ ستمبر'' تاریخ کے بدلنے کا عنوان بن کر سامنے آتا ہے۔ دلچسپ انداز میں یہ کتاب تاریخ کے دروازے یکے بعد دیگرے کھولتی چلی جاتی ہے۔

عباس اطہر

ڈپٹی ایڈیٹر نیوز

روزنامہ نوائے وقت لاہور

کتاب سرائے

957

111 ف

23315-EU-64